قائدِ اہلسنّت

کی

نورانی تقریریں

مع

حالاتِ زندگی

مرتّب

مولانا الحاج محمّد جعفر ضیاؔ القادری

Marfat.com

فائدہ اہلسنت کی نورانی تقریریں مع حالاتِ زندگی

مرتب

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ دکان نمبر ۴
جی ٹی روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور کوڈ ۵۴۹۵۰

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

ح - ۲۹۷۶
ن
۸۷۲

نام کتاب ..... قائد اہلسنّت کی نورانی تقریریں
مع حالاتِ زندگی

مرتب ..... محمد جعفر ضیاء القادری

صفحات ۵۱۲

کتابت ..... وارث میکر

سن اشاعت ..... بار اوّل مارچ ۲۰۰۵ء

تعداد ۶۰۰

پروف ریڈنگ ..... حافظ محمد حامد رضا نوری

ناشر ..... صاحبزادہ محمد حسن رضا نوری

ہدیہ ..... 200 روپے

معاونین خصوصی ..... مبلغ یورپ حضرت مولانا الحاج خادم حسین قادری نقشبندی شرقپوری
ناظم اعلیٰ جامعہ سعیدیہ البتول وخطیب مرکزی جامع مسجد نور شاہدرہ ٹاؤن لاہور

☆ ..... استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی
ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ گجر پور گھوڑے شاہ روڈ لاہور

☆ ..... مولانا حافظ محمد صدیق نوری
وائس چیئرمین زکوٰۃ وعشر کمیٹی رچنا ٹاؤن بلدیہ فیروز والا وممبر امن کمیٹی ضلع شیخوپورہ

☆ ..... مولانا قاری محمد انور ہمدمی صاحب
خطیب جامع مسجد نسیم اختر شاہدرہ ٹاؤن لاہور

ملنے کے پتے

مکتبہ غوثیہ رضویہ

محمود شہید لاجپت روڈ شاہدرہ لاہور ۳۵ فون رہائش: 7926013

شرفِ انتساب

حضور پُرنور شافع یوم النشور سرورِ کائنات فخر موجودات ہادیٔ کل ختم رُسل مولائے کل حبیبِ کبریا احمد مجتبیٰ حضرت **محمد مصطفیٰ** ﷺ کے حضور پیش کرتا ہوں تا کہ میرے والدین کریمین اور میری نجات و بخشش کا سبب بن جائے۔

ایصالِ ثواب

فقیر اپنی اس تالیف کے ذریعے میرے مشفق و مہربان والد مکرم و محترم **محمد مراد** رحمۃ اللہ علیہ کی روحِ مبارک کو ایصالِ ثواب کرتا ہے۔

قارئین حضرات بھی ایصالِ ثواب فرما کر ممنونِ کرم فرمائیں

طالب مدینہ منورہ

محمد جعفر ضیاء القادری غفرلہٗ

شاہدرہ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

مبارک سنیوں نورانی تقریریں لے کے آیا ہوں
تقریریں "قائد اہلسنّت" کی مرتب کر کے لایا ہوں

مولانا محمد جعفر ضیاء القادری

محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵ خادم کالونی
شاہدرہ۔ لاہور

Marfat.com

ہدیہ عقیدت

جنہوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا- اپنی نوازشات' الطاف وعنایات' احسان ومروّت سے مالا مال کیا اور ہر نازک موڑ پر میری ڈگمگاتی کشتی کو سہارا دیا۔

(۱) آفتابِ شریعت- ماہتابِ طریقت- فنافی الرسول (ﷺ) استاذی المکرّم علامہ ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی قادری قدس سرہ العزیز (بصیر پور شریف)

(۲) پیر طریقت- قطب مدینہ عاشق مصطفیٰ (ﷺ) خلیفہ اعلیٰ حضرت مرشدی علامہ محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ (مدینہ منورہ)

(۳) پیر طریقت (لخت جگر وجانشین سیدی فقیہ اعظم) حضرت صاحبزادہ مولانا محمد محبّ اللہ نوری قادری مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑہ

طالبِ مدینہ منورہ

محمد جعفر ضیاء القادری

فون: 142-7926013

0300-8086839

Marfat.com

سپاس عقیدت

بخدمت قائد اہلسنت بطل حریت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ نورانی میاں شمع رسالت کی ضیاء
آبروئے اہلسنت مظہر نور رضاء
پیکر علم و عمل اس دور میں اس کا وجود
حق پرستوں کے لئے اک متاع بے بہا
امتزاج سیرت و صورت نمونہ سلف
جس نے ارباب وفا کا نام روشن کر دیا
خوبی گفتار وہ جس پر فدا حسن کلام
وہ خطیب عصر حاضر قائد شعلہ نوا
وہ مقام مصطفےٰ کی فکر کا درد آشنا
جو سیاست تھی عبارت بس فریب و مکر سے
اس کے ایوانوں میں گونجی ہے صداقت کی صدا
قافلے نے پالیا گم گشتہ منزل کا چراغ
خوش نصیبی سے ملا ہے وہ مثالی رہنما
ہم ظہوری آج ہیں بیدار اس کے کام سے
جگمگائے گی سدا تاریخ اس کے کام سے

نتیجہ فکر

جناب الحاج محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	علماء کرام	صفحات
۱	پہلی نظر	محمد جعفر ضیاء القادری	۹
۲	نقش نورانی	محمد جعفر ضیاء القادری	۱۵
۳	وعلمہ البیان	علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	۲۵
۴	قائد اہلسنت	حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی	۲۱
۵	علم وفضل کے روشن مہر ماہ	حضرت مولانا محمد محب اللہ نوری بصیر پوری	۶۵
۶	مبلغ اسلام علامہ شاہ احمد نورانی	مولانا قمر الزماں اعظمی مصباحی	۷۳
۷	عظیم قائد جو ایک روشنی کا مینار تھے	مولانا خادم حسین قادری نقشبندی شرقپوری	۷۷
۸	نورانیت مصطفیٰ ﷺ	قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ	۷۹
۹	ذکر مصطفیٰ ﷺ	" " " " "	۱۰۵
۱۰	میلاد مصطفیٰ، پیغام مصطفیٰ مقام مصطفیٰ ﷺ	" " " " "	۱۳۳
۱۱	ہم ایک خدا کے ماننے والے، محبوبِ خدا کے چاہنے والے، اس لئے دوست اور دشمن کو پہچانو	" " " " "	۱۵۷

Marfat.com

۱۲	عصمت انبیاء	" " " " "	۱۸۵
۱۳	قانون تحفظ ناموس رسالت	" " " " "	۲۱۱
۱۴	اسلام اور سیاست مقام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ اور یزیدی سیاست	" " " " "	۲۳۷
۱۵	شان سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	" " " " "	۲۶۹
۱۶	اسلام اور سیاست اور فوجی جرنیل	" " " " "	۲۹۵
۱۷	مساجد اور مدارس کی اہمیت	" " " " "	۳۱۵
۱۸	شہادت کے فضائل و برکات مومن کی زندگی کا فلسفہ	" " " " "	۳۴۷
۱۹	جہاد کی اہمیت	" " " " "	۳۷۵
۲۰	جہاد کی فضیلت - مجاہد کی شان	" " " " "	۳۹۷
۲۱	جذبہ شہادت - محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	" " " " "	۴۲۳
۲۲	عرس مبارک اور عاشق رسول مولانا فیض رسول رحمۃ اللہ علیہ اور موت کا منظر	" " " " "	۴۵۱
۲۳	عرس مفتی اعظم حضرت مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ	" " " " "	۴۶۷
۲۴	معرکۃ الاراء شاہکار فتاویٰ رضویہ	" " " " "	۴۹۳
۲۵	عظیم مبلغ اسلام	حضرت مولانا خادم حسین قادری شرقپوری	۵۱۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی نظر

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہٗ اور حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرم نوازی سے قائد اہلسنّت کی نورانی تقریریں کی ترتیب بھی باحسن وجوہ پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ سنی علماء کی تقریریں حصہ اوّل، دوئم، سوئم، چہارم، پنجم اور سنی علماء دیاں پنجابی تقریراں پہلا حصہ تے دوسرا حصہ۔ اہل علم وادب نے ہاتھوں ہاتھ لئے۔ اور قارئین نے پسندیدگی سے نوازا اور حوصلہ افزائی کے خطوط نے میرے قدم بڑھانے میں خوب معاونت فرمائی۔

بفضلہٖ تعالیٰ اب قائد اہلسنّت کی نورانی تقریریں فردوسِ نظر ہے۔

یہ کتاب قائد ملت اسلامیہ، پیر طریقت رہبر شریعت، عظیم مبلغ اسلام حضرت علامہ امام الشاہ احمد نورانی صدیقی قدس سرہ العزیز کی نورانی، ایمانی، عرفانی، ایمان افروز تقریروں کا مجموعہ ہے۔ علماء کرام، طلباء واعظین، مبلغین اور باذوق سنی حضرات کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے۔ جس میں نورانیت مصطفیٰ، میلاد مصطفیٰ، ذکر مصطفیٰ، پیغام مصطفیٰ، ذکر عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عصمت انبیاء، قانون تحفظ ناموسِ رسالت، اسلام و سیاست اور فوجی جرنیل، شہادت کے فضائل و برکات، مومن کی زندگی کا فلسفہ اور نچوڑ، امام عالی مقام اور یزیدی سیاست، شانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، برائی کے خلاف جہاد، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، علمائے حق، شانِ اولیاء، موت کا منظر، مساجد اور مدارس کا مقام کے موضوع پر پُرکیف وجد آفریں اور مدلل

تقریریں حصہ دوئم، سوئم، چہارم، پنجم میں بھی آپ کی دیگر تقریریں موجود ہیں۔
قبل ازیں مندرجہ ذیل کتب شائع کرنے کا شرف نصیب ہوا۔ اور خوب پذیرائی ہوئی۔ نام ملاحظہ فرمایئے۔ سنی علماء کی تقریریں اُردو (پانچ حصے)، سنی علماء دیاں پنجابی تقریریاں (دو حصے)، فضائل درود وسلام اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اور حاضر و ناظر، سماعتِ مصطفیٰ قیام وسلام کا ثبوت، درود وسلام اور انگوٹھے چومنا، درود وسلام اور اذان، درود وسلام اور ذکر بعد نماز، انوار لیلۃ القدر، انوارِ شب برأت، درود تاج بمعہ شرح قصیدہ غوثیہ۔ ان کے علاوہ بہترین نعتوں کے گلدستے کتاب عشق، شانِ اہلبیت، شانِ صحابہ، شانِ اولیاء، شانِ والدین، شانِ غوث اعظم، انوار کی بارش، فیضانِ مدینہ، فیضانِ اولیاء، یادِ مدینہ، یادِ محبوب، یادِ حبیب، یادِ مصطفیٰ، درود وسلام، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، کرم یا رسول اللہ، کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، محفل میلاد، جشن میلاد کی اشاعت کی سعادت حاصل ہوئی۔

عمل تشکر:

ان کتب کی اشاعت میں علماء، فضلاء، خطباء اور مقررین، واعظین کے ساتھ ساتھ اہلسنّت کے ناشرین نے بھی بڑی معاونت فرمائی۔ میں ان تمام کا اور ہر ایک ادارے کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔
نیز اشاعتی امور میں

☆ فخر السادات پیر طریقت حضرت مولانا الحاج پیر سید حق نواز شاہ امام و خطیب جامع مسجد محمدیہ غوثیہ رسول نگر شاہدرہ

☆ استاذ العلماء نواسہ حضور سیدی فقیہ اعظم حضرت مولانا الحاج حافظ قاری محمد اسد اللہ نوری اشرفی مدرس دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ

☆ برادرِ مکرم حضرت مولانا صاحبزادہ محمد منور نورانی ناظم اعلیٰ تحریک فدایانِ

Marfat.com

ختم نبوت صوبہ پنجاب پاکستان صدر معلم ادارہ مصباح القرآن ساہیوال

☆ استاذ العلماء حضرت علامہ الحاج محمد منشاء تابش قصوری
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، خطیب اعظم مرید کے ضلع شیخوپورہ

☆ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ سید افضال حسین شاہ مجددی
سجادہ نشین دربار عالیہ چورہ شریف، حال مقیم چک نمبر ۳۸ نور پور شریف
کالا شاہ کاکو مرید کے ضلع شیخوپورہ

☆ حضرت مولانا حاجی پیر محمد عنایت اللہ چشتی صابری آستانہ چشتیہ صابریہ
بمقام فیصل چوک گلی نمبر ۱ مکان نمبر ۲ اسلام پورہ شاہدرہ لاہور

☆ استاذ القراء حضرت مولانا الحاج قاری غلام عباس نقشبندی
خطیب جامع مسجد موتی نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

☆ حضرت مولانا الحاج پیر خادم حسین شرقپوری نقشبندی قادری بغدادی
خطیب مرکزی جامع مسجد نوربانی و مہتمم دارالعلوم نقشبندیہ ریاض العلوم
شاہدرہ ٹاؤن

☆ حضرت مولانا الحاج قاری جمیل احمد عظیمی شرقپوری
مہتمم جامعہ حیات القرآن معراج پارک و خطیب جامع مسجد گلزارِ مدینہ
حضرت علامہ عبدالستار نیازی چوک شاہدرہ موڑ لاہور

☆ محترم جناب عاشق مدینہ اللہ دتہ شجاع صاحب
کھبیانوالی تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ حال مقیم عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور

☆ مولانا قاری سجاد علی رضوی خطیب جامع مسجد گلزار مصطفیٰ بوٹا پارک شاہدرہ

☆ حکیم مولانا غلام دستگیر نوری خطیب جامع مسجد جاوید پارک کالا خطائی روڈ شاہدرہ

☆ مولانا قاری محمد انور ہمدمی خطیب جامع مسجد نسیم اختر شاہدرہ ٹاؤن

Marfat.com

☆ پیر طریقت جناب میاں شبیر حسین صاحب نقشبندی امام خطیب و بانی
جامع مسجد نقشبندیہ رضویہ عقب ڈاک خانہ شاہدرہ باغ لاہور

☆ مولانا عارف حسین چشتی خطیب جامع مسجد اہلسنّت و جماعت (بریلوی)
اتحاد پارک شاہدرہ ٹاؤن

☆ خطیب اہلسنّت مولانا حافظ محمد ارشد رضوی
مہتمم جامعہ رضویہ صابر ٹاؤن شاہدرہ (خطیب اعظم فیصل آباد)

☆ حضرت مولانا قاری سید شبیر حسین شاہ بخاری
خطیب جامع مسجد ڈبل سٹوری رچنا ٹاؤن فیروز والا ضلع شیخوپورہ

☆ استاذ القراء قاری یٰسین حبیب خطیب و امام جامع مسجد چٹی
مین بازار شاہدرہ ٹاؤن و مدرس مدرسہ فیضان پیر قندھاری شاہدرہ ٹاؤن

☆ پیر طریقت جناب حافظ محمد نصیر اشرفی سمنانی قادری
آستانہ اشرفیہ قادریہ مسلم کالونی جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور

☆ مولانا حافظ غلام شبیر ملک قادری
خطیب و امام جامع مسجد گلزارِ صابری سراج پارک شادرہ

☆ حضرت مولانا قاری فیض احمد نوری قادری امام و خطیب
جامع مسجد اہلسنّت و جماعت چک نمبر 40/30R ضلع اوکاڑہ

☆ حضرت مولانا محمد اشرف شاکر
خطیب جامع مسجد المینار مرکز اہلسنّت چوک بیگم کوٹ شاہدرہ

☆ استاذ الحفاظ مولانا قاری محمد حنیف چشتی امام
جامع مسجد بہار مدینہ و مدرس مدرسہ جامعہ مجددیہ نقشبندیہ شاہدرہ ٹاؤن

☆ حضرت مولانا الحاج احمد دین نوریامام مسجد باب جنت فیض باغ لاہور

☆ استاذ الحفاظ مولانا قاری محمد اکمل مہروی

Marfat.com

خطیب وامام جامع مسجد بلال چٹھہ پارک وصدر مدرس مدرسہ شاہدرہ

☆ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب

امام جامع مسجد حنفیہ غوثیہ سوئی گیس چوک محمود شہید روڈ شاہدرہ لاہور

☆ استاذ الحفاظ مولانا قاری عبدالمجید

امام جامع مسجد مدنی کھجور والی ونڈالہ روڈ شاہدرہ

☆ حضرت علامہ پیر محمد اکرم شاہ ہاشمی بانی شہداء کربلا کانفرنس

وبانی ومہتمم مدرسہ عثمانیہ بیگم کوٹ شاہدرہ لاہور

☆ حضرت مولانا حافظ شبیر احمد گوندل خطیب جامع مسجد نور

ومہتمم مدرسہ تاج العلوم برج اٹاری شرقپور روڈ (شیخوپورہ)

☆ استاذ الحفاظ مولانا قاری محمد اکرم نقشبندی خطیب وامام جامع مسجد بلال

ومدرس مدرسہ بلال یوسف پارک نزد چوک بیگم کوٹ شاہدرہ لاہور

☆ واعظ خوش الحان مولانا محمد اسماعیل رضوی

خطیب جامع مسجد عثمانیہ شرقی بیگم کوٹ شاہدرہ لاہور

☆ مولانا قاری حافظ مقبول احمد سجاد سیالوی

خطیب جامع مسجد بیت اللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے فقیر پُرتقصیر کے علم، عمل، تقریر وتحریر میں برکت فرمائے۔ آمین ثم آمین

خادم العلماء

محمد جعفر ضیاء القادری

جنوری ۲۰۰۵ء

فون: 0300-8086839

فنا فی المصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اہل سنت کا امام و پیشوا
سب کو روتا چھوڑ کر وہ چل دیا

غوث اعظم کا غلام باوفا
درحقیقت نائب احمد رضا

خرمن باطل پہ قہر کبریا
اہل حق پر تھا وہ فضل مصطفےٰ

اس کے اٹھنے سے ہے بیٹھا فردین
محفل ایقاں سونی کر گیا

وہ رسول اللہ کا شیر ژیاں
وہ شغال قادیاں پر قہر تھا

کانپتا تھا جس سے قصر قادیاں
وہ سراپا عشق محبوب خدا

وہ غرق حسن رب ذوالجلال وعزوجل
قطب دوراں وہ فنا فی المصطفےٰ

وہ جلال رب کعبہ بالیقین!
تھا جمال مصطفےٰ کا وہ مقتدا

جرأت نعمان بن ثابت تھا وہ
احمد حنبل کی وہ للکار تھا

اس سیاسی تبکدے میں دوستو
تھا وہ اذان نظم مصطفےٰ

ہاں سیاسی گھپ اندھیروں کیلئے
وہ صداقت کی تھا نورانی صدا

وہ کرپشن کی سیاسی غار سے
پاک دامن صاف باطن چل بسا

زندگی اس کی وقار دیں تھی
عالم حق تھا وہ سیاسی رہنما

سیرت محبوب داور کا نقیب
صورت محبوب حق کا عکس تھا

تھا حسین ابن علی کا اک غلام
وہ یزیدوں سے سدا لڑتا رہا

وہ مدینہ کی صدائے بازگشت
عمر ساری تھا مقیم کربلا

پیکر سادہ میں نور دین حق
چل بسا ہے وہ مثالی رہنما

شاہ نورانی جلال ذات حق
چل بسا ہے فضل حق اس دور کا

ہاشمی فطرت تھا صدیقی جواں
دور حاضر کا وہ اک شبیر تھا

نتیجہ فکر: حضرت علامہ شبیر احمد ہاشمی صاحب مدظلہ

Marfat.com

نقش نورانی

از-محمد جعفر ضیاء القادری مرتب کتاب ہذا

قائد اہلسنّت' رہنمائے اہلسنّت' آفتاب اہلسنّت' قلزم جرأت' بطل حریت' فاتح مرزائیت' صاحب عزیمت' صاحب محبت' پیکر استقامت' صاحب بصیرت' داعی اتحاد امت' متبع سنت' عظیم شیخ طریقت' علم وحکمت کے بحر بیکراں' امام ابوحنیفہ کے تدبر کا نشاں' مقام مصطفٰے کا محافظ قائد مدبر سیاستدان' عالم بے بدل و بے مثیل' علم وعمل کے پیکر جمیل' ممتاز عالم دین' صاحب فکر ونظر' صاحب کردار' عظیم مفکر' عظیم مبلغ اسلام ومقرر' اسلام کے عظیم المرتبت لیڈر' بے مثال خطیب' عالم باعمل' صالح کامل' ممتاز سیاسی راہنما' ممتاز روحانی پیشوا۔ شیخ الاسلام والمسلمین' خطیب شہیر' عالم باتدبیر' صاحب درد' صاحب کمال' نمونہ اسلاف' عالم اسلام کے عظیم قائد' عاشق رسول' نظام مصطفٰے کے سچے داعی' اسلام کے بے لوث سپاہی' عالم ربانی' قادیانیوں کی موت کی نشانی' حق وصداقت کی نشانی' قائد ملت اسلامیہ' اسلامک مشن کے مرکزی صدر' جمیعۃ العلماء پاکستان کے سربراہ' متحدہ مجلس عمل پاکستان کے چیئرمین' حضرت علامہ الحاج مولانا الحافظ القاری امام الشاہ احمد نورانی صدیقی قادری رحمتہ اللہ علیہ جو سولہ (۱۶) شوال المکرم ۱۴۲۴ھ کو ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ

رَاجِعُوْنَ ○ حضرت علامہ قائد ملتِ اسلامیہ ان عظیم المرتبت شخصیتوں میں ایک شخصیت تھے جو برسہا برس کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔ آپ نہ صرف حافظ قاری عالم اور متعدد زبانوں کے مبلغ تھے بلکہ اس مملکت خداداد میں تحفظ مقام مصطفےٰ ؐ کے امین اور نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے پاسبان بھی تھے۔

ولادت باسعادت: حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی ۱۷ رمضان المبارک 1444ھ یکم اپریل 1926ء کو اس وقت کے ہندوستان اور موجودہ بھارت کے شہر میرٹھ میں حضرت علامہ الشاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میرٹھ میں اپنے والد محترم سے ہی حاصل کی۔ آپ نے آٹھ سال کی عمر میں مکمل قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد درس نظامی میرٹھ میں اور گریجویشن عربک کالج میرٹھ سے کی اور الہ آباد یونیورسٹی سے ڈگری لی۔ مدینہ منورہ سے بھی علمی تشنگی کی پیاس بجھاتے رہے۔ آپ بھارت سے 1948ء میں پاکستان منتقل ہو گئے۔

آپ کا نکاح مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ میں مشہور عالم دین قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کے صاحبزادہ حضرت مولانا فضل الرحمان مدنی کی صاحبزادی سے ہوا آپ سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ آپ کو بارہ زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ جن میں عربی، انگریزی، فرانسیسی، سواحلی (افریقن) فارسی، سندھی، اردو، پنجابی وغیرہ شامل ہیں۔

آپ نے افریقہ، یورپ، ملائیشیا، انڈونیشیا، برطانیہ سمیت دنیا کے تقریباً تمام ممالک اسلامیہ وغیر اسلامیہ کے بطور مبلغ اسلام دورے کئے اور آپ کے ہاتھ پر اندازے کے مطابق ڈیڑھ لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا جن میں زیادہ تعداد قادیانیوں کی بتائی جاتی ہے۔ (بحوالہ ندائے اہلسنت امام الشاہ احمد نورانی نمبر جنوری 2004ء)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر سے نوازا تھا۔ آپ حکمت و دانش کے امام وقت تھے۔ سیاسی حکمت و بصیرت میں آپ کا ثانی نہیں تھا۔

ایک ولی ابن ولی تھا چل بسا
وہ چراغ زندگی تھا چل بسا
دور حاضر تیرگی کا دور ہے
جو مسلسل روشنی تھا چل بسا

تحریک ختم نبوت کو منطقی انجام تک آپ نے پہنچایا اپنی جرأت و سیاسی بصیرت اور عزم و استقلال سے آپ نے قادیانیت کی کمر توڑ دی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔ اس تحریک کے دوران آپ کو کروڑوں روپے کی پیشکش ہوئی۔

لیکن عشق مصطفےٰ سے سرشار اس عاشق رسول نے دولت دنیا کو ٹھوکر مار کر سنت صدیقی کو زندہ رکھا۔

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

حضرت علامہ نورانی قدس سرۃ العزیز علم، عمل، فہم و دانش، عبادت و ریاضت، عزم و استقامت کا پیکر بن کر زندہ رہے۔ خوش کلام خوش مزاج، خوبرو، درویش منش، سادہ طبیعت، جاہ و حشمت سے بے نیاز تھے۔ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ہماری دینی و فکری تاریخ میں وہ ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے۔

آپ صرف پاکستان میں نہیں، بلکہ پوری دنیا میں اہلسنّت کی آن، شان اور پہچان بن کر زندہ رہے۔ آپ انتہائی وضع دار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ

Marfat.com

کی شفقت اور رواداری کا عالم یہ تھا کہ ان سے ملنے والا ہر شخص یہی سوچتا کہ وہ ان سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ آپ اپنے کارکنوں سے بیحد محبت فرماتے تھے۔

آپ نے عالمی سطح پر اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے جو کوششیں کیں ماضی قریب میں اس کی کوئی دوسری مثال پورے عالم اسلام میں نہیں نظر آتی۔ اور غیر مسلموں میں بھی دعوت و تبلیغ کا کام منفرد طور پر کرتے رہے اور پاکستان میں سیاسی سرگرمیوں میں بھی اصولوں کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ آواز حق بلند کرنے میں انہوں نے جس جرأت کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

آپ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے ان کی خدمات کا دائرہ بھی بیحد وسیع تھا۔ اور ملک و ملت کیلئے آپ نے قابل قدر خدمات انجام دیں اور بے داغ اور جرأت مندانہ کردار سے علماء کا وقار بلند کیا۔ اور ان کی غیرت و حمیت کو تقویت میسر آئی۔ آپ اسلامی سیاست کا ایک ستون تھے۔

قائد اہلسنّت علامہ نورانی علیہ الرحمۃ ہمہ گیر خوبیوں کے مالک تھے۔ ہمارے یہاں قائدوں کا ایک ہجوم ہے لیکن ان میں کوئی علامہ نورانی کا ہم پلہ قائد نظر نہیں آتا۔ جب تحریک نظام مصطفٰے چلی تو نو ستاروں کا اتحاد بنا سلطان الواعظین مولانا محمد شبیر کوٹلی لوہاراں والے ایک خطاب میں فرمایا نو ستاروں میں سے باقی تارے ہی ہیں نورانی ان میں سے ایک ہی ہے۔ وہ منفرد کمالات کا جامع پیکر تھے آپ کے وصال سے اوصاف و محاسن کی ایک تاریخ ختم ہوگئی۔

آپ فقر بایزید کے ترجمان تھے۔ آپ کی خودی فلک شگاف تھی۔ پاکستان میں بہت سے لیڈروں کی سیاست، دولت، فوج یا امریکی حمایت کی بیساکھی کے سہارے زندہ رہتی ہے لیکن قائد اہلسنّت کی سیاسی پوزیشن نہ دولت

Marfat.com

کی مرہون منت تھی نہ فوجی سرپرستی یا امریکی حمایت کی۔آپ سیاسی زندگی کے بام عروج تک محض اپنی بصیرت وصلاحیت کی بنا پر پہنچے۔

حضرت ضیاء الامت پیر کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا کہ مجھے ۱۹۷۲ء میں بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کے سفر میں چند دن مولانا نورانی صاحب کے ساتھ رہنے کا موقع ملا اور میں نے یہ محسوس کیا کہ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مولانا نورانی صاحب بڑے صاحب بصیرت سیاسی رہنما ہیں۔

آپ عاشق رسول تھے' نعت شریف کی محفلوں میں آپ پر وجد و مستی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ سلامی پیش کرتے تو ان کے لحن داؤدی کے سحر سے یوں معلوم ہوتا کہ فضا ساکت ہو گئی ہے۔ زمین کی رفتار رک گئی ہے۔ مولانا کی اپنی آنکھیں نمناک ہوتیں اور سامعین و حاضرین بھی وجد میں ہوتے۔ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کو زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ قرار دیتے تھے۔ آپ شریعت و طریقت کے رہبر تھے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔ وہ صرف سیاست کے میدانِ کے ہی شہسوار نہیں تھے بلکہ رشد و ہدایت کی شمع فروزاں بھی تھے۔

آپ ۳۳ سال تک پاکستان کی سیاست پر چھائے رہے۔ دستور پاکستان میں ''مسلمان کی تعریف'' کی دفعہ شامل کرانے کا فریضہ انجام دیا۔ آمریت کے سامنے آہنی دیوار بن کر کھڑے رہے۔

آپ نے اہلسنّت کی سیاسی و مذہبی قیادت کا حق ادا فرما کر ہمارے سروں کو فخر سے بلند کر دیا تھا۔ آپ کو جمعیت علماء پاکستان کی سربراہی کا جو فریضہ سونپا

Marfat.com

گیا اس کو آپ نے مشکل حالات میں اور ناسازگار ماحول میں جس خوش اسلوبی سے انجام دیا وہ رہتی دنیا تک یاد کیا جائے گا۔ اب شاید ہمیں کوئی دوسرا ''نورانی'' میسر نہیں آئے گا۔ آپ اپنی سیاسی بصیرت اور جماعتی و تنظیمی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اپنی ذاتی زندگی میں انتہائی متقی و پرہیز گار شخصیت کے مالک تھے۔ سنت نبوی کی اتباع کے جذبہ سے سرشار تھے تہجد گزار تھے۔ ہمیشہ نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے وضو فرماتے۔ ہمیشہ مستحب وقت میں باجماعت نماز کا اہتمام فرماتے۔ اپنی مجالس میں دینی عنوانات پر گفتگو پسند فرماتے۔ تبلیغ دین کے لئے ہمہ وقت قربانی کیلئے تیار رہتے۔ اپنے آرام کو قربان کر کے دینی مذہبی امور کیلئے کام کر کے خوشی محسوس کرتے۔ کبھی اپنی تعریف پسند نہ فرماتے' عجز وتواضع آپ کی فطرت تھی۔

آپ عالم اسلام کے عظیم قائد ہونے کے ساتھ ساتھ منفرد مقام کے حامل تھے۔ آپ نے اپنے والد ماجد مبلغ اسلام حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمۃ کی صحیح جانشینی کی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے تھے جو منجانب اللہ تصرفات کے حامل ہوتے ہیں۔ آج آپ ہم میں نہیں ہیں مگر ان کے کاموں کا یہ عملی ثبوت انہیں ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

آپ اتنے ہمہ گیر تھے کہ بڑے بڑے لوگوں کا قد ان کے سامنے چھوٹا محسوس ہوتا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ سربراہانِ مملکت ان کا احترام واستقبال کرتے تھے۔

حضرت علامہ نورانی اہل سنت کے مقتدا تھے۔ آپ نے سنت کو وقار عطا کیا۔ پیکر علم وعمل تھے۔ رواداری ومروت کے تابندہ نشان تھے۔ حق وصداقت کی نشانی اور فاتح قادیانیت تھے' عزم وہمت کے کوہ گراں تھے۔ دین وسنت کی اشاعت کے جذبہ سے سرشار تھے۔

آپ نے بہت سی مساجد اور بہت سے اداروں کی بنیاد رکھی۔ پوری دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے جدوجہد فرماتے رہے۔ آپ کی یادوں کا چراغ کبھی گل نہیں ہوگا۔

موت کا مزا چکھنا اور ہوتا ہے اور مر جانا اور ہوتا ہے۔ حضرت علامہ نورانی علیہ الرحمۃ مرے نہیں ہیں۔ وہ اپنی بے مثال دینی' روحانی' ملی اور سیاسی خدمات کے حوالہ سے ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

آپ نہ بکنے والے اور نہ جھکنے والے تھے۔ حکومت کے نمائندوں نے آپ کو وزارتیں۔ کارکنوں کیلئے بڑے بڑے عہدے پیش کئے اور حکومت کی تائید کا مطالبہ کیا یہ وہ دور تھا جب علامہ نورانی پر کراچی میں قاتلانہ حملے ہو رہے تھے اور آپ کی جماعت کے کارکنوں میں مایوسی پھیل رہی تھی۔ لیکن ان تمام پیش کشوں کے جواب میں فوجی حکومت کے نمائندوں کو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا'

میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ نان نہیں

اور بڑی اہم پیش کشوں کو ٹھکرا کر نظام مصطفٰے کی تحریک کو لالچ کی آندھیوں میں بھی زندہ رکھا۔ آپ قوم کے مرشد' سہارا اور آسرا تھے۔ آپ کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ آپ رواداری اور دینی عقائد و افکار کے تصلب کے درمیان اعتدال قائم رکھنے کا ہنر جانتے تھے۔ آپ عابد شب زندہ دار تھے۔ آپ کی ذات میں ایک جہاں محاسن و کمالات تھے علم و فن صبر و استقامت' زہد ورع' اخلاق و کردار' تدبر و حلم' تنظیم' تعمیر اور جود و سخا کے ساتھ کون سی ایسی خوبی ہے جو آپ سے وابسطہ نہ تھی۔ آپ جہاں ایک بے مثال عالم دین تھے وہیں ایک زبردست صوفی اور مرشد کامل بھی تھے۔ آپ کی پوری حیات اسلامی

Marfat.com

مجلسوں اور دینی ہنگاموں سے لبریز گزری۔ نہ جانے کتنی محفلیں آپ کے دم قدم سے رونق بار ہوئیں اور نہ جانے کتنے نفوس آپ کی وجہ سے حلقہ اسلام ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔

آپ نے ہر دور میں ہر حاکم وقت کو للکارا اور کلمہ حق بلند کیا۔ آپ نے وزیراعظم بھٹو' جنرل یحییٰ' صدر ضیاء الحق' نواز شریف اور جنرل مشرف کے سامنے ہمیشہ حق کی آواز بلند کی اور ان کے غیر آئینی اور غیر جمہوری فیصلوں کا احتساب کیا۔ آپ نے یہ ثابت کر دیا کہ:

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

گڑھی خیرو سندھ کی جیل میں آپ کی عمر رسیدہ والدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ نے آپ کو ایک خط لکھا فرمایا بیٹا تو پیدا ہی اس لیے ہوا ہے کہ پرچم اسلام کو بلند رکھے۔ تیری استقامت مثالی ہونی چاہیے۔ میری دعا تیری محافظ ہے۔ بیٹا اپنے عمل سے اپنے اکابر اسلاف کی سنہری تاریخ کو زندہ رکھنا۔ حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی کی والدہ محترمہ کے خط کی کاپی جب تحریک نظام مصطفےٰ کے کارکنوں تک پہنچی تو ہر کارکن سربکف نظر آیا اور اپنے عظیم قائد کی تقلید میں میدان عمل میں ڈٹ گیا۔

حالات کے قدموں میں کبھی قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے جو ستارہ وہ زمیں پر نہیں گرتا
ہر ایک دریا گرتا ہے سمندر میں
لیکن سمندر کبھی دریا میں نہیں گرتا

Marfat.com

حضرت علامہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ وقت کے ڈکٹیٹروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا جانتے تھے۔ شاہان وقت کے ساتھ خم ہوئے بغیر پورے قد کے ساتھ کھڑے ہو کر ملتے تھے۔ وہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کا صحیح مصداق تھے:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

ایک انٹرویو میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا اصولی زندگی میری صحت کا سب سے بڑا راز ہے۔ میرا ذاتی نقطہ نظر یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت اور درود وسلام کے ورد سے صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

آپ ہر سال رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن پاک سناتے اور جو پارہ ایک مسجد میں تراویح میں تلاوت فرماتے دوسری مسجد میں نوافل میں تلاوت فرماتے اور وہی پارہ تیسری مسجد میں نماز تہجد میں تلاوت فرماتے۔ اس طرح ہر سال رمضان المبارک میں تین قرآن پاک تلاوت فرماتے لیکن اس سال ناسازی طبیعت کی وجہ سے صرف تراویح اور شبینہ میں قرآن پاک سنایا۔

علامہ نورانی ہاتھ کے سخی اور دل کے غنی تھے۔ آپ سینکڑوں بچے جولا وارث ہوتے ان کی کفالت فرماتے پورا رمضان انہیں روزہ افطار کراتے اور عید پر ان کے نئے جوڑے سلاتے۔

وصال: سورج جو طلوع ہوتا ہے اسے غروب ہونا ہی ہے دن جو چڑھ جائے اسے ڈھلنا ہی ہے۔ یہ ایک اٹل فیصلہ ہے کہ کل نفس ذائقہ الموت۔ جو پیدا ہوا اسے آخر موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اسی فیصلے کے تحت آپ مورخہ 16 شوال ۱۴۲۴ھ مطابق 11 دسمبر 2003ء بروز جمعرات پاکستانی

Marfat.com

وقت کے مطابق دوپہر ساڑھے گیارہ بجے 78 سال کی عمر میں واصل باللہ ہو گئے۔ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں علم دین کا یہ روشن آفتاب غروب ہو گیا' انا للّٰہ و انا الیہ راجعون آپ مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور اسلام اور پاکستان کیلئے زندہ رہے اور ثابت کر گئے کہ انہیں اسلام سے کتنا پیار تھا۔

تحریکِ نظام مصطفےٰ کے ادنیٰ سپاہی جمعیۃ العلماء پاکستان کے پرانے خادم' قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی کے عقید بندہ ناچیز محمد جعفر ضیاء القادری المعروف ضیائی القادری نے قائد اہلسنّت کی نورانی تقریریں علماء کرام اور محبان اسلام کیلئے بڑی محنت سے یہ تحفہ تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور میرے والدین کریمین اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے: آمین۔ اور دعا ہے کہ مولائے کریم جل جلالہ وعم نوالہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی قدس سرۃ العزیز کے درجات بلند فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبولیت کا شرف دے اور ہمیں ان کی دینی خدمات اور نیکیوں سے سبق لینے کی توفیق دے اور آپ کی مرقد پر ہزاروں لاکھوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند و بالا مقام عطا فرمائے۔ تمام پسماندگان اور متعلقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے: آمین' بحرمۃ امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَعَلَّمَهُ الْبَيَانُ

از: سرمایہ اہلسنّت محترم جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب
نگران مرکزی مجلس رضا لاہور پاکستان

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے بعد اسے جس وصف سے نوازا وہ اس کی قوت گویائی تھی۔ یا دوسرے لفظوں میں اسے قوت بیانیہ عطا فرمائی یہ انسان کا یہ وصف اللہ کی تمام مخلوقات میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو گفتگو کرنے کا حکم دیا۔ بات کرنے کا سلیقہ عطا فرمایا' پھر ہر ایک انسان کی استطاعت کے مطابق اسے قوت بیانیہ کے وہ کمالات عطا فرمائے جس پر فرشتے بھی رشک کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام اگرچہ سارے انسانوں کے لئے عام تھا۔ مگر اس نے اپنے انبیائے کرام کو اس وصف سے خصوصی طور پر نوازا۔ پھر ان انبیائے کرام نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے بندوں کو ہدایت کی راہیں دکھانے کے لئے اپنے خطاب و بیان سے کام لیا۔

انسانی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ہم یہ تسلیم کریں گے کہ انبیاء کرام

بہترین انداز بیان لے کر آئے اور انہوں نے اپنی تقاریر خطابات سے لاکھوں انسانوں کی راہنمائی فرمائی۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَ عَلَّمَهُ الْبَيَانُ کا نکتۂ کمال انبیائے کرام کے خطابات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ تمام انبیاء کرام بیان و کلام میں بے مثال تھے۔ مگر سیّد الانبیاء محبوب کبیریا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان معجز بیان نے جس انداز سے خطاب فرمائے اس نے انسان تو کیا حجر و شجر کو پیغام سنایا۔ حضور نبی کریم صاحب کوثر و تسنیم کے خطابات سے کائنات ارضی کے ذرہ ذرہ نے راہنمائی حاصل کی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت تھی جس سے آپ کے صحابہ کبار اپنا اپنا حصہ لے کر چار دانگ عالم پر چھا گئے۔ ان کے خطابات۔ ان کے بیانات اور ان کی تقاریر نے ساری دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ پھر ان کے انداز بیاں کو تابعین تبع تابعین اور اعیان امت کے منفرد حضرات لے کر نکلے تو مشرق و مغرب کو قرآن اور اسلام کی روشنیوں سے منور کرتے گئے۔ امت رسول میں بڑے بڑے صاحبِ بیان اور ارباب الشان ہوئے ہیں۔ آج جن کی تقریروں اور خطابات کی آوازیں ہمارے ایمان و ایقان کو مضبوط کر رہی ہیں۔ اسلامی تاریخ ان حضرات کے سنہری ناموں سے بھری پڑی ہیں۔ جنہوں نے اپنی قوت بیانیہ سے انسانوں کو متاثر کیا اور لاکھوں لوگوں کو ہدایت کی راہوں پر چلایا۔ تشکیل پاکستان سے پہلے اور اس کے بعد ہم نے ہزاروں علمائے کرام کی تقاریر کو سنا۔ جنہوں نے اپنے خطابات سے عوام کی راہنمائی کی۔ ان کی تقاریر نے غلامی کی زنجیروں کو کاٹ دیا۔ ان کی تقاریر نے جہالت کے اندھیروں کو دور کر دیا جن کی تقاریر نے پسماندہ قوم کو نئی زندگی بخش کر بیدار کیا اور وہ آزادی کے کاروان بنتے چلے گئے۔ یہ ان علماء کرام کا فیضان ہے کہ

Marfat.com

آج ہم کفر وظلم کے اندھیروں میں اسلام کے روشن چراغ لے کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ یہ ان علماء کرام کی تقاریر کا اثر ہے کہ آج سارے پاکستان میں بے دینی اور الحاد کے طوفانوں کے باوجود کروڑوں انسان اسلام سے وابستہ ہیں۔

ہمارے دور میں بے شمار خطیبان خوش بیان موجود ہیں۔ ان کے درمیان ہمیں قائد اہلسنّت الشاہ احمد نورانی الصدیقی کی شخصیت درخشاں نظر آتی ہے جن کی تقاریر نے سوئے ہوئے عوام کو بیدار کیا۔ جن کے خطابات نے مایوس معاشرے کو زندہ کیا۔ جن کے بیانات نے چاردانگِ عالم میں اسلام کے جذبہ کو درخشاں کیا۔ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی کو ایسے دور میں کام کرنے کا فریضہ سرانجام دینے کا موقعہ ملا جب سارے ملک میں اسلام بیزار قوتیں اقتدار پر چھائی ہوئی تھیں۔ وہی فتنے اودھم مچائے رکھتے تھے۔ بے دین تو بے دین' دینی رہنما بھی جبّہ اور دستار پہنے لوگوں کو گمراہ کرنے میں مصروف تھے۔ سیاسی اور دینی میدان میں ایسے ایسے بگڑے حضرات کا سامنا کرنا پڑا جو مختلف بہروپوں میں اسلام کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی الصدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے وقف کر رکھی تھی وہ صبح وشام سفر کرتے اور مختلف ممالک اور مختلف جلسوں میں خطاب کرتے وہ دنیا کی کئی زبانوں پر عبور رکھنے کی وجہ سے جہاں جاتے فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دیتے۔ اپنے ملک پاکستان میں انہیں ہزاروں مواقع پر اپنی قوت بیانیہ کے جواہر دکھانے پڑے ہم نے کئی بار انہیں بے پناہ مجمعوں میں تقریر کرتے سنا۔ وہ اپنے مؤثر بیان کی وجہ سے مجمع پر چھا جاتے تھے۔ مختلف عادات و جذبات رکھنے والے لوگ ان کی تقریر کو نہایت خاموشی سے سنتے لوگ ان کی تقریر کو نہایت خاموشی سے سنتے اور رات گئے تک ان کے خطابات سے متاثر

Marfat.com

ہوتے ہم نے کئی بار دیکھا کہ سیاسی اور دینی اختلافات رکھنے والے سامعین بھی ان کی تقاریر سے متاثر ہو کر اٹھتے۔

حضرت مولانا نورانی علیہ الرحمۃ اپنے حلقوں میں تو شمع محفل تھے۔ اہلسنّت کے اجتماعات میں انکی تقریر نظام مصطفیٰ کے پیغام کی بارش بن کر برستی۔ وہ اپنی تقاریر میں روایتی خطیبوں کی طرح گرج چمک سے کام نہیں لیتے تھے نہ رنگین اشعار کا سہارا لیتے۔ ان کا بیان نہایت دھیما اور شستہ ہوتا دورانِ تقریر جب جذباتی انداز میں بات کرتے تو ساتھ ہی قرآن پاک کی آیات اپنے مخصوص انداز میں پڑھتے تو سامعین کے دلوں کے دروازے کھول دیتے۔ اور لوگ مسحور ہو کر داد دیتے۔ ہم نے انہیں دینی اجتماعات میں کبھی پر جوش تقریر کرتے نہیں سنا۔ چھوٹے چھوٹے جملے' دھیمے دھیمے انداز اور ٹھہر ٹھہر کے الفاظ کا استعمال کرتے۔ ان کا یہ انداز معلّمانہ تھا واعظانہ اور خطیبانہ نہ تھا۔ مگر ان کا ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں میں اترتا جاتا۔ رات کے مجموں میں آپ کا اکثر خطاب آخری ہوتا۔ وہ جلسہ کا اختتامیہ نہ پیشہ ور نعت خوانوں کو سونپتے نہ کسی دعا مانگنے والوں کے حوالے کرتے۔ گھنٹوں تقریر کرنے کے بعد خود اپنی مخصوص طرز میں سلام پڑھتے اور موثر انداز میں دعا کر کے جلسے کا اختتام کرتے۔

ہم نے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی الصدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو جلسوں سے ہٹ کر مجالس شوریٰ میں' مجالس عاملہ میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ اپنی قوت بیانیہ کے کمال کے باوجود دوسروں کی بات سنتے' بلکہ دوسروں کو بات کرنے کا موقعہ دیتے۔ مگر خود نہایت دھیمے انداز میں گفتگو کرتے وہ پریس کانفرنس میں مکمل اپنا سیاسی بیان دیتے۔ میڈیا کے پہلو دار سوالات کا جواب دیتے اور اخبار نویسوں کو نہایت خندہ پیشانی سے سوالات کی دعوت دیتے۔ ہم انہیں ہر میدان میں

Marfat.com

تقاریر کرتے سنا۔ مگر جب عراق پر امریکہ نے بمباری کی تو آپ نے لاہور میں اسمبلی ہال کے سامنے ایک عظیم الشان ریلی کو خطاب کیا تو یہ ایک پر جوش خطاب تھا۔ آپ نے امریکہ کو للکارا۔ آپ نے عراق کے اسرائیل پر گرائے جانے والے میزائلوں کو ہدیہ تحسین پیش کیا۔ آپ نے ملکی غداروں اور امریکہ اور اسرائیل کے پاکستانی گماشتوں کو ایسے الفاظ میں للکارا جس کی سارے لاہور نے داد دی۔ ہم اس پر جوش خطاب کے موقع پر مولانا نورانی کے ساتھ کھڑے تھے۔ گھر آکر جب ہم نے آپ کے اس پر جوش خطاب پر گفتگو کی تو فرماتے:

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح مثال غزال تاتاری

آج ہمارے سامنے اس بطل جلیل اور امتِ مسلمہ کے خطیب اعظم کی تقاریر کا ایک مجموعہ آرہا ہے۔ حضرت مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری صاحب وامت برکاتہم العالیہ کی محنت کے ذوق کو داد دیتے ہیں۔ جن کی کوششوں سے قائد اہلسنّت حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر پڑھنے کا موقعہ ملا ہم ان کی محنت کی قدر کرتے ہیں جنہوں نے حضرت کی تقاریر کو کیٹوں کی تنگ وادیوں سے نکال کر کتاب کے صفحات پر پھیلا کر قارئین کو دعوت مطالعہ دی۔

اگر چہ موجودہ دور میں علمائے کرام کی تقاریر کی بے شمار کتابیں چھپ کر آ رہی ہیں۔ نقابت پر کئی کتابیں آ رہی ہیں۔ واعظوں کی تقریروں کے مجموعہ چھپ چھپ کر آ رہے ہیں۔ مگر علامہ الشاہ احمد نورانی کی تقاریر کا یہ مرقع قارئین کو ایک خوبصورت تحفہ دیا ہے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی کی تقاریر کا ایک اپنا انداز ہے۔ اس پر دینی راہنمائی کے ساتھ ساتھ سیاسی مسائل پر جس

Marfat.com

طرح روشنی ڈالی گئی ہے وہ ہمارے نوجوان مقررین کے لئے مشعل راہ ہے آج کا مقرر اگر اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے ذہن کو تیار کر لے تو اس کے منہ سے اسلام کی عظمت اور نظام مصطفیٰ کی برکات کے پھول جھڑنے لگیں گے۔ ہم نوجوان مقررین کو دعوت دیں گے کہ وہ حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی کی تقاریر کا ضرور مطالعہ کریں۔ جو مستقبل میں دینی اور سیاسی سٹیجوں پر آنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت فرمائے قائد اہلسنّت مولانا الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے درجات بلند کرے ہم فاضل مرتب حضرت مولانا محمد جعفر ضیائی القادری کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں جنہوں نے اتنا اعلیٰ تحفہ چھپوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے اور مزید مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کیلئے دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے' آمین۔

(وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وّآلہٖ و صحبہٖ وسلم)

محمد کے فرمان کا تھا امین
سیاست کے ساتھ اس نے جوڑا ہے دین
اسے موت نے راہ دکھانے نہ دی
عمل کی جو مجلس کا تھا اِک متین

(زاہد عباس سیّد)

قائد اہلسنّت

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

از استاذ العلماء مولانا محمد صدیق ہزاروی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

بطلِ حریت، حق گو مجاہد علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی بن مبلغِ اسلام علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری بن شاہ عبدالحکیم جوش صدیقی ۷ ارمضان المبارک ۱۳۴۴ھ/۳۱ مارچ ۱۹۲۶ء میں میرٹھ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے جا ملتا ہے۔ اسی نسبت سے آپ صدیقی کہلاتے ہیں۔ آپ کے والد ماجد علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی قادری[1] (م ۱۹۵۴ء) امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی (م ۲۵ صفر المظفر قدس سرہٗ العزیز کے خلیفۂ مجاز تھے اور جدِ امجد شاہ عبد

---

[1] آپ ۱۳ اپریل ۱۵۹۲ھ بمطابق ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۰ میں بمقام میرٹھ (یوپی) پیدا ہوئے سولہ برس کی عمر میں جامعہ اسلامیہ قومیہ میرٹھ سے درسِ نظامی کی سند حاصل کی۔ ۱۹۱۷ء میں بی۔ اے پاس کیا۔ بریلی شریف حاضر ہوئے۔ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قدس سرہٗ العزیز سے بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نے چالیس سال تک افریقہ، امریکہ، کینڈا، انڈونیشیا، سنگاپور، ملایا وغیرہ داخل ہو کر سعادت ابدی حاصل کی۔ ۱۹۵۱ء میں نے پوری دنیا کا طویل دورہ کیا جس کی وجہ سے یورنیو کی شہزادی ماریشس (جنوبی افریقہ) کا گورنر مروات اور ٹرینی ڈاڈ کی ایک وزیر مشرف با سلام ہوئے۔ آپ نے دیگر علماء اہلسنّت کے ساتھ مل کر دستور اسلامی آئین کا مسودہ تیار کیا۔ ۱۹۵۴ء میں آپ نے وصال فرمایا۔ (محمد دین کلیم "تذکرہ مشائخ قادریہ" ص ۲۶۰، ۲۶۱۔

الحکیم جوش صدیقی برِصغیر کے نامور صوفی، عالم دین اور شاعر تھے۔[1]

تعلیم و تربیت

علامہ شاہ نورانی صدیقی نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد ثانوی تعلیم کیلئے ایسے سکول میں داخلہ لیا جہاں ذریعۂ تعلیم عربی تھی۔ عربک کالج میرٹھ سے بھی ڈگریاں حاصل کیں۔

درس نظامی کی کتب متداولہ مدرسہ اسلامیہ قومیہ میرٹھ میں استاذ العلماء حضرت مولانا غلام جیلانی میرٹھی سے پڑھیں۔[2]

دستار بندی کے موقع پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد ہوا جس میں آپ کے استاذِ محترم مولانا غلام جیلانی میرٹھی، آپ کے والد ماجد مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری اور صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی کے علاوہ شاہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ بھی مسند افروز تھے۔

بین الاقوامی تبلیغی دورے

علامہ شاہ احمد نورانی کے والد ماجد علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری علیہ الرحمتہ نے دُنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام ہدایت پہنچایا اور ہزاروں بلکہ لاکھوں گم گشتگانِ راہ کو صراطِ مستقیم دکھایا۔

آپ کی وفات کے بعد یہ فریضہ آپ کے فرزند ارجمند علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ نے اپنے ذمہ لیا اور نہایت حسن و خوبی کے ساتھ سرانجام

---

[1] محمد حنیف نوائے وقت، ۱۲ جنوری ۱۹۷۸ء

[2] آپ صدر الشریعۃ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی رحمتہ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید ہیں (محمد صدیق ہزاروی)

دیا۔

آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں غیر مسلموں نے دولتِ اسلام سے اپنا دامن بھرا جن میں پادری، راہب، وکلا، انجینئرز، ڈاکٹرز اور دیگر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے پڑھے لکھے لوگ شامل ہیں۔

آپ کے بیرونِ ملک چند تبلیغی دوروں کا اجمالی خاکہ یہ ہے:

۱۹۵۵ء میں آپ جامعہ ازہر (مصر) کی دعوت پر جامعہ میں تشریف لے گئے اور علماء کے عظیم اجتماعات سے خطاب کیا۔

۱۹۵۸ء میں رُوس کا دورہ کیا اور رُوسی سوشلسٹ معاشرے کا گہرا مطالعہ و مشاہدہ کیا۔ نیز مسلمانوں کی سرکردہ شخصیتوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل سے آگاہی حاصل کی۔

۱۹۵۹ء میں مشرقِ وسطیٰ کا خیر سگالی دورہ کیا اور دُنیا بھر کے علماء سے باہمی رَابطہ قائم کر کے اِسلام کی عظیم خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۶۰ء میں مشرقی افریقہ، مڈغاسکر، اور ماریشس کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے۔

۱۹۶۱ء میں سیلون اور شمالی اَفریقہ کا دورہ کیا۔

۱۹۶۲ میں صومالیہ، کینیا، ٹانگا نیکا، یوگنڈا اور ماریشس کا دورہ کیا۔ نیز نائیجریا کے وزیرِ اعلیٰ احمد دبیلو شہید کی دعوت پر نائیجریا تشریف لے گئے اور اُن کے مہمان کی حیثیت سے چار ماہ کا تفصیلی دورہ کیا۔

۱۹۶۳ء میں ترکی، فرانس، جرمنی، برطانیہ، ماریشس اور نائیجریا تشریف لے گئے نیز اسی سال عوامی جمہوریہ چین کا دورہ کیا اور وہاں کے مسلمانوں کی حالت

Marfat.com

راز اور سوشلسٹوں کے بلند بانگ دعوؤں کا جائزہ لیا۔

۱۹۶۴ء میں امریکہ' جنوبی امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کیا۔

۱۹۶۵ میں کینیا' تنزانیہ' یوگنڈا' مالاگاہی اور ماریشس کا دورہ کیا۔

۶۸-۱۹۶۷ء میں برطانیہ اور امریکہ کا دورہ کیا۔

۱۹۷۴ء میں ورلڈ اسلامک مشن کی کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلینڈ تشریف لے گئے اور اس کانفرنس میں آپ کو مشن کا چیئرمین منتخب کیا گیا۔

۱۹۷۵ء میں ورلڈ اسلامک مشن[1] کے زیر اہتمام علامہ ارشد القادری' مجاہد ملت مولانا عبد الستار نیازی اور سابق صوبائی اسمبلی سندھ کے قائد حزب اختلاف شاہ فرید الحق کی رفاقت میں امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس دورہ میں پبلک اجتماعات کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے ان ممالک کے عوام کو قادیانیوں کے مکروہ گھناؤنے عزائم سے آگاہ کیا۔ نیز قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلے سے آگاہ کیا۔ جس کا ان ممالک میں خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ میں آپ ماریشس اور جنوبی افریقہ کے ممالک کا تبلیغی دورہ شروع کیا' اور اس دوران آپ نے ماریشس میں اعلیٰ اسلامی کانفرنس کی صدارت کی جس میں وزیر اعظم ماریشس سمیت معززین' اعلیٰ حکام' وزرا اور

---

[1] ۲۱ جنوری ۱۹۷۳ء کو دنیا کے مختلف گوشوں سے تعلق رکھنے والے علماء کرام کو مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے تاکہ عالمی سطح ظلمت و گمراہی کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کر سکیں۔ اس تاریخی اجتماع میں انگلستان' امریکہ' سعودی عرب' مصر' کویت' شام' ہندوستان اور پاکستان کے علماء کرام شریک تھے۔ پاکستانی علماء میں مجاہد ملت حضرت مولانا عبد الستار خان نیازی اور علامہ عبد المصطفیٰ الازہری شامل تھے۔ اس اجلاس میں ورلڈ اسلامک مشن کا قیام عمل میں لاکر علامہ ارشد القادری کو کنوینر مقرر کیا گیا اور پھر باضابطہ انتخاب کے ذریعے علامہ شاہ احمد نورانی کو صدر اور علامہ ارشد القادری کو سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ (ماہنامہ ضیائے حرم لاہور جوان ۱۹۷۵ء' ص ۲۹)

Marfat.com

سفیروں کے علاوہ ماریشس کے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔[1]

تبلیغی و تعلیمی اداروں کی سرپرستی

پاکستان سے باہر بہت سے ممالک میں کئی تبلیغی و تعلیمی ادارے آپ کی سرپرستی میں شب و روز مصروفِ عمل تھے' ان میں سے چند اداروں کے نام یہ ہیں:

۱- مسلم ایجوکیشن ٹرسٹ کالج جینوا جارج ٹاؤن امریکہ
۲- حلقہ قادریہ علیمیہ اشاعت اسلام سیلون
۳- حلقہ قادریہ علیمیہ اشاعت اسلام ماریشس
۴- ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن گیانا
۵- اسلامک مشنری گلڈ ساؤتھ افریقہ
۶- آل ملایا مسلم مشنری سوسائٹی ملائشیا
۷- علیمیہ اسلاک مشن کالج ماریشس
۸- علیمیہ دارالعلوم ماریشس
۹- حنفی مسلم سرکل پریسٹن برطانیہ
۱۰- قادریہ اسلامک ورکرز گلڈ ماریشس
۱۱- سری نام مسلم ایسوسی ایشن ساؤتھ افریقہ

نیز ۱۹۵۳ سے ۱۹۶۴ تک ورلڈ مسلم علماء آرگنائزیشن کے سیکرٹری جنرل رہے' جب کہ آرگنائزیشن کے صدر مفتی اعظم فلسطین مولانا سید امین الحسینی مرحوم تھے۔[2]

---

[1] ہفت روزہ افق جلد نمبر ۱' شمارہ نمبر ۵۱۰ مارچ تا ۱۱ مارچ ۱۹۷۸ء ص ۳

[2] ابوداؤد محمد صادق' مولانا شاہ احمد نورانی۔ ص ۱۴' ۱۵

امریکہ میں مرزائیوں کا ناطقہ بند کر دیا

سرینام (جنوبی امریکہ) مرزائیوں کا مرکز ہے جہاں (غالباً ۳۵ء میں) سب سے پہلے تبلیغِ دین کے لئے حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے گے جنہوں نے ایک بڑی تعداد کو مرزائیت کے فریب سے نجات دلائی اور اہلسنّت و جماعت کا مرکز قائم کیا۔ مرحوم کے بعد علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے ۱۹۶۵ء میں سرینام میں سات ماہ قیام کر کے فتنۂ مرزائیت کو کچلا اور ایک مناظرے میں مرزائیوں کو ایسی شکست فاش دی کہ اب مرزائی کسی سنی عالم کے مقابلے میں آنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور مولانا نورانی کے نام سے تو مرزائی مبلغ گھبراتے ہیں۔[۲]

محافظ ختمِ نبوت

تحریک ختم نبوت (۱۹۵۳ء) میں آپ کراچی میں مولانا عبدالحامد بدایونی دم ۱۵ جمادی الاولیٰ ۲۰ جولائی ۱۳۹۰/۱۹۷۰ء) اور دیگر علماء کے ساتھ تحریک میں شریک ہوئے۔ آرام باغ میں جمعہ کے دن تحریک کا آغاز ہوا' تو علامہ نورانی پیش تھے۔ گرفتاری کے لئے رضا کاروں کی تیاری کے علاوہ دیگر ضروری انتظامات میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔[۳]

کراچی میں آلِ پاکستان مسلم پارٹیز کے پہلے اجلاس کے بعد آئندہ اجلاس کے انتظامات کے لئے گیارہ ممبروں پر مشتمل جو بورڈ بنایا گیا' آپ اس کے ممبر تھے۔[۴]

---

۱ سعادت علی قادری' مفتی: ترجمانِ اہلسنّت' اپریل ۱۹۷۳ء' ص ۵۰

۲ سعادت علی قادری' مفتی: ترجمانِ اہلسنّت' اپریل ۱۹۷۴ء ص ۴۰

۳ ماہنامہ ترجمانِ اہلسنّت (ختم نبوت نمبر) اگست ۱۹۷۲ء)

۴ رپورٹ تحقیقاتی عدالت (منیر رپورٹ) ص ۸۰

Marfat.com

۱۹۶۹ء میں پاکستان آنے کے بعد آپ نے سب سے پہلا بیان قادیانیوں ہی کے بارے میں جاری کیا تھا۔ آپ نے یحییٰ خان (اس وقت کا صدر) کو مخاطب کرتے ہوئے صاف کہا تھا کہ تمہارا قادیانی مشیر ایم ایم احمد پاکستان کی معیشت کو تباہ کر رہا ہے جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان ہمارے ہاتھ سے نکل سکتا ہے۔[1]

تحریک ختم نبوت (۱۹۷۴ء) میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی خاطر اسمبلی میں حزبِ اختلاف کی طرف سے جو قرارداد ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو پیش کی گئی' اس کا سہرا بھی علامہ شاہ احمد نورانی کے سر ہے۔ اس قرارداد پر حزبِ اختلاف کے بائیس افراد (جن کی تعداد بعد میں ۳۷ ہوگئی) نے دستخط کئے' البتہ مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم نے اس قرار داد پر دستخط نہیں کئے۔ اس تحریک میں آپ کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کا ممبر بھی منتخب کیا گیا اور آپ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ دونوں کمیٹیوں کے اجلاسوں میں شرکت کی۔

آپ نے قادیانیت سے متعلقہ ہر قسم کا لٹریچر اسمبلی کے ممبروں میں تقسیم کرنے کے علاوہ ممبروں سے ذاتی رابطہ بھی قائم کیا اور ختم نبوت کے مسئلہ سے انہیں آگاہ کیا۔[2]

اس تحریک میں تین ماہ کے دوران آپ نے صرف پنجاب کے علاقے میں تقریباً چالیس ہزار میل کا دورہ کیا۔ ڈیڑھ سو شہروں' قصبوں اور دیہاتوں میں عام جلسوں سے خطاب کرنے کے علاوہ سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کیا۔[3]

---

[1] ماہنامہ ضیائے حرم: ختم نبوت نمبر- دسمبر ۱۹۷۴' ص ۲۲ [2] ماہنامہ ضیائے حرم: ختم نبوت نمبر- دسمبر ۱۹۷۴' ص ۳۱ [3] ماہنامہ ضیائے حرم: ختم نبوت نمبر- دسمبر ۱۹۷۴' ص ۲۲' ۳۴

میدانِ سیاست میں ورود

اگرچہ آپ ۱۹۴۹ء میں پاکستان تشریف لا کر کراچی میں مقیم ہو گئے تھے' لیکن زیادہ وقت بیرونی ممالک میں تبلیغی دوروں پر رہنے کی وجہ سے آپ یہاں زیادہ متعارف نہیں تھے۔

آپ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ/ جون ۱۹۷۰ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ (دارالسلام میں ایک عظیم الشان سنی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی جمعیت علماء پاکستان کے صدر منتخب ہوئے۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے حضرت خواجہ صاحب کی قیادت میں جمعیت کے سٹیج سے پاکستان کی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔[1]

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں آپ جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے رُکن منتخب ہوئے پھر جمعیت کے ایک اجلاس میں جو مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف میں منعقد ہوا' آپ کو جمعیت علماء پاکستان کی پارلیمانی پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔

قومی اسمبلی میں

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قومی اسمبلی میں برسرِ اقتدار طبقہ کے لئے ایک محتسب کی حیثیت رکھتے تھے۔ حکمران جماعت کی غلط پالیسیوں پر کڑی نکتہ چینی کرنا اور ہر غلط بات کی نشان دہی کرنا علامہ نورانی کا طرۂ امتیاز

---

[1] حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ نے علماء اہلسنت کے اصرار پر اس شرط کے ساتھ پاکستانی سیاست میں حصہ لیا کہ ان کی جگہ تبلیغی مشن پر کسی متبال عالم دین کو بھیجا جائے' چنانچہ مولانا مفتی سید سعادت علی قادری آپ کی جگہ سرینام (امریکہ) میں تشریف لے گئے۔ (مرتب)

Marfat.com

تھا۔ دوسری جانب آپ کی اسمبلی میں موجودگی سے ایک پُرمسرت کیفیت بھی پیدا ہوتی تھی جس کا اندازہ اس وقت ہوتا تھا' جب آپ اسمبلی میں موجود نہ ہوں' چنانچہ روزنامہ استقلال لاہور قمطراز ہے'

''قومی اسمبلی کے اندر بھی مولانا نورانی کی باغ و بہار شخصیت نے کئی مرتبہ مسکراہٹیں اور قہقہے بکھیر دیے اور سرکاری پارٹی پر ان کی برجستہ چوٹوں پر خود ان چوٹوں کا نشانہ بننے والے جھوم گئے''۔[1]

قومی اسمبلی میں آپ کی برتری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے روزنامہ ''جمہور'' (لاہور) لکھتا ہے:

''منگل چھ مارچ کی قومی اسمبلی کے شام کے اجلاس میں دستوری بل پر عام بحث میں حصہ لینے والے مقررین کی تعداد اگرچہ زیادہ تھی' تاہم میدان جمعیت علماء پاکستان کے تنظیمی اور پارلیمانی قائد مولانا شاہ احمد نورانی کے ہاتھ رہا۔ مولانا کی تقریر' موضوع اور متن کے لحاظ سے انتہائی پرمتانت اور تاثر انگیز ہونے کے باوجود سارا عرصہ ایوان قہقہہ زار بنا رہا۔ ایوان کے ماحول میں زعفرانی کیفیت پیدا کرنے میں مولانا کی اپنی حسِ مزاح اور حاضر جوابی کا بہت زیادہ دخل تھا۔ ابتدا ہی میں سے یہ معلوم ہو رہا تھا کہ سرکاری بنچوں والے مولانا کی تقریر کو مذاق ہی مذاق میں اڑا دینے کی کوشش کریں گے۔ لیکن نورانی میاں بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے تھے۔ انہوں نے چومکھی لڑی اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے حریفوں کو چاروں شانے چت گرا دیا اور خدا لگتی بات یہ ہے کہ میدان مار لیا۔''[2]

---

[1] ہفت روزہ استقلال' ۲-۸ جولائی ۱۹۸۳ء [2] روزنامہ جمہور لاہور' ۹ مارچ ۱۹۷۳ء (ملخصاً)

قادیانیت پر پہلی ضرب

۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں عبوری آئین پر تقریر کرتے ہوئے مولانا شاہ احمد نورانی نے اسلام و ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی آواز (اسمبلی میں) بلند کی۔ آپ نے فرمایا:

جو آئین ہمارے سامنے عمدہ فریم میں سجا کر پیش کر دیا گیا ہے' اس میں اسلام کو قطعاً کوئی تحفظ نہیں دیا گیا۔ میں اس دستور کو معزز ایوان کے لئے قابلِ قبول نہیں سمجھتا ہوں اور اس دستور کی مخالفت کرتا ہوں، اس (دستور) میں یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان کا صدر مسلمان ہو گا' مگر مسلمان کی تعریف کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ ہر شخص مسلمان بننے کی کوشش کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والا ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے اور جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے' ہم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے تو پھر یہ کیسے چور دروازے سے آ کر اسلام کے نام حکمران بن سکتے ہیں اور تباہی کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔[1]

اس پر وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی نے اعتراض کرتے ہوئے کہا:

''علماء میں جو اختلافات موجود ہیں' ان کی بناء پر ایک عالم دوسرے عالم سے مسلمان کی تعریف میں متفق نہیں ہے' میں اس وقت بھی چیلنج کرتا ہوں کہ علماء مسلمان کی کوئی متفقہ تعریف اس ایوان کے سامنے پیش کریں' ہم اسے منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔''

جمعیت علماء پاکستان کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری

---

[1] ملخصاً روداد قومی اسمبلی مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء صفحہ نمبر ۱۱۸' ۱۱۹' بحوالہ شاہ احمد نورانی

نے کوثر نیازی کا چیلنج قبول کرتے ہوئے فرمایا: ''میں اپنی جماعت کی طرف سے اس بات کو قبول کرتا ہوں۔[1] اور جو چیلنج مولانا کوثر نیازی صاحب نے دیا ہم اس کو قبول کرتے ہوئے علماء کے نزدیک مسلمان کی متفقہ تعریف پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں''[2]

اجلاس کے خاتمہ پر رات کو علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کے کمرے میں مجاہد ملت عبدالستار خان نیازی (مرکزی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان) مولانا محمد علی رضوی (سابق ایم این اے) مولانا غلام علی اوکاڑی (صدر جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب) اور علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری (سابق ایم این اے) سر جوڑ کر بیٹھے۔ علامہ ازہری نے مسلمان کی مختصر اور جامع تریف پیش کی جسے سب نے پسند کیا۔ رات ڈیڑھ بجے علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالحکیم کے پاس گئے۔ مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) نے اس تعریف کو جامع قرار دیا اور طے ہوا کہ چونکہ علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری اور مولانا شاہ احمد نورانی تقریر کر چکے ہیں اور کوثر نیازی کے چیلنج کا جواب دیتے ہوئے علماء کی طرف سے اتفاق رائے ضروری ہے۔ اس لئے مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) یہ تعریف پیش کریں، چنانچہ انہوں نے ۱۷ اپریل کو اسمبلی میں یہ تعریف پیش کی جو اسمبلی کی کارروائی کے صفحہ نمبر ۳۵۴ پر موجود ہے۔[3]

قومی اسمبلی کے اندر علامہ شاہ احمد نورانی کی قادیانیت پر پہلی یہ ضرب تھی

---

[1] ملخصاً روداد قومی اسمبلی مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء ۱۴۱ بحوالہ کتاب، بحوالہ شاہ احمد نورانی

[2] ملخصاً روداد قومی اسمبلی مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء صفحہ نمبر ۱۵۲ بحوالہ کتاب شاہ احمد نورانی

[3] روداد قومی اسمبلی ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء مسلمان کی تعریف: مولانا شاہ احمد نورانی

Marfat.com

جس نے بالآخر تحریک کی صورت اختیار کی اور قادیانی اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔
اس کارروائی کے پیش نظر اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا سہرا جہاں پاکستان کے علماء، وکلاء، طلباء اور عوام کے سر ہے۔ اس کا اوّلین کریڈٹ علامہ شاہ احمد نورانی کو جاتا ہے جنہوں نے سب سے پہلے ایم ایم احمد کی ملک دشمنی سے قوم اور وقت کے سربراہ کو بروقت خبردار کیا اور قومی اسمبلی میں مسلمان کی تعریف پیش کر کے مرزائیوں کا چور دروازہ بند کر دیا۔

تاریخی خطاب

۲۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو ایک آئینی سمجھوتے پر حکومت اور حزبِ اختلاف نے دستخط کیے۔ بعد میں وہ سمجھوتہ متنازعہ فیہ بن گیا۔ اپنے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لئے تمام پارلیمانی لیڈروں کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے خطاب کا موقعہ دیا گیا۔ ۳۰ جنوری ۱۹۷۳ء کو علامہ شاہ احمد نورانی نے ایک تاریخی خطاب فرمایا جس میں آپ نے نہایت بیباکی اور جرأت رندانہ سے حکمران جماعت کی وعدہ خلافیوں اور انحراف کو واضح کیا۔ ذیل میں اس خطاب کا ایک مختصر اقتباس پیش کیا جاتا ہے جس سے اندازہ ہو جائے گا یہ تاریخی خطاب کس قدر ولولہ انگیز اور مجاہدانہ تھا۔ ''اسلامی آئین سے فرار کیوں؟'' کے تحت آپ نے فرمایا:

''اور یہ بالکل اسی طرح بدعہدی کی گئی ہے جس طرح سے ماضی میں حکمران جماعتیں اس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ کرتی رہی ہیں، کیونکہ وہ خود اپنے پانچ چھ فٹ جسم پر اسلام کو اپنی عملی زندگی میں نافذ نہیں کر سکے، اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ چونکہ ہم اس پر عمل نہیں کر سکتے اور نہ کر سکتے ہیں۔ اگر عمل کرتے ہیں، تو ہمیں ہماری عادتیں بدلنی پڑیں گی، عمل کریں گے تو شراب چھوڑنی پڑے

Marfat.com

گی۔ عمل کرتے ہیں' تو فسق و فجور چھوڑنا پڑے گا' زنا کو چھوڑنا پڑے گا' جوئے کو چھوڑنا پڑے گا' کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی قوانین اور اسلامی احکایات کو ہم اپنے اوپر نافذ کریں' تو ہمیں ان تمام چیزوں سے گریز کرنا پڑے گا اور ہم پابند ہو جائیں گے' تو اس لئے وہ اپنی نجی زندگی کے خراب ہونے کی وجہ سے پاکستان کے مسلمانوں کی نجی اور اجتماعی زندگی اور اسلامی سوسائٹی کو خراب کرنے کے درپے ہیں''۔[1]

یادگاری انٹرویو

پارلیمانی لیڈروں نے ریڈیو پاکستان سے آئینی سمجھوتے کے بارے میں اپنے اپنے نقطۂ نظر کو پیش کیا' تو اس کے بعد انٹرویو کا اہتمام کیا گیا۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے حکومت کے نمائندے زیدی کے زبردست اعتراضات کے جو حیران کن اور برجستہ جوابات دیے۔ اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) رقم طراز ہے:

''ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے آئین کے متعلق اپوزیشن کے تمام لیڈروں کے انٹرویو نشر ہوئے' لیکن مولانا نورانی کے انٹرویو کی شان ہی نرالی تھی جس مہارت اور صداقت سے انہوں نے اس شاطر نقاد کو ہر نکتہ پر مات دی اور لاجواب کیا' وہ انہیں کا حصہ تھا۔''[2]

جمعیت کی قیادت

جب سابق صدر جمعیت علماء پاکستان حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی بوجہ پیرانہ سالی جمعیت کی صدارت سے مستعفی ہو گئے تو کافی مدت تک علامہ شاہ

---

[1] ابوداؤد محمد صادق' ''مولانا شاہ احمد نورانی'' ص ۷۰ [2] ماہنامہ ضیائے حرم' جون ۱۹۷۳ء

Marfat.com

احمد نورانی قائم مقام سربراہ کی حیثیت سے کام کر کے جمعیت کی گاڑی کو منزل کی طرف رَواں دَواں رکھا اور بالآخر ۲۲، ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۹۳ھ بمطابق ۲۶، ۲۷ مئی ۱۹۷۳ء کو جامعہ سے آپ کو جمعیت علماء پاکستان کا مرکزی صدر مقرر کیا گیا۔[1] مئی ۱۹۷۵ کو آپ دوبارہ جمعیت کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ کی قیادت میں نہ صرف جمعیت علماء پاکستان نے ملک کی سیاسی جماعتوں میں ایک امتیازی مقام حاصل کیا' بلکہ آپ کی انتھک جدوجہد سے جمعیت کا جھنڈا صوبہ سرحد اور بلوچستان کی فضاؤں میں لہرانے لگا اور بعض اداروں کی اجارہ داری کا خوب شرامندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔

وزارت عظمیٰ کا انتخاب

پاکستان کی وزارت عظمیٰ کے انتخاب میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے مقابلے کے لئے متحدہ جمہوری محاذ کے زعما کی نظرِ انتخاب علامہ شاہ احمد نورانی پر پڑی اور آپ نے مسٹر بھٹو کے مقابلے میں وزارتِ عظمیٰ کا انتخاب لڑا۔ متحدہ جمہوری محاذ کی طرف سے اس انتخاب کے لئے آپ کے چناؤ کے بارے میں روزنامہ ''امروز'' تبصرہ کرتے ہوئے ''مولانا نورانی کا اعزاز'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

> ''مولانا شاہ احمد نورانی متحدہ حزبِ اختلاف میں شامل تمام جماعتوں کے معیار اور سیاسی سوجھ بوجھ کے مطابق س عہدہ (وزارت عظمیٰ) کے لئے موزوں ترین امیدوار ہیں''۔[2]

---

[1] ابوداؤد محمد صادق' مولانا' ''شاہ احمد نورانی'' ص ۳۱۸ محمد صادق قصوری اکابر تحریک پاکستان

[2] روزنامہ ''امروز'' ۱۹ اگست ۱۹۷۳

Marfat.com

اس انتخاب میں مولوی غلام غوث ہزاروی[1] کے علاوہ حزبِ اختلاف کے تمام ممبران نے علامہ شاہ احمد نورانی کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کیا۔

تحریکِ نظام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

۷ مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں دھاندلی کے ذریعے ارضِ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کو روکنے کی جو ناکام سعی کی گئی تھی' اس کے خلاف ۴ مارچ کو ملک کے مسلمان سراپا احتجاج بن کر میدان میں نکل آئے۔

علامہ شاہ احمد نورانی کو ڈی۔ پی آر کے تحت پہلے صوبہ سندھ سے گرفتار کیا گیا۔ پھر قومی اتحاد کی طرف سے حکومت کے خط کا جواب تیار کرنے کی غرض سے تمام لیڈروں کو رہا کیا گیا' تو آپ بھی رہا ہوئے۔ ۲۳ مارچ کو یومِ پاکستان کے موقع پر آپ نے جامع مسجد نیلا گنبد میں ایک ایمان افروز تقریر کے بعد جلوس کی قیادت کرنی تھی کہ دروازے سے نکلتے ہی حراست میں لے لیا گیا۔ چند گھنٹوں بعد چھوڑا گیا اور دوسرے دن دوبارہ ڈی۔ پی۔ آر کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کو گڑھی خیرو (سندھ) میں جو گرم ترین علاقہ ہے' بجلی اور پنکھے کی سہولت کے بغیر رکھا گیا' بلکہ پانی کی بنیادی سہولت تک سے محروم کیا گیا' لیکن اس کے باوجود آپ نے واضح اعلان فرمایا کہ نظامِ مصطفیٰ کی خاطر ہم ان تکالیف کو بخوشی قبول کرتے ہیں۔[2]

---

[1] مولوی غلام غوث ہزاروی نے علامہ شاہ احمد نورانی جیسے متشرع عالمِ دین' عالم و عمل کے پیکر اور دینِ اسلام کا درد رکھنے والے مبلغِ اسلام کے مقابلے میں ایک ظالم' فاسق اور سوشلسٹ لیڈر کو ترجیح دی جس سے ان کے خادمِ دین ہونے کے دعویٰ کا بھانڈا عین چوراہے میں پھوٹ گیا' چنانچہ خود مولانا مفتی محمود نے ان کو اس نامناسب رویہ پر جمعیت علماء اسلام سے نکال باہر کیا۔ (محمد صدیق ہزاروی)

[2] ''جیل کے دن جیل کی راتیں'' کے عنوان سے علامہ نورانی ایک کتاب لکھ رہے ہیں جس میں مکمل تفصیل ہوگی۔ (محمد صدیق ہزاروی)

Marfat.com

عرب ممالک کی کوششوں سے جب حکومت اور حزبِ اختلاف کے درمیان مذاکرات شروع ہوئے، تو آپ کو بھی رہا کر دیا گیا اور پھر ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو ملک میں مارشل لاء کے نفاذ پر آپ کے قومی اتحاد کے دوسرے رہنماؤں کے ساتھ مری میں زیرِ حفاظت رکھا گیا۔

اس تحریک میں آپ کی قیامت میں اہلسنّت و جماعت کے ہر فرد نے خواہ شہری تھا یا دیہات کا رہائش پذیر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نظامِ مصطفیٰ کی خاطر اپنے آپ کو زنداں کے حوالے کرنے سے گریز نہیں کیا۔

جمعیت علماء پاکستان کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی نے بارہا اپنی تقاریر میں فرمایا کہ ہمارا منشور لمبا چوڑا نہیں ہے، بلکہ ہمارے منشور میں صرف دو باتیں ہیں مقامِ مصطفیٰ کا تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ کا نفاذ۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء میں کامیابی کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں قائدِ اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی کو استقبالیہ دیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ! ہم نے اپنے منشور کے ایک حصہ یعنی ''مقامِ مصطفیٰ کا تحفظ'' کو منوایا ہے اور دوسرے حصے کے لئے تحریک جاری ہے اور جب تک اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ نافذ نہیں ہو جاتا، تحریک جاری رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے مردِ مومن کی زبان سے نکلے ہوئے، نعرے کو اس قدر مقبولیت عطا فرمائی کہ آج پاکستان کے ہر شہری اور ہر جماعت کی زبان پر یہی پُرکیف نعرہ موجود ہے۔

نورانی کی نورانی والدہ

تحریک نظامِ مصطفیٰ کے دوران جب جیل کی کوٹھڑی میں علامہ شاہ احمد

Marfat.com

نورانی کو سخت تکالیف میں مبتلا کیا گیا' تو ملک بھر سے آپ کی ضعیف والدہ کے پاس تاریں اور پیغامات آنے شروع ہوئے جن میں افسوس کا اظہار کیا گیا' لیکن نورانی کی نورانی والدہ نے بجائے افسوس کرنے کے اخبارات کو ایک ایسا ولولہ انگیز بیان جاری کیا جس نے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی ماؤں کی یاد تازہ کردی۔ وہ بیان یہاں لفظ بہ لفظ نقل کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان ماؤں کے لئے خضرِ راہ ثابت ہو۔

روزنامہ ''جنگ'' کراچی نے ''مولانا نورانی کی والدہ کا بیان'' کے عنوان سے لکھا:

''جمعیت علماء پاکستان'' کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کی ۸۰ سالہ والدہ محترمہ نے ایک بیان میں کہا کہ مجھے گزشتہ چند روز کے اندر سینکڑوں ٹیلی فون اور پیغامات ملے ہیں جن میں میرے لڑکے کے ساتھ کی جانے والی زیادتیوں کے سلسلے میں استفسار کئے گئے تھے۔ اور اظہارِ ہمدردی کیا گیا تھا' میں ان تمام لوگوں کو جو نورانی میاں کے ساتھ ہونے والی بدسلوکی پر آزردہ ہیں' یہ ہدایت کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اظہار افسوس کے بجائے خدا کا شکر ادا کریں کہ اس نے ان کے راہ نما کو حق بات کہنے اور پھر حق بات کے لئے سختیاں جھیلنے کی سعادت عطا کی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے اگرچہ میں عمر کی اس منزل میں ہوں کہ ہمہ وقت اپنے بیٹے کی قربت کی خواہش محسوس کرتی ہوں' مگر اس کے باوجود اپنے بیٹے پر فخر ہے کہ اس نے عظیم باپ مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کی لاج رکھ لی ہے اور اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریک کو اس منزل پر لے جا رہا ہے' جہاں

Marfat.com

سے کامیابی کا راستہ مختصر نظر آرہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جنت البقیع مدینہ منورہ میں میرے شوہر[1] اپنے بیٹے کی اس کامیابی پر نازاں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ حق صداقت کے راستے میں نورانی میاں نے جو سختیاں جھیلی ہیں، وہ ایک مامتا کے دل کے لئے بظاہر تکلیف دہ ضرور ہیں، مگر ان کے پیشروؤں کو حق کے لئے اس سے بڑی قربانیاں دینی پڑی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ نورانی میاں کا حوصلہ بلند ہے۔ اگر قومی زندگی کے اس نازک مرحلے پر وہ کسی قسم کی کمزوری کا مظاہرہ کرتے، تو میں مرتے دم تک انہیں اور خود کو معاف نہ کر پاتی۔ خود کو یہ سوچ کر کہیں میری تربیت میں تو کوئی کمی نہیں رہ گئی تھی، مگر آج میں خوش ہوں کہ حشر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو مجھے شرمندگی نہیں اٹھانی پڑے گی۔ اور نہ ہی میں اپنے شوہر کے رُوبرو شرمسار ہوں گی۔ میں ان تمام بہنوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں جن کے بچوں، شوہروں یا بھائیوں نے نظامِ مصطفیٰ کی راہ میں جانیں دی ہیں یا جن کے بچے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں، میں انہیں یقیں دلاتی ہوں کہ ظلم کی تاریکی چھٹنے والی ہے اور صبح ضرور طلوع ہوگی جو نظامِ مصطفیٰ کی روشنی لئے اور جس کے ذریعے اس ملک میں عدل و انصاف کا دور دورہ ہوگا۔[2]

حق گوئی

اللہ تعالیٰ نے قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی کو جن گوناگوں صفات سے متصف کیا ہے، ان میں ایک حق گوئی اور بے باکی ہے۔ چنانچہ آپ نے

---

[1] حضرت علامہ نورانی مدظلہ کے والد ماجد حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمۃ جنت البقیع میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں مدفون ہیں۔ (محمد حنیف نوائے وقت ۱۲ جنوری ۱۹۷۸ء)

[2] روزنامہ "جنگ" کراچی: ۲۴ مئی ۱۹۷۷ء

Marfat.com

کبھی بھی صداقت وحق گوئی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا' چاہے مصلحت کا تقاضا کچھ ہی کیوں نہ ہو اور چاہے کس قدر خطرات کا مقابلہ ہو۔ آپ کی حق گوئی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہفت روزہ ''چٹان'' رقم طراز ہے:

''ہم تک جو روائتیں پہنچی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نورانی صاحب نے لادینی عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس جماعت کے سامنے سپر انداز ہونے سے انکار کرتے رہے' جس جماعت کی اکلوتی آرزو ہے کہ اقتدار کی مطلقہ سے حلالہ کرنے پر کب قادر ہو گی۔ یاد ہے کہ وہی مولانا نورانی ہیں جنہوں نے اس دور کے محمد شاہ رنگیلے (یحییٰ خان) کو مے نوشی میں مستغرق دیکھ کر ڈانٹ دیا تھا اور گرج کر کہا تھا یحییٰ شراب نوشی بند کر دو ورنہ ہم جا رہے ہیں۔[1]

مسٹر بھٹو کے عہدۂ صدارت سنبھالنے کے بعد یک مجلس میں بھٹو سے مولانا نورانی کا تعارف کرایا گیا' تو بھٹو صاحب نے کہا: ''اچھا یہ ہیں مولانا نورانی جو حکومت کے کاموں میں کیڑے نکالتے ہیں''۔ مولانا نورانی نے فرمایا: جو حکومت اپنے کاموں میں کیڑے نہ پڑنے دے تو ہمیں کیوں نکالنے پڑیں مولانا کے برجستہ جواب سے حاضرین خوب محفوظ ہوئے۔[2]

قلمی خدمات

آپ نے تحفظِ اسلام وتحفظ مقامِ مصطفیٰ کی خاطر جہاں دیگر میدانوں میں کام کیا' وہاں تحریری میدان میں بھی اپنی مساعی جمیلہ بروئے کار لائے'

---

[1] ہفت روزہ ''چٹان'': ۳ مئی ۱۹۷۱ء

[2] ابوداؤد محمد صادق مولانا: شاہ احمد نورانی' ص ۲۹

Marfat.com

چنانچہ آپ نے اسلام کی ابتدائی معلومات پر مشتمل پمفلٹ اُردو، فرانسیسی، انگریزی اور متعدد دوسری زبانوں میں شائع کر کے پاکستان و بیرونِ پاکستان اُن مقامات پر مفت تقسیم کرنے کے انتظامات کئے، جہاں ایک عرصہ سے مشنری جوان لڑکیوں کے ہاتھوں پر لٹریچر مفت تقسیم کر رہے تھے، اس طرح آپ نے ہزاروں مسلمانوں کو عیسائیت کے جال میں پھنسنے سے بچالیا۔

آپ نے دو ضخیم کتابیں عیسائیت اور مرزائیت کے ردّ میں تحریر فرمائیں جو زیرِ طبع ہیں:

۱- دی سیل آف دی پرافٹ۔ (مہر نبوت) (انگریزی)

۲- جیسس کرائسٹ اِن دی لائٹ آف قرآن

(یسوع مسیح قرآن کی روشنی میں)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ شاہ احمد نورانی کو بارگاہِ رب العزت سے محبتِ رسول کا وافر حصہ عطا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی تقریر چاہے مذہبی ہو چاہے سیاسی، بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کی خاطر آپ قصیدہ بردہ شریف کے وہ اشعار ضرور پڑھتے ہیں، جن میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف ہے۔

آپ کا لباس، اخلاق، حتیٰ کہ گھریلو ماحول کا عربی ہونا حرمین طیبین میں بکثرت حاضری، کھانے میں عرب شریف کی کھجور مبارک ہونا اور بچوں سے عربی زبان میں گفتگو یہ تمام باتیں عشقِ رسول ﷺ کا واضح ثبوت ہیں۔

۱۔ ابوداؤد محمد صادق مولانا: شاہ احمد نورانی، ص ۴۶

سفیرِ اسلام

مختلف افریقی ممالک کے تبلیغی دوروں کے دوران مئی ۱۹۷۸ء میں جب علامہ شاہ احمد نورانی کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) تشریف لے گئے' تو وہاں کے میئر کی جانب سے شہریوں کے استقبالیہ میں آپ نے ''اسلام بیسویں صدی کے چیلنج کو قبلہ کرتا ہے'' کے زیرِ عنوان انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے دورِ جدید کے مسائل اور اسلام کے پیش کردہ حل پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اب دُنیا بھر میں غیر مطمئن اور بے چین انسانوں کو اسلام کی اکملیت اور جامعیت کا احساس ہو رہا ہے۔

کیپ ٹاؤن کے میئر نے علامہ نورانی کے خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں سفیرِ اسلام کے خطاب سے یاد کیا۔[1]

غیرتِ ایمانی

۱۵۹۸ء میں آپ نے ضیاء الدین بابا خانوف (مفتی اعظم رُوس) کی خصوصی دعوت پر روس کا دورہ کیا اور اُزبکستان' تاشقند' سمرقند و بخارا کے مسلمانوں سے ملے نورانی واحد غیر ملکی ہیں جنہوں نے رُوسی حکومت کے ہر اقدام کے برعکس سوشلسٹ رہنما لینن کی قبر پر پھول چڑھانے سے انکار کیا۔[2]

قتل کی سازش اور حملہ

قائل اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی کی حق گوئی سے بھٹو حکومت بہت زیادہ خائف تھی' چنانچہ حکومت کی طرف سے آپ کو ٹھکانے لگانے کے لئے آپ کی

---

۱ روزنامہ جنگ ۴ مئی ۱۹۷۸ء

۲ ہفت روزہ صحافت لاہور ۵ تا ۱۱ نومبر ۱۹۷۷ء

قتل کی سازش کی گئی جو کامیاب نہ ہوسکی۔ سابق وزیرِ اعظم مسٹر بھٹو کے ذاتی ملازم نورا کے سگے بھائی عبدالستار نے چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق کے نام ایک یادداشت میں اس بات کا انکشاف کیا۔ یادداشت کے مطابق پنجاب کے سابق وزیرِ اعلیٰ صادق حسین قریشی نے مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات کے موقع پر عبدالستار کو چیف منسٹر ہاؤس پنجاب میں طلب کر کے یہ ہدایت دی کہ وہ یثرب کالونی چوک اسلام آباد ہونے والے جلسہ عام میں مولانا شاہ احمد نورانی کو ختم کر دے۔ اسے ایسا کرنے کا مکمل تحفظ کا یقین دلایا گیا' جب کہ حکم کی تعمیل نہ ہونے کی صورت میں اس کے خلاف سنگین مقدمات پر کارروائی ہو سکتی ہے۔

عبدالستار نے اس جلسہ میں گڑ بڑ تو کر دی' لیکن وہ مولانا نورانی پر گولی نہ چلا سکا جس کی پاداش میں اسے تھانے لے جا کر مارا گیا۔[1]

پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ سے خائف یہ جماعت (پیپلز پارٹی) حضرت قائدِ اہلسنّت کے بارے میں بخوبی جانتی ہے کہ یہ شخص نظامِ مصطفیٰ کے سلسلہ میں کسی مصلحت یا سودا بازی کا شکار نہیں ہوسکتا اور یہی وہ راہنما ہے جس نے قوم کو یہ پاکیزہ نعرہ دیا اس لئے پیپلز پارٹی مسلسل آپ کے درپے رہی' یہاں تک کہ اگست ۱۹۷۷ء کو آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا گیا۔

۱۸ اگست ۱۹۷۷ء مطابق ۲۱ شعبان المعظم بروز سوموار آپ اپنے رفقاء کے ہمراہ قومی اتحاد کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے مسلم لیگی راہنما چودھری ظہور الٰہی کی اقامت گاہ واقع گلبرگ لاہور جا رہے تھے۔ جیسے

---

[1] ہفت روزہ افق کراچی' جلد نمبر شمارہ ۶' ۸ جنوری تا ۱۵ جنوری ۱۹۷۸' ص ا

Marfat.com

ہی قائد اہلسنّت کی کار ظفر علی روڈ سے پل پر آئی' وہاں موجود پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے آپ کی کار کو گھیر کر اس پر ڈنڈے برسانے شروع کر دیے جس سے حضرت قائدِ اہلسنّت کے ایک ساتھی سر پر ڈنڈے برسانے شروع کر دیے جس سے حضرت قائدِ اہلسنّت کے ایک ساتھی سَر پر ڈنڈے لگنے سے زخمی ہو گئے۔ حملہ آوروں نے آپ کی گاڑی کے تمام شیشے توڑ ڈالے اور کار پر زبردست پتھراؤ کیا۔ ایک کارکن نے مولانا شاہ احمد نورانی کی دستار مبارک بھی چھیننے کی کوشش کی' لیکن آپ کی کار کا ڈرائیور ہجوم میں خطرہ مول لے کر گاڑی کو تیزی سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔[1]

اس واقعہ کی جہاں ملک کے ہر سنجیدہ شخص نے مذمت کی۔ چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق نے بھی اپنی نشری تقریر میں نہ صرف اس واقعے کی مذمت کی، بلکہ حضرت مولانا نورانی سے معذرت خواہ ہوئے۔

کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

ملک کے جلیل القدر علماء' سیاست دانوں اور صحافیوں نے آپ کے علم و عمل' زہد و تقویٰ مومنانہ فراست اور قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے جن کا یہاں ذکر کرنا نہایت مناسب ہوگا۔

پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

عام انتخابات کے بعد قومی اسمبلی میں جمعیت علماء پاکستان کا جو پارلیمانی گروپ قائم کیا گیا تھا' اس کی قیادت متفقہ طور پر مولانا شاہ احمد نورانی کے سپرد کی گئی۔ عرصہ میں بڑے کٹھن اور صبر آزما مرحلے بھی آئے۔ ابتلا و آزمائش کی

---

[1] روزنامہ وفاق لاہور' ۱۹ اگست ۱۹۷۷ء ص ۱

روح فرسا وادیوں کو بھی طے کرنا پڑا۔ ترغیب و ترہیب کے ہتھکنڈے بھی استعمال کیے گئے، لیکن ہر موقع پر اس بطلِ جلیل نے اپنی بالغ نظری، مومنانہ فراست اور قائدانہ صلاحیتوں کا وہ مظاہرہ کیا کہ اپنے اور بے گانے سب ہش ہش کرتے تھے۔[1]

پیر کرم شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''بھٹو سے پوچھو کہ جب شمع جمالِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے پروانے نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت بلند کرتے تھے، تو اس پر موت کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ وہ کونسا لیڈر تھا جس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کی اس میں ہمت نہ تھی۔ وہ مولانا شاہ احمد نورانی کی ذات تھی جن کی سیرت و کردار پر بھٹو جیسا زبان دراز بھی کوئی بہتان نہ لگا سکا۔ مذاکرات کے لئے جو ٹیم مقرر ہوئی، اس میں بھی جمعیت نے شمولیت کا مطالبہ نہیں کیا، ورنہ مولانا نورانی سے زیادہ کون اس کام کے لئے موزوں تھا؟ بارہا ایسے مرحلے آئے کہ ہماری ٹیم نے بھٹو کی چالوں میں آکر اس کی تجویز کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے کا ارادہ کر لیا۔ وہ کون تھا جو انہیں مضبوط موقف اختیار کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔ کس نے ان کی اس تجویز کو مسترد کیا کہ بھٹو وزیر اعظم رہے اور از سر نو الیکشن کرا دے۔ اگر مولانا نورانی کی مومنانہ فراست آڑے نہ آتی، تو قوم ایک المناک حادثہ سے دوچار ہوتی۔

تحریک میں سارے لیڈر صاحبانِ شریک تھے، لیکن گڑھی خیرو کا عقوبت خانہ کس کے لئے مخصوص کیا گیا۔ اگر دوسرے صاحبان سہالہ ریسٹ ہاؤس میں نظر بندی کے دن گزار سکتے تھے اور بھٹو کی ضیافتوں سے بہرہ یاب ہو سکتے تھے،

---

[1] پیر کرم شاہ، مولانا: ضیائے حرم جون ۷۳ء

Marfat.com

تو نورانی میاں میں کیا عیب تھا کہ ان کو وہاں سے نکال کر اس تپتے ہوئے آتش کدہ میں ڈال دیا' جہاں بسا اوقات درجہ حرارت ۱۱۳ فارن ہائیٹ ڈگری سے بھی بڑھ جاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہاں سورج کی تمازت سے پانی یوں ابلنے لگتا کہ اسی میں پتی ڈال کر آپ چائے تیار کر سکتے تھے۔ حوالات کا ایک تنگ کمرہ جس میں پنکھا تک نہیں' آٹھوں پہر وہیں مقفل رہنا' یہ سب کچھ بے سبب تو نہ تھا۔ بھٹو جانتا تھا کہ شاید اپنی چرب زبانی سے میں دوسروں کو تو اپنے ڈھب پر لا سکوں' نورانی میاں میرے قابو میں آنے والا نہیں' اسے اتنا دُکھ پہنچاؤ' اتنی اذیت دو کہ یہ حسن و نزاکت کا پیکر' لطافت و پاکیزگی کا مجسمہ علامہ عبدالعلیم صدیقی کے آغوشِ ناز میں پرورش پایا ہوا یہ گل رنگیں اس کی تاب نہ لا سکے اور اس کی قوتِ مدافعت شکست تسلیم کر لے' لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی راہ پر چلنے والے کبھی کانٹوں اور انگاروں کو خاطر میں نہیں لاتے ہیں؟ مولانا نورانی کے مضبوط موقف نے ہماری مذکراتی ٹیم کو کئی بار کھڈ میں گرنے سے بچا گیا۔[1]

مولانا شاہ عارف اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ چیئرمین رویتِ ہلال کمیٹی

مولانا نورانی اسمبلی میں ہوں یا عام جلسوں میں وہ اسلام کی برتری کے لئے تخت کے کاؤس کو ٹھکراتے ہیں اور بعض اوقات عظمتِ دین کی خاطر دار ورسن کا انتظار ان کی قلبی خواہش کا آئینہ دار ہوتا ہے۔[2]

چوہدری فضل الٰہی صدر پاکستان

مولانا نورانی کا نام ہی نورانی نہیں' ان کی داڑھی بھی نورانی ہے اور ان کا

---

[1] ماہنامہ ضیائے حرم لاہور' جولائی ۱۹۷۸ء [2] ابوداؤد محمد صادق' مولانا: شاہ احمد نورانی'' صفحہ ۱۳۹

Marfat.com

چہرہ بھی۔[1]

پروفیسر غفور احمد (جماعتِ اسلامی)

نورانی میاں کی خدمات قابل تعریف ہیں، ان پر اپنی سیٹ کو بچانے کے لئے آئین پر دستخط کرنے کا الزام سراسر غلط ہے۔ انہوں نے اسلامی اور جمہوری آئین کے نفاذ کے لئے دوسری جماعتوں کے ساتھ ہمت و جرأت کے ساتھ کام کیا ہے۔[2]

وزیراعظم ماریشس

ربیع الاول شریف ۱۳۹۸ھ میں جب آپ ماریشس تشریف لے گئے تو آپ کا استقبال نہایت شاندار طریقے پر کیا گیا۔ اور ماریشس میں آپ کا استقبال کسی بھی سربراہِ مملکت سے کم نہیں ہوتا۔ اس موقع پر عالمی اسلامی کانفرنس میں ماریشس کے وزیراعظم نے کہا: ماریشس میں سکون کا سہرا مولانا نورانی کے سر ہے۔[1]

ممتاز صحافی الطاف حسین قریشی

جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی قائد جناب شاہ احمد نورانی سلیقے کے آدمی ہیں۔ سیاسی اونچ نیچ سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ بھٹو کے عہدِ عروج میں پارلیمانی اپوزیشن کی شیرازہ بندی کرتے رہے۔ متحدہ قومی محاذ کی تربیت و تشکیل میں ان کا نمایاں حصہ ہے۔ ۷۳ء کی دستور سازی میں انکی سیاسی کاوشین اپنا رنگ دکھاتی رہیں۔ اجتماعی جدوجہد کا فن انہیں خوب آتا ہے، اردو اور عربی

---

[1] ہفت روزہ ''استقلال'' لاہور: شاہ احمد نورانی ۲ جولائی ۱۹۷۳ء

[2] روزنامہ ''جسارت'' کراچی: شاہ احمد نورانی ۲۳ اپریل ۱۹۷۳ء

[3] ہفت روزہ افق جلد نمبر ۱، نمبر شمارہ ۱۰، مورخہ ۵ تا ۱۱ مارچ ۱۹۷۸ء، ص ۳

Marfat.com

کے علاوہ انگریزی زبان پر اچھی قدرت رکھتے ہیں اور سیاسی باریکیوں اور نزاکتوں کو خاموشی سے گزرنے نہیں دیتے۔

جناب شاہ احمد نورانی قوت فیصلہ اور قوت کار سے بہرہ ور ہیں۔ بعض مواقع پر انہوں نے فیصلہ کن قدم اٹھایا اور تنظیم کو بکھرنے سے بچا لیا۔ دن کے وقت بھی کام کرتے ہیں، مگر شب بیداران کی سیاسی زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔

اچھے تعلقات کی آبیاری ان کا سب سے بڑا وصف ہے۔ شیریں گفتار ہونے کی وجہ سے ان کا معاشرتی دائرہ بڑا وسیع ہے۔ باصلاحیت افراد بالخصوص نوجوانوں کو اپنی جماعت سے وابستہ کرنے کی تدبیریں سوچتے رہتے ہیں۔

محبت کرنا بھی جانتے ہیں اور محاذ آرائی بھی۔ قومی مسائل پر سیاسی نقطۂ نظر سے غور و فکر کرتے ہیں۔ پارلیمانی مباحث نے ان کے جوہر اور نکھار دیے ہیں۔[1]

ممتاز سیاست دان چودھری ظہور الٰہی

مسلم لیگی رہنما چودھری ظہور الٰہی بھٹو کے سیاہ دور میں پابند سلاسل رہے۔ فوجی حکومت کے حکم کے تحت رہائی پانے کے موقع پر جمعیت العلماء پاکستان کراچی کی طرف دیے گئے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

"وہ قومی اتحاد کے راہنماؤں میں مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبد المصطفیٰ ازہری کی شخصیات سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سابق

---

[1] ہفت روزہ "زندگی" لاہور ۸ تا ۱۵ دسمبر ۱۹۷۷ء

Marfat.com

صدر یحییٰ خان نے شاہ احمد نورانی سے میرا تعارف کرایا تھا کہ مشرقی پاکستان کے لیڈروں سے مذکرات کے دوران جب مغربی پاکستان کے تمام لیڈر خاموش بیٹھے رہتے تھے۔ شاہ احمد نورانی واحد آدمی تھا جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھ سے بات کرتا تھا اور جس نے کہا تھا کہ تم کسی کو غدار قرار دینے والے کون ہوتے ہو۔ عوام کے نمائندوں کو اقتدار منتقل کر دو' اس کے بعد سیاسی معاملات کو حل کرنا ہمارا کام ہوگا۔[1]

رفیق ڈوگر

ہر حکمران وقت کو حاضر ناظر اور تمام حکمرانوں کے حکمران کو غیر حاضر ماننے والے ایک ترقی یافتہ اخبار نویس' ایک پریس کانفرنس کے شروع ہونے سے پہلے بڑے برہم تھے۔ یہ پریس کانفرنس ۱۹۷۰ء کے آزادانہ انتخابات میں جمعیت علماء پاکستان کے کامیاب قومی اسمبلی کے ارکان کے تعارف کے لئے بلائی گئی تھی۔ ہمارے ساتھی کی غیر اخبار نویسانہ تکلیف کا ایک سبب تو ان ارکان کی داڑھی کی طوالت تھی اور دوسرے ان (صحافی) کی اپنی جہالت۔ انگریز دشمن، انگریزی دوست اس انقلابی کا خیال تھا کہ داڑھیوں والے انگریزی نہیں بول سکتے' اس لئے وہ اسمبلی کے معیار کار پر اچھے اثرات مرتب نہیں کریں گے' نہ بحث میں حصہ لے سکیں گے۔ پریس کانفرنس شروع ہوئی' تو ان ارکان کے قائد نے برطانوی انگریزی امریکی لہجے میں اس روانی سے بولنا شروع کر دی کہ مذکورہ اخبار نویس اتنی شدت سے اُردو بھی نہیں بول سکتے۔

ہر سوال کا جچا تلا ریڈی میڈ جواب' ہمارے ساتھی شرم کے مارے سوال

---

[1] روزنامہ مشرق لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۷۷ء

تک کرنا بھول گئے۔ جاہلانہ بدگمانی کو عالمانہ انداز میں موقعہ واردات پر ہی بالکل دور کر دینے والے یہ رُکن قومی اسمبلی مولانا شاہ احمد نورانی تھے۔

انگریزی کے علاوہ فارسی، فرانسیسی، اور سواحلی جاننے والے یہ اکاون سالہ حافظِ قرآن، مولانا شاہ "نہیں ہوتے" شاہ احمد ان کا نام ہے اور نورانی کام۔

پروقار اور نکتہ سنج، طبیعت میں مزاج اور شوخی مگر اظہار صرف بوقتِ ضرورت۔ قومی اسمبلی میں ان کی کارکردگی اور حاضر جوابی سے حزبِ اقتدار اتنی تنگ ہوتی تھی کہ ایک دفعہ پیرزادہ کی مدد کے لئے وزیراعظم (سابق) ذوالفقار علی بھٹو کو خود آنا پڑا تھا۔ سیاست میں کمسن ہونے کے باوجود بڑے بڑوں کے کان کترتے ہیں اور اپنے اور پرائے سب ان کی عزت کرتے ہیں اور ان سے ہوشیار باش رہتے ہیں۔

سیاست قومی اسمبلی اور سینٹ میں ان کی کارکردگی حوصلہ افزا اور امید افزاء رہی ہے۔ وقتی اور سیاسی ضروریات کے مطابق "ذات" کو آگے پیچھے کرنے کی جرات اور حوصلہ رکھتے ہیں اور یہ جرأت اور حوصلہ بڑے کم سیاست دانوں میں دیکھے گئے ہیں۔[1]

ظہور عالم شہید

مولانا شاہ احمد نورانی مشہور عالم دین اور ممتاز مبلغ ہیں، انہیں مختلف زبانوں پر عبور حاصل ہے اور انہوں نے دنیا کے کئی ملکوں ممالک کا دورہ کیا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ پاکستان کی سیاست میں سرگرمی میں حصلہ لیتے، وہ تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلے میں باہر بہت کام کر چکے ہیں۔ ان دوروں نے

---

[1] رفیق ڈوگر، چالیس چہرے ص ۳۳، ۳۴

Marfat.com

اوران تجربات نے ان کی فکر میں وسعت اور گہرائی پیدا کی ہے اور بالآخر انہوں نے جمعیت علماء پاکستان کی صدارت سنبھالی تو صدر کی حیثیت سے انہون نے پاکستان میں جب بھی کوئی تحریک جمہوریت کی بحالی کے لئے نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے شروع ہوئی تو انہوں نے اوران کی جماعت نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بعد میں جوآخری' پاکستانی قومی اتحاد کی تحریک تھی' اس میں بھی ان کی جماعت کا کردار قابلِ تحسین رہا ہے۔[1]

سید نظر زیدی

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی نہ صرف پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کی نہایت بالا قد شخصیت ہیں۔ ان کی قابلیت کی طرح دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا عشق بھی مسلمہ ہے۔ اس طرح وہ خدمات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہیں جوآپ نے اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے انجام دین۔[2]

ہفت روزہ صحافت لاہور

شاہ احمد نورانی حافظ قرآن ہیں' قاری بھی ہیں اور مبلغ اسلام بھی۔ انہیں دنیا کی بارہ زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات سے قبل پاکستان آئے تو عقیدت مندوں نے اصرار کیا کہ پاکستانی سیاست مین حصہ لیں' کیونکہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے یہاں ایسے مردحق کی ضرورت ہے جو اسمبلی میں اس مقصد کے لئے آواز بلند کر سکے۔

شاہ احمد نورانی نے اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے کا فیصلہ کیا اور ۱۹۷۰ء کے

---

[1] ریڈیو ٹیلیویژن پاکستان مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء روزنامہ جنگ کراچی

[2] ماہنامہ ضیائے حرم لاہور' ستمبر ۱۹۷۳ء

انتخابات میں حصہ لیا اور قومی اسمبلی کے رُکن منتخب ہوئے' اس وقت سے اب تک پاکستانی سیاست میں ہیں اوراس کی تمام تر آلائشوں سے بچنے کے ساتھ مردِ حق کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔[1]

ہفت روزہ افریشیا لاہور

مولانا نورانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی سے بلا تکلف اور پُر اعتماد گفتگو میں مجھے جو تاثر ملا ہے' وہ یہ ہے کہ مولانا نورانی کی سیاسی ضرورتوں کے تحت دینی اصولوں اور تقاضوں پر کسی سے سمجھوتہ نہیں کرسکتی۔ نیز یہ کہ وہ ایک پُراعتماد سیاست دان ہیں' جو اپنی سیاست خود چلا سکتے ہیں' انہیں کسی کی بیساکھیوں کی ضرورت نہیں ہے۔[2]

روزنامہ آزاد لاہور

بھائیو! مولانا شاہ احمد نورانی کا کیا پوچھتے ہو' جو بگولے کی طرح سیاست میں آئے اور آندھی کی طرح چھا گئے۔[3]

روزنامہ جمہور لاہور

نورانی میاں ہمیں سدا سے اچھے لگتے رہے ہیں اور بلاشبہ ان کی شخصیت ملاحت' سلاست اور نفاست کا پسندیدہ نمونہ ہے''۔

ہفت روزہ چٹان لاہور

قومی اسمبلی میں جمعیت العلماء پاکستان کے پارلیمانی گروپ کے قائد مولانا شاہ احمد نورانی کو عملی سیاست میں داخلی ہوئے۔ دو اڑھائی برس سے

---

[1] ہفت روزہ صحافت لاہور ۵ تا ۱۱ نومبر ۱۹۷۷ء
[2] ہفت روزہ افریشیا ۵ تا ۱۱ نومبر ۱۹۷۷ء
[3] روزنامہ جمہور' لاہور ۱۷ مارچ ۱۹۷۲ء

Marfat.com

زیادہ نہیں ہوئے، مگر اس عرصہ میں انہوں نے اپنی سیاسی بصیرت، تدبر، حق گوئی اور بے باکی سے ثابت کر دیا ہے کہ مستقبل میں ان کا شمار پاکستان کے ممتاز سیاسی راہنماؤں میں ہوگا۔[1]

ہفت روزہ استقلال لاہور

جمعیت کی سیاست میں دسمبر ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے بعد مولانا شاہ احمد نورانی بہت اُبھرے ہیں۔ انہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں بھی کلمہ حق بلند کرنے میں کبھی پس و پیش سے کام نہیں لیا اور اس حقیقت کو نظر انداز کرنا آسان نہیں کہ پہلے قومی اسمبلی میں مشترکہ حزب اختلاف اور بعد میں متحدہ جمہوری محاذ کے قیام میں مولانا نے نمایاں اور ٹھوس کردار کیا ہے۔[2] مولانا بڑی دلآویز شخصیت کے مالک ہیں۔ ایک طرف وہ معرکۂ حق و باطل میں چٹان دکھائی دیتے ہیں، تو دوسری طرف اپنوں کے درمیان جان محفل بنے نظر آتے ہیں، دوسرے الفاظ میں شاعرِ مشرق علامہ اقبال مرحوم کے اس ارشاد کی عملی تفسیر ہیں۔

مصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر!
شبستانِ محبت میں حریرو پرنیاں ہو جا

یا پھر ؎

۲۵- [1] ہفت روزہ چٹان، لاہور ۳۱ جنوری ۱۹۷۲ء

[2] یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ علامہ شاہ احمد نورانی نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کی خاطر سیاسی جماعتوں کے اتحاد میں نمایاں کردار کیا۔ آپ کی کوششوں سے متحدہ محاذ بنایا، لیکن بعض جماعتیں جو نظریہ پاکستان کی مخالف ہیں، وہ آپ کی مقبولیت سے بوکھلا گئیں۔ اور آپ کو متحدہ جمہوری محاذ چھوڑنا پڑا اور پھر آپ ہی کی کوشش سے قومی اتحاد وجود میں آیا، لیکن بالآخر اتحاد نشہ اقتدار کی بھینٹ چڑھ گیا، اور آپ اتحاد کو خیر آباد کہنے پر مجبور ہو گئے۔

گزر جا بن کے سیل تند رو کوہِ و بیاباں سے
گلستان راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا[1]

ہفت روزہ تعمیرِ وطن لاہور

ملکی سیاست میں مولانا شاہ احمد نورانی کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ کا شمار پاکستان کے نامور اور مقبول عوام سیاسی راہنماؤں مذہبی اکابر و عمائد میں ہوتا ہے۔ آپ ایک مدبر اور ذہین سیاسی دان ہیں۔[2]

ہفت روزہ زندگی لاہور

مولانا شاہ احمد نورانی بین الاقوامی مبلغِ اسلام ہیں اور انگریزی کیا فرانسیسی، سواحلی، فارسی اور عربی میں بھی ایسی ہی خوبی سے بول سکتے ہیں اور اُردو ان کی لونڈی ٹھہری، کیونکہ وادیٔ گنگ و جمن کے باسی ہیں۔ تحریک پاکستان کے زمانے میں کالج کے طالب علم تھے، دل کھول کر تحریکِ پاکستان میں نہ صرف حصہ لیا، بلکہ انہی دنوں میرٹھ کی سطح پر نوجوانوں کو ہندوؤں کا مقابلہ کرنے کے لئے عسکری انداز میں منظّم بھی کیا۔[3]

ماہنامہ ترجمانِ اہلسنّت کراچی

ملکی سیاست میں مولانا شاہ احمد نورانی کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ سیاست کے نشیب و فراز سے کاملاً آگاہ اور اس کے پر پیچ و خمدار راستوں سے پوری طرح واقف ہیں۔ صاف گوئی اور راست بازی کے مقابلہ میں مصلحتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اسلامی نظام کے حامیوں کی

---

[1] ہفت روزہ استقلال لاہور ۲ جولائی ۱۹۷۳ء
[2] ہفت روزہ تعمیر وطن ۲۵ مئی ۱۹۷۳ء
[3] ہفت روزہ زندگی لاہور ۲۴ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۷۳ء

آنکھوں کا نور اور اشتراکیوں، دہریوں اور مرزائیوں کے سینوں میں چبھنے والا کانٹا ہیں۔[۲]

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

حضرت الحاج فاضل شہیر مولانا شاہ احمد نورانی پاکستان کی معروف مشہور اور جمعیت علماء پاکستان کی مایہ ناز شخصیت ہیں۔ آپ نے تھوڑے عرصے میں ملکی سیاست میں ایک ممتاز و بلند مقام حاصل کر لیا ہے۔ اگرچہ باخبر حضرات آپ کی شخصیت سے پہلے ہی متعارف تھے، مگر گزشتہ انتخابات نے آپ کی شخصیت کو ملک میں نمایاں کر دیا ہے۔[۳]

ہر دل میں منور تھیں ترے فکر کی کرنیں
قندیل بہ جاں تھا ترا دستورِ سیاست
روشن تھی ترے دم سے شرافت کی روایت
زیبا ہے لقب تیرے لئے، نورِ سیاست

۱۔ ترجمان اہلسنت کراچی، ربیع الآخر ۱۳۹۲ھ
۲۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں

ازجگر گوشہ فقیہ اعظم حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری
مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف ضلع اوکاڑہ

موت ایک اٹل حقیقت ہے، اس عالم آب و خاک میں جو آیا ہے اسے بہرحال لوٹ کر جانا ہے، مگر گزشتہ کچھ عرصے سے اہل اللہ کے قافلے اس تیزی سے منزل آخرت کی طرف رواں دواں ہیں کہ اہل علم وفضل کی محفل سنسان ہوکر رہ گئی ہے۔۔۔۔ایک ویرانی سی ویرانی اور قیامت سی قیامت ہے۔۔۔۔حیران ہوں کہ کس کس کا نام گنوایا جائے اور کس کس کا تذکرہ کیا جائے۔

اب یاد رفتگاں کی بھی ہمت نہیں رہی
یاروں نے اتنی دور بسائی ہیں بستیاں

علم وفضل کے یہ روشن مہر وماہ اور دانش وحکمت کے یہ زخشندہ ستارے زمین کی تہہ میں کیا نہاں ہوئے کہ بڑھتی ہوئی تاریکی اور گہری ہوگئی:

کچھ چراغ اور بجھے اور بڑھی تاریکی

وہ لوگ تیزی سے عالم آخرت کو سدھار گئے جن سے دلوں کی دنیا آباد تھی:

دل کی تھیں جن سے بستیاں آباد
اب کہاں ہیں وہ ہستیاں آباد

حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی، حضرت مفتی ظفر علی نعمانی اور حضرت علامہ عبدالکریم ابدالوی کی مفارقت کا رنج والم تازہ تھا کہ شوال المکرّم میں دو ایسے جاں کاہ حادثے پیش آئے جن سے دل ودماغ ماؤف ہوکر رہ گئے۔۔۔۔ایک صدمہ ذاتی اور دوسرا آفاقی۔۔۔۔یعنی احقر کے بہنوئی محقق ابن محقق حضرت علامہ محمد عبدالرحمٰن

Marfat.com

نوری کا سفر آخرت اور قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کا سانحہ ارتحال:

جن کی یادوں سے رگ جاں میں دکھن ہونے لگے
ذکر چھڑ جائے تو پتھر کا بھی دل رونے لگا

قائد ملت اسلامیہ۔۔۔۔۔۔لاؤں کہاں سے ڈھونڈ کے تجھ سا کہوں جسے

مہینا اور تاریخ یاد نہیں البتہ سنہ ۱۹۶۹ء تھا، جب پہلی بار حضرت علامہ شاہ احمد نورانی کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔۔۔۔۔ان دنوں پاکستان کے عوام تو عوام، حلقہ خواص میں بھی معدودے چند افراد ہی ہوں گے جو مولانا کے نام اور کام سے واقف تھے۔

تب میری عمر دس، گیارہ برس تھی، مجھے کراچی دیکھنے کا شوق تھا کہ اسے ''باب المدینہ'' کی حیثیت حاصل تھی اور حاضری مدینہ کا واحد راستہ کراچی ہی کا تھا۔۔۔۔۔۔ایسے ہی کسی سفر مقدس کے موقع پر والد گرامی حضرت فقیہ اعظم نور اللہ مرقدہ مجھے اپنے ساتھ کراچی لے گئے تھے۔۔۔۔۔۔اسی موقع پر نورانی میاں کے ہاں بھی جانا ہوا۔۔۔۔۔۔

سرو قد، سرخ و سفید رنگت، کشادہ پیشانی، بیضوی نورانی چہرہ، سلیقے اور قرینے کی داڑھی، ذہانت و فطانت کی غماز تیز آنکھیں، خوب صورت، خوش وضع، خوش لباس، خوش گفتار، خوش رفتار، سر پر نسواری رنگ کی دستار، جسم پر عربی طرز کا صاف، نفیس اور دیدہ زیب جبہ، جلال و جمال کا حسین امتزاج، متانت و سنجیدگی کے پیکر دل نواز، لہجے میں دھیما پن، زبان صاف اور شستہ جیسے کوثر و تسنیم میں دھلی ہو۔۔۔۔۔۔یہ تھے ممتاز عالم دین، مبلغ اسلام، علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی جو بعد میں قائد اہل سنت اور قائد ملت اسلامیہ کے القاب سے جانے پہچانے گئے۔

Marfat.com

مولانا نورانی، حضرت فقیہ اعظم کا بے حد احترام کرتے، جب بھی ملاقات ہوتی جھک کر ملتے اور دست بوسی کرتے۔۔۔۔۔ وہ اپنے سسر حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی کے والد گرامی قطب مدینہ حضرت شیخ مولانا ضیاء الدین مدنی کی حضرت فقیہ اعظم کے ساتھ شفقتوں اور محبتوں سے واقف تھے۔ نورانی میاں نے کئی بار گفتگو اور تقریر میں بیان کیا کہ حضرت فقیہ اعظم کی حاضریٔ مدینہ کے دوران قطب مدینہ کے ہاں سے اس وقت تک کھانا نہ ملتا اور دستر خوان نہ بچھتا جب تک کہ حضرت فقیہ اعظم جلوہ افروز نہ ہو جاتے۔ نورانی میاں کو حضرت فقیہ اعظم کی کراچی آمد کا پتا چلتا تو بڑے اصرار سے اپنے ہاں لے جاتے اور انواع و اقسام کے کھانوں سے پر تکلف ضیافت کرتے۔ ایسے ہی بعض دعوتوں میں احقر کو بھی شمولیت کا موقع میسر آیا۔

نورانی میاں کئی مرتبہ بصیر پور تشریف لائے، پہلی بار ۱۹۷۰ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سنی کانفرنس سے فراغت کے بعد مولانا فضل الرحمٰن مدنی کے ساتھ آئے، نماز ظہر کے بعد جامع مسجد نوردار العلوم حنفیہ فریدیہ میں عشق مصطفیٰ کے موضوع پر خالص مبلغانہ انداز میں خطاب کیا۔ قرآن کریم تو وہ سیاسی جلسوں میں بھی ترتیل سے پڑھتے اور سننے والوں پر اپنے مخصوص لحن سے سحر طاری کر دیتے تھے مگر یہ خارزار سیاست میں قدم رکھنے سے پہلے کی بات ہے، اس موقع پر آپ نے کچھ اشعار ترنم کے ساتھ بھی پڑھے تھے، ایک شعر اب تک حافظہ میں محفوظ ہے:

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست
بحر و بر در گوشہ دامان اوست

مولانا نورانی گوناگوں صلاحیتوں کے حامل اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، وہ بیک وقت پختہ حافظ قرآن، خوش الحان قاری، ملکی و بین الاقوامی سطح پر متحرک عالم

Marfat.com

باعمل، عظیم روحانی شخصیت اور پیر طریقت، صف اول کے مبلغ، شعلہ نوا خطیب، صاحب بصیرت، حق وصداقت کی نشانی اور چوٹی کے سیاسی رہنما تھے۔ وہ ایک خوش مزاج انسان تھے، حافظہ بلا کا تھا، جسے ایک بار مل لیتے اس کا نام تک یاد رکھتے، وہ بڑے حاضر جواب تھے، پریس کانفرنسوں میں ان کی یہ خوبی دیدنی ہوئی۔ وہ دوستوں کے دوست، بزرگ رہنما، شفیق، وضع دار، غیرت منداور نستعلیق انسان تھے۔

احقر کو نورانی میاں کے سیاسی وغیر سیاسی خطابات اور بہت سی اہم میٹنگوں اور پریس کانفرنسوں میں گفتگو سننے کے متعدد مواقع ملے، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ میں ان کے کئی یادگار خطابات ہوئے، 70 سے 80 تک کے عشرہ میں جب جمیعت علمائے پاکستان میں کارکنوں کی اہمیت تھی، لاہور تشریف لاتے تو والد گرامی کے مرید خاص چودھری محمد اسحاق نوری کے ہاں قیام فرما ہوتے، لاہور میں میرا قیام بھی وہیں ہوتا، اس طرح ان سے ملاقات کی صورت نکل آتی۔ راقم ایک عرصہ تک جمیعت علماء پاکستان کی مجلس شوریٰ کا ممبر رہا مگر بعد میں جب مجاہد ملت حضرت نیازی صاحب کو اختلافات کی بنا پر علیحدگی اختیار کرنا پڑی تو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا تضیع اوقات معلوم ہوا، تاہم دونوں بزرگوں کے ساتھ نیاز مندی کا سلسلہ قائم رہا۔ راقم تا حال اسی موقف پر کاربند ہے کہ جب تک تمام دھڑے متحد نہیں ہو جاتے اور اجتماعی صلاحیتیں بروئے کار لانے کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہیں ہوتی، سیاست سے کنارہ کشی بہتر ہے۔

نورانی میاں سے آخری ملاقات گزشتہ سال شعبان المعظم میں ہوئی، مجھے ان دنوں حرمین شریفین کی حاضری کے لیے کراچی سے روانہ ہونا تھا، اتفاق سے نورانی میاں کراچی میں تھے اور تازہ تازہ مجلس عمل کو انتخابات میں نمایاں کامیابی

Marfat.com

ہوئی تھی، نورانی صاحب کوفون کے ذریعے اپنی آمد کی اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا، تشریف لائیے، پھر کہا کہ نیا مکان شاید آپ نے نہیں دیکھا ہوا، اس لیے پتا سمجھ لیں۔ احقران کے اوقات ملاقات سے واقف تھا، اس لیے عرض کیا کہ آپ عصر تا مغرب ملاقات کرتے ہیں اور مجھے آپ کے ہاں آنے میں وقت لگے گا، مغرب کے بعد ہی حاضر ہوسکوں گا۔ فرمایا، آپ کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں۔ عبداللہ شاہ غازی علیہ الرحمہ کے دربار کے سامنے ان کے نئے مکان ''بیت الرضوان'' پہنچا تو آپ نے خوردہ نوازی کی حد کردی، بے پناہ محبتوں، شفقتوں اور عزت وتکریم سے نوازا اور پرتکلف لوازمات کے ساتھ چائے پلائی۔ راقم کے ساتھ عزیز بیٹا محمد نعیم اللہ اور صاحبزادہ محمد فیض المصطفیٰ نوری بھی تھے، مولانا کے انکسار، تواضع اور مہمان نوازی سے یہ عزیز بہت متاثر ہوئے۔ اجازت چاہی تو دروازہ سے باہر گاڑی تک مشایعت کے لیے آئے۔

مولانا مرحوم کو جدید وقدیم علوم پر مکمل دسترس تھی وہ عالمی حالات اور سیاسی پیچ وخم سے خوب واقف تھے مگر بایں دانش وبصیرت اہل سنت کی شیرازہ بندی میں بوجوہ وہ کردار ادا نہ کرسکے جس کی توقع تھی۔ اسے ایک لمحہ فکریہ اور اہل سنت کی بدقسمتی ہی کہا جاسکتا ہے، البتہ وہ اپنی معاملہ فہمی، ایثار، محبت اور تواضع سے مجلس عمل اور دیگر مختلف مواقع پر بننے والے اتحادوں میں بھرپور کردار ادا کرتے اور اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے رہے۔

مولانا نورانی ایک نام ور علمی گھرانے کے چشم وچراغ تھے، ان کے دادا مولانا عبدالحکیم اور والد گرامی حضرت شاہ عبدالعلیم میرٹھی اپنے وقت کے جید عالم دین، مایہ ناز خطیب اور مبلغ اسلام تھے۔ ان کے تایا مولانا نذیر احمد صدیقی سے

Marfat.com

قائداعظم دینی معاملات میں رہنمائی لیتے۔ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم نے پہلی عید مولانا عبدالعلیم صدیقی کی قیادت میں ادا کی تھی۔

مولانا نورانی کے والد بزرگوار علامہ عبدالعلیم میرٹھی صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نصف صدی قبل براعظم افریقہ کے مختلف ممالک میں انتہائی بارسوخ و باوسائل عیسائی مشنریوں کو شکست فاش دے کر وہاں اسلام کا بول بالا کیا اور ۴۵ ہزار سے زائد افراد کو مشرف بہ اسلام کیا۔ ۱۹۵۳ء میں اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد مولانا نورانی نے دنیا بھر کے تبلیغی دورے کیے اور بے شمار غیر مسلموں کو مسلمان کیا۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے ملکی و ملی اور سیاسی و جماعتی مصروفیات کے باوجود زندگی بھر اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے تبلیغی مشن کو جاری و ساری رکھا۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں وہ قومی افق پر طلوع ہوئے اور تینتیس برس تک پوری آب و تاب سے جگمگاتے رہے۔ انہوں نے ۱۹۷۰ء کی آئین ساز اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین کی تشکیل میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا۔ آپ نے آئین میں ۲۰۰ ترامیم پیش کیں۔ آپ کی پیش کردہ قرارداد کے ذریعے ملک کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' تجویز ہوا۔ جس کے تحت ملک کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا گیا اور مسلمان کی تعریف اور حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا باضابطہ تحریر ہوا۔ تحریک ختم نبوت میں انہوں نے مرکزی کردار ادا کیا۔ پہلی بار رکن اسمبلی بننے کے بعد اپنے پہلے خطاب میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا، ازاں بعد اس سلسلے میں باقاعدہ ایک بل قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا اعزاز بھی انہیں حاصل ہوا جو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ آپ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ کے قائدین میں سرفہرست رہے۔ نظام مصطفیٰ کی اصطلاح جو عرصہ دراز سے جمیعت علمائے پاکستان

Marfat.com

کے منشور کا حصہ تھی، اسے عوامی نعرہ بنانے کا کریڈٹ اگرچہ چودھری رفیق احمد باجوہ کو جاتا ہے لیکن قیادت کی بنا پر بہر حال یہ سہرا بھی مولانا کے سر ہے۔ متحدہ مجلس عمل کی صدارت ملک کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں کی جانب سے ان کی ذات پر بھرپور اعتماد کا اظہار تھا، جسے انہوں نے آخری دم تک ٹھیس نہیں پہنچنے دی۔

جمیعت علمائے پاکستان، ورلڈ اسلامک مشن اور مجلس عمل پاکستان کے سربراہ قائد اہل سنت اور قائد ملت اسلامیہ مولانا شاہ احمد نورانی کے اچانک انتقال سے قوم ایک عالمی مبلغ اسلام، جید عالم دین، نابغہ عصر، روحانی پیش وا اور ممتاز سیاست دان سے محروم ہوگئی ہے۔ ان کی وفات پوری امت مسلمہ خصوصاً اہل پاکستان کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ اور قومی المیہ ہے، ان کی عظیم دینی تبلیغی، سیاسی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ موجودہ دگرگوں ملکی حالات میں قوم کی صحیح سمت میں رہنمائی اور آئین کی بالادستی کے لیے جدوجہد کے اس مرحلہ پر ان کے رخصت ہوجانے والا خلا آسانی سے پر نہیں ہوسکے گا۔ مولانا نورانی کے وصال پر اپنوں اور غیروں کا بھرپور خراج تحسین اور پاکستانی تاریخ میں ان کے جنازے کا منفرد اور عظیم اجتماع ان کی مقبولیت پر شاہد عادل ہے۔

ہے رشک اک جہان کو جوہر کی موت پر
یہ اس کی دین ہے، جسے پروردگار دے

بالخصوص اہل سنت سواد اعظم کے لیے ان کی رحلت عظیم صدمہ ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ ان کی رحلت سے اہل سنت یتیم و بے سہارا ہوگئے:

ماکان قیس هلکه هلک واحد

لکنه بنیان قوم تھدما

اللہ کریم ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرماتے ہوئے انہیں علیین میں جگہ عطا فرمائے، ان کے اہل خانہ اور جملہ مریدین ومحبین کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کے صاحب زادے مولانا انس نورانی صدیقی کو ان کا حقیقی جانشین بنائے۔ آج جب کہ وہ ہمارے درمیان نہیں رہے، انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کے مشن کو جاری رکھا جائے۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی کے بعد مولانا شاہ احمد نورانی کا انتقال سواد اعظم اہل سنت کے لیے بہت بڑا دھچکا ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ اس مرحلے پر علماء ومشائخ اہل سنت متحد ہوکر کام کریں اور پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ، ملک میں اسلامی نظام کے مکمل نفاذ اور وطن عزیز کی بقا و سالمیت کے لیے حصول مقاصد تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

غازی ختم نبوۃ شاہ نورانی میاں
کر گئے دنیا سے رحلت شاہ نورانی میاں
مصطفیٰ کے عشق میں مرنا ہے اصل زندگی
کر گئے ہم کو ہدایت شاہ نورانی میاں
ماں کے پہلو اور غازی بابا کے سایہ تلے
اب رہیں گے تا قیامت شاہ نورانی میاں

مبلغ اسلام علامہ شاہ احمد نورانی

از مولانا قمر الزماں اعظمی مصباحی

قائد اہل سنت مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ احمد نورانی عالم اسلام کے ایک عظیم رہنما تھے۔ان کے وصال سے ایک ایسا خلاء پیدا ہوگیا ہے جو شاید صدیوں بعد ہی کبھی پر ہو سکے گا۔اس وقت عالم اسلام میں کوئی بھی شخصیت اس قدر ہمہ گیر اور قدر آور نہیں ہے جیسی کہ ان کی ذات تھی۔وہ بیک وقت ایک سیاسی قائد، عظیم عالم دین اور مصلح قوم وملت تھے۔انہوں نے اپنی پوری زندگی اسلام کی تبلیغ وتشہیر اور امت مسلمہ کی قیادت فرماتے ہوئے گذاری، عام طور پر ایک بہترین سیاست داں عظیم عالم دین نہیں ہوتا، عصر حاضر میں اس طرح کے مشاہدات بڑے ہی عام ہیں۔اس لئے کہ سیاست کے میدان میں اترنے کے بعد وہ عموماً مصلحت کوش ہوجاتا ہے اور دین کے تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتا۔لیکن قائد اہل سنت کی شخصیت اس اعتبار سے بڑی ہی منفرد وممتاز تھی کہ وہ ایک عالمی مبلغ اسلام ہونے کے ساتھ ایک عظیم سیاسی قائد بھی تھے اور انہوں نے ان دونوں حیثیتوں کو بہت ہی خوبی کے ساتھ نبھایا۔

ان کی دینی خدمات کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنے والد ماجد (علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی) کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پوری دنیا کے تبلیغی دورے فرمائے، کرہ ارض پر جہاں جہاں مسلمان موجود ہیں وہاں وہ تشریف لے گئے۔ ان کے ہاتھ پر ہزاروں افراد مسلمان ہوئے، کم وبیش چالیس ملکوں میں انہوں نے ورلڈ اسلامک مشن (The World Islamic Mission) کی شاخیں قائم فرمائیں۔مساجد ومدارس قائم کئے۔درجنوں عالمی کانفرنسوں کی صدارت کی۔ایشیاء و یورپ، افریقہ، امریکہ اور آسٹریلیا کے تمام براعظموں میں اپنی دینی خدمات کے

Marfat.com

لازوال نقوش چھوڑے، اپنے انداز کے سوچنے والے علماء کی ایک جماعت تربیت فرمائی۔ایک نقوش چھوڑے،ا

۔ایک شیخ طریقت ہونے کی حیثیت سے انہوں نے ہزاروں افراد کی اصلاح فرمائی اور بہت سے لوگوں کو روحانی مدارج طے کرنے کیلئے تصوف کی بنیادیں فراہم کیں۔وہ احسان وسلوک کے اس مقام پر تھے۔جہاں قلب بیدار ہوتا ہے اور نگاہوں کی قوت مشاہدہ ورائے حجاب بھی دیکھ سکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں جو بھی سیاسی اور مذہبی فیصلے فرمائے وہ صحیح ثابت ہوئے۔سیاسی اعتبار سے اب اتنی قدآور شخصیت پاکستان کی کسی بھی سیاسی جماعت میں نہیں ہے جس کا اعتراف برصغیر کی دینی،سیاسی اور مذہبی تنظیمیں بھی کررہی ہیں۔

آج میدان سیاست اور مذہب کا قائدان کو اپنا قائد اور مربی سمجھتا ہے، اوران کے وصال کے بعد خود کو یتیم محسوس کرنے لگا ہے۔آج اخبارات اور دوسرے ذرائع ان کے حوالے سے جو کچھ لکھ رہے اور کہہ رہے ہیں گزشتہ نصف صدی میں شاید ہی کسے کے بارے میں اتنا لکھا اور کہا گیا ہوگا۔انہوں جب میدان سیاست میں قدم رکھا تو پاکستان ایک سیکولر ملک کی حیثیت سے جانا جاتا تھا،اور لادینی قوتیں پاکستان کی اس بنیاد ہی کو مٹا دینا چاہتی تھی جس پر اس ملک کی عمارت کھڑی کی گئی تھی۔یعنی کوشش یہ تھی کہ اسلام ایک منظم قوت کی حیثیت سے وہاں موجود نہ رہے۔اس لئے ہر دور کے حکمرانوں نے ان شخصیتوں کو ابھرنے نہیں دیا جو مذہب کے حوالے سے کام کرنا چاہتی تھیں،لیکن ۷۰ء کے قومی وصوبائی الیکشن میں کامیابی کے بعد حضرت قائد اہل سنت نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ تاریخ پاکستان کا اہم باب ہے۔''پاکستان'' اسلامی جمہوریہ پاکستان بنا۔اس ملک کا نظام قرآن وحدیث کے مطابق ہوگا۔مسلمان

Marfat.com

کی تعریف وغیرہ وہ دفعات ہیں جو ان کی پیہم کوششوں سے پاکستان کے دستور میں شامل کی گئی ہیں۔

قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں یہ بھی دستور پاکستان کا حصہ ہے اور یہ بھی کہ ان کی پیش کردہ قرارداد ہی کے نتیجے میں قانون کی دفعہ بن سکا ہے۔ پاکستان کو پہلی مرتبہ ''نظام مصطفےٰ'' کا نعرہ دینے والے اور اسے ہر فرد کی آواز بنانے والے قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی ہی ہیں۔ اہل سنت کے مدارس کو گورنمنٹ سے منظور کرانے کا سہرا بھی انہیں کے سر ہے۔ جس کی وجہ سے آج ہزاروں علماء فضلاء فوج اور دوسرے قومی اداروں میں کام کر رہے ہیں۔

پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات، مساجد اور امام بارگاہوں میں قتل عام، اسلام دشمن قوتوں کو اس بات کا موقع فراہم کر رہا تھا کہ وہ پورے پاکستان کو الحاد و بے دینی کی گہری خندق میں دھکیل دیں، لیکن پہلے ملی یکجہتی کونسل کی صدارت اور پھر متحدہ مجلس عمل کی صدارت کے ذریعہ انہوں نے مسلمانوں کو منتشر قوتوں کو متحد کیا، اور وہ اس قابل ہو گئیں کہ بیرونی حملوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اور یہ سب کچھ انہوں نے مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے تشخص اور تصلب کو قائم رکھتے ہوئے کیا۔

قائد اہل سنت نے صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں جہاں کہیں بھی امت مسلمہ کو ان کی ضرورت پیش آئی وہ سہارا دینے کے لیے پہنچ گئے۔ ایران و عراق کی ہلاکت خیز اور خوں ریز جنگ کو بند کرانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ بارہا عالمی کانفرنسوں میں شرکت کی۔ جنگ بندی کی تجاویز پیش کیں۔ صلح کی گفتگو کے لیے پوری دنیا کے منتخب علماء کی جو جماعت بنائی گئی تھی اس کے رکن رہے۔ ایران عراق کی جنگ بندی کے لیے اپنی تجاویز United Nation کے ارکان تک پہنچائیں۔

Marfat.com

ہندو پاک کی دینی درسگاہوں کے بہت سے طلباء کو عراق و مصر اور لیبیا کی بہت ساری درسگاہوں میں داخلہ دلوایا۔ قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمۃ کی یہ وہ عظیم ترین خدمات ہیں جن کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔

تھا مسلک سنی کا وہ تابندہ ستارہ
شائستہ تھے گفتار میں تھی جن کے روانی
ان جیسا کبھی پیدا نہ ہو گا کوئی عالم
ایک شاہ نورانی تھے، فقط شاہ نورانی

(شفیع الزماں صدیقی)

دی اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
اور کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

(علامہ اقبال علیہ الرحمۃ)

Marfat.com

عظیم قائد' جو ایک روشنی کا مینار تھے

از حضرت علامہ پیر خادم حسین قادری نقشبندی شرقپوری
ناظم اعلیٰ جامعہ سعیدیہ البتول و ناظم اعلیٰ و خطیب مرکزی جامع مسجد نور شاہدرہ ٹاؤن لاہور

قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ ایک نرم مزاج' خلیق' خوش گفتار' اور حلیم الطبع انسان تھے۔ ان میں قوتِ برداشت کا مادہ بہت تھا۔ اپنے دوستوں' ماتحتوں' نیاز مندوں اور معتقدین کے ساتھ کمال شفقت فرماتے۔ ان میں یہ بھی خوبی تھی کہ حافظہ کمال کا تھا۔ آپ کی زندگی اس روشن کتاب کی مانند تھی جس میں کوئی باب ندامت کا موجود نہ تھا۔ ان کے دامن میں کوئی داغ تو کیا ہلکی سی چھینٹ بھی نہ تھی۔ آپ نے عملی سیاست میں طویل عرصہ گزارا اور ہمیشہ سیاسی قیادت کی پہلی صف میں رہے لیکن سیاست کو حصول مال اور معاش کا ذریعہ نہیں بنایا۔ حصولِ رزق کو اپنی سیاست سے الگ رہتے ہوئے سیاست کو صرف خدمت کے لئے وقف کئے رکھا۔ صف اوّل کے مذہبی روحانی اور سیاسی رہنما ہونے کے باوجود نصف صدی سے زیادہ ایک کرائے کے مکان میں مقیم رہے۔ آپ نے ساری زندگی اس پھول کی طرح گزاری جو دیکھنے میں تر و تازہ اور قریب جانے پر دماغ کو معطر کرنے والا ہو۔

قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ دورِ حاضر کے رجلِ عظیم تھے۔ جنہوں نے ملک پاکستان میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کی وجہ سے انہیں علماء و مشائخ میں ممتاز مقام حاصل ہو گیا۔ اپنے اور بیگانے ان کے قدردان تھے۔ اور آج بھی ان کی مساعی جمیلہ جو نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ (ﷺ) کے تحفظ کے لئے کیں' سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''قائد اہلسنّت کی نورانی تقریریں'' میں حضرت مولانا محمد جعفر ضیائی قادری جو اہلسنّت کے مایہ ناز ادیب و خطیب ہیں' نے حضرت نورانی میاں علیہ الرحمۃ کے محاسن اور مواعظ حسنہ کو اس میں جمع کر دیا ہے

Marfat.com

تا کہ عوام الناس اس سے مستفیض ہوں اور اپنے لئے اسے مشعل راہ بنا کر چلیں۔

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ مبلغ تھے، مفکر تھے، حافظ تھے، قاری تھے، منجھے ہوئے خطیب و سیاستدان اور بلند پایہ صوفی بھی تھے۔

انہوں نے حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جوان کے والد گرامی تھے اور حضرت امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کے خلیفہ مجاز بھی تھے، کے ساتھ تبلیغی سفر کا آغاز کیا۔ یہاں یہ بھی واضح ہو کہ اُن کے چچا اور تایا حضرت مولانا نذیر احمد خجندی اور مولانا مختار احمد دونوں اعلیٰ حضرت کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے اپنے وقت کے بلند پایہ عالم دین حضرت مولانا غلام جیلانی میرٹھی سے دینی علوم جبکہ میرٹھ سے بی۔اے کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت مولانا نورانی علیہ الرحمۃ نے ورلڈ اسلامک مشن کے پلیٹ فارم سے تبلیغی کام شروع کیا اور مختلف ممالک میں دینی ادارے اور مساجد قائم کیں۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں حصہ لیا اور قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ وہ آئین ساز کمیٹی کے رکن نامزد ہوئے، اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ مولانا نورانی نے مسلمانوں کی تعریف شامل کرائی جبکہ قادیانیوں کے خلاف تاریخی قرارداد پیش کی جسے اسمبلی نے منظور کیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ انہوں نے ملی یکجہتی کونسل قائم کی جسکے سربراہ منتخب ہوئے اور ملک میں شیعہ، سنی کے نام پر فسادات پر قابو پایا اور ضابطۂ اخلاق جاری کیا۔ متحدہ مجلس عمل کے سربراہ مقرر ہوئے۔ تمام دینی سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر کے انتخابات میں حصہ لیا۔ خود انہوں نے تمام سیاسی سرگرمیوں کی نگرانی کی اور ملک میں دینی قوت نے سیٹیں حاصل کیں اور نمایاں کردار ادا کیا۔ مولانا محمد جعفر قادری نے اپنی کتاب میں مولانا نورانی کے کارناموں اور تقاریر کو جمع کر کے خوبصورت کتاب پیش کی ہے۔ جو اسلاف کے کارناموں کو عوام تک پہنچائے گی۔

احقر الشیخ خادم حسین قادری نقشبندی شرقپوری البغدادی

ناظم اعلیٰ جامعہ سعیدیہ البتول و مرکزی جامع مسجد نور شاہدہ ٹاؤن لاہور

Marfat.com

نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

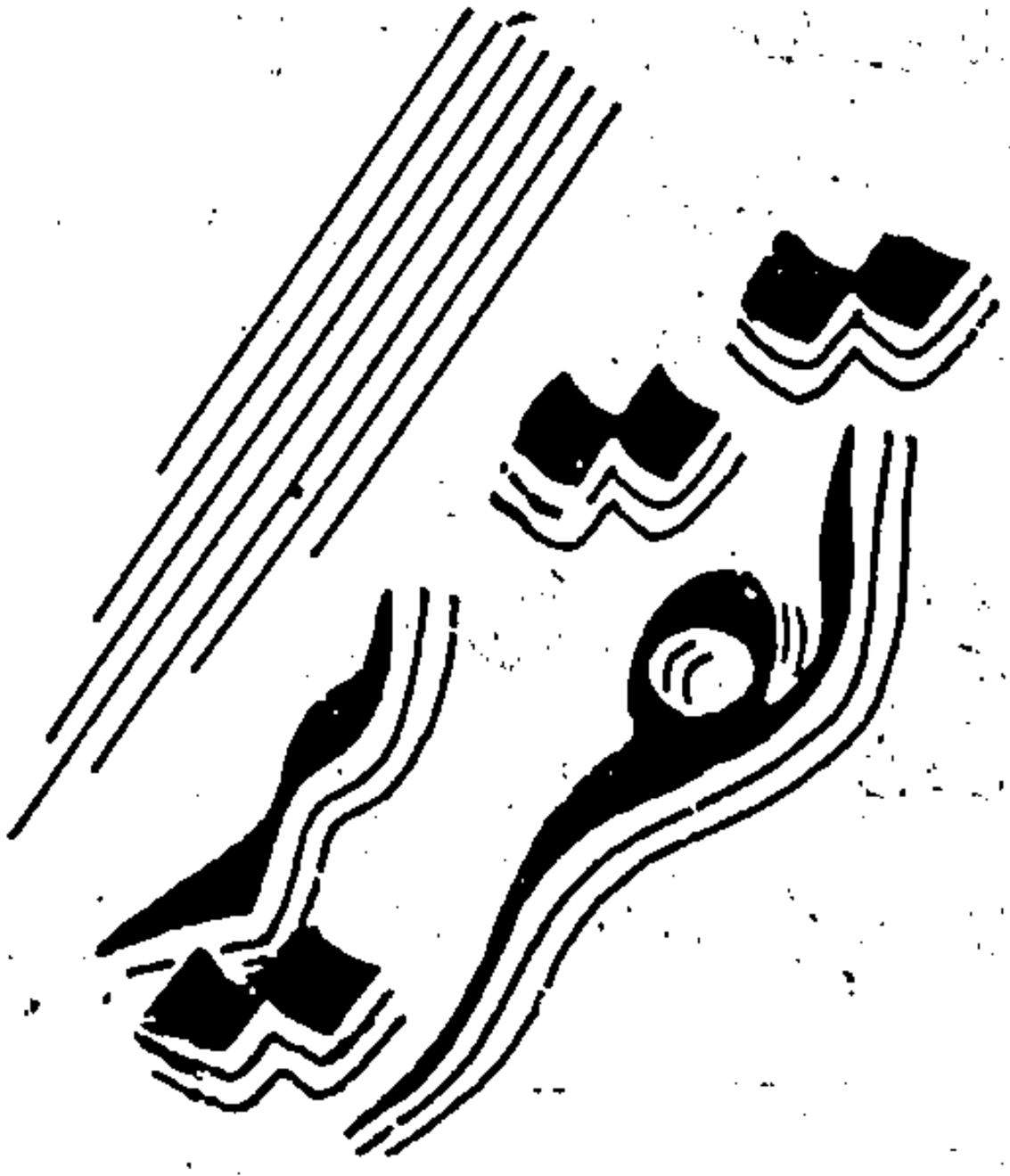

بمقام گوجر خان

Marfat.com

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نُور فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

وُہ خُدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو مِلے نہ کسی کو مِلا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر[1] و کلام[2] و بقا[3] کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خُدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما وہ رسُول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خُلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لُطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دُعا
مجھے جلوۂ پاک رسُول دکھا تجھے اپنے ہی عزّ و علا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے اُمّید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بُلبلِ باغِ جناں کہ رضؔا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں بند میں وصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ط مجھے اس شہر مکہ کی قسم ہے اس لیے کہ اے محبوب تو اس میں تشریف فرما ہے۔ [2] قَالَ اللہُ تَعَالیٰ: وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ مجھے رسُول کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔
[3] لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ط اے محبوب مجھے تیری جان کی قسم یہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَلَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَتْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً ۔ تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرْ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

Marfat.com

محبت سے درود شریف پڑھیے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

صدر محترم! گرامی قدر علماء کرام! میرے محترم بزرگو! محترم بھائیو! محترم بہنوں اور عزیز نوجوانوں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ

مجھے آج انتہائی مسرت ہے اور خوشی ہے کہ نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابرکت عظیم الشان جلسہ عام میں اللہ کے گھر میں ہمیں اور آپ کو شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ آپ بھی تکلیف فرما کر اس بابرکت محفل میں شرکت کیلئے قرب و جوار سے دور دراز سے شرکت فرمانے کیلئے تشریف لائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ میری اور آپ سب کی حاضری کو قبول فرمائے۔ امین۔

ابھی ابھی مجھ سے قبل مقتدر علماء کرام۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ اور اس کے پیارے حبیب حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک سے آپ کے قلوب کو گرما رہے تھے۔ ایمان کو تازہ کر رہے تھے۔ اپنے ایمان افروز بیان سے مستفیض فرما رہے تھے۔ جو کچھ کہ ہم نے سنا۔ جو کچھ کہ بیان ہوا اور جو کچھ کے بیان کیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو قبول فرما کر مجھے اور آپ سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گوجرخاں کی سرزمین پر نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بابرکت اجتماع کے منعقد کرنے پر میں منتظمین کو تمام معاونین کو اور سرپرستوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہم سب کو ہمیشہ ایسے

Marfat.com

کار خیر میں نیک کاموں میں سبقت لے جانے کی عملی طور پر حصہ لینے کی اور دین کی بقا کیلئے جدوجہد کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔ آمین

حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر مبارک کی یہ محفل ہے۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کی یہ محفل مقدس ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان۔ ان کا نور والا بیان۔ ہمیشہ سے ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اور اُن کے نور کا چرچا آسمانوں پر بھی ہو رہا ہے۔ زمین پر بھی ہو رہا ہے۔ عرش پر بھی ہو رہا ہے اور فرش پر بھی ہو رہا ہے اور یہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ کسی کے چاہنے سے بند نہیں ہوگا بلکہ ہوتا رہے گا اور ایسا ہوتا رہے گا نہ چاہنے والے مٹتے رہیں گے۔ ان کے نور کی روشنی پھیلتی رہے گی۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

انوار محمدی' نور محمدی کی روشنی سے مکہ معظّمہ ہی منور نہیں' نور محمدی سے سرزمین مدینہ ہی منور نہیں' نور محمدی سے فقط عرب کی سرزمین ہی منور نہیں ہے۔ نور محمدی سے زمین بھی منور ہے۔ کائنات بھی منور ہے' فرش بھی منور ہے اور عرش بھی منور ہے۔

حضور پُرنور سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کا جب چرچا ہوتا ہے۔ اس نور کا چرچہ کرنے والے کو یقین رکھنا چاہئے اس نور کے بیان کرنے والے کو یقین رکھنا چاہئے کہ اس کے دل میں بھی نور ہے۔ اس کی قبر میں بھی نور ہوگا اور اس کے لئے حشر میں بھی نور ہوگا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کے بیان کرنے والے کو یقین رکھنا چاہئے کہ جہاں اللہ کے محبوب کے نور کا

Marfat.com

ذکر ہوگا۔ گھر میں اگر ہوگا تو نورِ محمدی کے جلوے ہوں گے۔ مسجد میں اگر ہوگا تو نور ہوگا۔ قبر میں بھی نور ہوگا اور حشر میں بھی اس کے ساتھ ساتھ نور ہوگا۔

اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ان کے نور سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے نمازوں میں نور ہے۔ حضور کے نور سے حج میں نور ہے۔ حضور کے نور سے زکوۃ میں نور ہے۔ حضور کے نور سے روزوں میں نور ہے۔ حضور کے نور سے قرآن منور ہے اور نور ہے۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے نمازوں میں نور ہے۔ اس کا مفہوم کیا ہے۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے قرآن میں نور ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے قبر میں نور ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے حشر میں نور ہے اور جو اس نور سے تعلق جوڑ لیتا ہے اس میں بھی نور ہے جس کا کنکشن اس دربار سے مل گیا وہ بھی نور ہے۔ اس کا مفہوم کیا ہے۔ نمازوں میں نور کا مفہوم کیا ہے۔ آپ سوچتے ہوں گے اور آپ کو یہ خیال آتا ہوگا کہ بھئی کیا بات ہے تو کیا کہے رہے ہو۔ ایسا تو نہیں ہے کہ ذورِ خطابت میں یہ بات کہی گئی۔ ایسا تو نہیں ہے کہ کلام کی روانی میں گفتگو اور بول چال میں کرتے کرتے جوشِ بیان میں اور جوشِ خطابت میں یہ بات کہی گئی نہیں ایسا نہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور نمازوں میں ہے۔ نمازی جب نماز میں ہاتھ باندھتا ہے۔ اللہ کے لئے باندھتا ہے۔ نمازی جب رکوع کرتا ہے۔ اللہ کیلئے کرتا ہے۔ نمازی جب سجدہ کرتا ہے' اللہ کیلئے کرتا ہے کہ نماز اللہ کی' لیکن اگر یہی نماز بجائے اس کے کہ پہلے نیت کی جائے اور نیت کرنے کے بعد

Marfat.com

سبحانك اللهم پڑھی جائے۔سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔قرآن کی تلاوت کی جائے۔ پھر رکوع کیا جائے۔ پھر اٹھا جائے اور پھر سجدہ کیا جائے۔ اگر نماز اسطرح سے شروع کر دی جائے کہ نیت باندھتے ہی سب سے پہلے سجدہ کیا جائے کہ سجدہ اللہ کے یہاں محبوب ترین عبادت تو سوچئے کہ نماز ہوگی۔نہیں۔ غور کیجئے کہ نماز ہوگی۔نہیں۔اگر نماز کی ابتداء رکوع سے کی جائے۔اگر نماز کی ابتدا سورۃ فاتحہ کے بجائے تلاوت قرآن سے کی جائے پھر سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔ پھر غور کیجئے کہ نماز ہوگی۔نہیں ہوگی۔ کیوں نہیں ہوگی۔سجدہ ہے ہونی چاہئے۔ کیوں نہیں ہوگی۔ رکوع تو ہے ہونی چاہیے۔ کیوں نہیں۔ ہوگی۔ تلاوت قرآن تو ہے ہونی چاہئے۔قبول ہونی چاہئے۔لیکن نہیں ہوگی اس لئے نہیں ہوگی کہ اس میں طریقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہے۔

سجدہ ایسے کرنا ہے جیسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے۔رکوع ایسے کرنا ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ تلاوت اس طرح سے کرنی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی۔ فاتحہ اس وقت پڑھنی ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہے تو نماز پوری ہورہی ہے اللہ کے لئے ہورہی ہے مگر نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں نظر آرہے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے جلوے نظر آرہے۔ روزہ رکھا ہے۔ اللہ کیلئے رکھا ہے لیکن اگر روزے کی ابتداء غروب آفتاب سے اور روزے کا اختیام اذان فجر پر ہو کہ روزہ ہوگا۔نہیں ہوگا۔ حج ہو مگر اس طرح سے ہو کہ مکرمہ معظّمہ میں نو تاریخ ہو تو نو تاریخ کو عرفات کی بجائے حج مکہ معظّمہ میں ہو اور دس کی شب کو مزدلفہ کے بجائے منیٰ میں ہو۔ رات کہیں ہو دن کہیں ہو۔ اس طریقے کے مطابق نہ ہو جو

Marfat.com

طریقہ مصطفیٰ ہے تو نہ اس حج میں نور ہے۔ اس میں تو نور محمدی کے جلوے نہیں ہیں اور نہ اس روزے میں حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار جھلک رہے ہوں۔ اس لئے کہ ہر عبادت جو اللہ کو پسندیدہ ہے صرف وہی عبادت پسندیدہ ہے جو حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے جلوے جس میں نظر آ رہے ہوں۔ نور سے مراد روشنی ہے۔ نور سے مراد جلوے ہیں۔ نور سے مراد جھلک ہے۔ جہاں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوے ہیں۔ ان کا ذکر ہے۔ ان کا بیاں ہے ان کی بات ہے۔ ان کا سجدہ ہے۔ ان کی تلاوت ہے وہ انوار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن میں دیکھئے۔ قرآن حفظ کر رہا ہے۔ ضرور پڑھو! قرآن کی تلاوت کر رہا ہے۔ ضرور کرے۔ لیکن یہ قرآن بغیر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ میں آ سکتا ہے "نہیں"۔

اللہ کے محبوب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور قرآن ہیں۔ نور ایمان ہیں۔ نور جان ہیں۔ نور انسان ہیں، نور کائنات ہیں اور روح کائنات ہیں۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۔ (پ۶، ع۷)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب قَدْ جَآءَ كُمْ ۔ آئے۔ تشریف لائے تمہارے پاس۔

آیا تمہارے پاس۔ اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین قرآن مجید فرقان حمید۔ تو قرآن اور نور محمدی ساتھ ساتھ۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ

نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید فرقان حمید دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ یہ کس طرح سے ساتھ ہیں۔ کوئی کہنے والا اگر یہ کہے کہ مجھے قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْر ۔ اس کی ضرورت نہیں۔ کتاب مبین کی ضرورت ہے۔ کتاب کی ضرورت ہے۔

کوئی کہنے والا اگر کہہ دے ڈاکیہ آیا۔ پوسٹ مین آیا۔ خط دے گیا۔ خط پڑھو! تمہیں اس کی کیا غرض کون آیا کون دے کر گیا۔ ذرا سوچئے۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ خط پڑھو! تو ہوسکتا ہے۔ خط کی حد تک تو یہ بات صحیح ہو جائے۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ خط کو سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ ہوسکتا ہے خط کی حد تک یہ بات پوری ہو جائے لیکن یہ سوال اپنی جگہ پر باقی رہتا ہے کہ اگر خط آیا تو اس کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا۔ یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ طریقہ کیا ہوتا ہے خط کے پڑھنے کا۔ خط کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کو کھولا جائے اور روشنی میں پڑھا جائے۔ اگر روشنی نہیں ہے۔ روشنی نہیں تو نور کیسے۔ اگر روشنی نہیں ہے اگر نور نہیں ہے۔ اگر اندھیرا ہے تو خط کون پڑھے گا؟ کس طرح پڑھے گا۔ نہیں پڑھ سکتا تو رب العالمین فرماتا ہے کہ جو پڑھنے کا طریقہ اس طرح پڑھو! طریقہ کیا ہے۔ اس کو روشنی میں پڑھو! ہماری مقدس کتاب ہے کلام ہمارا ہے۔ روشنی ہمارے محبوب کی مطلب یہ ہے کہ گھر ہمارا ہے اور بجلی واپڈا کی ہے۔ کبھی سوچا آپ نے۔ گھر ہمارا ہے اور بجلی واپڈا کی ہے۔ قرآن کلام ہمارا ہے اور زبان مصطفیٰ کی ہے۔

کیا پیارا انداز ہے۔ ہر بات پیاری ہے۔ ہر آیت پیاری ہے۔ ہر حرف پیارا ہے۔ سبحان اللہ!

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔ (پ ۲۷، ع ۵)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے کچھ نہیں فرماتے۔ اپنی ہوائے نفس سے کچھ نہیں فرماتے۔ اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے۔ بات صرف اتنی ہے۔ سمجھ لو۔ بات صرف اتنی ہے مختصر سی۔ لمبی چوڑی بات کون کرتا ہے خواہ مخواہ باتیں کرتے ہو۔ بات صرف اتنی ہے۔ حضور اپنی طرف سے کچھ نہیں فرماتے۔ زبان مصطفیٰ کی ہوتی ہے۔ کلام ہمارا ہوتا ہے۔ یوں سمجھو! کہ زبان مصطفیٰ پر خدا بول رہا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

وحی الٰہی ہے۔ رب فرماتا ہے۔ کلام میرا ہے۔ رب العالمین کا کلام ہے او ر روشنی مصطفیٰ کی ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

پڑھنے والے اگر تو پڑھنا چاہتا ہے تو روشنی مصطفیٰ میں پڑھ!

کتاب موجود ہے۔ خط موجود ہے بغیر روشنی کے پڑھ نہیں سکتے۔ پڑھنے کیلئے روشنی کی ضرورت ہے۔ اگر بغیر روشنی کے پڑھوں گے ابوجہل رہے جاؤ گے۔ روشنی سے اگر پڑھوں گے اگر ابوبکر ہو تو صدیق ہو جاؤ گے۔ قرآن مجید فرقان حمید عربی زبان میں ہے۔ اس بیسویں صدی میں اس چودھویں صدی

میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ قرآن مجید جس کا دل چاہے سمجھ لو۔

عربی پڑھ لو۔ کبھی آپ نے سوچا صرف عربی پڑھنے سے اگر قرآن آ جاتا ہے۔ عربی پڑھنے سے اگر قرآن کی تفہیم ہو جاتی تو ابوجہل تو بہت بڑا عربی جانتا تھا۔ ابوجہل مکہ معظّمہ کا رہنے والا اس کی مادری زبان عربی۔ بہترین عربی بولتا تھا۔ ابوجہل چونکہ اس کی مادری زبان تھی۔ پڑھا لکھا آدمی۔ بڑا سمجھدار آدمی۔ قبیلے کا سردار تھا۔ قریش کے سرداروں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ عربی زبان کا ماہر تھا کہ قرآن مجید سمجھتا تھا۔ اس لئے کہ قرآن اس کی مادری زبان تھی لیکن عربی زبان مادری زبان ہونے کے باوجود ابوجہل ابوجہل رہا۔ قرآن اس کے شہر میں اترا۔ قرآن اس کی زبان میں اترا۔ قرآن اس کے ملک اور دیس اور وطن میں اترا لیکن قرآن سے جاہل رہا اور حبشے کا رہنے والا جب پڑھا قرآن کو قرآن کی طرح سے پڑھا۔ قرآن کو رسم مصطفیٰ میں پڑھا۔ قرآن کو نور محمدی کے جلووں میں پڑھا۔ دیکھئے گھر میں بجلی واپڈا کی۔ بلال حبشی جن کے دل میں روشنی مصطفیٰ کی۔ اس کا کنکشن مدینے والا۔ بلال نے حبش ہی میں پڑھا۔ بلال حبشی ہو گئے۔ ابوبکر نے پڑھا صدیق ہو گئے۔ عمر نے پڑھا فاروق بن گئے۔

اور یہ جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جن میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ اور تمام دیگر صحابہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ روشنی مصطفیٰ میں قرآن کو پڑھا۔ نور مصطفیٰ میں قرآن کو پڑھا۔ قرآن بھی نور ہے۔

پہلی بات یہ فرمائی کہ حضور نور ہیں۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ نور آئے

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کیا ہے وہ بھی نور ہے۔
رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

یا ایالناس قدجآء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورامبینا ۔ (پ۶، ع۱۴)

اے لوگو! بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔

قرآن نور مبین ہے۔ قرآن نور ہے۔ اس کا لانے والا نور ہے۔ بھیجنے والا رب العالمین نور ہے۔ اللہ نور السموات وہ نور ہے۔ اپنے محبوب کو نور بنا کر بھیجا۔ قرآن اس کا کلام ہے نور ہے اور جس کی زبان پر قرآن ہے اور دل میں نور مصطفیٰ ہے۔ جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کے سینے میں نور ہے۔ اس کی قبر میں بھی نور ہے۔ اس کے لیے حشر میں بھی نور ہے۔

احادیث مبارکہ میں یہ تفصیل آتی ہے۔ روز محشر پچاس ہزار برس کے برابر دن ہوگا۔ تانبے کی زمین ہوگی۔ سوا نیزے پر آفتاب ہوگا اور جب میدان حشر میں جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو جانے سے پہلے پل صراط سے گزرنا ہوگا جو بال سے زیادہ باریک ہوگا۔ اگر پیر پھسل گیا تو دوزخ میں گیا اور اگر پار کرلیا تو جنت میں گیا۔ پل صراط پل ہے اس کو پار کیجئے جنت میں گر گئے دوزخ کے گڑھے میں۔ کہ جب ایمان والے نور والے مصطفیٰ کے غلام اس کو پار کر رہے ہوں گے تو نیچے جو دوزخ بھڑک رہی ہے وہ کیا کہے گی۔

حدیث شریف میں آتا ہے دوزخ کہے گی۔ طف یا مؤمن (ارے مومن جلدی سے گزر جا۔ جب مومن گزر رہا ہوگا تو اس وقت اس کی شان کیا

Marfat.com

ہوگی)

امام اہلسنّت عظیم المرتبت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز وجد میں آ گئے۔ آپ نے اس حدیث پاک کا ترجمہ کیا کہ جب امت حضور کی پل صراط سے گزر رہی ہوگی تو حضور دعا فرما رہے ہوں گے۔

ہے رب سلم دعائے محمد ﷺ

اے اللہ میری امت کو سلامتی سے پار کرا دے۔

اور دوزخ کیا کہہ رہی ہوگی کہ مومن جلدی سے گزر جا۔

اطف نوری۔ مومن جلدی سے گزر جا۔ تیرے نور کی روشنی سے' تیرے نور کی چمک دمک سے' نور جو ٹھنڈا ہوتا ہے نور میں جمال ہے۔ وہ نور جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے میں ملا اس میں جمال ہے۔ ٹھنڈک ہے۔ جلدی سے گزر جا تیرے نور کے پرتو سے دوزخ کہے گی کہ میں ٹھنڈی ہوئی جا رہی ہوں جلدی سے گزر جا۔ سبحان اللہ۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کو نور ملا ہوگا۔ حشر کے میدان میں۔ اس نور کی برکت سے گزر رہے ہوں گے۔ جن کے امتیوں کی یہ شان ہے ان کے ولیوں کی کیا شان ہوگی۔ ان کے صحابہ کا کیا مقام ہوگا اور صحابہ کو صحابہ بنانے والے مصطفیٰ کا مقام کیا ہوگا۔ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور نظر نہیں آتا۔ کہاں ہے کہ آپ کہتے ہو کہ نور ہیں۔ لوگ کہا کرتے ہیں نور نظر نہیں آتا۔ جو نظر نہ آئے وہ نور نہیں ہوتا۔

نظر کی اگر بات ہے تو یہ جواب میں کہا جائے گا۔

Marfat.com

بس آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
اور دیدہ کور کیا آئے نظر کیا دیکھے

وہ کیسے آئے گا نور نظر نہیں آتا جو چیز نظر نہ آئے وہ غلط ہوتا ہے۔ نظر نہیں آتا۔

حضور کا نور مسجد میں بھی ہے۔ نور محمدی مسجد میں بھی ہے۔ نور محمدی مومن کے ہر گھر میں۔ گھر میں آتا ہو اس کے مگر نظر نہیں آتا۔

آپ نے کبھی سوچا کوئی آدمی اگر آپ سے کہے کہ بجلی کے تار تو ہیں لیکن اس میں روشنی نظر نہیں آتی یہ کہاں سے آتی ہے۔ آپ کہتے ہیں تار میں سے آتی ہے۔ اب وہ کہے گا تار میں تو نہیں ہے۔ تار تو کالا ہے۔ تار تو لال ہے۔ اس میں تو نظر نہیں آتی۔ ابھی کیسے نظر آئے۔ آ تو سکتی ہے لیکن اگر نظر آئے تو سوال یہ ہے کہ اس کو پہلے محسوس کرے کہ ہاں ہے۔ پھر نظر آئے اب سوال یہ ہے کہ کون اس کو محسوس کرے تو جب محسوس کرو تو پھر نظر آئے۔ کسی میں ہمت ہے کہ تار کو کھولے اور کھولنے کے بعد وہ جو پیتل کا تار ہے اس کو دیکھے اور کنکشن جڑا ہوا ہو جس کا جڑا ہوا نہ ہو اس کے تار میں نور ہوگا ہی نہیں۔ جس کا جڑا ہوا ہے وہ کہے گا کھولوں نہیں نور ہے۔ حجابات میں مستور ہے۔ تو کس کو نظر آئے گا مگر ہے اقرار تو کرنا پڑے گا۔ بجلی کے تاروں میں ہے لیکن مستور ہے۔ حسن مصطفیٰ مستور ہے۔ حسن یوسف کو دیکھ لیا تھا۔ مصر کی عورتوں نے تو انگلیاں کٹ گئی۔ یہ عام قصہ نہیں۔ کہانی نہیں ہے۔ قرآن کا بیان ہے۔ یہ شاہ احمد نورانی قصہ نہیں سنا رہے۔ آپ کو

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

Marfat.com

فَلَمَّا رَأَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَا لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۔ پ۱۲، ع۱۴

جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر سے نہیں یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ۔

کیا کہا۔ مصر کی عورتوں نے طعنہ دیا۔ بی بی زلیخا رضی اللہ عنہ کو اور کہا تم کو کیا ہو گیا پاگل ہو گئی ہو۔ دیوانی ہو گئی ہو ایک غلام کے اوپر فریفتہ ہو گئی ہو۔ بی بی زلیخا نے دعوت کا انتظام کیا مصر کی بڑی بڑی شہزادیوں کو۔ امیر زادیوں بیگمات کو۔ خاتون اول نے سب کو بلا لیا۔

خاتون اول کا رواج بہت ہو گیا ہے اور پتہ نہیں کتنی خاتون اول خاتون آخر ہو گئی۔ بے نام و نشاں ہو گئی۔ لوگ یہی کہتے رہتے ہیں اور بے نشاں ہو کے رہتے ہیں۔ بند کرنے والے لوگوں کو خود بند ہوتے رہتے ہیں اور بے نشاں ہوتے رہتے ہیں اور کرسیوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے والے کرسی اوپر ہوتی ہے اور وہ مٹی کے نیچے ہوتے ہیں اور یہ دور ہوتا ہے اصل میں۔ کبھی لوگ اپنی کرسیوں کو مضبوط کہتے ہیں اور کبھی خود اپنے آپ کو مضبوط کہتے ہیں مگر حشر سب کا خراب ہوتا ہے۔ جہاں آدمی پٹڑی سے اترتا ہے۔ بڑے بول بولتا ہے۔ یہ کر دوں گا وہ کر دوں گا۔ بند کر دوں گا۔ آٹے دال کا بھاؤ بتا دوں گا۔ وہ ایسا انتظام اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہ فرما دیتا قرآن میں کہ دیکھو! کہنے کو آدمی جو چاہے کہتا رہے مگر حکم ہمارا ہے۔ کہنے کو آدمی ہوتا ہے۔ فرعون بھی ایسے بکتا رہا مگر ملک ہمارا ہے۔ کہنے کو تو لوگ حفاظتی بندوبست بہت کچھ کرتے

Marfat.com

رہتے ہیں کہ اس پہرے میں کوئی نہیں آئے گا۔

شاہ احمد نورانی نے سو آدمی رکھ لئے۔ دو سو رکھ لئے۔ پانچ سو رکھ لئے کہ چاروں طرف حفاظت ہو۔ گجر خاں سے جب گزریں تو معلوم ہو کہ اب کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ لوگ دیکھیں اور دیکھنے والے بھی تماشہ کرنے کیلئے کہ کیا حال ہے۔ پانچ سو آدمی گھر میں رضا کار ہیں۔ قومی رضا کار ہیں۔ نیشنل گاڈ ہے۔ یہ کیا کیا ہے گھیرے میں ڈالا ہوا ہے کہ کوئی پرندہ پر نہ مار سکے۔ ان کی روح کو پرواز نہ کرنے پائے۔ وہ زندہ و سلامت رہے۔ سارے انتظامات زندگی کے ساتھ ساتھ بھی ہو رہے ہیں۔ دیکھنے والے کو عجیب تماشہ لگتا ہے۔ معلوم ہوتا کہ کسی سمگلر کو پکڑ کے لے جا رہے ہیں وہ ڈاکو پکڑ لیا ہے۔ کوئی تخریب کار ہاتھ میں آ گیا ہے۔ کہ کتنے سارے آدمی پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اتنے سارے سپاہی لگے ہوئے ہیں۔ اتنے سارے پہرہ دینے والے پہرہ دے رہے ہیں۔ اتنے سارے گاڈ ہیں لیکن چاہے کتنے بھی انتظامات ہوں۔ بڑا زبردست قومی پہرہ ہو۔ قاہرہ کی سرزمین ہو۔ ملک کا سربراہ مملکت بیٹھا ہوا ہو۔ فوج کھڑی ہوئی ہو۔ فوج کے بیچ میں ٹینکوں کے بیچ میں، ہوائی جہازوں کی حفاظت میں۔ فوج کی حفاظت میں۔ ٹینکوں کی حفاظت میں عزرائیل اپنا کام کر گئے اور چلے گئے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے، یاد دلایئے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ۔

یوں عرض کرے اے اللہ ملک کے مالک بند کرنے والے بند کر دیئے جاؤ گے۔ اللہ مالک الملک ہے۔ ہر ایک کو ذلیل سمجھنے والے ذلیل کر دیئے جاؤ

گے۔ اللہ عزت والا ہے اور یہ سمجھ کر قبضہ کرنے والے کہ میں ہمیشہ اس پہ قبضہ رکھوں گا۔ یہ قسمت کی بات ہے کہ تم قسمت کے دھنی ہو۔ چوکیدار تھے' حکمران بن گئے لیکن یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم دے سکتے ہیں تو لے بھی سکتے ہیں۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُزِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (پ۳' ع۱۱)

ترجمہ: یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے' ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ جب چاہے ملک لے لے۔ جب چاہے دیدے۔ رات کے ایک بجے لے لے اور دو بجے جس کو چاہے دیدے۔ اب جس سے لے لیا ہے وہ بھی نہیں سمجھتا اور جس کو دیا ہے وہ بھی نہیں سمجھتا۔ قدر نہیں کرتا۔ جب مل گیا ہے تو سمجھتا ہے کہ بس اب ساری خدائی میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اب جو چاہوں کروں۔ جھوٹ بولوں تو ٹھیک۔ رات کہوں تو ٹھیک۔ دن کہوں تو ٹھیک۔ رات کو لوگوں سے بات کروں تو صبح کو کہہ دوں رات گئی بات گئی۔

لوگ امانتیں پاس میرے رکھوائیں۔ امانت سپرد کر دیں اور جب دینے کا وقت آئے تو میں کہہ دوں حالات سازگار نہیں۔ وعدہ کریں قوم سے اور جب

Marfat.com

وقت آئے تو ٹھیک ہے کیا ہوگا۔ ابھی تو دیکھتے ہیں کب پورا کرتے ہیں۔ حالات سازگار ہوں گے۔ تب دیکھی جائے گی۔ اب کون کہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ صاحب کونسا حساب ہے کہ نوے دن ساڑھے چار سال ہو جاتے ہیں۔ پوچھنے والے تو پوچھتے ہیں یہ کونسا حساب ہے کونسے کمپیوٹر پر آیا ہے۔ کونسی جمیٹری ہے۔ کونسا الجبرا ہے۔ کونسی مینسٹک ہے۔ کونسی الرجینٹک کہ نوے دن گھوم پھر کے پانچ سال ہو جاتے ہیں اور جب پانچ سال ہو گئے اور لوگ یاد دلائیں تو کہہ دیتے ہیں کہ بند کر دوں گا۔ پھر چوں نہیں بول سکوں گے۔

اللہ رب العالمین یاد دلاتا ہے۔ بھولنے والے تم بھول گئے۔ اللہ مالک الملک ہے۔ اللہ یاد دلاتا ہے۔ بھولنے والے تم بھول گئے جو امانت میں خیانت کرتا ہے۔ وہ منافق ہوتا ہے۔

حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمانوں چلتا پھرتا منافق اگر دیکھنا چاہو! تو تین پہنچانو! میں ضرور پہچان لینا۔ چلتا پھرتا منافق۔ نماز بھی پڑھے گا۔ ٹھیک ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہی۔ نماز پڑھے۔ اسلام کی تسبیح بھی اگر ہاتھ میں رکھے تو سبحان اللہ۔ ماشاء اللہ لیکن دیکھنا چاہیے نماز میں کھوٹ تو نہیں ہے۔ اس کی نماز پڑھنے کے بعد بیٹری چارج بھی ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ بیٹری میں عیب ہے۔ سوچنا پڑتا ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیۃ المنافق کذا منافق کی تین پہچان ہیں۔ چلتا پھرتا منافق اگر دیکھنا چاہو ہوشیار رہنا۔ کسی کلمے سے۔ نماز سے۔ روزے سے دھوکا مت کھانا۔ بار بار اسلام کی تسبیح پڑھنے سے دھوکہ

Marfat.com

مت کھانا۔ بار بار مکے مدینے جانے سے دھوکہ مت کھانا۔ مکے مدینے جانا تو منافق بھی جاتے رہتے تھے۔ مدینے میں حضور کے پیچھے منافق نماز بھی پڑھتے تھے۔ تینوں پتہ نہیں اے۔ پتہ اے۔ مدینہ میں حضور کے پیچھے منافق بھی نماز پڑھتے تھے۔ منافق نماز بھی پڑھتے تھے' کلمہ بھی پڑھتے تھے اور حضور کے نور کا انکار کرتے تھے۔

دیکھو کتنی عجیب بات ہے جو شخص رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھے وہ منافق ہوسکتا ہے۔ نہیں کبھی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ جو شخص کون و مکان کے سردار۔ خدا کی خدائی کے مختار۔ عرشیوں کے آقا۔ فرشیوں کے داتا۔ حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ کیسے منافق ہو سکتا ہے لیکن نہیں۔ اللہ فرماتا ہے۔ منافق۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ

پوری سورہ منافقون اتر گئی۔ پوری سورۃ ۲۸ اٹھائیسویں سپارے میں سورۃ المنافقون اتاردی۔

ادھر منافق آتے ہیں تو کلمہ پڑھتے ہیں اور پڑھواتے ہیں۔ ماشاء اللہ دیکھا آپ نے اللہ اکبر۔ معلوم ہوا کہ پہلی صدی سے جو منافقوں کا ٹولہ چلا تو آج بھی موجود ہی۔ رشتہ چل رہا ہے۔ بدستور وہی کلمہ پڑھنے کا اور پڑھوانے کا باجماعت باجماعت پڑھو باجماعت پڑھو۔ نہیں سمجھے۔ پھر سمجھ لو۔

رب العالمین جلال وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

اِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

Marfat.com

(پ ۲۸، ع ۱۳)

جب منافق تمہارے حضور ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔

منافق جب آتے ہیں آپ کے پاس تو کہتے ہیں نشہد ہم گواہی دیتے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ

منافق آتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کلمہ پڑھتے تھے۔ گواہی دیتے تھے کلمہ شہادت پڑھتے تھے۔ یارسول اللہ کلمہ سن لیجئے۔ ماشاء اللہ پہلی صدی کے منافق۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کلمہ سناتے تھے۔ اس صدی کے منافق آپ کو سناتے ہیں۔ سنواتے ہیں اور سناتے ہیں اور بڑے زور سے کہتے تھے۔ پھر کیا بات ہے۔ اس زمانے میں بھی منافقوں کو سزا دی اللہ نے گستاخی رسول کی اور اس صدی کے منافقوں کو بھی گستاخی رسول کی سزا ملتی ہے۔ مارے مارے پھرتے رہو۔ اجر کچھ نہیں۔ مارے مارے پھرتے رہو۔ اجر کچھ نہیں۔ چلہ کرتے رہو۔ چلی کچھ نہیں۔ کرتے رہو اس لئے کہ گستاخ رسول کے عمل ضبط ہو جاتے ہیں۔ گستاخی رسول کے نتیجے میں عمل ضبط ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ نماز تو اللہ کی مگر۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۔ (پ ۲۶، ع ۱۳)

Marfat.com

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو۔

دیکھو! رسول اللہ کی آواز پر آواز بلند نہ کرنا۔ یہ ادب ہے۔ ہمارے محبوب کا ادب ہے۔ خبردار آواز پر آواز بلند نہ ہونے پائے۔ دیکھا آپ نے مقام مصطفیٰ کیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آواز بھی رسول اللہ کی آواز پر بلند نہ کرنا۔ جب بات کرو۔ آواز نیچی رکھوں۔ جب یہ آیت اتری تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منہ میں کنکریاں ڈال کر بات کرتے تھے۔ کہیں آواز بلند نہ ہو جائے کیونکہ اگر آواز اونچی ہوگئی۔ رسول اللہ کی آواز پر تو کیا ہوگا۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ . . (پ۲۶ ع۱۳)

کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

گستاخی رسول کے نتیجے میں بے ادبی مصطفیٰ کے نتیجے میں عمل ختم ہو جائیں گے۔ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔ تم یہ سمجھوں کے خوب نمازیں پڑھتے رہو۔ اب جو نماز ہو رہی ہے وہ سزا ہے کیونکہ مل تو کچھ نہیں رہا تو سزا ہے۔ خوب نمازیں پڑھتے رہوں۔ خوب بستر لاد لاد کے پھرتے رہو۔ مگر پیچھے جو دیکھا خالی ہے۔ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُم عمل ضبط ہو رہے ہیں۔ جو کر رہے ہو نیکیاں کھائی جا رہی ہیں۔ کسی کھاتے میں جمع ہی نہیں ہو رہی۔ نہ پی ایل کے کھاتے میں نہ ڈی ایل کے کھاتے میں نہ سود والے کھاتے میں نہ بے سود

Marfat.com

والے کھاتے میں۔ وہ سارا معاملہ بے سود ہو رہا ہے۔ بلا سود نہیں۔ بے سود ہو رہا ہے۔ حبط احبط عمل ضبط ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اگر ذرا سی آواز بلند ہو گئی تو گستاخی رسول کے نتیجے میں نماز برباد۔ بھئی نماز تو اللہ کی۔ اللہ کیلئے پڑھی ہے تو رسول اللہ کی گستاخی سے اس کو کیا تعلق لیکن نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نماز بھی مصطفٰے کے دروازے سے ہو کر آتی ہے۔ ارے نماز بھی سلام کرتے ہوئے آتی ہے۔ جبھی تو نمازی نماز میں کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ہمارے دربار میں آ گئے۔ اب جانے سے پہلے نماز کو قبول کرانے کیلئے اب میرے محبوب کو سلام کرتے ہوئے جاؤ۔ درودوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے جاؤ۔ درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں نچھاور کرتے ہوئے جاؤ۔ تب نماز قبول ہوگی اور جو ان کے بغیر نماز کا تصور کرتا ہے۔ نماز اس کے کندھے پر لاد دی جاتی ہے۔ یہ لئے لئے پھرتا ہے۔

لئے لئے پھرتا ہے اس سزا کو۔ تو حضور پُرنور سید العالمین محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کلمہ کہتے تھے۔ منافق کیا کہتے تھے منافق۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

قَالُوْا نَشْهَدُ ۔ انہوں نے کہا منافقوں نے مسجد نبوی میں کہ یا رسول اللہ نَشْهَدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پڑھے۔ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

منافقوں نے یہ پڑھا فورا اللہ نے جواب دیا۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

Marfat.com

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ
اللہ گواہی دیتا ہے کہ اے مصطفیٰ آپ ہمارے رسول ہیں مگر اللہ گواہ ہے
یارسول اللہ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۔

یہ منافق کلمہ پڑھنے میں جھوٹے ہیں۔ لب بہ کلمہ دل میں گستاخی ہے۔ منافق کیا کرتے تھے۔ آگے کلمہ پڑھتے تھے اور پیچھے مسجد سے باہر نکل کر کہتے تھے کہ رسول اللہ کو معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ شد دیکھا۔ کیسا بے وقوف بنایا ہے توبہ توبہ۔ کلمہ پڑھ کے چکر دیا۔ ایسے ہی آپ کو بھی لوگ کلمہ پڑھواتے ہیں۔ یہ سمجھ کر پڑھواتے ہیں کہ یہ سب لوگ مشرک ہیں۔ ان کو کلمہ پڑھواؤ۔ باہر جا کے آپ کو کہتے ہیں تصحیح کر لو۔ صحیح پڑھ لو اور جب اپنے یہاں جاتے ہیں تو کہتے ہیں دیکھا کیسا چکر دیا۔ ان مشرکوں سے کلمہ پڑھوا دیا۔ ان کو پتہ بھی نہیں چلا۔ وہاں جا کے کہتے تھے دیکھا کہ رسول اللہ کو کیسا چکر دیا معاذ اللہ توبہ توبہ دیکھا کیسا مغالطے میں ڈالا۔ ہم نے کلمہ پڑھ لیا وہ سمجھ گئے کہ ٹھیک پڑھا ہے اور ہم نے ان کو کیسا چکر دے دیا۔ ان کو پتہ بھی نہیں۔ ان کو کیا خبر۔ منافق یہ سمجھتے تھے کہ رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۔ (پ ۲۸، ع ۱۳)
اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں

تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے منافقین کا بھی تذکرہ فرما دیا او میں جو بات کر رہا تھا وہ یہاں سے چلے تھے کہ حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ چلتے پھرتے منافق کی تین پہچانیں یاد رکھ لو۔ یہاں سے چلے تھے۔ ایک تو منافق ہوتا ہے کہ جب

Marfat.com

امانت سپرد کی جائے تو خیانت کر بیٹھے۔

قرآن مجید میں اللہ رب العالمین کیا فرماتا ہے:

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا ۔ (پ۵ ع۵)

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

امانت اس کے حقداروں کے سپرد کردو۔ جو اس کے حقدار ہیں مثلاً مکان ہے گوجر خان میں ہے دیول میں مکان ہے۔ جانا تھا لندن پڑوسی سے کہا لو بھئی یہ چابی ذرا دیکھ بھال کرتے رہنا۔ اس نے کہا جی بہت اچھے۔ اس نے کہا کہ عزیزوں نے رشتے داروں نے بلایا ہے۔ تین مہینے کا ٹکٹ بھیجا ہے۔ ٹکٹ تین مہینے کا ہوتا ہے اور ایک ہوتا ہے ایک سو بیس دن کا۔ کئی طرح کے ٹکٹ ہوتے ہیں۔ ایک ٹکٹ ہوتا ہے ایک سال کا۔ غالباً اسی طرح کا ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے اس میں ردوبدل ہو لیکن میرا تجربہ تو یہ ہے کہ ایک ٹکٹ ہوتا ہے ایک سال کا۔ ایک ٹکٹ ہوتا ہے چھ مہینے کا۔ اس کے پیسے ذرا کم ہوتے ہیں۔ ایک ٹکٹ ہوتا ہے ایک سو بیس دن کا یعنی چار مہینے کا۔ اور ایک ٹکٹ ہوتا ہے نوے دن کا۔ اس کے بھی ذرا پیسے کم ہوتے ہیں اور ایک ٹکٹ ہوتا ساٹھ دن کا۔ اور ایک ٹکٹ ہوتا ہے تین ہفتے کا اس طرح سے ٹکٹ ہوتے ہیں تو اس نے کہا رشتے داروں نے' بہنوں نے' بھائیوں نے' بابا نے' چچا نے' ماموں نے' مامے نے لندن سے ٹکٹ بھیج دیا۔ اب سفر ہو رہا ہے میں جا رہا ہوں ذرا اس مکان کی دیکھ بھال کر لیجئے گا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا جناب۔ آدمی تھا بہت زور آور ان کا سردار تھا۔ س نے کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ آپ تو اپنے ہی آدمی ہیں اور بات اصل

Marfat.com

میں یہ ہے کہ اگر آپ اس مکان کی دیکھ بھال کرلیں گے تو مکان محفوظ رہے گا کہ اس لئے کہ آپ زور آور آدمی ہیں۔ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی اس میں گھس نہیں سکتا۔ کہا بالکل آپ اطمینان رکھئے وہ میرا تو چوکیدار پھرتا رہتا ہے وہ اس کی دیکھ بال کرے گا میں خود بھی اس کی دیکھ بھال کروں گا۔ وہ بھی دیکھ بھال کرتا رہے گا۔ اب جو واپس آئے اور جا کر سلام کیا کہا کہ میں واپس آ گیا ہوں اب قبضہ دیدیجئے۔ ہاں ابھی دیکھتا ہوں ذرا حالات سازگار ہو جائیں تو پھر بتاؤں گا۔ حالات سازگار نہیں۔ یہ امانت میں خیانت کرنا ہوگیا۔ یہ امانت میں خیانت ہوگی۔

بہترین نعتوں اور والدین کی شان میں
مناقب اور دوہڑوں کا مجموعہ

شانِ والدین

مرتب

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

مکتبہ غوثیہ رضویہ

محمود شہید روڈ گلی نمبر 5 خادم کالونی
شاہدرہ لاہور کوڈ نمبر 54950

سنی علماء کی تقریریں

حصہ اول

مرتب : مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

یہ کتاب علمائے کرام وطلباء واعظین، مبلغین اور باذوق سنی حضرات کیلئے ایک بہترین تحفہ ہے جس میں خالق کائنات کا خطبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات یعنی خطبہ تبوک، خطبہ سورج گرہن، خطبہ حجۃ الوداع، خطبہ منیٰ، خطبہ خدیر خم و دیگر خطبات شامل ہیں اور تقاریر علماء کرام میلاد مصطفیٰ، شان مصطفیٰ، ذکر مصطفیٰ، فضائل وکمالات مصطفیٰ، سیرت مصطفیٰ، معجزات مصطفیٰ ﷺ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا مقصد، توحید و رسالت کا مفہوم کلمہ طیبہ کی روشنی میں اور خطبات جمعۃ المبارک وعیدین ونکاح اور نکاح پڑھانے کا طریقہ بھی شامل ہے۔ تقریریں پرکیف وجد آفریں اور مدلل ہیں۔ نام علماء کرام اور مشائخ عظام جن کی تقریریں ہیں۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں، مولانا محبوب علی خاں قادری، فقیہ اعظم مولانا ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی، حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی، محدث اعظم مولانا سردار احمد قادری، علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی، مولانا محمد شریف نوری، مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی، مولانا مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی، مولانا الشاہ عبدالعلیم الصدیقی، حضرت پیر صاحب دیول شریف علیہم الرحمۃ

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ شاہدرہ لاہور کوڈ 54950

Marfat.com

ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقعہ پر اہم

تقریر

قائدِ اہلسنت حضرت علامہ الحاج
شاہ احمد نورانی
صدر جمعیت العلماء پاکستان

کلام اعلیحضرت مولا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ۔ سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی ۔ دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا ۔ نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس ۔ ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں ۔ شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جن کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات ۔ ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں ۔ سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل ۔ اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم ۔ وہ ملیح دلآرا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو ۔ نمکین حسن والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل ۔ ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی ۔ ان کا انکا تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی ۔ چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے ۔ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبِنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔اَلَّذِىْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَ تْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً ۔ تَمْشِىْ اِلَيْهِ عَلٰى ثَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِىْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرْ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا

Marfat.com

عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْحَبِيْبُ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

محبت سے پڑھیے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

صدر محترم گرامی قدر علماء کرام میرے محترم بزرگو، محترم بھائیو، محترم بہنوں اور عزیز نوجوانوں۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

مجھے آج انتہائی مسرت ہے اور خوشی ہے کہ ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس با برکت عظیم الشان جلسہ عام میں اللہ کے گھر میں ہمیں اور آپ کو شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ آپ بھی تکلیف فرما کر اس با برکت محفل میں شرکت کے لئے قرب و جوار سے دور دراز سے شرکت فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ میری اور آپ سب کی حاضری قبول فرمائے۔ آمین

Marfat.com

ابھی ابھی مجھ سے پہلے مقتدر علماء کرام اللہ رب العالمین جل جلالہٗ وعم نوالہٗ اور اس کے پیارے حبیب حضور پُرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک سے قلوب کو گرما رہے تھے ایمان کو تازہ کر رہے تھے اپنے ایمان افروز بیان سے مستفیض فرما رہے تھے۔ جو کچھ کے ہم نے سُنا جو کچھ بیان ہوا، اور جو کچھ کے بیان کیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو قبول فرما کر مجھے اور آپ کو سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اس شہر کی سرزمین پر ذکر مصطفیٰ کے اس بابرکت اجتماع منعقد کرنے پر میں منتظمین کو تمام معاونین کو اس کے سرپرستوں کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کہ ہمیشہ ہم سب کو ہمیشہ ایسے کار خیر میں نیک کاموں میں سبقت لے جانے کی عملی طور پر حصہ لینے کی اور دین کی بقا کے لئے جدوجہد کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کی یہ محفل مقدس ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد والا بیان ہمیشہ سے ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ ان کی آمد کا چرچا آسمانوں پر ہو رہا ہے۔ زمین پر بھی ہو رہا ہے عرش پر بھی ہو رہا ہے اور فرش پر بھی ہو رہا ہے۔ اور یہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ کسی کے چاہنے سے بند نہیں ہوگا بلکہ ہوتا رہے گا۔ اور ایسا ہوتا رہے کہ نہ چاہنے والے مٹتے رہیں گے ان کا ذکر مبارک بلند ہوتا رہے گا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداد
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

؎ عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش بہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

ہم الحمدللہ اس خطہ میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے پرچم کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ جھنڈے کو اٹھائے ہیں۔ الحمد للہ کہ مذہب اہل سنت و جماعت اس خطہ میں قائم ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس سرزمین پر اور اس خطہ پر مذہب اہلسنّت و جماعت کو ہمیشہ قائم فرمائے گا اور قائم رکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مسلمانوں کی حیثیت سے اور اہل سنت و جماعت کی حیثیت سے بہت سے اختلافات ہیں۔ اہل سنت و جماعت میں تو نہیں لیکن کچھ لوگ ہم میں ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو کہ ہم سے کٹ کر علیحدہ ہونا چاہتے ہیں کچھ اس قسم کی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ جو آپ کے بزرگوں نے نہ سنیں اور کبھی آپ نے نہ سنیں اس قسم کی باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان کو دیکھنے کے بعد آپ کو بھی افسوس ہوتا ہے اور آپ کو خیال آتا ہے کہ یہ بات پہلے تو نہ تھی اب کیوں ہو گئی۔ کچھ ایسی ہی باتیں جن باتوں کہ ہم سنتے ہیں تو سننے کے بعد دیکھتے ہیں اور دیکھنے کے بعد رنج ہوتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے مثلاً کسی جگہ پر لوگ نماز پڑھتے ہیں بڑے آرام سے سو سال ہو گئے۔ نماز پڑھتے بڑے اطمینان سے ایسے طریقے سے نماز پڑھتے ہیں جو طریقہ مسنون ہے اور جو طریقہ ہمیں سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا لیکن بعض لوگ کچھ اس طریقے سے نماز پڑھنے لگے ہیں کہ وہ مردوں کی طرح ہاتھ باندھنے کی بجائے وہ عورتوں کی طرح ہاتھ باندھنے لگے ہیں۔ جب ان کو دیکھتے ہیں تو بڑا رنج ہوتا ہے۔ رنج یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ باندھے جاتے

Marfat.com

ہیں۔مردوں کے ناف کے نیچے اور عورتیں ہاتھ باندھتی ہیں سینے کے اوپر تو مرد کو سینے پر ہاتھ باندھنے کی کیا ضرورت ہے؟ بھلا مرد اگر ہاتھ باندھے گا۔تو مردوں کی طرح ہاتھ باندھے گا۔مرد کے پاس کیا چیز ہے جس کو وہ شرم کی وجہ سے چھپائے تو بعض لوگوں کو یہ دیکھا کہ وہ عورتوں کی طرح ہاتھ باندھتے ہیں تو افسوس ہونے لگا۔

اب جب لوگ دیکھنے لگے تو ان کو رنج ہونے لگا یہ کیا مصیبت ہے یہ کیا ہو رہا ہے کہ مرد عورتوں کی طرح نماز پڑھنے لگے۔لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اس کے بعد جو دیکھا کہ لوگ ٹانگیں چیڑی کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔خیال آتا ہے کہ ٹانگیں چیڑی کرنے کی کیا بیماری ہے کیا مصیبت ہے کہ جس وجہ سے آدمی کو ضرورت پیش آئی کہ وہ ٹانگیں چیڑی کر کے نماز پڑھے؟ آدمیوں کو بھی تکلیف دے خود بھی تکلیف میں کھڑا ہو۔نہ خود کو چین ملے نہ دوسروں کے چین لینے دے۔

بعض لوگوں کو خیال ہوتا تھا کہ معلوم نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سنتا ہے یا نہیں یا اونچا سنتا ہے۔معاذ اللہ ان کا خدا اونچا سنتا ہوگا تو انہوں نے زور سے مسجد کے آدمیوں کو بھی سنانا شروع کر دیا معلوم نہیں کہ وہ حلق پھاڑنا چاہتے ہیں۔حلق کو مس کرنا چاہتے ہیں۔کچھ سننا چاہتے ہیں کچھ بولنا چاہتے ہیں۔اس قسم کی باتیں اس علاقہ میں سننے میں آنے لگیں اور فتنہ وفساد اس علاقہ میں اٹھنے لگا۔اللہ رب العالمین جل جلالہٗ وعم نوالہ نے یہ قرآن مجید اور فرقان حمید ہم کو دیا اور قرآن مجید میں صاف صاف اللہ کے حبیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ببرکات کے صدقے میں ہمیں ایسی کتاب ملی ہے جس میں چاہیں آپ

Marfat.com

دیکھ لیں جب چاہیں آپ پڑھ لیں۔

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا وَّمَا یُضِلُّ بِہٖ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۔ اس سے ہدایت بھی لوگ پاتے ہیں اور گمراہ بھی ہوتے ہیں۔اسی قرآن سے گمراہی بھی ملتی ہے اسی قرآن سے ہدایت بھی ملتی ہے لیکن گمراہی کس کو ملتی ہے گمراہی اس کو ملتی ہے جس کی قسمت میں گمراہی اور بدنصیبی لکھی گئی ہے اور جس کی قسمت میں اللہ جل جلالہ نے اپنے نور کے پردے اٹھا دیے وہ جمال نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل روشن ومنور کر لیتا ہے رب العالمین اس کے لئے ہدایت کے دروازے کھول دیتا ہے قرآن مجید فرقان حمید جو ہے اس میں رب العالمین جل جلالہ نے کیا فرمایا۔اب عموماً ایسا ہوتا تھا کہ جہاں یہ بیماری ساتھ پھیل رہی تھی ان کے ساتھ میں یہ بیماری بھی آ گئی مثلاً اگر کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا تو بجائے اس کے لوگ محبت کے ساتھ درود پڑھیں بجائے اس کے کہ ان کے دل کھل جاتے اور ان کے دل روشن ہو جائیں اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل الٹ گئے ہیں اور ان پر بہت بڑا عذاب الٰہی نازل ہو گیا ان کو رنج ہوتا ہے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رنج ہوتا ہے وہ شافع یوم النشور وہ روز جزا کے مالک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن کا ذکر زمین پر رحمت، آسمانوں پر رحمت سارے عالم میں رحمت اور خود خدا جن کا ذکر فرمائے ان پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر بعض لوگوں کے دل میں رنج ہوتا ہے ایمان والا جب ذکر مصطفیٰ کو سنتا ہے ایمان حضور پرنور صلی اللہ کے ذکر کو سنتا ہے تو اس کا ایمان روشن ہو جاتا ہے اس کے دل کی کلیاں کھل جاتی ہیں وہ خوشی کے مارے درود شریف پڑھنے لگتا ہے اور بے ایمان کے سامنے

Marfat.com

جہاں ذکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔اس کو رنج پہنچتا ہے اس کو تکلیف ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیماری لگ رہی ہے ذکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رب العالمین کس انداز میں کرتا ہے اب ذرا غور کرو۔اگر ہم اور آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چھوڑ دیں چھوڑ دو کوئی بات نہیں ان کا کوئی نقصان نہیں اگر ساری دنیا مل کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چھوڑ دے اور سارے زمین والے مل کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چھوڑ دیں چلو بھئی گھروں میں مت کرو۔نہیں کریں گے' مولود بند کردو بند کردیا۔مجالس بند کردو بند کردی کیوں اسی لیے کہ حضور کا ذکر نہیں چاہیے۔پھر کیا ہوگا گھروں میں ذکر بند کردو بند نہیں ہوتا کیسے نہیں ہوتا مساجد میں مت کرو مدارس میں مت کرو کہیں مت کرو مگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یہاں سب کہیں سے مٹا دو تو مسجد میں خدا کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ہوتا ہے مسجد میں تو ہو رہا ہے مسجد میں اگر اذان ہوگی تو نام پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیا جاتا رہے گا تو اس کو بھی ختم کردو چلو بھئی اذانیں بھی بند کرادو جب اذان والے نے اذان بند کردی تو یہ مسئلہ شریعت کا ہے کہ کسی جگہ پر لوگ اذان دینا بند کرا دیں تو ان کو قتل کرنا جائز ہو جاتا ہے ہمارے محدثین یہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی جگہ پر مسلمان یہ کہہ دیں کہ ہم اذان نہیں دیتے اور اذان دینا بالکل بند کرا دیں تو ان مسلمانوں کو قتل کرنا جائز ہو جائے گا۔حالانکہ مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔کتنا احترام ہے اذان کا۔اگر کسی نے اذان ہی بند کردی تو چلئے ہاں اگر اذان بند کرنے کے بعد کسی نے نماز پڑھی۔جب نماز پڑھو گے تو نماز میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجا جائے گا۔تو نماز میں سے سلام بھی

Marfat.com

نکال دو۔تو وہ بھی نکل گئی۔پھر کیا ہوا نمازیں بند کردیں تو نمازیں بھی بند کر دو۔جب اذان بند کردی تو نمازیں بھی بند کردو۔اب اگر قرآن شریف کھول کر دیکھو تو اس میں بھی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہورہا ہے تو قرآن بھی بند کرو۔اذان بند ہوگئی قرآن بھی گیا۔نمازیں بھی گئیں۔حج بھی بند کردو اس میں بھی اللہ کے حبیب کا ذکر ہورہا ہے چلو وہ بھی بند کردیا۔سب کچھ بند کرنے کے بعد کہاں کہاں بند کرو گے ہر جگہ بند کرو تو جس جگہ سے حضور کا ذکر اٹھ جائے گا وہاں سے اسلام بھی اٹھ جائے گا ایمان بھی اٹھ جائے گا۔چلو ساری دنیا سے ذکر بند کردو ساری دنیا میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بند ہوگیا۔رب العالمین فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہیں گے اللہ کو کون بند کرے گا۔فرشتوں کو کون بند کرے گا؟

بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

دنیا والے ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بند کردیں۔دنیا والے سارے مل کر حضور کے ذکر کو بند کر دیں۔ساری کی ساری مسجدوں کو بند کر دو۔اللہ کے محبوب کے ذکر کو بند کر دو جو کر سکتے ہو کر دکھاؤ کہاں تک بند کرتے رہو گے۔اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا رہے گا۔اس کے فرشتے ذکر فرماتے رہیں گے۔اور سارے عالم میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوتا رہے گا۔کیونکہ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے کسی آدمی نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا۔دنیا کے کسی ٹھیکیدار نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا۔دنیا کے کسی بادشاہ نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا۔رب العالمین فرماتا

Marfat.com

ہے۔آپ کے ذکر کو اے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے خود بلند کیا۔
اب بولو جس کے ذکر کو رب العالمین خود بلند کرے اس کو کون مٹا سکتا ہے۔کوئی نہیں مٹا سکتا۔سبحان اللہ تو میں عرض کر رہا تھا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر۔اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا سایہ تجھ پر ذکر اونچا اور بول ہے بالا تیرا

اس کا نتیجہ یہ نکلا جس کا ذکر اللہ نے بلند کیا۔اس کا ذکر یہاں بھی اونچا ہے۔اور آخرت میں بھی اونچا رہے گا۔پڑھئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

دنیا میں دیکھا ہوگا۔جس سے آدمی کی محبت ہو۔اس کا ذکر ہمیشہ کرتا ہے مثلاً آپ کو اپنے بیٹے سے محبت ہو تو آپ کیا کہیں گے۔میرا بیٹا ایسا ہے اس طرح کھانا کھاتا ہے اس طرح سے پھرتا ہے اس طرح سے چلتا ہے۔ہر آن اس کا ذکر ہو رہا ہے کیونکہ اس سے محبت ہے محبت کا یہ نتیجہ ہے۔جس سے ہوتی ہے اس کا ذکر کرتے ہیں۔جس طرح آدمی کو اپنی چیز سے محبت ہوتی ہے ہر آن ذکر کیا کرتا ہے۔یہ قاعدہ ہے آپ کو اپنے دوست سے محبت ہے آپ دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی جس سے ملاقات ہو رہی ہے آپ کہہ رہے ہیں کہ میرا دوست ایسا ہے فلاں آدمی جو اس نے مجھ کو بہت محبت ہے۔اس میں یہ خوبیاں ہیں۔یہ تعریف ہے۔اس کی اتنی ڈگریاں ہیں۔اتنی سندیں

Marfat.com

ہیں۔وہ یہ کام کرتا ہے وہ ایسا ہے وہ ویسا ہے جتنی تعریف آپ کر سکتے ہیں اتنی تعریف آپ کریں گے اور کوئی آدمی یہ آکر کہے کہ میاں جب دیکھو آپ اسی کا ذکر کرتے رہتے ہیں تو آپ جواب میں کیا کہیں گے تو آپ جواب میں یہ کہیں گے کہ محبت جس سے ہوتی ہے اسی کا ذکر کرتے ہیں۔ہمیں جس کی محبت ہے ہم اس کا ذکر کریں گے۔آپ کو کیا مطلب ہے؟ آپ نہ سننا چاہتے ہو تو نہ سنو دیکھو اگر بیٹے کی تعریف اگر باپ کر رہا ہے کوئی آدمی آکر یہ کہے کہ آپ ہر وقت اپنے بیٹے کا ذکر کرتے رہتے ہین۔جس وقت دیکھو اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں تو آپ کیا کہیں گے اگر آپ اس کو نہیں سننا چاہتے ہیں تو جاؤ یہاں سے مت سنو مگر ہم کو تو اپنے بیٹے سے محبت ہے اس کی ادائیں پیاری ہیں اس کا چلنا ہمیں پیارا ہے اس کا بیٹھنا ہمیں پیارا ہے۔اس کا گھومنا ہمیں پیارا ہے ہم تو اس کا ذکر کرتے رہیں گے تم نہ سننا چاہتے ہو تو نہ سنو یہی جواب ہوگا ایک آدمی آیا کہنے لگا آپ تو ہر وقت اپنے دوست کی تعریف کرتے رہتے ہیں جواب کیا ہوگا بات اصل یہ ہے ہمارا دوست قابل تعریف ہے ہم اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ہمیں اس کی باتیں اچھی لگتی ہیں ہمیں اس کا چلنا اچھا لگتا ہے ہمیں اس کا پھرنا اچھا لگتا ہے اس کی ہر بات اچھی لگتی ہے اسی لئے ہم اس کا ذکر کرتے ہیں ہم کو اس سے محبت ہے جس چیز کی محبت ہوتی ہے آدمی اسی کا ذکر کرتا ہے اور کرتا رہے گا جس چیز کی محبت ہوگی اس کا چرچا کرے گا جس چیز کی محبت ہوگی اس کو بیان کرے گا۔سبحان اللہ۔

اب دیکھو رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ کہاں چرچہ کرتا ہے دنیا میں بھی رب العالمین نے کہاں بیان فرمایا اور کیا بات بیان فرمائی۔بات یہ ہے بات

Marfat.com

بہت سمجھنے کی بات ہے اور بہت ٹھنڈے دل سے سوچنے اور سمجھے کی ہے۔اس کو اچھی طرح سے سمجھ لو۔اچھی طرح سوچ لو کیوں کہ بات سوچنے اور سمجھنے کا بار بار اس علاقہ میں موقع نہیں ملتا ہے لیکن ایک بات جو آپ سن لیں اس کو ذہن میں رکھیں اور اس پر غور کریں کہ یہ بات کیسے کہی گئی کیوں کہی گئی اور کہاں کہی گئی سمجھ میں آتی ہے یا نہیں اور اس پر اچھی طرح سے غور کریں جو باپ کا بچہ جس سے باپ محبت کرتے ہیں تو اس کا ہر ہر جگہ چرچا بھی کرتے ہیں۔ہر ہر جگہ ذکر بھی کر رہے ہیں اور جہاں آپ کے بچہ کا ایک سال پورا ہوا تو آپ نے فوراً بازار سے سیب منگوایا محلے کے بچوں کو بلایا محلے کے بچوں کو بلانے کے بعد ان کو جمع کرنے کے بعد آپ نے تقسیم کیا آنے والے کسی آدمی نے کہا تم ہر وقت اپنے بیٹے کا ذکر کرتے رہتے تھے اب تم یہ سیب کیوں منگوائے ہیں۔اس لئے آج اسے ایک سال ہوگیا۔ہاں تقریبیں بھی ہو رہی ہیں برس دن بھی منایا جارہا ہے۔اچھا یہ بات ہے تقریبیں بھی ہو رہی ہیں۔برس دن بھی منایا جارہا ہے چلو اچھا ٹھیک ہے لیکن یہ محلے کے بچوں کو کیوں بلایا جارہا ہے۔یہ پارٹی کیوں ہو رہی ہے۔محلے کے بچے اس سے محبت کرنے والے بچے اس کے ماننے والے بچے اس کے چاہنے والے بچے اس کے دوست ہیں۔بچے جتنے بھی ہیں ان سب کو جمع کیا ہے تاکہ وہ بھی پیدائش کی خوشی منائیں۔سب محبت والوں کو جمع کرلیا کبھی آپ نے کسی سے یہ سنا کہ اپنے بچے کا سال دن مت منایا کرو کہ یہ شرک ہے یہ بدعت ہے کبھی نہیں ایسا فتویٰ نہیں چلتا۔سال دن منانے پر برس دن منانے پر بچوں کو جمع کر کے سیب منگانے پر سیب بانٹنے پر کچھ نہیں ہوتا کیونکہ ان کے بچوں کو بھی جا کر کھانے

ملتے ہیں کچھ نہیں کہتے سب چلتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ بھئی منع کیوں نہیں کرتے۔ تم نہیں کرتے وہ خود کرتے ہیں۔ بچہ کی سالگرہ بھی کرتے ہیں اور ہر سال گرہ کے موقع پر پانچ روپیہ یا پچیس روپے سو روپے خرچ کرتے ہیں۔ شیرینی بانٹتے بھی ہیں کھاتے بھی ہیں سب کچھ کرتے ہیں تو دنیا والے جس سے محبت کرتے ہیں۔ اسی کی سالگرہ مناتے ہیں۔ دوست اپنے دوست کی سالگرہ مناتا ہے بیٹا باپ کی سالگرہ مناتا ہے۔ باپ بیٹے کی سالگرہ مناتا ہے۔ میں نے کہا کیوں؟ اس لیے کہ محبت ہے اور جب ہم کہتے ہیں۔ آج سالگرہ ہو رہی ہے۔ کس کی سالگرہ۔ ان کی سالگرہ۔ چلئے یہ بچہ پیدا ہوا تھا۔ محلّہ میں محلے والے اس کی سالگرہ منا رہے ہیں۔ عزیز رشتہ دار اس کی سالگرہ منا رہے ہیں اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ آج وہ پیدا ہوئے تھے کہ جن کی پیدائش کے سبب سے اللہ نے فرمایا۔

آج میں ان کو پیدا کر رہا ہوں۔ اگر یہ پیدا نہ ہوتے تو تم بھی سب کے سب پیدا نہ ہوتے۔ آج میں ان کو پیدا کر رہا ہوں کہ جو تم کو نعمت ملی ہے۔ کان کی آنکھ کی، ناک کی، روح اور دماغ کی چلنے اور پھرنے کی ہر قسم کی اور زمین کی چاند اور سورج کی دین اور دنیا کی سب کی سب نعمتیں اگر یہ بچہ پیدا نہ ہوتا تو میں کچھ بھی نہ دیتا۔ آج ان کو پیدا کر رہا ہوں کہ اگر یہ پیدا نہ ہوتے۔ مَاخَلَقْنَا الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ تو میں زمین اور آسمان کو بھی پیدا نہ کرتا اگر یہ پیدا نہ ہوتے تو۔ مَاخَلَقْنَا الْاَفْلَاكَ آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ فرشتوں کو پیدا نہ کرتا۔ عرش کو پیدا نہ کرتا زمین کو پیدا نہ کرتا۔ نہ زمین ہوتی، نہ آسمان ہوتا نہ چنیں ہوتا نہ چناں ہوتا۔ کچھ بھی نہ ہوتا۔ رب العالمین نے فرمایا۔ اے پیارے حبیب

Marfat.com

(صلی اللہ علیہ وسلم) تم پیدا ہوگئے تو سارے جہانوں کو پیدا کردیا۔ حضور کی پیدائش ہورہی ہے۔ حضور کی سالگرہ منائی جارہی ہے۔ سبحان اللہ بیٹے کی سالگرہ منانے پر خوشی اور جب ان کی سالگرہ منائی جائے اور جب ان کا برس ڈے منایا جائے۔ جن کے برتھ ڈے کے صدقے میں میرا اور تمہارا برتھ ڈے ہوگیا۔ حضور کے برتھ ڈے کے صدقے میں میرا اور تمہارا برتھ ڈے ہورہا ہے اگر حضور پیدا نہ ہوتے تو نہ دن ہوتا اور نہ رات ہوتی تو آج اگر حضور پُرنور انیس الغریبین غریبوں کے داتا محمد رسول اللہ ﷺ کا میلاد شریف (میلاد کے معنی پیدائش) منایا جارہا ہے تو لوگ کیا کہتے ہیں کہ یہ تو شرک ہورہا ہے یہ بدعت ہورہی ہے۔ بیٹے کی پیدائش پر یہ نہیں کہتے کہ بدعت ہورہی ہے، یہ شرک ہورہا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر کہتے ہیں کہ یہ شرک ہورہا ہے یہ بدعت ہورہی ہے۔ فتو سے چل رہے ہیں مسلمانوں کو کافر اور مشرک بنایا جارہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم مشرک بناتے ہیں، تو ہم نہیں بناتے، لوگ کہتے ہیں ہم کو کہ ہم مشرک ہیں۔ کیوں اس لیے کہ ہم مولود پڑھتے ہیں۔ قیام کرتے ہیں۔ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ لوگ ہم کو مشرک بناتے ہیں۔

حضور کی پیدائش پر شرک کا فتویٰ بھی چل رہا ہے اور بدعت کے بھی فتوے بھی چل رہے ہیں مشین چل رہی ہے کفر کی۔ مسلمانوں کو کافر و مشرک بنایا جارہا ہے لوگ کہتے ہیں کہ تم مشرک کیوں بناتے ہو ہم تو نہیں بناتے لوگ کہتے ہیں ہم کو کہ مشرک ہیں اس لیے کہ ہم مولود پڑھتے ہیں ہم قیام کرتے ہیں فاتحہ پڑھتے ہیں ہم سلام پڑھتے ہیں۔ تو ہم کو لوگ مشرک بناتے ہیں۔ دیکھو خود سالگرہ اپنے بیٹے کا مناتے ہیں۔ خود سال ڈے اپنے بھائی کا مناتے ہیں۔ باپ کی

Marfat.com

سالگرہ منائیں اور دوسرے دوستوں کی سالگرہ منائیں تو اچھے ہیں۔ سب کچھ ٹھیک ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود کریں، برتھ ڈے منائیں تو ہم ہوگئے مشرک۔ اب ذرا غور تو کریں۔ تو محبت جس سے ہوتی ہے اس کا ذکر بھی ہوتا ہے اس کا چرچہ بھی ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنے بیٹے سے زیادہ محبت ہے اپنی ماں سے زیادہ محبت ہے اپنے باپ سے زیادہ محبت ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا کی ساری محبتیں قربان ہیں ماں بھی قربان باپ بھی قربان۔ عزیز بھی قربان بھائی بھی قربان، رشتہ دار بھی قربان سب کے سب قربان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کملی والے آقا پر، چاہے کسی کا ذکر نہ ہو، چاہے کسی کی سالگرہ نہ ہو، اگر سالگرہ منائی جائے، برس ڈے منایا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منایا جائے، اس لیے کہ ان کے صدقے میں ہم پیدا ہوئے ہیں۔ ہم وجود میں آئے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ بچے کی محبت کی وجہ سے دل کھول کر اتنا پیسہ خرچ کیا اور اگر کوئی دوست آیا تو اس نے دیکھا اور کہا کہ بچہ بہت اچھا ہے آپ کا بچہ بڑا قابل تعریف ہے صاحب۔ آپ کا بچہ ترقی کر رہا ہے خوش ہوگئے۔ صاحب آپ کا بچہ..... بڑی تعریف ہو رہی ہے بچہ کی۔ اور جو صاحب بیٹے کی تعریف سن رہے ہیں۔ ان سے کہا جائے کہ حضور پُرنور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے زمینوں اور آسمانوں کا علم۔ اٹھارہ ہزار عالم ہیں تو ان کا علم سولہ ہزار عالم ہوں تو ان کا علم بیس ہزار عالم ہوں تو ان کا علم عرشیوں کے وہ آقا تھے۔ فرشیوں کے وہ داتا تھے۔ مصطفےٰ تھے پیارے تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو صاحب کا دل چھوٹا

Marfat.com

ہوگیا منہ سوکھ گیا بچے کی تعریف سنکر خوش ہورہے ہیں اور جن کے صدقے میں بیٹا مل رہا ہے ان کی جب تعریف ہوگئی تو دل سوکھ گیا۔ کیا بات ہے محبت نہیں ہے۔ خدا کی قسم اگر محبت ہوتی تو محبت کے معنی یہ ہیں کہ جب اللہ کے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے تو مسلمان کا دل کھل جائے۔ چہرہ روشن ہو جائے اس لیے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہورہا ہے۔ اس کا دل چاہتا ہے تو بے اختیار زبان سے چلانے لگتا ہے بے اختیار زبان پر حضور کا نام آنے لگتا ہے۔ بے اختیار ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہے اور درود پڑھنے لگتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ۔

تو چاہئے کہ میلاد کیا جائے کیا اللہ نے بھی کبھی حضور کا ذکر کیا ہے۔ اب لوگ تو یہ پوچھا کرتے ہیں کہ کہیں اللہ نے بھی کیا کہ اس طرح جو یہ مجلس بیٹھتی ہے جس طرح یہ آدمی بیٹھتے ہیں جس طریقے سے بیٹھ کر بیان شروع کرتے ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہوتا ہے۔ حضور کی فضیلت بیان ہوتی ہے کیا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کیا اللہ نے بھی کیا ہے۔ تو قرآن میں بھی لکھا ہوگا تو بتاؤ۔ اگر صحابہ نے کیا ہے تو حدیث پاک میں لکھا ہوگا۔ تو حدیث سے پوچھ لیں۔ ہاں ہاں اور اگر ائمہ عظام نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہوگا تو ان کی کتاب میں لکھا ہوگا۔ مثلاً درمختار شامی، ہدایہ بہار شریعت میں ہوگا۔ تو چلو پہلے قرآن کریم سے سن لیں۔ حضور کے دنیا میں آنے

سے پہلے آ سلمانوں میں کیا ہوتا تھا۔ معلوم کریں رب العالمین جل جلالہ، وعم نوالہ، سے تو قرآن مجید کے تیسرے سپارے سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی آیت نمبر ا کیاسی میں رب العالمین جل جلالہ، وعم نوالہ، ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ

زمین پیدا نہیں ہوئی تھی آسمان پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جیسا کہ آج تم دیکھ رہے ہو۔ نہ زمین پر بہار تھی نہ آسمان پر بہار تھی۔ کیا ہوا کانفرنس ہوئی۔ مجلس ہوئی جلسہ ہوا۔ سبحان اللہ کہاں بیان ہے اس کا قرآن شریف میں۔ قرآن کو مانتے تو سب ہیں۔ ارے میں نے دیکھا ہے وہ کہتے ہیں ہم بھی مانتے ہیں۔ ہاں قرآن ہے۔ ارے جب مانتے ہو تو یہ آیت بھی قرآن میں لکھی ہے جس کو تم مانتے نہیں۔ جانتے تو ہیں مگر مانتے نہیں۔ جانتے تو ہیں قرآن شریف میں ہے لیکن مانتے نہیں اور اگر مانتے ہیں تو کیسے۔

یُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَیَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ

بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کتاب کو جھٹلاتے ہو۔ بعض توریت پر ایمان لائے تھے اور بعض توریت پر ایمان نہیں لائے تھے۔ یہ یہودیوں کی صفت تھی تو جو بات اپنے مطلب کی ہے اس کو پڑھتے ہیں اور جو مطلب کی نہ ہو اس کو نہیں پڑھتے نہ سننا چاہتے ہیں نہ دیکھنا چاہتے ہیں تو سنو۔ سننے والے سنیں اور ٹھنڈے دل سے سنیں جل جلالہ، وعم نوالہ، ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ

امام اہل سنت سیدی و مرشدی اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں مجدد دین وملت

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ترجمہ ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ، وعم نوالہ، نے لوگوں کو بلایا لوگوں میں کون احمد نورانی نہیں۔ عبدالرحمٰن نہیں، عام آدمی نہیں۔ کوئی نہیں، کون تھا آدمیوں کو بلایا بہت بڑا جلسہ کیا اللہ اکبر کون تھا جس کو اللہ نے بلایا آؤ بھئی سب بیٹھ جاؤ بات سنو کس کو بلایا کیا بات ہو رہی ہے خاص بات ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ نے کانفرنس کی کس کس کو بلایا ہے۔ کون کون لوگ ہیں۔ بدھو خاں نتھو خاں کوئی نہیں۔ ہم جیسے کوئی نہیں عام عالموں کا مجمع نہیں۔ جاہلوں کا مجمع نہیں، صوفیوں کا مجمع نہیں، درویشوں کا مجمع نہیں، تاجروں کا مجمع نہیں، پیسے والوں کا مجمع نہیں، پیسے والے آدمی نہیں، بڑے بڑے سوداگر لوگ نہیں، کون تھا کس کو بلایا کس نے بلایا کیوں بلایا کب بلایا۔ میرے تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بلایا۔ میرے تمہارے دنیا میں آنے اور دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے بلایا اور کہاں اس کا ذکر کیا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ یاد کیجئے اللہ جل جلالہ، وعم نوالہ، نے ایک مجلس میں بلایا۔ وعدہ لینے کے لیے بلایا اقرار کرنے کے لیے بلایا پابند بنانے کے لیے بلایا، عہد و پیمان لینے کے لیے بلایا کون لوگ تھے تاجر نہیں تھے سوداگر نہیں تھے کوئی عام عالم بھی نہیں تھے، صوفی بھی نہیں تھے جاہل بھی نہیں تھے درویش بھی نہیں تھے کوئی نہیں تھے کون تھے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش سب نبیوں کو بلایا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام نبیوں کو بلایا آسمانوں کے اوپر مجمع لگایا۔ اور عرش اعظم کے پاس مجمع لگایا اور سب نبی آ گئے۔ سب نبی آ کر باادب بیٹھ گئے اور فرمایا اے نبیو!

Marfat.com

تم کو اب دنیا میں جانا ہے۔ اب ہم دنیا کی پیدائش فرما رہے ہیں اور حضرت آدم اب جب دنیا میں تشریف لے جائیں گے تو دنیا بڑھے گی نسل بڑھے گی اس کے بعد نبیوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ حضرت آدم کے بعد حضرت نوح علیہ السلام حضرت نوح کے بعد یہ اور ان کے بعد یہ۔ تمام نبیو! سن لو! سب سرکاری حکم سن لیں۔ اللہ تعالیٰ حکم سنا رہا ہے۔ سب نبیوں کو۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوں گے۔ کیسا برکت والا مجمع ہوگا۔ سبحان اللہ! یہاں تو ہم آپ مجمع لگاتے ہیں وعظ سناتے ہیں اور وعظ سنتے ہیں اور وہاں اللہ تعالیٰ نے مجمع لگایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ جب میں تم کو کتاب دوں گا حکمت دوں گا اور پھر دنیا میں جب تم کو کتاب مل جائے گی حکمت مل جائے گی۔ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ تو یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ رب العالمین نے ارشاد فرمایا دیکھو یہ نہ ہوتے تو تم بھی نہ ہوتے۔ نبیوں سے فرمایا گیا کہ تم بھی نہ ہوتے تو معلوم ہوا کہ نہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوتے اور نہ ایک لاکھ ستر ہزار ہوتے۔ کچھ نہ ہوتا ہم اور تم بہت دور کی بات۔ دیکھو ان کا مرتبہ یہ ہے کہ جن کے صدقے میں نبی بن گئے اگر وہ تشریف نہ لاتے تو نبی نہ ہوتے ضرورت ہی نہیں ہوئی کسی کی۔ جن کے صدقے میں دنیا میں نبی تشریف لائے تو نبی ان کی عزت کریں اور نبی ان کا احترام کریں اور نبیوں کے سامنے ان کا بیان ہو اور اللہ تعالیٰ نبیوں کے سامنے ان کا تذکرہ کرے اور ہماری کوئی قیمت نہیں۔ ہم کسی کے لائق نہیں ہمارا کوئی رتبہ نہیں ہماری کوئی بات ایسی نہیں ہے اور اب ہم کیا کہیں گے کہ حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم تو ہم جیسے بشر تھے۔ معاذ اللہ ہم ایسا کہیں ہم یوں کہیں اور اس طرح سے کہیں اور بات یہی ہے کہ ایک آیت یاد کر لی ہے قرآن شریف کی اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اسی پر اشتہار بھی چھپتے ہیں اسی پر کتابیں چھاپتے ہیں۔ اسی پر وعظ کرتے ہیں اور اسی کو پڑھتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ پورے قرآن پاک میں یہی آیت یاد رہ گئی ہے۔

میرے بھائیو! تم اتنی سی بات سمجھ لو کہ خود اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہیں کہا۔ یہ بات یاد رکھنا صرف اتنی سی بات ہے اس کو ذہن میں رکھ لینا کام آئے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں کہا کہ تم بشر ہو۔ بشر نہیں کہا اور بشر محمد نہیں ہا یہ قرآن میں نہیں ہے۔ تو آپ کہیں گے صاحب یہ آیت جو ہے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ تو یہ آیت اللہ تعالیٰ نے کہی ہے ہاں اللہ تعالیٰ نے تو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ارشاد فرماتا ہے: یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔

روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ شاہد بنا کر بھیجا۔ حاضر بنا کر بھیجا، ناظر بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن میں یٰٓاَیُّھَا الْبَشَرُ

بشر کہہ کر خطاب نہیں کیا۔ ہم تم کو بلاتے ہیں کہ اے بشر ذرا بات سننا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے نہیں کہا اور اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا مطلب یہ ہے کہ اے

محبوب تم کہو کہ میں بشر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا آپ کہہ دیجئے کیوں کہہ دیجئے کیونکہ لوگوں کو دھوکہ نہ ہونے پائے۔ کہیں آپ کا معجزہ دیکھ کر لوگ آپ کو خدا کا بیٹا نہ کہنے لگیں۔ آپ کہہ دیجئے میں بشر ہوں مگر بشر کیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ نہیں فرمایا کہ اے بشر قرآن لے لے۔ اے بشر مسلمانوں سے یہ کہہ دے۔ اے بشر! یہ پیغام مسلمانوں کو پہنچا دے۔ پورے قرآن میں کہیں یہ نہیں ہے۔ سنو اللہ تعالیٰ کیسے پکارتا ہے اللہ تعالیٰ کیسے بلا رہا ہے۔

حضرت عمر کون تھے۔ اس زمانے میں حضرت عمر خلیفۃ المسلمین خلیفہ دوئم خلافت کر رہے تھے۔ کیا محبت تھی کملی والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے۔ خلیفہ تھے۔ ایران کی بادشاہت۔ مصر کی بادشاہت ان کے قبضے میں تھی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کے بیٹے نے عرض کی ایسا کہہ رہے ہیں۔ اور امام حسن بھی موجود تھے فرما رہے ہیں کہ تو بھی ہمارا غلام اور تیرا باپ بھی ہمارا غلام۔ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا: کیا بات ہے؟ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو فرما رہے ہیں کہ تو بھی ہمارا غلام اور تیرا باپ بھی ہمارا غلام۔ فرمایا: جاؤ امام حسین سے پوچھو کیا واقعی تم نے ایسا کہا بولے بے شک میں نے ایسا ہی کہا ہے تو واقعی میں نے ایسا فرمایا ہے بولے سبحان اللہ! ارے بھئی ایک کام کروان سے جا کر لکھوالاؤ کیا لکھوالائیں۔ ہاں لکھوالاؤ کہ تو ہمارا غلام ہے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ لکھ کر دیدیں تو ان کے لکھے ہوئے کو اپنے ساتھ قبر میں لے جاؤں گا۔ اور جب فرشتے پوچھنے کے لیے آئیں گے تو کہوں

Marfat.com

گا کہ میں تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا غلام ہوں۔ یہ ان کو غلامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر تھا۔

محمد کی غلامی سند ہے آزاد ہونے کی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی سند اگر کسی کو مل جائے۔ حضور کی غلامی کا ٹپکا اگر کسی کو مل جائے تو جہنم سے آزاد ہونے کی سند مل گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اگر مل گئی تو جنت میں جانے کا پروانہ مل گیا۔ جنت میں جانے کا ٹکٹ مل گیا۔

؎ محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی

اور خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

توحید خدا کی مل جائے گی۔ غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ امیر المومنین جانشین رسول خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کریں۔ غلام ہونے پر خادم ہونے پر نوکر و چاکر ہونے پر فخر کریں۔ یہ کون تھے یہ صرف امیر المومنین نہیں تھے۔ یہ صرف خلیفۃ المسلمین نہیں تھے۔ یہ صرف صحابی عمر بن خطاب نہیں تھے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کی شادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تھی۔ سسر ہونے کے باوجود خلیفۃ المسلمین ہونے کے باوجود امیر المومنین ہونے کے باوجود صحابی ہونے کے باوجود کہتے ہیں اگر وہ کاغذ مجھ کو مل جائے تو میں اس کو قبر میں لے جاؤں اور فرشتوں سے کہہ سکوں کہ میں ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا غلام تا کہ میری مشکلیں بھی آسان ہو جائیں اور حشر میں بھی چھٹکارا ہو سکے۔

Marfat.com

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی

غلامی کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر تم کو حضور کی غلامی کا پروانہ مل گیا تو یہ جان لو کہ جہنم سے آزاد ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے۔

دیکھئے کیا عجیب وغریب بات ہے آج کل کے لوگوں نے توحید کو یہ سمجھا ہے کہ اللہ جل جلالہ، وعم نوالہ، کو ایک مانا جائے اور جتنا ہو سکے نبی کی بے عزتی کی جائے نعوذ باللہ یہ توحید ہے آج کی توحید جتنا ہو سکے.....

آج کل لوگوں میں کیا ہے کہ جتنی نبی کی توہین کرو اتنی ہی توحید ہے۔ وہ خدا کی توحید نہیں ہے۔

نبی کی توہین کفر ہے نبی کی توہین سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے۔ نبی کی ذرا سی بے عزتی میں آدمی کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی منہ کالا ہو جاتا ہے توحید کے معنی کیا ہیں۔

توحید کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کو وحدہ لاشریک مانو اور اس کے نبی کو اس کا محبوب مانو اس کا محبوب جانو اور مانو تو جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور ان کی نفرت کو ظاہر کرتے ہیں تو یہ توحید نہیں کہلا سکتی اور توحید والی جماعت تو اہل سنت و جماعت والی جماعت ہے۔ اللہ کی توحید کے ساتھ ساتھ اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو بھی تھامے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہی بات دیکھئے۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے غلاموں جو تم لا کر دے سکتے ہو۔ مجاہدین کے لیے جہاد کے سامان کے لیے وہ لا کر دے دو۔ جو بھی دے سکتے ہو وہ لاؤ۔ حضرت عمر رضی

Marfat.com

اللہ عنہ، ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ خیال آیا کہ آج میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سبقت لے جاؤں گا۔ یہ خیال فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر گھر تشریف لے گئے اور گھر میں جتنا مال تھا جتنا سامان تھا۔ اس سب کا آدھا لیا۔ آدھا گھر چھوڑا اور آدھا سامان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ لیجئے حاضر ہے تو فرمایا۔

اے عمر یہ کتنا لائے ہو، تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر جتنا سامان تھا۔ اس سب کا آدھا حصہ کیا۔ آدھا گھر والوں کے لیے چھوڑا اور آدھا حضور کے لیے حاضر کر دیا۔

سبحان اللہ! اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضور نے فرمایا:

اے ابوبکر تم کیا لائے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر گیا اور جتنی چیزیں گھر میں تھیں۔ جو بھی چیزیں گھر میں تھیں۔ سب کی سب جمع کر کے لے آیا اور گلے میں بٹن لگے ہوئے تھے۔ بٹن کیسے لگے ہوئے ہیں۔ بٹن کاٹ کر حضرت ابوبکر صدیق نے یہاں کانٹا لگایا۔ ببول کا جو کانٹا ہوتا ہے تو اس کانٹے کو بٹن کی جگہ لگا لیا۔ تو فرمایا اے ابوبکر تم کیا لے آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ گھر میں تھا جھاڑ کر سب لے آیا۔ تو حضور نے فرمایا تم نے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے تو فرماتے ہیں حدیث شریف میں آتا ہے۔

"اے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کے لیے اللہ اور رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔"

Marfat.com

؎ پروانہ کو چراغ بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیئے ہے خدا کا رسول بس

سب سامان بارِ محمدی میں حاضر کر دیا۔ دیکھو یہ ہے صحابہ کا مسلمان ہونا میں نے گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا۔ رسول کو بھی گھر والوں کے لیے چھوڑا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ابوبکر سمجھتے تھے کہ میرے گھر بھی محمد رسول اللہ ہیں۔ میرے گھر پر بھی سایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ صحابہ یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے گھروں پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہے اور آج سمجھتے ہیں کہ اللہ ہے اور یہ رسول نہیں۔ حضرت ابوبکر کیا فرماتے ہیں کہ

صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

صدیق کے لیے اور صدیق کے گھر والوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہیں اور کچھ ضرورت نہیں۔ صحابہ کا ایمان یہ تھا اور صحابہ کے ایمان کی جان یہ تھی۔ جان کو مال کو سب کو قربان کر دیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے یا حضور اپنے گھر میں رہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صدیق اکبر کے گھر سے کیا تعلق۔ ہر وقت ان کے گھر نہیں رہتے تھے۔ لیکن جب حضرت صدیق نے یہ فرمایا۔

''کہ میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں۔'' معلوم ہوا کہ حضرت صدیق کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ گھر میں موجود ہیں۔ عقیدہ حاضر و ناظر حضرت صدیق کا بھی تھا۔ معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا اور عقیدہ رکھتے تھے کہ حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ جبھی تو ان کو اپنے گھر کے لیے چھوڑ آئے اور وہ مسجد میں باتیں کر رہے ہیں۔ صحابہ کا تو عقیدہ یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں اور اللہ رب العالمین کا کہنا ہے کہ حضور حاضر و ناظر ہیں۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ کہاں ہیں صاحب حاضر و ناظر۔ ارے یہ ایک معمولی مسئلہ ہے۔ ملک الموت ہر وقت حاضر و ناظر ہے۔ روح قبض کرنے والا فرشتہ ہر وقت حاضر و ناظر ہے۔ منکر نکیر سوال کرنے والے فرشتے ہر وقت حاضر و ناظر ہیں۔ شیطان ہر وقت حاضر و ناظر ہے۔ تو جب یہ تمام ملائکہ حاضر و ناظر اور یہ شیطان حاضر و ناظر تو سب سے اعلیٰ سب سے ارفع سب سے بالا سب سے اونچے سب سے نرالے کملی والے مصطفیٰ معراج کے دولہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں حاضر و ناظر نہیں۔ حاضر و ناظر ہیں اور ضرور ہیں۔ بہت آسان مسئلہ ہے۔ خواہ مخواہ وہ لوگ حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ خواہ مخواہ لوگ جھگڑا کرنے لگتے ہیں۔ بہت آسان بات ہے نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو نمازی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ پڑھ کر حاضر و ناظر سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ تم حاضر و ناظر سمجھو۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

سنی علماء کی تقریریں

(حصہ دوم)

ہدیہ ۱۵۰ روپے

مرتب: مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

یہ کتاب علمائے کرام و طلباء واعظین، مبلغین اور باذوق سنی حضرات کیلئے ایک بہترین تحفہ ہے جس میں ظہورِ مصطفیٰ، ذکر مصطفیٰ، آمد مصطفیٰ، ولادت مصطفیٰ، جشن میلاد مصطفیٰ، رحمت کائنات اور ذکر میلاد، شانِ مصطفیٰ، رحمت مصطفیٰ، تعظیم مصطفیٰ، محبت مصطفیٰ، علومِ مصطفیٰ، عصمت انبیاء کرام، قانون تحفظ ناموس رسالت، معجزات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر پرکیف وجد آفریں اور مدلل چودہ تقریروں کا مجموعہ ہے۔

نام علماء کرام جن کی تقریریں ہیں

اعلیٰ مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی، حضرت مولانا شاہ احمد نورانی، شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی، حضرت مولانا سلطان رضا خاں، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب، مولانا محمد جعفر ضیاء القادری، حضرت مولانا تمرالزماں، حضرت مولانا محمد عبیداللہ اعظمی، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی، حضرت سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر کوٹلی لوہاران والے

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ رضویہ

خادم کالونی محمود شہید روڈ شاہدرہ لاہور فون 7926013

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

میلادِ مصطفیٰ کا مقصد- پیغامِ مصطفیٰ - ذکرِ مصطفیٰ
مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تقریر

قائدِ ملتِ اسلامیہ حضرت علامہ الحافظ
شاہ احمد نورانی صدیقی
سرپرست جے- یو- پی و چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن

Marfat.com

زہے عزت و اعتلائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — کرے عرش حق زیرِ پائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا — ملک خادمانِ سرائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر — خدائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد برائے جنابِ الٰہی — جنابِ الٰہی برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسی عطرِ محبوبیٔ کبریا سے — عبائے محمد قبائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بہم عہد بامد ہے ہیں وصلِ ابد کا — رضائے خدا اور رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دمِ نزع جاری ہو میری زبان پر — محمد محمد خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا — گروں کا نہارا عصائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت — یہ آنِ خدا وہ خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد کا دم خاص بہرِ خدا ہے — سوائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت — بڑھی کس تزک سے دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے ربِ سلم صدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ۔ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَلَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِالْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَرِیْماً. قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ یَا رَبِّ یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا. عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِالْخَلْقِ کُلِّھِمِ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا احسان اور فضل وکرم ہے کہ ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری اور آپ کی حاضری قبول فرمائے نیز جو کچھ کہ بیان کیا گیا اور کیا جائے اس پر آپ کو اور مجھ گنہگار کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

Marfat.com

حضرات مشائخ عظام علمائے کرام میرے محترم بزرگو بھائیو! میرے عزیز نوجوانو۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

میلاد مصطفیٰ کانفرنس مصطفیٰ آباد میں منعقد کرنے پر میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مبارک کانفرنس کے صدقے میں اس شہر پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ جتنے بھی حاضرین میلاد کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی خالی جھولیوں کو دین ودنیا کی مرادوں سے بھرپور فرمائے۔ (آمین)

آپ سب کو مبارکباد پیش کرنے کے بعد تمام مشائخ کرام مقتدر سجادہ نشین حضرات جو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ میں ان سے انتہائی معذرت خواہ ہوں کہ ہم جمعیت علمائے پاکستان کی جانب سے ان کا شایان شان استقبال نہ کر سکے۔ مجھے امید ہے کہ اگر کوئی تکلیف انہیں دوران قیام پہنچی ہوگی تو وہ ہماری اس معذرت کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں معاف فرمائیں گے۔ مشائخ کرام نے جس محبت کے ساتھ جس خلوص کے ساتھ اس کانفرنس میں تشریف لاکر میلاد مصطفیٰ کانفرنس میں شرکت فرما کر اس کی رونق کو دوبالا کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان آستانوں کو آباد وشاد رکھے اور ان کے فیوض وبرکات تا قیامت جاری وساری رکھے۔ مقتدر علمائے کرام دور دراز سے سفر فرما کر اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ جمعیت علمائے پاکستان کی جانب سے میں ان کی خدمت میں بڑے ادب سے معذرت چاہتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ ہم آپ کا شایان شان استقبال نہ کر سکے اور

Marfat.com

آپ کی خدمت سے قاصر رہے جو غلطی ہوگئی ہو اس کو معاف فرماتے ہوئے ہماری معذرت کو قبول فرمایا جائے۔ آپ نے اس کانفرنس میں تشریف لاکر شرکت فرماکر عزت افزائی فرمائی۔ جمعیت علمائے پاکستان کو شرف بخشا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ علمائے اہلسنت کو مشائخ عظام کو دین و دنیا میں اس کی جزائے عطا فرمائے اور ان کے شرف وعزت کو دوبالا فرمائے۔ اسی کے ساتھ ساتھ میں کانفرنس کے میزبان۔ مصطفیٰ آباد کے رہنے والے جو ہمارے مسلمان سنی بھائی ہیں جنہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کو منعقد کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹایا جنہوں نے دن رات کارکنوں کی طرح محنت کی مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ پورے شہر کو سجایا اور جس طرح انہوں نے شہر کو روشن کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو روشن رکھے۔ ان کے ایمان وخلوص کو ہمیشہ روشن رکھے۔ مصطفیٰ آباد کے رہنے والوں پر اللہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے میلاد مصطفیٰ کی خاطر جان و مال کی بازی لگاکر تعاون کیا۔ اسی طرح سے میں جمعیت علمائے پاکستان کی طرف سے ان رضاکاروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خصوصاً ان کے مرکزی اور صوبائی سالاروں کا کہ جنہوں نے پوری جدوجہد اور تندہی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ شعبہ خدمت عامہ کے ان رضاکاروں کی عمروں میں برکت عطا فرمائے اور ان کو دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اسی کے ساتھ ساتھ وہ تمام لوگ کہ جنہوں نے میلاد مصطفیٰ کانفرنس کے منعقد کرنے میں مفید مشورے دیئے۔ کوپن خریدے مالی امداد کی تعاون کیا۔ قلبی اور مالی امداد دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

Marfat.com

ہم اور آپ آج اس تاریخی کانفرنس میں اس لئے جمع نہیں ہوئے کہ یہاں بیٹھ کر کچھ باتیں کرلیں اور اس کے بعد رخصت ہوجائیں اور ہمیں خبر بھی نہ ہو کہ ہم کس لئے آئے تھے اور کیوں چلے گئے۔ مقتدر علمائے کرام اور مشائخ عظام نے بڑی دلسوزی کے ساتھ آپ کو پیغام دیا ہے۔ میلاد مصطفیٰ کانفرنس کا ایک پیغام ہے۔ یہ پیغام کس کا پیغام ہے۔ یہ مشائخ کا پیغام نہیں ہے۔ جمعیت علماء پاکستان کا پیغام نہیں ہے۔ یہ پیغام جو آپ تک پہنچا ہے اور پہنچنے والا ہے یہ پیغام' پیغام مصطفیٰ ہے۔ اسی کے لئے آپ ہمہ تن گوش تھے کہ مصطفیٰ کے پیغام کو سنیں۔ میلاد مصطفیٰ میں ہی مصطفیٰ کا پیغام ہوتا ہے جہاں میلاد نہیں ہوتا وہاں مصطفیٰ کا پیغام نہیں ہوتا اور میلاد مصطفیٰ کا مقصد یہی ہے کہ پیغام مصطفیٰ کو سنا جائے۔ حسن مصطفیٰ کو سنا جائے حسن مصطفیٰ کو سنا جائے اور اپنے آپ کو اس قابل بنایا جائے کہ جب ہم یہاں سے اٹھیں تو ہماری آنکھیں اس قابل ہوں کہ ہم دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرسکیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

ہم نے میلاد مصطفیٰ کو اس لئے منعقد کیا ہے کہ جب ہم یہاں سے جائیں تو زندگی کا نقشہ یہ ہو کہ دیکھنے والا سربازار یہ کہے کہ یہ مصطفیٰ کے دیوانے جارہے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

میلاد مصطفیٰ کانفرنس بلانے کا مقصد یہ تھا کہ دیکھنے والے دیکھ لیں کہ

Marfat.com

ایک آدمی کی آواز کو ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کہنے پر دبا دیا گیا۔ بتانا یہ تھا کہ ایک آواز دب سکتی ہے تو لاکھوں زبانوں سے ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

میں سمجھتا ہوں میلاد مصطفیٰ کانفرنس بلانے کا مقصد یہ تھا کہ ہم آپ کو بتائیں کہ آپ کی اس تاریخ میں آپ کو فیصلہ کن کردار ادا کرنا ہے کس حیثیت سے۔ غلام مصطفیٰ کی حیثیت سے۔ تاریخی کردار ادا کرنے کے لئے آگے بڑھنا ہے جب آپ یہاں سے پلٹیں گے تو انشاء اللہ آپ کے ہر قدم پر تاریخ کا ایک ورق مرتب ہو رہا ہوگا۔ (سبحان اللہ)

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

اس لئے ہم نے اس کانفرنس کو منعقد کیا ہے ہمیں آپ کو یہ بتانا تھا کہ نعرۂ تکبیر بھی بلند کرتے ہیں جب نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں تو یہ بتانا تھا کہ امتیاز آپ کو کیا کرنا ہوگا۔ نعرۂ تکبیر سب بلند کرتے ہیں ہمیں آپ کو بتانا تھا کہ آپ بھی نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں۔ نعرۂ تکبیر بلند کیجئے۔ میں کہتا ہوں نعرۂ تکبیر بھی بلند کیجئے اور ساتھ ساتھ نعرۂ رسالت بھی بلند کیجئے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

دونوں ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں۔ معنی یہ ہے کہ ہم دونوں کو مانتے ہیں جو

Marfat.com

دونوں کو مانتا ہے وہی ہمارا ہے جو صرف ایک کو مانتا ہے وہ ہمارا نہیں ہے یہ ہے میلاد مصطفیٰ کانفرنس کا مقصد

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرۂ رسالت یارسول اللہ

دل کی آنکھوں سے دیکھو یہ صدائیں جو سرزمین مصطفیٰ آباد سے اٹھ رہی ہیں۔ دیکھو دل کی آنکھوں سے دیکھو۔ دل کی آنکھیں عطا ہو جائیں تو یہ آواز سبز گنبد سے ٹکرا رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

اور وہاں سے جھوم جھوم کر رحمتیں آ رہی ہیں۔

آپ جب یہاں سے واپس ہوں گے تو انشاء اللہ آپ کے دامن کملی والے آقا کی رحمتوں سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ آپ یہاں خالی ہاتھ آئے تھے لیکن خالی ہاتھ جائیں گے نہیں۔ یقین رکھئے کہ خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔ اس لئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہیں۔

ہم کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے۔ بعض سنی حضرات ہم سے یہ کہتے ہیں۔ کبھی کبھی کہتے ہیں۔ پہلے بار بار کہتے تھے کیا ہوگا۔ ''یارسول اللہ'' کہنے والوں پر بظاہر زمین تنگ ہو رہی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ زمین تنگ نہیں ہو رہی ہے جوں جوں یارسول اللہ کہتے جاؤ گے۔ زمین پھیلتی جائے گی اور تم دیکھو گے کہ زمین سے لے کر فضاؤں تک' زمین سے لے کر ہواؤں تک اور ہواؤں سے لے کر فضاؤں تک اور فضاؤں سے لے کر عرش بریں تک صدائیں پہنچ رہی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہوگا۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ وقت آئے گا کہ نعرۂ رسالت ''یارسول اللہ'' نہیں کہنے دیا جائے

Marfat.com

گا۔آج مصطفیٰ آباد میں ہم یہ بتانے کے لئے آئے ہیں کہ نعرۂ رسالت اگر لگانا جرم ہے تو سن لیں۔ پاکستان کے بھی سب سن لیں۔ پاکستان کے باہر بھی جولوگ کوششیں کررہے ہیں وہ بھی سن لیں کہ اگر نعرۂ رسالت بلند کرنا جرم ہے تو یہ جرم ہم سو بار کریں گے سر بازار کریں گے اور جب وقت پڑے گا تو سر دار کریں گے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

حق وصداقت کی نشانی — شاہ احمد نورانی

ہم نے یہ طے کرلیا ہے رسول اللہ کے دیوانوں نے یہ طے کرلیا ہے کہ زندگی بھر نعرہ ہوگا۔ ''یارسول اللہ'' اٹھتے بیٹھتے نعرہ ہوگا یارسول اللہ کا۔قبر میں بھی یہی نعرہ ہوگا۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

میرے محترم بزرگو! میرے عزیز بھائیو!

میں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم مایوس نہیں ہیں۔ پورے آٹھ سال کے عرصے میں آپ نے دیکھا کہ جن مصائب' جن تکالیف اور تشدد کے راستے سے گزرتے ہوئے ہم چل رہے ہیں لیکن الحمدللہ۔ ہم کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ اس لئے مایوس نہیں ہوئے کہ پہلی بات جس پر ہمارا یقین ہے بار بار اللہ رب العالمین کا یہ وعدہ ہمیں یاد آتا ہے کہ

''اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمانے

Marfat.com

والا ہے۔ وہ غفور الرحیم ہے اس کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ اللہ کی رحمت کون ہے۔ کبھی آپ نے سوچا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

''اے نبی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین ہیں۔ رحمتوں کا مرکز ہیں جس پر باران رحمت برسنا چاہتا ہے برستا ہے۔

امام اہل سنت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

ہم اس محبوب کے آستانے کے بھکاری ہیں اس اللہ کے محبوب کے آستانے کے بھکاری ہیں کہ جہاں سے ''نہیں'' کی صدا کبھی آتی ہی نہیں۔ ہم اللہ کے اس محبوب کی طرف متوجہ ہیں جس طرف خود اللہ تعالیٰ متوجہ ہے پوری کائنات کا رب جس کو رحمت اللعالمین فرما رہا ہے اس کی رحمتوں سے ہم نا امید نہیں ہیں۔

میرے محترم بھائیو!

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں نظام مصطفیٰ کا یہ قافلہ چل رہا ہے۔ میلاد مصطفیٰ کا یہ قافلہ رواں دواں ہے۔ لوگ سوچ رہے ہیں کہ یہ پہلے مقام مصطفیٰ کی بات کرتے تھے۔ لوگ سوچ رہے ہیں کہ یہ پہلے نظام مصطفیٰ کی بات کرتے تھے۔ اب انہوں نے میلاد مصطفیٰ کی بات شروع کر دی ہے۔

Marfat.com

مقام مصطفیٰ سے چلتے چلتے نظام مصطفیٰ تک پہنچے اور نظام مصطفیٰ سے چلتے چلتے میلاد مصطفیٰ تک پہنچے۔ میلاد مصطفیٰ اگر ہے تو نظام مصطفیٰ بھی ہے اور مقام مصطفیٰ بھی ہے۔ ہم میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چرچا صرف فرش زمین پر نہیں کرتے۔ اگر کوئی دیکھنا چاہے تو دیکھ لے کہ میلاد مصطفیٰ کی یہ کانفرنس صرف یہیں نہیں ہو رہی ہے جس کی آنکھیں اللہ کو دیکھ سکتی ہیں۔ دیکھ لے جتنا بڑا مجمع یہاں بیٹھا ہوا ہے اس سے کہیں بڑا مجمع اس سے اوپر بیٹھا ہوا ہے کہ میلاد مصطفیٰ ہو رہا ہے اور یہ دیکھ لو ہر طرف زمین میں میلاد کی محفلیں ہو رہی ہیں' عرش پر ہو رہی ہیں' پہاڑوں پر ہو رہی ہیں' غاروں میں ہو رہی ہیں' جنوں کی بستیوں میں ہو رہی ہیں' انسانوں کی بستیوں میں ہو رہی ہیں۔ ملائکہ میں میلاد مصطفیٰ کا چرچا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو سمجھنے کی توفیق دے تو وہ سمجھ لے کہ خود اللہ تعالیٰ بھی میلاد مصطفیٰ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میلاد مصطفیٰ کی محفل منعقد کی۔ دو روز سے مقتدر علمائے کرام مصطفیٰ کا ذکر کر رہے تھے اور آپ سن رہے تھے لیکن ایک وہ محفل کہ جس میں بیان کرنے والا خود رب العالمین تھا سننے والی مخصوص جماعت انبیاء کرام کی تھی۔ بیان کرنے والا اللہ' سننے والے انبیاء اور بیان ذکر مصطفیٰ ہو رہا تھا۔ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے۔

"یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا۔" کیا مقدس مجمع تھا انبیاء کا۔ اس میں عہد لے رہا ہے رب اللعالمین اور اللہ تعالیٰ نے ارواح انبیاء کو جمع فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بلند فرمایا۔ کملی والے آقا کی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا۔

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا

ذکر مصطفیٰ ابد تک رہے گا زندگی کی ہر ساعت میں رہے گا' ہر گھڑی' ہر پل میں ذکر مصطفیٰ ہو رہا ہے۔ آپ نے غور کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا ذکر۔ عظمت مصطفیٰ کا تذکرہ۔ صبح شام نہیں' لیل و نہار کی گردش کے ساتھ ساتھ گھڑی کی رفتار کے ساتھ ساتھ ان کی عظمت اور ولادت کا ذکر بلند ہو رہا ہے۔ یہ کیسے ہو رہا ہے۔ آج آپ نے عشاء کی نماز یہاں جماعت سے پڑھی جس وقت عشاء کی آذان ہو رہی تھی۔ کملی والے آقا کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ اقامت ہوئی تو تذکرہ ان ہی کا بیان ہو رہا تھا۔ نماز پڑھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں پیش ہو رہی تھیں جب پاکستان میں عشاء کی نماز ختم ہوگی تو کیا کہیں ذکر مصطفیٰ نہیں ہو رہا ہوگا۔ یقیناً ہو رہا ہوگا۔ آپ یہاں عشاء پڑھ رہے تھے تو اسی وقت بغداد میں مغرب کی نماز ہو رہی تھی جب بغداد میں مغرب کی نماز پڑھی جا رہی تھی تو ترکی کی سرحد کو عبور کر کے یورپ میں قدم رکھا تو وہاں عصر کی نماز اور آذان ہو رہی ہے اور جب نماز پڑھ کر برطانیہ پہنچے تو نماز ظہر ہو رہی تھی اور جب آپ چلتے چلتے سمندروں کو عبور کر کے واشنگٹن اور نیویارک پہنچے تو جس وقت یہاں عشاء ہو رہی تھی وہاں فجر ہو رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ چوبیس گھنٹے میں دن رات اللہ کے محبوب کملی والے کا ذکر ہو رہا ہے ان کا چرچا ہو رہا ہے اور یہی ہے

"وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

اور اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند فرما رہا ہے۔

آج مصطفیٰ آباد میں اللہ تعالیٰ کے محبوب مصطفیٰ کا ذکر بلند ہو رہا ہے۔

Marfat.com

مصطفیٰ آباد میں میلاد مصطفیٰ کانفرنس کے ذریعے ذکر مصطفیٰ ہورہا ہے۔ آج یہاں سے آپ یہ عہد کرکے جارہے ہیں کہ اب آپ کا اٹھتے بیٹھتے مستقل نعرہ یارسول اللہ ہے۔ یارسول اللہ' یارسول اللہ۔

جو دونوں کو مانتا ہے وہی یارسول اللہ کہتا ہے وہی آپ کا ہے اور آپ اس کے ہیں۔ پہچان مقرر کرلی اب یہاں سے جانے کے بعد اپنے شہر اپنے گاؤں' اپنے پنڈ اپنے چک میں پہنچنے کے بعد آپ اس بات کا انتظام کریں گے کہ ہر ماہ محفل میلاد منعقد کیا کریں گے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

آپ نے ذکر مصطفیٰ کی محفل منعقد کرنی ہوگی۔ میلاد مصطفیٰ پڑھنا ہوگا' درود پڑھنا ہوگا اور سلام پڑھنا ہوگا' مجھے ایک بات یاد آگئی کہ میں قرآن پاک کے مختلف انگریزی تراجم دیکھ رہا تھا اور اردو زبان کے بھی دیکھ رہا تھا۔ امام اہل سنت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ترجمہ اردو میں مستند اور مسلمہ ہے۔ ایک آیت دیکھی۔

''اے ایمان والو۔ درود بھیجو اور سلام بھیجو' ان پر جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔''

اب میں اس کا انگریزی ترجمہ دیکھ رہا تھا کہ اسے انگریزی میں کس طرح ادا کیا گیا ہے۔

اس لئے کہ مقام محبوب کو بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے اس کی ادائیگی بندے کو عاجز کردیتی ہے۔ عربی زبان کا ترجمہ انگریزی زبان میں

کرنا نہایت مشکل ہے اردو زبان عربی کے مقابلے میں بہت غریب ہے۔
علامہ عبداللہ کا ترجمہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو ان کی عظمت کو ان کے ذکر کو ذکر کی لذتوں کو شان کی عظمتوں کو ذرا دیکھئے' لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم نے دیکھی ہے ہم نے پہچانی ہے۔ نام نہاد خود ساختہ مفکرین یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم مزاج شناس رسول ہیں۔ (معاذ اللہ) یعنی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاج کو پہچان لیا ہے۔ چودھویں صدی میں کتب فروشی کرنے والا نام نہاد خودساختہ مفکر اگر یہ کہے کہ میں مزاج شناس رسول ہوں تو ظاہر ہے کہ ہنسی آئے گی اور اس کے ساتھ غصہ بھی آئے گا کہ کیسے کیسے گستاخ چودھویں صدی میں نظر آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزاج شناسی کون کرسکتا ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''اے ابوبکر مقام مصطفیٰ کو اگر اس کی اصلی شکل کو اس کی حقیقتوں کو اس کی معرفتوں کو اس کے مقام اور اس کی عظمت کو اگر کوئی جانتا ہے تو صرف رب اللعالمین جانتا ہے۔'' یہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جو رفیق غار ہیں۔ رفیق ہجرت ہیں' رفیق روضہ بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گنبد خضراء کے نیچے آرام فرما رہے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ''نہیں پہچانتا۔'' میرے رب کے علاوہ کوئی نہیں پہچانتا۔

محمد ہے صفت پوچھو خدا کی
اور خدا سے پوچھئے شان محمد (ﷺ)

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو اس آیت نے معین کر دیا ہے۔

"اے ایمان والو۔ درود بھیجو ان پر اور سلام بھیجو ان پر جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔"

Who believe blessing on him and salute him with all respects.

اس سے اندازہ کر لیجئے۔ معلوم ہوتا ہے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ ایمان والوں سے مخاطب ہے۔ ایمان والا سلام بھی پڑھتا ہے ایمان والا درود بھی پڑھتا ہے ایمان والا ہی پڑھتا ہے۔ ہمیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ہم میلاد مصطفیٰ کانفرنس میں آئے اور آپ نے اس عظیم الشان کانفرنس کے ذریعے سے اس بات کا اقرار کر لیا کہ آئندہ ہر مہینے سلسلہ وار کبھی کسی گھر میں اور کبھی کسی گھر میں درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں ..... پیش کی جائیں گی۔ درود بھی ہوگا اور سلام بھی ہوگا اس کے بعد میری بات کہ آپ نے جس اعتماد کا اظہار جمعیت العلمائے پاکستان کے ساتھ کیا ہے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے قائدین سے کیا ہے۔ انشاء اللہ آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچے گا۔ یقین رکھئے جب بھی کملی والے آقا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت کا مسئلہ ہوگا تو انشاء اللہ مولانا نیازی صاحب۔ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری' غلام علی اوکاڑوی صاحب جمعیت علمائے پاکستان کے تمام قائدین مولانا فتح محمد صاحب۔ مولانا سید محمد امیر شاہ قادری' پروفیسر شاہ فرید الحق' ان تمام رہنماؤں کو جو صوبوں میں ہیں ان کو جو مرکز میں ہیں۔ ان کو جب بات عظمت و ناموس مصطفیٰ کی آئے گی جو ہاتھ اور جو قلم عظمت مصطفیٰ تک گستاخی کیلئے بڑھیں گے انشاء اللہ آپ کے قائدین کی

Marfat.com

وہاں گردن کٹ جائے گی مگر عظمت مصطفیٰ پر اور ناموس مصطفیٰ پر آنچ نہیں آئے گی' خون گر جائے گا۔ جان قربان ہوجائے گی۔ کملی والے آقا کا ذکر ہمیشہ بلند رہے گا۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
نعرۂ حیدری	یاعلی
قائدین جمعیت علمائے پاکستان	زندہ باد
ساڈا خون ساڈی جان	ساوے روضے توں قربان
حق وصداقت کی نشانی	شاہ احمد نورانی
قائد جمعیت علمائے پاکستان	زندہ باد

آپ نے جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اس پر ہم انشاء اللہ پورے اتریں گے' حقوق اہلسنت کا تحفظ اس ملک میں ہوکر رہے گا۔ ہمارے صبر کا امتحان ہے چھوٹے چھوٹے لوگ محکمہ اوقاف کے ملازمین جو شامت اعمال سے محکمہ اوقاف میں ہیں۔ یہ ہمارے ملک کی اس عظیم اکثریت کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے امتحان لینا چاہا تھا۔ انہوں نے منظّم سازش کے تحت پچھلے سال ستمبر کے مہینے میں مسجد میں درودوسلام بند کرنے کا حکم جاری کیا تھا اور آپ کو یاد ہوگا کہ جمعیت کی قیادت نے بڑھ کر اس چیلنج کو قبول کیا اور ہم مشکور ہیں کہ جنرل ضیاء الحق صاحب نے اس کا فوری نوٹس لیا اور سندھ کے اس بدکردار اور بدعنوان شخص کو جس نے اس توہین کا ارتکاب کیا تھا اس کو برخاست کیا۔ اب ہم جنرل صاحب کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں۔ وقت

Marfat.com

آرہا ہے۔ ہم سیاسی مسائل کو اس وقت نپٹیں گے۔ چوروں سے بھی نپٹیں گے اور جو چوروں کے ساتھ ہیں ان سے بھی نپٹیں گے۔ چور دروازے سے داخل ہونے والے چور دروازے سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کو میدان میں لائیں گے۔ مقابلہ کریں گے' انہیں دیکھیں گے ہمیں معلوم ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے نظام مصطفیٰ کے موتی سمندر میں چھلانگ لگا کر نکالے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ نظام مصطفیٰ کے موتی سمندر سے نہیں' دربار مصطفیٰ سے ملتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو مقام مصطفیٰ سے بے خبر ہو نظام مصطفیٰ سے بھی بے خبر ہوتا ہے۔ اسے کچھ پتہ نہیں کہ حقیقت کیا ہے الحمد اللہ۔ نظام مصطفیٰ کے موتی کملی والے آقا کے دربار میں موجود ہیں۔ حضور کی گفتار میں۔ رفتار میں اور کردار میں نظام مصطفیٰ کے موتی جمع ہیں۔ الحمداللہ جمعیت علمائے پاکستان کا دامن ان سے وابستہ ہے اس لئے کہ کنکشن لگا ہوا ہے۔ تار ملے ہوئے ہیں یہاں سب اسٹیشن بنا ہوا ہے اس سب اسٹیشن سے اور تار نکلے ہوئے ہیں۔ ان سے اور تار جڑے ہوئے ہیں۔ یہ سلسلہ منگلہ ڈیم تک ہے۔ ہمارے تار بھی جڑے ہوئے ہیں۔ اجمیر شریف سے۔ بغداد شریف سے۔ شاہ نقشبند سے غوث بہاؤالحق ملتانی سے اور ان سب کا کنکشن وہاں لگا ہوا ہے جہاں سے کرنٹ اور روشنی آرہی ہے اس لئے سب نور ہی نور ہے۔ ہم انہیں تنبیہہ کرتے ہیں کہ ہمارے اندر کرنٹ موجود ہے۔ میلاد مصطفیٰ کانفرنس کا یہ اجتماع یہ بتانے کے لئے بھی آیا ہے کہ ہمارے اندر الحمدللہ عشق مصطفیٰ کا کرنٹ موجود ہے۔ انوار مصطفیٰ کا کرنٹ موجود ہے۔ اب ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ حقوق اہلسنت کو غصب کیا جائے اور اقلیت کو اجارہ داری قائم کرنے کی

Marfat.com

اجازت نہیں دیں گے۔ ملک کے سجادہ نشین حضرات یہاں موجود ہیں اس مجمع عام میں میلاد مصطفیٰ کانفرنس کے تاریخی اجتماع میں ان کے سامنے میں یہ اعلان کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں کہ جمعیت علمائے پاکستان کی متفقہ تائید وحمایت میں سجادہ نشین حضرات کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ مطمئن رہیے۔ ہمیں معلوم ہے کہ درسگاہوں کو خاص طور سے مرمت اور تعمیر سے بے نیاز کر دیا گیا ہے کوئی تعمیر و مرمت نہیں ہوگی۔ پرانی ہوتی رہیں اور گرتی رہیں گی اور ختم ہو جائیں گی۔ یہ سازش کی گئی ہے اور اوقاف میں چند لوگ اسے عملی جامہ پہنا رہے ہیں جب ہم مزاروں پر حاضر ہوتے ہیں' مزاروں اور درسگاہوں کی یہ حالت دیکھتے ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور آپ کی تائید وحمایت سے نظام مصطفیٰ کی حکومت آئی تو تمام درس گاہیں سجادہ نشین حضرات کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر واپس کر دی جائیں گی۔

محکمہ اوقاف کی لعنت کو ختم کر دیا جائے گا۔ اس کی دھجیاں اڑا دی جائیں گی۔ اوقاف آرڈیننس وہ تلوار ہے جسے یزیدی تلوار کہا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ نظام مصطفیٰ کی حکومت میں یہ تلوار ٹوٹ کر رہے گی۔ میں اپنے خطباء' علماء اور قراء حضرات سے کہوں گا کہ وہ اس امتحان کی گھڑی میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔ وقت آ رہا ہے منزل سامنے ہے نظام مصطفیٰ کی منزل بہت قریب ہے انشاء اللہ جب وقت آئے گا تو وہ تمام مساجد جو اہل سنت و جماعت کی ہیں ان سے بدعقیدہ اور گستاخان اولیاء کی بالادستی کو ختم کر دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ) یقین رکھئے آپ نے جس اعتماد کا اظہار کیا ہے جمعیت علمائے پاکستان اس

Marfat.com

عقیدہ کے ساتھ کام کررہی ہے کہ آپ سے یہ کہا جاتا ہے کہ جمعیت علمائے پاکستان بک گئی ہے' بک جائے گی۔ آپ یہ بات سن لیں کہ ہمیں اب بکنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمارا سودا بار بار نہیں ہوتا۔ ہم بارگاہ مصطفیٰ مین بک چکے ہیں۔ ہمارا خریدار کوئی نہیں رہا۔ بارگاہ مصطفیٰ میں جوایک بار بک چکا' اس کی کوئی بھی بولی نہیں لگاسکتا۔ قائدین ملت نظام مصطفیٰ کے گدا ہیں۔ انہیں کسی اور جانب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاءاللہ وہ وقت آئے گا کہ آپ کی فتح ونصرت کے شادیانے بجیں گے۔ وقت آرہا ہے کہ نظام مصطفیٰ کی جومنزل آپ نے متعین کی ہے وہ منزل آپ کومل رہی ہے اس سرزمین پر کملی والے کا نظام نافذ ہوکر رہے گا۔

اس کانفرنس کی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ آپ نے دیکھا کہ مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی اور یہ فقیر اور پوری قیادت ہاتھ ملاکر چل رہی ہے اور آپ سے بھی عرض ہے کہ عوام اہل سنت ہاتھ سے ہاتھ ملاکر شانہ بشانہ چلیں۔ ہم نے آپ کے سامنے ہاتھ اٹھاکر یہ بتادیا کہ قیادت آپ کی متحد ہوکر آپ کے پیچھے رہی ہے اب آپ کو یہ بتانا ہوگا کہ آپ متحد ہوکر ہمارے ساتھ چلیں گے۔ (انشاءاللہ) اللہ ہمارا اور آپ کا حامی وناصر ہو۔

' دعا بدرگاہ رب العالمین جل جلالہٗ

یا اللہ — یااللہ — یااللہ

اے بے چینیوں کی فریاد سننے والے مولیٰ! اے بے کس کی پکار کا جواب دینے والے آقا! اے ماں باپ سے زیادہ مہربان داتا! تیرے گنہگار بندے

Marfat.com

اور بندیاں' سخت بے تابی و بے چینی کے ساتھ تلملا کر تجھے پکارتے اور فریاد کرتے ہیں' ہماری بپتا سن لے۔

یا اللہ—یااللہ—یااللہ

ہم اقرار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تو یکتا و بے ہمتا ہے اور حضرت سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے محبوب بندے اور آخری نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

یا اللہ—یااللہ—یااللہ

تو نے ہمیں انسان بنایا' عزت وخلافت کا خلعت پہنایا' ہمیں دولت دی' سلطنت بخشی' زمین میں وراثت عطا کی' مگر آہ' آہ' آہ ہم نے تیری نعمتوں کی قدر نہ جانی' تو نے ہمیں سنوارا' ہم نے اپنی صورتوں کو بگاڑا' تیری راہ کو چھوڑا' تیرے حکموں سے منہ موڑا' تجھ سے اپنا رشتہ توڑا' نفس وشیطان کے جال میں پھنسے گناہ کئے اور وہ بھی ایسے سخت کہ جانور بھی ان سے پناہ مانگیں' نافرمانیاں کیں اور ایسی شدید کہ ان سے پتھر بھی لرز جائیں۔

یا اللہ—یااللہ—یااللہ

اے مولیٰ! اقراری مجرم' روسیاہ' گنہگار' بدکار' عصیاں' شعار' شرمسار' تیری رحمت و مغفرت کے امیدوار' آنکھوں سے آنسو بہاتے' بے قراری سے تلملاتے تیرے عذاب سے ڈرتے' تیری ناراضی سے گھبراتے' ہاتھ پھیلائے' شرم سے سر جھکائے گڑگڑاتے' تیرے دربار میں حاضر ہیں۔ اگر تو عذاب دے' ہم اس کے سزاوار' بخش دے تو عزیز وغفار تو نے فرمایا' تو نے یقین دلایا کہ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ اور لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ۔ اس لئے

Marfat.com

رحمت کے طلب گار ہیں۔عفو کے امیدوار ہیں

یا اللہ—یااللہ—یااللہ

ہمارے پاس کوئی نیک عمل نہیں جسے وسیلہ بنائیں' کوئی طاعت وعبادت نہیں جس کا آسرا لگائیں' مگر ہاں! تیرے محبوب' کملی والے تاجدار' سیدابرار' احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت ہاتھ میں ہے۔ان کے نام لیوا کہلاتے ہیں جنہوں نے ہمارے لئے ساری ساری رات آنسو بہائے اور ہماری مغفرت کے لئے دعائیں فرمائیں۔

یا اللہ—یااللہ—یااللہ

تیرے جاہ وجلال' تیرے فضل وکمال' تیرے جودوعطا اور تیرے محبوب سرکار محمد مصطفیٰ رَوحی لہٗ الفداء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو وسیلہ بناتے ہیں۔اپنی عزت' ان کی رحمت کا صدقہ' صدیق و فاروق وعثمان' علی' فاطمہ الزہرہ وحسن وحسین' شہید کربلا کا واسطہ' اہلبیت اطہار' اصحاب کبار وشہدائے بدر وحنین واحد کے طفیل' غوث اعظم وسلطان الہند واولیائے امت کا تصدق' اپنے جملہ محبوبین ومقبولین ومقربین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے صدقے میں ہمارے گناہ معاف فرمادے' ہماری بگڑی بنادے۔ہمیں اپنی محبت کا جام پلادے' ہمیں اپنا متوالا بنادے' ہماری ڈوبتی کشتی ترادے' ہمارے بیڑے کو پار لگادے' ہم منجدھار میں پھنسے ہیں۔نہ عزت رہی نہ دولت' حشمت رہی نہ سلطنت' نہ حکومت رہی نہ طاقت۔خلافت اسلامیہ مٹ چکی' قبلہ اوّل بیت المقدس پر یہودی چھائے ہوئے ہیں۔قبلہ مسلمین وحرمین محترمین پر دشمن دانت جمائے ہوئے ہیں' عراق' شام' مصر ومراکش' افریقہ و

Marfat.com

ملایا ہر طرف دشمن ہی دشمن آڑے آئے ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستان جہاں تیرے خاص بندوں نے علم توحید بلند کیا' سات سو برس تک حکومت کی اور تیرے خاص دین کا بول بالا رکھا' ہم نا اہل تیری اس امانت کو نہ سنبھال سکے' وہ ہمارے ہاتھوں سے نکلا اور آخر ہم محکوم بن کر وہاں رہ سکے ہمارے خون بہائے گئے' ہماری خواتین کی عفت و عصمت تباہ کی گئی۔ مسجدیں شہید ہوئیں' خانقاہیں اجاڑی گئیں' اولیاء صالحین کی قبریں تک کھودی گئیں۔ ہمارے گھروں میں آگ لگائی گئی۔ گھر سے بے گھر کیا گیا' ہمارے جوان مرد ہلاک کئے گئے۔ بوڑھے قتل ہوئے۔ عورتیں بیوہ ہوئیں' یتیم بلبلاتے رہے۔

یا اللہ—یااللہ—یااللہ

اے غیرت والے مولیٰ! ہم لٹ گئے' مٹ گئے' صرف اس لئے کہ تیرے کہلاتے تھے' تیرا نام لیتے اور مسلمان کہے جاتے تھے۔

اے عظمت والے- اے عزت والے

اے غلاموں کے سر پر تاج عزت رکھنے والے! اے بے پناہوں کو پناہ دینے والے! سن لے! ہم بے کسوں' بے بسوں کی سن لے! ہم سیہ کاروں کے سبب اپنے دین کو بدنام نہ ہونے دے۔ دین کی عزت رکھ لے۔ علم توحید کو سرنگوں نہ ہونے دے۔ ہمیں قوت دے' طاقت دے' عزت دے' حمیت دے' غیرت دے' برصغیر ہند میں جو چھوٹی سی آزاد خودمختار۔

یا اللہ—یااللہ—یااللہ

پاکستانی حکومت تو نے محض اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے' اس کی حفاظت فرما' اسے قوی سے قوی تر بنا اور صحیح معنی میں اسلامی دولت اسلامی سلطنت اور

Marfat.com

الٰہی مملکت بنا۔ جہاں تیرا قانون' تیرے احکام جاری ہوں' تیرے دین کا علم بلند ہو اور تیرے نام کا ابدالاباد تک بول بالا رہے۔ تحریک نظام مصطفیٰ کے شہداء کے خون کا صدقہ۔ مولیٰ! مولیٰ! اے رحم وکرم والے مولیٰ!

ہماری دعائیں قبول فرما۔ ہمارے بیماروں کو تندرستی دے' مصیبت زدہ کی مصیبت دور کر' ہمیں فقر وفاقہ سے بچا' حقیقی غنا عطا فرما' اپنا بنا اور اپنی راہ پر چلا اور اپنے بندہ سے وہ خدمتیں لے جن سے تو راضی ہو۔ اسے اپنی رضامندی اور محبوبیت کا خلعت پہنا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِکَ وَ نُوْرِ عَرْشِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلانَا وَعوننا ومعینا وغیاثنا ومغیثنا محمد رسول رب العالمین وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن.

(آمین-آمین-آمین)

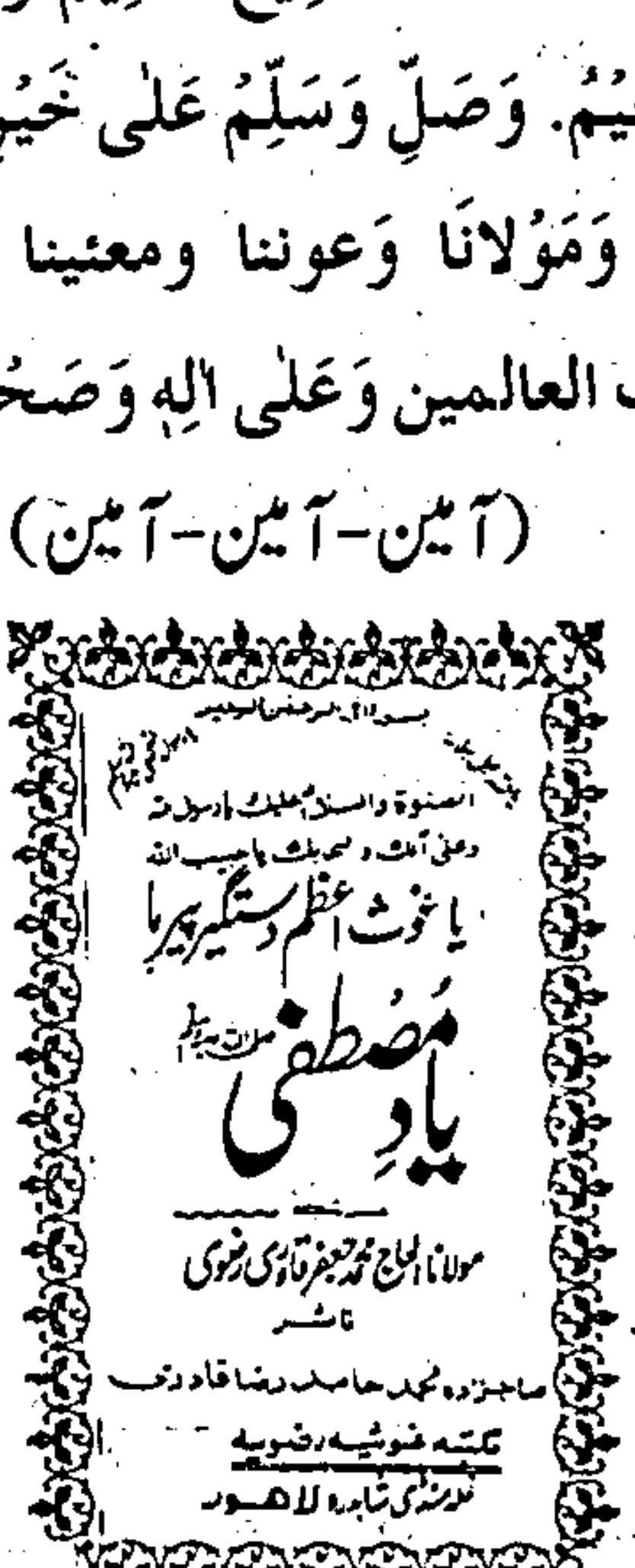

Marfat.com

سنی علماء کی تقریریں اردو

حصہ سوم

مرتب : مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

یہ کتاب علمائے کرام وطلباء واعظین، مبلغین اور باذوق سنی حضرات کے ایک بہترین تحفہ ہے جس میں توحید اور شرک اور محبوبان خدا، اتحاد امت، علم حق، اسلام، سیاست اور فوجی جرنیل، منصب ولایت، مقام امام ابوحنیفہ، شان اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل، عرفان اولیاء، مقام اولیاء، شانِ اولیاء کے موضوع پر بہترین اور مدلل تقریریں ہیں۔ نام علماء کرام جن کی تقریریں ہیں۔

حضرت سید محمد شاہ محدث کچھوچھوی، حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ، علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی، مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی علیہم الرحمۃ، علامہ سید محمد مدنی اشرفی، علامہ مشتاق احمد نظامی، علامہ شاہ احمد نورانی، مولانا مفتی محمد حسین سنبھلی انڈیا والے، مولانا سلطان رضا خاں مظہر الاسلام بریلی، علامہ الٰہی بخش قادری، مولانا عبیداللہ خاں اعظمی، مولانا عرفان احمد اشرفی نعیمی، مولانا عبدالوحید رضا

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری، مرتب کتاب ہذا۔ ھدیہ — ۵۰

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ رضویہ

محمود شہید روڈ شاہدرہ لاہور کوڈ 54950

Marfat.com

ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں اور خدا کے
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والے ہیں اس لئے
دوست اور دشمن کو پہچانو! برائی کے خلاف جہاد
بسنت اور پتنگ بازی کا ردّ

تقریر

بمقام جامع مسجد نور و دارالعلوم نقشبندیہ
ریاض العلوم شاہدرہ ٹاؤن لاہور

Marfat.com

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی
پوچھو کوئی یہ صدمہ ارمان بھرے دل سے

کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے
خاک اس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے

بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک
دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے

سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل
کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے

آتا ہے درِ والا یوں ذوقِ طواف آنا
دل جان سے صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے

اے ابرِ کرم فریاد فریاد جلا ڈالا
اس سوزشِ غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک
اتریں گے کہاں مجرم اے عفو ترے دل سے

کیا جانیں یمِ غم میں دل ڈوب گیا کیسا
کس تہ کو گئے ارماں اب تک نہ مرے دل سے

کرتا تو ہے یاد اُن کی غفلت کو ذرا رو کے
للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

چمکا دے الٰہی مری قسمت کا ستارا

دیتا ہے صدا تجھ ہی کو دکھ درد کا مارا
رحمت ہے تیری بے کس و مجبور کا چارا

میزان پہ محشر میں نہ ہو مجھ کو خسارا
اے خالق کونین بھرم رکھنا ہمارا

مالک بھی تو ہی حاکم و خالق بھی تو ہی ہے
کونین کی ہر چیز پہ ہے تیرا اجارا

دنیا ہے تو ہی ظلم سے ظالم کے رہائی
مظلوم کو ملتا ہے تیرے در سے سہارا

گر تو نہ کرے فضل تو بندوں کا الٰہی
اک پل بھی نہ ہو عالم امکان میں گذارا

کر اپنی غلامی کا عطا ہم کو سلیقہ
کر اپنے کرم کا مری جانب بھی اشارا

دے اپنی رضا اپنی عطا اپنی اطاعت
چمکا دے الٰہی مری قسمت کا ستارا

ہو خاتمہ ایماں پہ طیبہ کی زمین پر
مدفن بھی بنے جنت بقیع میں ہمارا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ !
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ آمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ

محبت سے درود شریف پڑھیے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فضل وکرم اور اس کا احسان ہے۔
الحمد للہ! کافی عرصہ کے بعد میں یہاں جامع مسجد نور اور دارالعلوم نقشبندیہ ریاض العلوم شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں حاضر ہوں۔ مسجد الحمد للہ انتہائی خوبصورت بن گئی اور دارالعلوم ابھی زیر تعمیر ہے۔
اللہ تبارک وتعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ میں حضرت پیر خادم حسین صاحب شرقپوری زید مجدہٗ کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ

انہوں نے الحمد للہ اس بستی شاہدرہ ٹاؤن کو بسا دیا ہے۔ لوگ بستیاں بساتے ہیں۔ مکانوں سے لوگ بستیاں بساتے ہیں کوٹھیوں اور بنگلوں سے۔

انہوں نے یہاں تشریف لاکر اس بستی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر سے بسا دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے لگائے ہوئے اس پودے کو ایسا تناور درخت بنائے گا۔ انشاء اللہ آگے چل کر یہاں کے فارغ التحصیل بچے اور بچیاں پاکستان میں ہی نہیں بیرون پاکستان میں بھی دین کی خدمت سرانجام دیں گے۔

انتہائی خوشی اور مسرت ہوتی کہ ہمارے حضرت صوفی محمد اسماعیل نقشبندی قادری صاحب وہ بھی اگر تشریف لاتے تو ان کو بھی ذاتی طور پر مبارک باد پیش کرتا وہ بھی قابل مبارک باد ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ صوفی محمد اسماعیل صاحب سے ان کے بچوں سے ان کے خاندان سے دین کی خدمت لے رہا ہے۔ ان کا پیسہ ان کا مال اللہ کی راہ میں خرچ ہو رہا ہے۔ یہ ان کیلئے بہت بڑی سعادت ہے اور جو بھی حضرات مسجد کے سامنے دارالعلوم کے ساتھ حفظ القرآن کی جماعتوں کے ساتھ علماء کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ وہ قابل مبارک باد ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دین ودنیا میں ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ امت مسائل میں گھری ہوئی ہے۔ پاکستان ہی مسائلستان نہیں ہے۔ پوری امت مسائل میں گھری ہوئی ہے۔

فلپائن

ایک ملک ہے۔ فلپائن میں عیسائی اکثریت ہے اور بعض جزائر میں

Marfat.com

مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہ ان کو آزادی نہیں دیتے اور عیسائی مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمان میں جذبہ جہاد سرشار ہے۔ مقابلہ کر رہے ہیں' کتنے دن ہو گئے ایک سال ہو گیا اسے۔ نہیں۔ پچیس سال ہو گئے ہیں۔ نہیں۔ پچاس سال ہو گئے۔ نہیں' پچھتر سال سے چار نسلیں مسلمانوں کی مقابلہ کرتے چلی آ رہی ہیں اور ابھی تک عیسائیوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ دین نہیں بدلا' یہ بہت بڑی بات ہے۔ دین نہیں بدلا۔ اور جس سرزمین پر رہتے ہیں جہاں مسجد کو قائم کر دیا۔ اس مسجد کو بھی قائم رکھا ہوا ہے۔ خود بھی مسجد کے ساتھ قائم ہیں۔ یہ استقامت ہے اور

فلسطین کے مسلمان جہاں ایک بارہ سال کا لڑکا بستہ پیچھے لٹکا ہوا ہے کمر پر بستے کا بوجھ ہے۔ سی آئی نہیں۔ یہ رپورٹ ہے کہ جس نے دکھایا ٹی وی پر کہ بستہ گردن میں لٹکا ہوا ہے۔ سکول سے باہر نکلا تو دیکھا کہ یہودیوں کا ٹینک آ رہا ہے تو سڑک پر سے پتھر اٹھا کر مار رہا ہے۔ یہ ٹی وی پر دکھایا گیا ہے دو ہفتہ پر۔

یہ کیا بات ہے۔ یہ کب سے لڑ رہا ہے۔ یہ بارہ برس کا بچہ بھی لڑ رہا ہے پتھر سے۔ اور اٹھارہ برس کا کڑیل جوان بھی لڑ رہا ہے پتھر سے۔ پچیس برس کا جوان بھی لڑ رہا ہے پتھر سے۔ عورتیں اپنے پیاروں کی لاشیں اٹھاتے اٹھاتے تھک رہی ہیں۔ بظاہر تھک گئی ہیں۔ لیکن ہر لاش کو اٹھانے کے بعد دوسرے بیٹے کو کہتی ہیں کہ تیار رہو شہادت کیلئے تیار رہو۔ مسجد اقصیٰ کی آزادی کیلئے تیار رہو۔ بیت المقدس کی آزادی کیلئے تیار رہو۔ کیا جذبہ ہے' کتنے سال ہو گئے مسلمانوں کو لڑتے ہوئے۔

فلسطین کے مسلمانوں کو یہودیوں سے لڑتے لڑتے پچاس سال ہو گئے۔

Marfat.com

کشمیر کے مسلمانوں کو لڑتے لڑتے پچاس سال سے زیادہ ہو گئے۔
ان کی لڑائی اس وقت سے چل رہی ہے کہ 1930ء میں جنگ آزادی شروع ہو گئی تھی۔ پاکستان بننے کے بعد اس میں شدت آ گئی اور جب وہ بالکل ہی مایوس ہو گئے۔ ہندوستان کی ہندوں حکومت سے اقوام متحدہ سے ان کی قراردادوں سے اور اسلام دشمن قوتوں سے جو یہ کہتی ہیں کہ ہم مسئلہ حل کریں گے۔ جب مایوس ہو گئے تو بارہ سال پہلے ہتھیار اٹھا لئے اور ابھی تک میدان جنگ میں ہیں اور سات لاکھ فوجیوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہ مقابلہ ہو رہا ہے اور یہ مقابلہ ہوتا رہے گا۔ میں نے بہت کم کہا پچاس برس۔ میں نے بہت کم کہا بیس برس۔ یہ مقابلہ ہو رہا ہے سو برس سے۔ نہیں۔ یہ مقابلہ ہو رہا ہے دوسو برس سے۔ نہیں۔ یہ مقابلہ ہو رہا ہے پانچ سو برس سے۔ نہیں۔ یہ مقابلہ ہو رہا ہے ہزار برس سے۔ نہیں یہ مقابلہ ہو رہا ہے ساڑھے چودہ سو سال سے۔ یہ مقابلہ اس تاریخ کو شروع ہوا جس تاریخ سے قرآن مجید کا نزول شروع ہوا ہے۔ اس تاریخ سے شروع ہو گیا۔

ازل سے ستیزہ کار رہا تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

یہ مقابلہ شروع ہو گیا اس سے پہلے ہے مقابلہ۔ ابلیس قوتوں کا اور حضور پر نور سید العالمین محمد رسول اللہ ﷺ جن کا نور پیشانی آدم میں چمک رہا تھا۔ اس وقت سے۔ ابلیس کا۔ نور اور نار کا۔ ظلمت اور نور کا۔ مقابلہ جاری ہے اور ساڑھے چودہ سو سال پہلے یہ مقابلہ مستقل ہو گیا۔ اس لئے اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے نشان دہی کی۔ دیکھو ہم تم سے کہتے ہیں کہ اپنے دوست کو

پہچانوں۔تم یہی سمجھتے ہو کہ
یہ مولوی لوگ کہتے ہیں کہ امریکہ مسلمانوں کا دشمن'
یہ مولوی لوگ کہتے ہیں عیسائی مسلمانوں کے دشمن۔
یہ مولوی لوگ کہتے ہیں یہودی مسلمانون کے دشمن۔ چلو ٹھیک ہے کچھ معاملات ایسے ہیں کہ جن کا اگر تصفیہ ہو جائے۔ بیت المقدس ادھر یا ادھر ہو جائے کہ شاید دشمنی ختم ہو جائے۔ اسامہ بن لادن ادھر سے ادھر ہو جائے تو شاید دشمنی ختم ہو جائے۔ کشمیر کا مسئلہ ادھر سے ادھر ہو جائے تو شاید دشمنی ختم ہو جائے۔

میرے عزیز! جب شہاب الدین غوری نے دہلی فتح کیا تو کشمیر کا مسئلہ نہیں تھا۔تھا۔نہیں۔

نوسو سال پہلے جب حضرت معین الدین چشتی سلطان الہند عطائے رسول خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ نے جب شہاب الدین آرام کر رہا تھا سو رہا تھا۔ غور میں۔خواب میں تو اس سے کہا میں معین الدین ہوں۔شہاب الدین اٹھو۔ دہلی کا تخت تمہارا انتظام کر رہا ہے تو کیا اس وقت مسئلہ کشمیر تھا تو حضرت سلطان الہند' ولی الہند رحمۃ اللہ علیہ نے شہاب الدین غوری کو بلایا تھا۔ کشمیر کا مسئلہ تو نہیں تھا۔

جب اکبر بادشاہ نے اس سرزمین پر گائے کی قربانی کو بند کیا اور سجدہ روا رکھا کہ سجدو کرو۔ دربار میں آ ؤ۔ جہانگیر نے کہا۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے للکار کر کہا کہ نہیں۔ گائے کی قربانی بھی شعائر اسلام میں سے ہے۔

ذبح بقر در ہندوستان از اعظم شعائر اسلام است مکتوبات شریف میں.....

جواب دیا۔

اور سجدہ نہیں ہوگا۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان

اس وقت کشمیر کا مسئلہ نہیں تھا۔

محمود غزنوی نے جب تابڑ توڑ ہندوستان پر سترہ مرتبہ حملے کئے اور سومنات کے مندر کی۔ اینٹ سے اینٹ بجائی۔ تو کشمیر کا مسئلہ نہیں تھا۔ تو میرے عزیز، میرے پیارے بھائی، لوگوں کو غلط فہمی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ کا تصفیہ کرلو سارے معاملات حل ہو جائیں گے۔ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں۔ اور خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والے ہیں۔

وہ تین سو ساٹھ بتوں کے پوجنے والے۔ وہ گائے کا پیشاب پینے والے ہیں تو بتاؤ پھر کام کیسے بنے گا۔ مسئلہ کشمیر ہو یا نہ ہو مسئلہ توحید تو رہے گا۔ مسئلہ کشمیر ہو نہ ہو رسالت کا مسئلہ تو رہے گا۔ اس لئے رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے کہ دوست کو پہچانو دشمن کو پہچانو۔ کون کہتا ہے رب فرماتا ہے رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

لَتُبْلَوُنَّ فِیْ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ۔ (پ۴ ع۱۰)

بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانون میں تمہارا امتحان لے گیں۔

تم مالدار ہوکے مال ہماری راہ میں خرچ کرتے ہو یا نہیں کرتے اور تمہاری جانوں کا بھی امتحان لیں گے کہ جان دی ہوئی ہماری ہے تو ہماری راہ میں قربان کرتے ہوکے نہیں کرتے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیْ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اَذًی کَثِیْرًا۔

ترجمہ: بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے۔ (پ۴ ع ۱۰)

تمہارے لئے مسائل کھڑے کر دیئے جائیں گے جو تم سے پہلے اہل کتاب میں ان سے تمہیں تکلیف پہنچی۔

وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ۔ اور جو مشرک ہیں ان سے تمہیں اذیت پہنچی۔

اَذًی کَثِیْرًا ۔ بڑی زیادہ بہت زیادہ بہت تکلیف دہ معاملات ہوں گے۔

تمہارے لئے مسائل پیدا کر دیئے جائیں گے اور وہ جب مسائل کھڑے کر دیئے جائیں گے تم پریشان ہوں گے یہ امتحان ہوگا تمہارے ایمان کا۔ اگر تم اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور تمہیں ان اذیتوں پر جان کی بھی قربانی دی۔ مال کی بھی قربانی دی۔ تو یہ سمجھ لو کہ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں جان دیتے ہیں جو لوگ اللہ کی راہ میں مال دیتے ہیں ان کا درجہ بڑا بلند ہے۔ پہلے تو یہ فرمایا اذیتیں دی جائیں گی صبر کرو۔ ارشاد ہوتا ہے رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذَالِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔

صبر کرو اور پورے عزم کے ساتھ ڈٹے رہو۔

تقویٰ اللہ سے ڈرتے رہو۔ عزم کا ذکر بھی دوسری آیت میں ہے۔ اس کی تشریح بعد میں کروں گا۔ تم صبر سے رہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اِنَّ ذَالِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ یہی عزم ہے' یہی استقامت ہے اور اسی میں اجر ہے۔ اس صبر میں اجر ہے۔

تو مسائل پیدا کئے جائیں گے' دشمنوں کی طرف سے تمہارے دشمن کون ہیں۔ آج تک پینتیس برس میں مسلمانوں کی حکومت پاکستان میں یہ نہیں سمجھ سکی کہ اس کا دشمن کون ہے

اور اگر یہ کہتے ہیں کہ بھارت تمہارا دشمن ہے تو ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے۔ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

خدا کے بندے نو سو سال پہلے نہیں بارہ سو سال پہلے جب محمد بن قاسم آئے تھے۔ کوئی مسئلہ کشمیر تھا کہ ناں۔ ان اللہ کے بندوں سے عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے' امریکی دانشوروں سے جو این جی اوز کے نام پر اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں امریکہ کے پالتو کتے جو راشن امریکہ سے لیتے ہیں اور کھاتے یہاں بیٹھ کر ہیں۔ یہودیوں کے ایجنٹ اور دلال' بھونکتے رہتے ہیں صبح سے شام تک۔ اسلام کے خلاف ہرزہ رسائی کرتے رہتے ہیں۔

کبھی کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار مت دو۔

کبھی کہتے ہیں کہ دستور کو ختم کر دو۔ کبھی کہتے ہیں کہ دشمنان اسلام جو حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ان کو سزائے موت مت دو۔ یہ سب

Marfat.com

این جی اوز ہیں۔ یہودیوں کے پروردہ ہیں' بھونکتے رہتے ہیں لیکن یہاں بھوکتے بھوکتے لوگوں کو کتنے سال گزر گئے۔ ساڑھے چودہ سو سال گزر گئے ہیں۔ یہ بھونکنے والے سب ختم ہو جائیں گے اور اسلام کا کاروان رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
نعرہ رسالت	یارسول اللہ
حق وصداقت کی نشانی	مولانا شاہ احمد نورانی

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ (پ۲۸ع۹)

ترجمہ: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانیں گے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

تو اسلام دشمن قوتیں متحد ہو کر عالم اسلام کے خلاف سازشیں کر رہی ہیں۔ ہم اپنے دشمنوں کو نہیں پہچان سکے۔ دشمن کون ہے۔

چلو بھائی! آپ سے نہیں پوچھتے۔ ہم سے نہیں پوچھتے۔ مولوی غلط بتاتے ہوں گے شاید ان کو شبہ ہے۔ بابو صاحب کو شبہ ہے' بابو جی جو امریکہ سے آئے ہیں بیٹھ گئے اسلام آباد میں ان کو شبہ ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ شاید یہ مولوی لوگ اپنی طرف سے باتیں کرتے ہیں۔ غلط ہے؟ بھئی قرآن شریف پڑھ لو۔

Marfat.com

انگریزی میں بھی ترجمہ ہے' وہ اردو زبان میں کم سمجھتے ہیں۔ چونکہ تیس تیس برس امریکہ میں رہ کے آئے ہیں۔ صاحب بہادر ہیں۔ بڑے لوگ ہیں' فل بینک کی نوکری کی ہے' لاکھوں ڈالروں کے حساب میں تنخواہیں ملتی ہیں۔ پاکستان تشریف لائے' ہم غریبوں پر فقیروں پر احسان ہے ان کا کہ وہ تشریف لائے۔ تیس برس بعد وطن عزیز میں واپس تشریف لائے۔ بہت بڑا احسان ہے یہ ان کا۔ یہ الگ بات ہے کہ اب یہ لوگ ان کا احسان نہیں مانتے' وہ کہتے ہیں واپس جاؤ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے نشان دہی کی۔ کیا فرمایا:

یہودی تمہارے دشمن' کوئی مولوی صاحب نہیں کہہ رہے' کوئی پیر صاحب نہیں کہہ رہے' کوئی بزرگ نہیں فرما رہے'

قرآن فرما رہا ہے: اللہ کا فرمان ہے فرمان اللہ کا ہے' زبان مصطفٰے کی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۔ (پ۶ ع۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

دشمن کو پہچانو' مسلمانوں اپنے دشمن کو پہچانو' لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست مت بناؤ۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست تو ہو سکتے ہیں۔ تمہارے نہیں ہو سکتے اور اگر تم نے یہود

Marfat.com

ونصاریٰ کو دوست بنالیا۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ۔(پ۶ ع۱۲)

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے تو وہ انہیں میں سے ہے۔

تم نے اگر ان کو دوست بنالیا تو تمہارا شمار بھی ان ہی میں ہو جائے گا۔ وہ اسی میں شمار کیا جائے گا۔ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی' ان ہی میں ان کا حشر ہوگا۔

آج پاکستان میں یہودیوں اور عیسائیوں کی سرگرمیاں این جی اوز کی شکل میں بڑھتی جارہی ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں پاکستان کا اسلامی تشخص ختم کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔

قادیانی ان کی آڑ میں بیٹھے ہوئے ہیں پیچھے پیچھے۔

کوئی شیطان کسی دوکان پر گیا تو انگلی لگا کے شیرا وہاں بکھیر دیا۔ مکھیاں آنے لگی' ان کے ہٹانے کیلئے ڈنڈے چلنے لگے پھر اور لوگ آئے پھر اور لوگ آئے وہ جھگڑے۔ ایسے ہی قادیانی مرزائی ان کی این جی اوز کی آڑ میں ان کا نقاب ڈالے ہوئے بیٹھے ہیں کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو امریکہ کی اور یہودیوں کی یہاں پشت پناہی حاصل ہے۔ تو انہی کی آڑ میں یہاں بیٹھے رہو' انہی کی آڑ میں کام کرتے رہو۔ مختلف شوشے چھوڑتے رہو' مسلمانوں کو گمراہ کرتے رہو' سب سے بڑی بات جو ہے وہ یہ ہے کہ ختم نبوت کے عقیدے کو چیلنج قادیانی کر رہے ہیں۔ اس ملک میں کر رہے ہیں جو ملک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔

بعض لوگ بے غیرت ہیں' دین کی کوئی غیرت اور حمیت ان میں نہیں

ہے۔

قادیانیوں سے میل جول بھی رکھتے ہیں اور قادیانیوں میں رشتے داریاں بھی کرتے ہیں۔

قادیانیوں کو بیٹیاں دیتے ہیں اور ان سے بیٹیاں لیتے ہیں جبکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

ختم نبوت کے دشمن، رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے دشمن۔ رسول اللہ ﷺ کے مرتبے کے دشمن، رسول اللہ سید العالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے مقام کے دشمن۔ مرزا غلام احمد جو انگریزوں کا ایجنٹ اور دلال تھا۔ اس کو نبی مان کر رسول اللہ کے مقابلے میں کھڑا کرتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ رسول اللہ کا مقابلہ، رسول اللہ کے مقابلے پر تو اللہ نے بھی کسی نبی کو بھی پیدا نہیں کیا۔ اب کوئی کیا رسول اللہ کا مقابلہ کرے گا۔

رسول اللہ حضور پرنور سید العالمین مصطفےٰ ﷺ کا مقام تو اتنا بلند ہے کہ آسمان ختم ہوگئے۔ ان کی مسافتیں ختم ہوگئی، سدرۃ المنتہیٰ اس کی مسافتیں ختم ہوگئی جہاں سے تمام مقامات کمالات جمال، جمالیات، علم اور عملیات سب ختم ہوجاتے ہیں وہاں سے مقام شروع ہوتا ہے۔ مقام مصطفےٰ ﷺ کی ابتدا ہوتی ہے، مقام مصطفےٰ ﷺ بہت بلند ہے۔

حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔

اس عقیدے کا تحفظ ایمان ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور رسول اللہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، محمد رسول اللہ (ﷺ) ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ عقیدہ ہے، یہ ایمان ہے یہ اس کی اساس ہے کہ میرے نبی کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ:

Marfat.com

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی

ان جیسا کوئی نہیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں ان جیسا کوئی نہیں، زمینوں میں آسمانوں میں، مکینوں اور مکان میں روئے زمین پر۔ دیکھو

اللہ رب العالمین خود ارشاد فرماتا ہے کہ اگر یہ قرآن زمین پر اتار دیتے، پہاڑ پر، پہاڑ زمین پر ہی ہے، جبل پہاڑ پر اتار دیتے، وہ پہاڑ جو زمین پر ہے۔ اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر اتار دیتے تو پہاڑ کا کیا حشر ہوتا۔ کچھ بھی نہ ہوتا یعنی اگر کوئی آپ سے یہ کہے۔ قرآن شریف پہاڑ کے اوپر اتار دو تو کیا ہو جائے گا۔ پہاڑ پھٹ جائے گا اور کیا باتیں کر رہے ہو بھئی قرآن شریف وہاں پہ جا کے رکھ دو۔ پہاڑ کا کیا بگڑے گا۔

قرآن شریف کا وزن کتنا ہے پہاڑ کا کیا بگڑے گا۔ لیکن۔

اللہ رب العالمین فرماتا ہے کہ قرآن مجید وفرقان حمید اگر ہم اس کو اتار دیتے پہاڑ پر تو اس کا جمال اس کا جلال اور اس کا دبدبہ اور اس کی ہیبت کیسی ہوتی۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ (پ۲۸ ع۲)

ترجمہ: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتار دیتے وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ پہاڑ

Marfat.com

برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ مفہوم یہ ہے کہ پہاڑ پر قرآن اگر اتاریں تو ریزہ ریزہ ہوجائے' انسانوں یہ قرآن ایسی عظمت والا ہے۔ اس کی عظمت وہیبت ودبدبہ کو پہاڑ برداشت نہیں کرسکتا۔ ہم نے روئے زمین پر ایسی جگہ کی تلاش کی کہ جس پر ہم قرآن اتار سکیں۔

جیسے زبور کو ہم نے حضرت داؤد علیہ السلام پر اتاری۔ زبور حضرت داؤد پر اتاری۔ توریت کی تختیاں پہاڑ پر الواح وہاں موجود تھی اتر آئی تھی۔ وہاں رکھی ہوئی تھی اتر آئی تھی اور اس کے بعد حضرت موسیٰ کو دیدی گئی۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ۔ (پ۹ ع۷)

ترجمہ: اور ہم نے اس کیلئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل۔

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے اور حضرت داؤد کو وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ۔ ان کے لئے زبور تھی تو توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے پہاڑ پر اتار دی اور وہی وہ آئے۔ اس کو لے کر تشریف لے گئے۔ خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ۔

اگر روئے زمین پر تلاش کرو کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں قرآن کو اتاریں' پہاڑ برداشت نہیں کر سکتے' جنت نہیں برداشت کرسکتی کعبہ شریف کی چھت بھی نہیں برداشت کرسکتی۔ معلوم ہوا روئے زمین پر کوئی مکان ایسا نہیں ہے جو قرآن پاک کے نزول کو برداشت کر سکے۔ اگر برداشت کرسکتا ہے تو قلب محمد رسول اللہ ﷺ۔

Marfat.com

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ۔

ترجمہ: جبریل اس کو لے کر آئے کہاں اتارا۔ پ۱۹ ع ۱۵

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۔

(پ۱۹ ع ۱۵)

ترجمہ: اسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ۔

آپ کے قلب مبارک پر اے محبوب ہم نے اتارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے قلب پر یہ قرآن اترا ہے۔ معلوم ہوا کہ قلب مصطفےٰ ﷺ سے بہتر کوئی قلب نہیں ہے

جسم مصطفےٰ سے بہتر کوئی جسم نہیں ہے۔

روح مصطفےٰ سے بہتر کوئی روح نہیں ہے۔

علم مصطفےٰ سے بڑھ کر کوئی علم نہیں ہے۔

جمال مصطفےٰ سے بڑھ کر کوئی جمال نہیں ہے۔

اور کمال مصطفےٰ سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِكَمَالِهٖ　　كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ　　صَلُّوْا عَلَیْهِ وَآلِهٖ

تو حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کو اللہ رب العالمین نے فرمایا کہ تمہارے دشمن روئے زمین پر عیسائی۔ یہودی، مشرک اور ہندو قیامت تک تمہارا ان سے تصادم رہے گا۔ یہ ختم نہیں ہوگا۔ پھر کیا کرنا چاہئے یہ

Marfat.com

تو رہے گا' کیا کرنا چاہئے۔

ختم شریف پڑھتے رہو' اچھا' گیارہویں شریف کا ختم پڑھواتے رہو۔ صوفی صاحب نے بھی یہی مشورہ دیا اور ہماری مسجد کے جو مولوی صاحب ہیں۔ گیارہویں شریف کا چندہ اکٹھا کرتے تھے۔ انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا وہ ایک بزرگ قسم کے تھے۔ انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا۔ گیارہویں شریف کا ختم پڑھاؤ اور ختم خواجگان پڑھو! ختم غوثیہ پڑھو! سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔

سیدھا سادھا مہتمم بیچارہ بڑا خوش ہو گیا لیکن ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ سمجھدار تھا اس نے کہا حضور ختم شریف تو تم پڑھتے ہی رہتے ہو۔ یہ تو ہمارا اوڑھنا بچھاونا ہے اور گیارہویں شریف بھی کھاتے رہتے ہیں اور حلوہ بھی پکاتے وکھاتے ہیں۔ یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ حضور کوئی اور بات بتایئے۔ انہوں نے کہا بس یہی کرتے رہو دعائے خیر کرتے رہو' آرام کرو' عافیت اسی میں ہے۔ کہا حضور اگر یہی بات تھی تو رسول اللہ ﷺ نے بدر کے میدان میں چلنے کی دعوت صحابہ کو کیوں دی تھی' کیا حضور ﷺ مسجد نبوی میں دعا نہیں فرما سکتے تھے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ۔ (پ۱۰ ع۵)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔

اے نبی محترم ﷺ اے فرش زمین پر بیٹھ کر عرش بریں کی خبر دینے والے۔ پیارے محبوب ﷺ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ۔ ایمان والوں کو تیار رکھئے جہاد کیلئے۔ ایمان والوں کو جہاد کیلئے تیار کیجئے۔ کہ مال کی قربانی بھی

Marfat.com

جہاد ہے اور جان کی قربانی بھی جہاد ہے۔

ختم شریف بھی پڑھئے برکت کیلئے دعا بھی کیجئے۔ برکت کیلئے نماز فرض ہے اس کو ادا کیجئے۔ زکوٰۃ فرض ہے اس کو ادا کیجئے۔ صدقہ وخیرات دیتے رہیے۔

ختم غوثیہ بھی پڑھیے برکت ہے۔ گیارہویں شریف کی فاتحہ بھی سال میں ایک دفعہ دلا دیجئے۔ برکت ہے لیکن یہ کرنے کے بعد یہ نہ بھول جایئے۔ کہ مال کی قربانی بھی دینی ہے اور جان کی قربانی بھی دینی ہے۔

؎ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔

اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے۔

جو ایمان لائے اور ہجرت کی۔ ہجرت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہجرت کر کے آئے مال بٹور لو۔ اے کی پراپرٹی کہ ہندوؤں کا مال کھا جاؤ۔ اس کے پیچھے لگ جاؤ' اور آپ آرام سے سو جاؤ۔ ہندوؤں کا چھوڑا ہوا مال کھا کے سیٹھ بن جاؤ۔ امیر وکبیر بن جاؤ گے۔

ہجرت

کیا تعریف ہے اس کی۔ مَنْ هَجَرَ ۔ وہ جو ہجرت کر جائے برائیوں کو چھوڑ دے۔ برائیوں کو چھوڑ کر نیکوں کی طرف آ جائے۔ مَنْ هَجَرَ اَمَّا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ ۔ جس سے اللہ نے منع کیا اس سے ہجرت کر جائے' چھوڑ دے اور جس کی ہجرت اللہ اور رسول اللہ کی طرف ہے۔ اس کی جو نیت ہے اس کے مطابق

Marfat.com

اس کا ثواب ملے گا۔

وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَجَرَ اِلَيْهِ۔ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جاؤ جائیداد کیلئے کی ہے' عورتوں کیلئے کی ہے ہجرت۔ مال اور منال کیلئے کی ہے ثواب ختم ہوگیا۔ اللہ اور اللہ کے رسول کیلئے کی ہے' تو سبحان اللہ ثواب ہی ثواب ہے۔

جو ایمان لائے ہجرت کی' برائیوں سے ہاتھ اٹھالیا' برائیوں سے رک گئے اور جہاد میں مصروف رہے' تلوار سے بھی جہاد ہے۔ برائیوں کے خلاف بھی جہاد ہے' ٹیلی ویژن پر جو برائیاں پھیل رہی ہیں فحاشی' عریانی اور بے حیائی۔ حکومت کی سرپرستی میں ٹیلی ویژن پر جو پھیل رہی ہے اس برائی کے خلاف بھی اعلان جہاد کرتے رہنا چاہئے۔ اس برائی کا بیان کرتے رہنا چاہئے اس کے خلاف جہاد کرتے رہئے۔ یہ بھی جہاد ہے برائی کے خلاف جہاد۔ اگر برائی کے خلاف جہاد نہیں کیا یعنی برائی کو برائی نہیں کہا' خاموش رہے چپ'

کیا بات ہے۔ ایک بزرگ کے ساتھ بیٹھ کر ذکر کیا کہ حضور بڑی برائیاں پھیل رہی ہیں۔ ٹیلی ویژن پر بہو بیٹیوں کو این جی اوز کی سرپرستی میں حکومت کی سرپرستی میں نچوایا جارہا ہے۔ یہ شیطانی کام ہورہا ہے چپ رہو۔ کیا بات ہے' آہستہ بولو۔ شاہ احمد نورانی یہ سیاسی گفتگو کررہے ہو یہاں ہر قسم کا آدمی آتا ہے۔ سنو! گا ہمارے لئے مسائلستان بن جائیں گے۔ مولوی صاحب خاموش ہوگئے' پیر صاحب سوگئے:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
ارے سونے والے جاگتے رہیے اب چوروں کی رکھوائی ہے

Marfat.com

لوگ کہہ دیتے ہیں سیاسی بات مت کرو۔ یہ سیاسی بات نہیں ہے' یہ دین کی بات ہے' اللہ نے یہودیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ کیوں بھیجی۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَذَالِكَ بِمَا عَصَوَّاوَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔

(پ۶ ع۱۵)

ترجمہ: لعنت کئے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا۔ بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسی بن مریم کی زبان پر یہ بدلا ان کی نافرمانی اور سرکشی کا۔

عیسائیوں پر یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ بنی اسرائیل میں سے جو تھے۔ لسان داؤد اور عیسی ابن مریم کی زبان سے ان پر لعنت ہے۔ کہ تم پر خدا کی لعنت ہو۔ کس وجہ سے پیغمبر برحق داؤد علیہ السلام نے کہا تم پہ خدا کی لعنت ہے۔ اور پیغمبر برحق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تم پر خدا کی لعنت ہے۔

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَذَالِكَ بَمَا عَصَوَّاوَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔

(پ۶ ع۱۵)

ترجمہ: وہ نافرمانی کرتے تھے اللہ کی اور حد اعتدال سے گزر جاتے تھے۔ حدود الٰہی کو توڑ دیتے تھے۔ کیا بات تھی اس کی کیا تشریح ہے۔ آگے ارشاد ہوتا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

کَانُوْا لَا یَتَنَاهُوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ۔

(پ۶ ع۱۵)

Marfat.com

ترجمہ: جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

وہ جب برائیاں قوم کرتی تھی تو اس کو منع نہیں کرتے تھے۔ لڑکیاں ناچ رہی ہیں تو یہ نہیں کہتے تھے کہ حرام ہے' لڑکیاں ٹیلی ویژن پر بازاری عورتوں کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہ نہیں کہتے تھے کہ حرام ہے۔

لڑکیاں ٹیلی ویژن پر ڈانس کر رہی ہیں۔ مسلمانوں کی بہو بیٹیاں یہ تو مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے۔ ہندوؤں کا ہے عیسائیوں کا ہے' یہودیوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کی بہو بیٹی نہیں ناچتی۔

کہتے ہیں خاموش رہو۔ ٹیلی ویژن والے ناراض ہو جائیں گے' اوپر صاحب بیٹھے ہیں اسلام آباد میں ناراض ہو جائیں گے۔ این جی اوز ناراض ہو جائیں گے۔ امریکہ کو کہہ دیں گے بڑی مضبوط لابی ہے' پکڑے جاؤ گے' گرفتار ہو جاؤ گے' چپ کراتے ہیں' چپ رہو' برائی ہو رہی ہے خاموش رہو۔ یہودیوں اور عیسائیوں پر بھی اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ برائی کو برائی نہیں کہتے تھے۔ لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ۔

منع نہیں کرتے تھے جو بھی منکر وہاں ان کی سوسائٹی میں ہوتا ہے۔

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۔ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔ (پ۶ ع۱۵)

ترجمہ: ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔

ان میں اکثر لوگ کافروں کی سرپرستی کرتے تھے۔ یہودیوں اور نصرانیوں

Marfat.com

کے ایجنٹوں کی سرپرستی کرتے تھے۔ این جی اوز کو سپورٹ کرتے تھے' حکومت کی ہاں میں ہاں ملاتے تھے' عیاشی' فحاشی اور بے حیائی پر۔ تو اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے قوم کو عذاب میں گرفتار کر دیا۔ کیا عذاب آیا' تم کہیں گے کچھ بھی نہیں آیا۔ ہم تو بسنت منا رہے ہیں۔ ہاں۔ ہم پر کیا عذاب آیا۔ ہم تو بسنت منا رہے ہیں۔

بسنت و پتنگ

افغانستان کے بچے بھوکے مر رہے ہیں اور یہاں ایک ایک ہزار روپے کی پتنگ خریدی جا رہی ہے۔

فلسطین کا مجاہد بھوکا مر رہا ہے اور یہاں دو دو ہزار روپے کی پتنگ خریدی جا رہی ہے۔ کشمیر کا مظلوم مسلمان لٹ رہا ہے۔ مسجدوں میں آگیں لگائی جا رہی ہیں۔ درگاہوں کو مسمار کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کا مسلمان کیا کر رہا ہے' جشن منا رہا ہے' یہ ہو رہا ہے' یہ بات صحیح ہے' جشن منا رہا ہے' یہ شیطانی کام ہے' یہ تبذیر ہے' یہ اسراف بے جا ہے۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنَ۔ (پ۱۵ ع۳)

ترجمہ: بے شک فضول اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

شیطان کے بھائیوں کا یہ کام ہے' شیطان کے دوستوں کا کام ہے' یہ اللہ والوں کا کام نہیں ہے' یہ مجاہدوں کا کام نہیں ہے' یہ اللہ کے نیک بندوں کا کام نہیں ہے۔

چیچنیا کا مظلوم مسلمان شہید ہو رہا ہے' مسلمانوں کی عزت و آبرو کے

Marfat.com

ساتھ کھیلا جارہا ہے۔ تم جشن بسنت مناؤ' رنگ مناؤ' رنگ چڑھاؤ۔ یہ ہے مسلمان۔ پھر اس کے بعد اب مسلمان شکایت کرتا ہے' کیا کہتا ہے مہنگائی بہت ہوگئی ہے' جی ہوگئی ہے' عذاب اللہ کا آرہا ہے' جی آرہا ہے' وہ تو آئے گا کیا آرہا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ۔ پ۱۴ ع۲۱

ترجمہ: اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی۔ ایک بستی کہ امان واطمینان سے تھی۔ ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مثال دیتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ایک بستی تھی۔ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً۔ کہ امن واطمینان سے تھی۔

امن تھا' اطمینان تھا' غذا مل رہی تھی' آرام سے گزر ہوتی تھی' نہ مہنگائی تھی' نہ مہنگائی کا عفریت تھا' نہ ورلڈ بینک تھا' نہ ورلڈ بینک کی ٹیم تھی' نہ ورلڈ بینک کے کارندے اور ایجنٹ اور یہودیوں کے دلال اسلام آباد میں سٹینڈرڈ بینک میں اور وزارت خزانہ میں گھسے ہوئے تھے۔

اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ۔ پ۱۴ ع۲۱

ترجمہ: کہ امان واطمینان سے تھی ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی۔

Marfat.com

چاروں طرف کھیتوں کی ہریالی ہے' رزق آرہا ہے' چنا پیدا ہورہا ہے' خوشبو آرہی ہے' کھانے پک رہے ہیں' دیگیں چل رہی ہیں۔ فَکَفَرَبِاَنْعُمِ اللّٰہِ۔تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی۔

قوم میں مستی آ گئی' بسنت منانے لگی' ناچنے لگی' گانے لگی' کنجریوں اور بازاری عورتوں کے ناچ دیکھنے لگی۔ راتوں کو جاگنے لگی' بازاری عورتوں کے ناچ دیکھنے کیلئے ٹیلی ویژن پر مختلف چینل بے حیائی کے دیکھنے کیلئے جاگنے لگی۔ کَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ۔

زناکاری اور حرام کاری میں مبتلا ہوگئی' لڑکیوں کے پیچھے قوم بھاگ رہی ہے۔لڑکوں کے پیچھے قوم بھاگ رہی ہے' مختلف قسم کی حرام کاریاں اور بدکاریاں ہورہی ہیں۔تو کیا ہوا ناپ اور تول میں کمی ہورہی ہے۔ پھر کیا ہوا۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

فَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ فَاَذَاقَھَا اللّٰہُ لِبَاْسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ۔(پ۱۴ع۲۱)

ترجمہ: تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا بدلہ ان کے کئے کا۔

اللہ رب العالمین نے بھوک کو مسلط کردیا۔اب فصل جو ہے چالیس فیصد ختم ہوگئی۔کیا ہوا؟ پانی نہیں ہے' کیا ہوا' برکت اٹھ گئی ہے۔فصل تباہ ہورہی ہے' بہت سے علاقوں میں اب مویشیوں کو پانی نہیں مل رہا ہے۔زمین کو کلر کھا گیا ہے۔سفیدہ لگ گیا ہے زمین کو' بارشیں نہیں ہورہی ہیں' جب زنا ہوگا بدکاری ہوگی۔ناپ اور تول میں کمی ہوگی تو خیر و برکت اٹھ جائے گی۔

Marfat.com

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ۔

تو یہ سارے مسائل ہمارے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نظام مصطفےٰ کی حکومت عطا فرمائے۔ آمین

اسلام آباد میں اللہ کے نیک بندے، مجاہدین اسلام آ کر بیٹھیں، جن کے ایک ہاتھ میں تلوار ہو اور ایک ہاتھ میں قرآن ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسی حکومت عطا فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ — یَارَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْكَ — صَلَوٰةُ اللّٰه عَلَیْكَ
طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا — مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوِدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَیْنَا — مَا دَاعَ لِلّٰهِ دَاعِ
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ — یَارَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْكَ — صَلَوٰةُ اللّٰه عَلَیْكَ
اَیُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا — جِئْتَ بِالْعَنْبَرِ الْمَكَانِیْ
جِئْتَ شَانٍ رَفْعَةُ الْمَدِیْنَةُ — مَرْحَبَا یَا خَیْرَ دَاعِ
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ — یَارَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْكَ — صَلَوٰةُ اللّٰه عَلَیْكَ

حبیبی سیدی یارسول اللہ ﷺ آقا

آپ سلطان مدینہ — مہبط وحی و سکینہ
نور سے مامور سینہ — اور مشک سے بہتر پسینہ
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ — یَارَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْكَ — صَلٰوۃُ اللّٰہ عَلَیْكَ

حبیبی سیدی یارسول اللہ ﷺ آقا

اب تو طیبہ میں بلالو اور آقا — حسرتیں دل کی مٹا دو
ہم بروں کو بھی نبھالو — اور اپنے دامن میں چھپالو
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ — یَارَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْكَ — صَلٰوۃُ اللّٰہ عَلَیْكَ

وسلم علیک یا حبیب یا سیدی یارسول اللہ

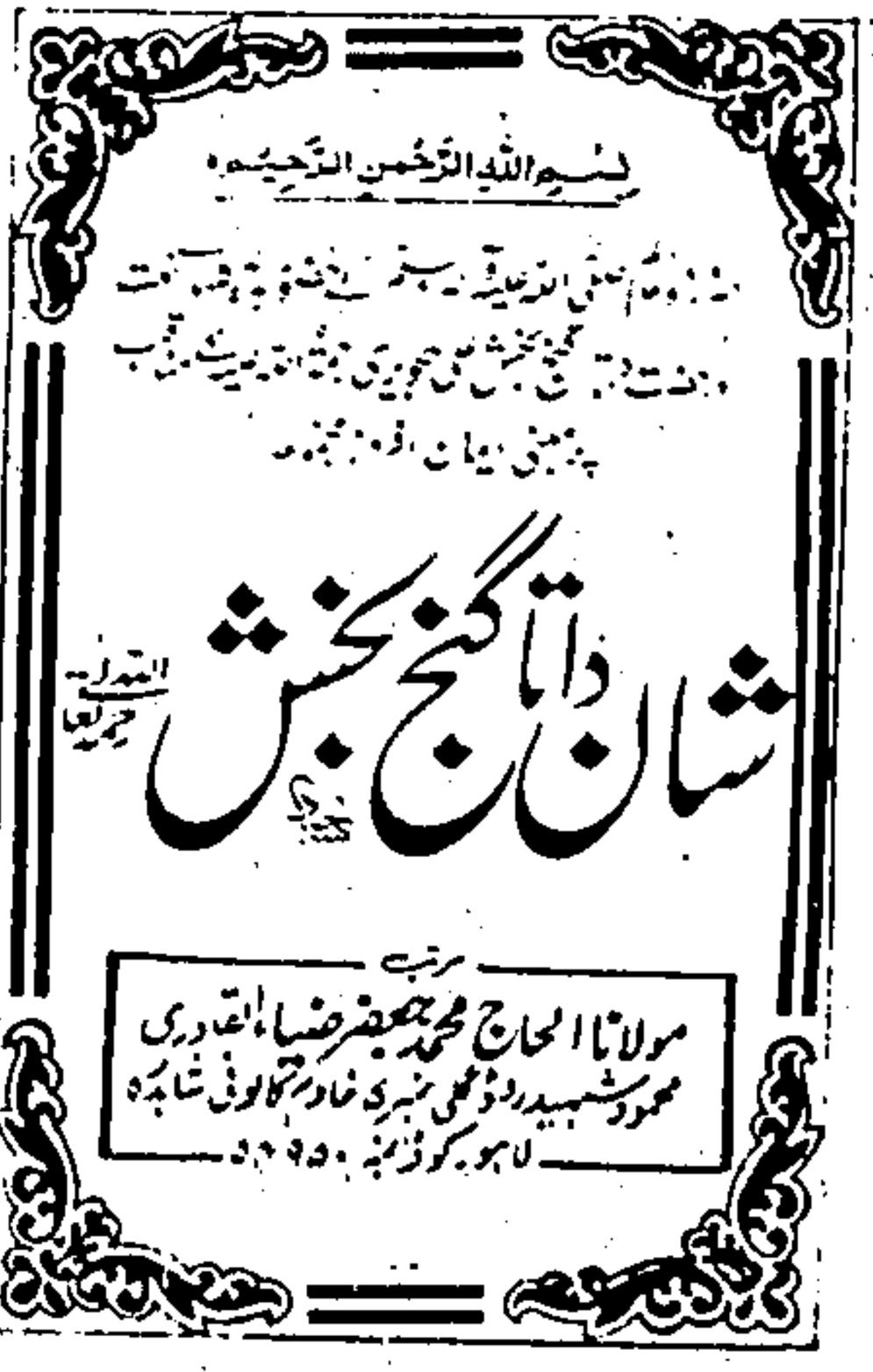
بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرتب
مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری
محمود شہید روڈ علی منزل خادم کالونی شاہدرہ
لاہور کوڈ نمبر ۵۴۹۵۰

Marfat.com

سنی علماء کی تقریریں

حصہ چہارم

مرتب: مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

یہ کتاب علمائے کرام وطلباء، واعظین، مبلغین اور باذوق سنی حضرات کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے۔ جس میں مذہب اسلام کی حقانیت، علماء اور لیڈران کی ذمہ داریاں - اعلانِ حق - اطاعت مصطفیٰ اور دعوت اسلامی کی تعلیم - اسلام جامع منع دین ہے - میلاد مصطفیٰ، پیغام مصطفیٰ - اسلام اور سیاست - عظمت مصطفیٰ - نظامِ مصطفیٰ - اصلاحِ نفس - غلبہ دین اسلام - شریعت اسلامیہ کا تحفظ - اسلام مسلمان اور قربانی - اسلام اولیاء کرام تحفظ قرآن مجید - انقلابِ محمدی دعوت مساوات - اکیسویں صدی اور مسلمان - حقانیت اسلام ورد آریہ - اطاعت مصطفیٰ کے موضوع پر پرکیف وجد آفریں اور مدلل تقریریں ہیں۔

نام مشائخ وعلماء کرام جن کی تقریریں ہیں

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ محدث علی پوری، شیخ المشائخ علی حسین اشرفی کچھوچھہ شریف، حضرت علامہ احمد سعید کاظمی، حضرت پیر دیول شریف، حضرت علامہ شاہ احمد نورانی، مجاہد ملت علامہ عبدالستار نیازی، مولانا احمد حسن گجراتی، علامہ ارشد القادری، حضرت علامہ محمد ہاشمی، مولانا عبیداللہ خاں اعظمی، مولانا محمد ادریس بستوی، علامہ قمرالزماں، حضرت حشمت علی خاں قادری، مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری مرتب کتاب ہذا۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ شاہدرہ لاہور پوسٹ کوڈ ۵۴۹۵۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عصمتِ انبیاء کرام علیہم السلام

تقریر

امام شاہ احمد نورانی مدظلہ

صدر جے۔ یو۔ پی و چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن

Marfat.com

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے

ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسُول اللہ کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام
جانِ کافر پر قیامت کیجئے

آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہ
ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے

حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب
اب شفاعت بالمحبّت کیجئے

اذن کب کا مل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے

ملحدوں کا شک نکل جائے حضور
جانبِ مہ پھر اشارت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؟
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

والضحیٰ جا، الم نشرح سے پھر
مومنو اتمامِ حجت کیجئے

بیٹھتے اُٹھتے حضورِ پاک سے
التجا و استعانت کیجئے

یارسُول اللہ و ہادی آپ کی
گوشمالِ اہلِ بدعت کیجئے

غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملّت کیجئے

یاخدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ
اولیاء کو حکمِ نصرت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

Marfat.com

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ نَبِیَّنَا وَ حَبِیْبِنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہ

لکل ھول من الا ھوال مقتحم

جاء ت لدعوتہ الا شجار ساجدۃ

تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

ومن تکن برسول اللہ نصرتہ

ان تلقہ الا سدفی اجامھا تجم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِیْنَ الْاَزْھَرِ، صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ مُخْبِرًا وَّ اٰمِرًا ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

میرے محترم بزرگو! عزیز بھائیو! عظیم نوجوانوں اور پیارے بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تبارک تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فضل وکرم ہے اور اس کا احسان ہے کہ ہم اور آپ اللہ کے حضور سر بسجود ہونے کے لیے حاضر ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ گناہ گار سیاہ کار کی اور آپ کی حاضری قبول فرمائے۔ اور جو بیان کیا اس پر ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قرآن مجید فرقان حمید اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ مقدس کتاب ہے جو فارق حق و باطل ہے۔ یعنی حق و باطل کے درمیان امتیاز پیدا کرنے والی کتاب ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید کا ایک نام فرقان بھی ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝

(سورہ الفرقان رقم الآیۃ/۱)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے خاص بندے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ جو سارے جہان کو ڈر

سنانے والا ہو۔

فرقان! قرآن مجید کا نام ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ فرقان کا معنی نور و ظلمت، سچ اور جھوٹ کے درمیان فیصلہ کرنے والی اور راہ دکھانے والی کتاب۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۔

(سورۃ النساء رقم الایۃ/۵۹)

ترجمہ: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔

اس آیہ کریمہ کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اگر تم میں کوئی اختلاف ہو جائے یا دین کی کوئی بات سمجھ میں نہ آتی ہو تو اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرو اور سنت رسول کی طرف۔ کیونکہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کا حل قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔ یہ اللہ رب العالمین جل جلالہ کی آخری کتاب ہے۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بہت سے مسائل ہیں کہ جن میں لوگوں کے ذہنوں میں اختلاف پیدا ہوا اگر کسی مسئلہ پر تاویل کی گنجائش ہو تو بجائے اس میں اپنی رائے (اٹکل بچو) لگائی جائے قرآن مجید فرقان حمید کی طرف لوٹنا چاہیئے جیسا کہ ارشاد ہوا:

"فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ"

اللہ کی طرف لوٹو اور اس کے رسول کی طرف لوٹو کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جملہ انبیاء کرام کے

Marfat.com

متعلق متعدد مقامات پر ایک بات خاص طور پر ارشاد فرمائی اور خصوصی طور پر حضور پرنور سید العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ارشاد فرمایا۔

"وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۔" (سورۃ المائدہ رقم الایۃ/ ٦٧)

ترجمہ: اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

اسی لیے امت مسلمہ کا چودہ سو سال سے یہ قرآنی عقیدہ ہے کہ نبی برحق حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء مرسلین معصوم ہوتے ہیں۔ معصوم کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو ان سے ارادۃً کوئی گناہ ہوتا ہے اور نہ ہی بغیر ارادہ کے۔ یہ الگ بات ہے کہ کبھی کوئی نسیان ہو جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم فرمایا: "وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ" آپ اس درخت کے قریب مت جایئے گا (جنت میں رہیں لیکن درخت کے قریب مت جایئے گا)۔ آدم علیہ السلام اس درخت کے قریب گئے تو رب العالمین نے یہ نہیں فرمایا کہ انہوں نے نافرمانی کی بلکہ فرمایا" فنسی" وہ بھول گئے تھے

"وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا" (سورۃ طٰہٰ رقم الایۃ/ ۱۱۵)

ان کا عزم نہیں تھا یعنی ارادہ نہیں تھا بھول گئے تھے۔

سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بارے میں یہ قاعدہ ذہن میں رکھئے گا یہ بڑا اہم مسئلہ ہے قرآن مجید کا۔ اسی کو عصمت انبیاء کہتے ہیں اس کا ترجمہ انگریزی میں یہ ہوتا ہے "innocent" کہ نبی innocent ہوتا ہے۔ اردو میں ہم کہتے ہیں معصوم یعنی خطا، غلطی، گناہ سے پاک۔ اگر نبی معصوم نہ ہو، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی زانی نہیں ہوتا تو نبی کی طرف زنا کا منسوب کرنا کفر ہے۔ چونکہ یہ نبی کی توہین ہے۔ انبیاء کرام و رسل

Marfat.com

عظام کا گروہ حرام وزنا کاری سے تمام گناہ کبیرہ سے معصوم ہوتا ہے کسی نبی سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ اگر نبی سے گناہ سرزد ہو جائے تو امت اس سے رہنمائی حاصل نہیں کرسکتی اور امت گمراہ ہو جائے گی یہ مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے لیکن عیسائیوں کے نزدیک عصمت انبیاء کی کوئی حیثیت نہیں مثلاً old testament ''جسکا مطلب ہے زبور اور توریت۔'' جو حضرت داؤد اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما السلام پر نازل ہوئیں اس کو old testament کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا کلام قدیم (old testament) جو حضرت داؤد اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی اور انجیل کی شکل میں کلام جدید (new testament) جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا، ان دونوں کو ملا کر (Holy Bible) مقدس بائبل کہتے ہیں۔

old testament میں حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کا تذکرہ بھی ہے اس میں حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں اور یہودیوں نے یہ لکھا ہے (جس کا جی چاہے حوالہ دیکھ سکتا ہے میرے پاس موجود ہے) کہ لوط علیہ السلام بوڑھے ہوگئے ان کی صاحبزادیاں جوان تھیں ان سے کوئی شادی نہیں کرتا تھا اس لیے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم لواطت کے عذاب میں گرفتار تھی۔ عورتوں کی طرف وہ توجہ نہیں کرتے تھے تو لڑکیوں نے سوچا کہ ہم سے کوئی شادی تو کرتا نہیں اب ہمیں کیا کرنا چاہئے تو انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کو یعنی اپنے ابا کو شراب پلائی۔ (ذرا خیال فرمایئے اللہ کی پناہ! کہ ایسی بات بیان کرتے ہوئے اور نقل کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے لیکن افسوس کہ انہوں نے اسی طرح لکھا ہے اور پادری صاحبان کے پاس اس کا کوئی

Marfat.com

جواب نہیں) لکھتے ہیں کہ جب بیٹیوں نے اپنے باپ لوط علیہ السلام کو شراب پلا کر مدہوش کر دیا (معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ) انہوں نے اپنی بیٹیوں سے زنا کیا۔ توبہ توبہ!

اس قسم کی بے شمار خرافات ان کی مقدس کتاب بائبل میں موجود ہیں۔ یہ من گھڑت جھوٹا قصہ جس سے نبی کی عزت و عظمت مجروح ہو رہی ہے ان کی مستند کتاب میں موجود ہے ہم اہل اسلام اس واقعہ کے لکھنے والوں اور کہنے والوں کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ یہ نبی پر ایک تہمت اور جھوٹا الزام ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسے لوگوں پر پھٹکار ہے جو نبی برحق حضرت لوط علیہ السلام کی طرف زنا منسوب کریں۔ کیونکہ نص موجود ہے۔ نبی گناہ میں ملوث ہو ہی نہیں سکتا۔ آدم صفی اللہ سے لیکر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام کی جماعت، جماعت معصومین ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سید المصومین ہیں یعنی تمام معصومین کے سردار۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب آدم صفی اللہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر جس جس خاندان میں نبوت و رسالت منتقل ہوتی رہی وہ تمام خاندان حسباً ونسباً سب سے افضل ترین رہے۔ مثلاً آدم علیہ السلام سے منتقل ہو کر نبوت حضرت نوح نجیح اللہ تک پہنچی حضرت نوح سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو منتقل ہوئی، حضرت ابراہیم سے حضرت اسحٰق نبی اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کو منتقل ہوئی، حضرت اسحٰق سے حضرت یعقوب حضرت داؤد حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی طرف منتقل ہوئی۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس جس خاندان میں نبوت منتقل ہوتی چلی گئی ان تمام افراد کے سر اللہ کے

حضور میں جھکتے رہے، شرک اور بت پرستی سے پاک رہے، وہ گناہوں کی نجاست سے بھی پاک رہے، زنا کاری و بدکاری سے بھی دور رہے۔ جس طرف نبوت منتقل ہوئی وہ روح اور وہ جسم پاک اور معصوم ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اس کمال کی تفصیل متعدد مقامات پر موجود ہے جیسا کہ حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد محترم تھے اور آپ ہی کی کفالت میں حضرت سیدہ بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرورش ہوئی۔ یہ واقعہ بھی قرآن مجید میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ جبریل امین جب سیدہ بی بی مریم کے سامنے تشریف لائے تو بی بی مریم نے فرمایا کہ تم کون ہو کیوں آئے ہو؟ حضرت جبریل امین نے جواب دیا مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا ہے

"قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۔"

(سورۃ مریم رقم الایۃ/۱۹)

ترجمہ: بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

کیونکہ جبریل امین لباس بشریت میں ان کے پاس آئے تھے اس لیے آپ غیر مرد کو دیکھ کر گھبرا گئیں۔ کیونکہ آپ کنواری تھیں اور خاندان نبوت آل عمران سے تعلق تھا (یہ وہی آل عمران ہیں جن کے نام سے قرآن مجید میں پوری سورہ آل عمران موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت زکریا اور بے شمار انبیاء کرام اسی نسل سے ہیں) جب سیدہ مریم نے جبریل سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہیں پاک اور ستھرا بیٹا دینے آیا ہوں، جواب میں سیدہ مریم نے

Marfat.com

کہا "قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلَامًا" میرے لڑکا کہاں سے ہوگا۔ "وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا" مجھے تو کسی مرد نے ہاتھ نہ لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔

یعنی حرام کار، بدکار زانیہ عورت نہیں ہوں۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ سابقہ شریعتوں میں بھی زنا، شرک اور بے گناہ انسانوں کا قتل حرام تھا۔ جب بی بی مریم نے یہ فرمایا کہ میں بدکار بھی نہیں ہوں مجھے کسی مرد نے چھوا بھی نہیں تو لڑکا کیسے پیدا ہوگا جناب جبریل نے جواب دیا قَالَ کَذٰلِكَ ایسے ہی ہوگا یہ حکم الٰہی ہے۔

بہرحال مجھے ثابت یہ کرنا تھا کہ سیدہ مریم کی پاک بازی کی گواہی قرآن دے رہا ہے کہ وہ شرک اور حرام کاری سے پاک تھی گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے ان کی طہارت و شرافت کو بیان فرمایا۔ اب ذرا غور فرمایئے جن کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ان کی تعریف میں رب العالمین کا ارشاد ہے:

وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّهَا وَکُتُبِهٖ وَکَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ۔ (سورہ التحریم رقم الایۃ/۱۲)

تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی۔

یعنی اپنی عزت و عصمت کا تحفظ کیا ہم نے اپنی روح ان میں پھونکی یعنی

Marfat.com

بچہ میں جان ڈالی انہوں نے اپنے رب کے کلمات کی تصدیق کی اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف لو لگانے والی خاتون تھیں۔''

حضرت بی بی مریم پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے لیے غذاؤں کا انتظام کرتے تھے، بے موسم کے پھل ان کو عطا کئے جاتے تھے۔ یہ ہے بی بی مریم کا مقام جو نبی کی والدہ ہیں۔ پوری توجہ سے اس پر غور فرمائیے گا کیونکہ یہ عقیدہ کا مسئلہ ہے۔ ہر مسلمان کو اس سے باخبر ہونا چاہئے اور قرآن مجید فرقان حمید میں یہ مضمون ہے۔ اس کو ذہن میں رکھئے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت بی بی مریم جو نبی کی ماں تھیں ان کی عزت ان کی عصمت ان کی عفت کی قرآن میں گواہی دی اور ان کے ایمان پر قائم رہنے کی اور ایمان پر دنیا سے رخصت ہونے کی گواہی دی۔ اب غور فرمائیے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ سیدہ مریم کا یہ مقام ہے تو دونوں جہاں کے تاجدار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا کیا مقام ہوگا؟

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے بارے میں عرض کرتا ہوں حضور علیہ السلام کے والد گرامی حضرت عبداللہ نور محمدی کے سبب بہت ہی حسین وجمیل تھے اس وقت آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی اپنے عہد شباب کے زمانے میں مکہ معظّمہ کی ایک وادی سے گزر رہے تھے ایک عورت جو بہت حسن و جمال والی تھی اور وہ کاہنہ بھی تھی اس کا نام فاطمہ بنت مر خشعمیہ تھا، وہ کتب سابقہ بھی پڑھی ہوئی تھی اس کی نظر جب حضرت عبداللہ پر پڑی تو اس نے آپ کو بلایا اور بہت ہی زیادہ اظہار محبت کیا اور کہا کہ میں تمہیں سو اونٹ دیتی ہوں اس کے علاوہ مزید مال و دولت اگر چاہو تو مجھ سے لے لو مگر میری خواہش پوری کر دو۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ نے جواباً فرمایا حرام کے ارتکاب سے تو مر جانا بہتر ہے اور حلال بے شک پسندیدہ چیز ہے۔ کیونکہ میرا اور تمہارا نکاح نہیں ہوا اس لیے جس کام کو تم چاہتی ہو وہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ کہہ کر آپ وہاں سے چلے آئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کی شادی سیدہ آمنہ خاتون سے ہوگئی جو حسب ونسب اور صورت وسیرت میں قریش کی تمام عورتوں سے افضل تھیں اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعہ میں سیدہ آمنہ خاتون کی طرف منتقل ہوگیا۔ سیدہ آمنہ سے نکاح کے بعد حضرت عبداللہ کا پھر اسی طرف سے گزر ہوا جہاں وہ کاہنہ عورت رہتی تھی اس نے آپ کو دیکھا مگر پہلے جو خواہش کی تھی وہ نہیں کی تو اپنے ازراہ مذاق اس سے پوچھا کہ آج تم کوئی خواہش نہیں کر رہی ہو، تو اس نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کہ کیا آپ کسی عورت کے پاس گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میری شادی آمنہ بنت وہب سے ہوگئی ہے تو اس نے کہا اس دن جو میں نے خواہش کی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ تمہارے چہرے پُرنور چمک رہا تھا اور میں چاہتی تھی کہ یہ نور مجھ میں منتقل ہو جائے مگر اللہ کو منظور نہیں تھا اس نے جہاں چاہا رکھ دیا۔

اس واقعہ کو علماء محدثین نے اپنی معتبر مستند کتابوں میں نقل فرمایا۔

شیخ عبدالحق دہلوی نے مدارج النبوت میں، امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں۔

اس واقعہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ السفاح الجاہلیۃ (زمانہ جاہلیت میں جو بدکاری عام تھی اس کو سفاح جاہلیہ کہتے ہیں) میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے آباء کرام کو محفوظ رکھا۔ جن لوگوں میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

منتقل ہورہا تھا ان کے بارے میں ادھر ادھر کی باتوں کے بجائے قرآن مجید فرقان حمید سے پوچھتے ہیں۔ (فَرُدُّوْهُ اِلَی اللہ) اللہ کی طرف لوٹو۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ کا ارشاد ہے "وَتَقَلُّبَكَ فِی السَّاجِدِیْنَ" (سورۃ الشعراء رقم الایۃ/ ۲۱۹)

اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ نور نبوت کافر و مشرک کی طرف منتقل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (سورۃ التوبہ رقم الایۃ/ ۲۸)

"مشرک نجس ہیں نرے ناپاک ہیں"

تو پتہ چلا کہ شرک کرنے والے ناپاک ہیں تو ناپاک لوگوں کی طرف پاک نور منتقل نہیں ہوسکتا یہ نور پاک ہے جو صرف طیب و طاہر لوگوں کی طرف منتقل ہوا۔

چنانچہ محدثین کرام فرماتے ہیں سیدنا آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کا جو حکم دیا گیا تو بظاہر وہ سجدہ آدم علیہ السلام کو تھا لیکن بباطن وہ سجدہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا۔ اس لیے کہ نور محمد حضرت آدم کی پیشانی میں چمک رہا تھا اور اللہ رب العالمین کی پاکی و تسبیح بیان کر رہا تھا۔ وہی نور حضرت آدم علیہ السلام سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ اور حضرت عبداللہ سے سیدہ آمنہ خاتون کو منتقل ہوا۔

اب غور فرمایئے کہ سیدہ آمنہ خاتون جن کی طرف نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہوا ان کا مرتبہ کتنا بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہوگا اور یہ مسئلہ کوئی اختلافی بھی نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی کم علمی اور بدعقیدگی کی بنیاد پر اس مسئلہ کو

Marfat.com

نزاعی بنا دیا اور وہ لوگ یہ گمراہ کن پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ حضرت بی بی آمنہ کا انتقال کفر کی حالت میں ہوا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

بدطینت گستاخ بے دین ہیں وہ لوگ جو اس قسم کی خرافات بکتے اور لکھتے ہیں کہ بی بی آمنہ نے اسلام تو قبول کیا نہیں تھا۔ تو ایسے جاہلوں سے یہ سوال پوچھا جائے کہ حضرت بی بی آمنہ خاتون کا جب وصال ہوا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کیا تھی؟ اور آپ شکم مادر ہی میں تھے یعنی قبل از ولادت آپ کے والد گرامی حضرت عبداللہ نے وصال فرمایا اب ذرا غور کیجئے کہ سیدہ آمنہ خاتون ایمان کس پر لاتیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت چالیس سال کی عمر میں کیا اور والدہ کا وصال چھ سال کی عمر میں ہوا۔ اس زمانے کو زمانہ فطرت کہتے ہیں۔ جو بے دین جاہل یہ کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ کافرہ ہو کر مریں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

تو ان کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہئے اسلامی اور شرعی اصطلاح میں (فطرت) اس زمانے کو کہتے ہیں کہ جس میں کوئی نبی موجود نہیں تھا۔

ایک بات تو یہ ہوگئی اور دوسری بات یہ کہ کسی پر اسلام پیش کیا جائے اور وہ اسلام کا انکار کردے تو وہ کافر ہوگا اور تیسری بات یہ کہ وہ بت پرست ہو جو بتوں کو سجدہ کرتا رہا ہو تو وہ مشرک ہوگا اور حالت شرک میں مرے گا۔ تو جتنے بھی بدعقیدہ حضرات ہیں یہ سب مل کر کسی ایک روایت سے بھی سیّدہ آمنہ خاتون کی بت پرستی ثابت ہی نہیں کر سکتے۔ جبکہ حضور علیہ السلام کے آباء کرام کی طہارت قرآن مجید یعنی نص صریح سے ثابت ہے جس کو شرعی اصطلاح میں دلالت النص بھی کہتے ہیں اور نص قطعی بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ ۔ اے محبوب آپ کی روح مبارک اس نسل کی طرف منتقل ہوتی چلی جائے گی جو نسلیں اللہ کے حضور میں جھکتی رہی ہیں اس مسئلہ میں کسی اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں۔

لہٰذا ذرا غور فرمایئے کہ مستند و معتبر کتابوں میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے آثار موجود ہیں کہ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ شب ولادت میں نے دیکھا کہ تمام گھر روشن ہوگیا، گھر ہی نہیں بلکہ مکہ معظّمہ کے درودیوار تک روشن ہوگئے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میری آنکھوں سے حجابات اٹھ گئے میں نے اپنے گھر میں شام کے قصور (محلات) دیکھے

قصور شام اور دیگر عجائبات کی تفصیل صاحب مواھب لدنیہ کے علاوہ محدث جلیل امام عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے شفا شریف میں نقل فرمائی ہے۔

علاوہ ازیں سیدہ آمنہ نے زمین کے مشارق و مغارب کا مشاہدہ فرمایا، نوری فرشتوں کی افواج کو دیکھا۔ ایام حمل میں سیدہ آمنہ کے جسم مبارک سے خوشبو کا آنا، آپ کے جسم مبارک کا تمام کثافتوں اور نجاستوں سے پاک ہونا، آپ کے جسم مبارک پر مکھی کا نہ بیٹھنا، غیب سے ملائکہ کی خوشخبریوں کو سننا ان تمام آثار ہی سے ظاہر ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا کتنا بلند و بالا مقام ہے کیونکہ جس مقدس خاتون کے شکم اطہر میں نو ماہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جگمگا تا رہا ہو، جن کے نور سے پوری کائنات کو روشن ہونا تھا اور جب وہ تشریف لائے تو پوری کائنات روشن ہوگئی اور قیامت تک روشن ہوتی رہے گی۔ آپ کی ذات گرامی کو اللہ رب العالمین نے نور فرمایا۔ "قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۔" تو حضور علیہ السلام سراپا نور ہیں اور حضور کی والدہ ماجدہ بھی نور ہیں

اور حضور علیہ السلام کی تمام نسل نور ہے۔

؎ تری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

بی بی آمنہ کے بطن میں اور پھر ان کی گود میں چھ سال تک یہی نور متواتر پرورش پاتا رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور نور کی روشنی میں کتاب پڑھی جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں کتاب تب ہی پڑھی جاسکتی ہے جب روشنی ہو تو اگر قرآن پڑھنا ہے تو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں پڑھو، کیونکہ روشنی کے بغیر کتاب پڑھی جاسکتی ہے نہ سمجھی جاسکتی ہے۔

عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں روشنی ہیں، نو ماہ تک بی بی آمنہ کے بطن میں یہ روشنی رہی تو سیدہ آمنہ کو کتنی روشنی ملی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زیادہ سے زیادہ سیدہ مریم کے پیٹ میں چھ گھنٹے رہے۔ علماء و مفسرین نے تحریر فرمایا (ست ساعة) حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف چھ گھنٹے پیٹ میں رہے اس کے بعد ان کی ولادت ہوگئی۔ نو ماہ کا جو سارا کام تھا چھ گھنٹے میں مکمل ہوگیا۔ وَهُزِّیْ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ (سورۃ مریم رقم الایۃ/ ۲۵)

جبریل امین نے پھونک ماری، حاملہ ہوئیں دردزہ شروع ہوا، کھجور کے درخت تک پہنچنے کا سارا امر چھ گھنٹے کا ہے، اس عرصہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوگئی۔ حضرت مریم اس کے سبب اتنی بابرکت خاتون بن گئیں کہ شرک سے پاک، حرام سے پاک، بدکاری کے داغ دھبوں سے پاک اور اللہ رب العالمین نے ان کو "وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ" کا شرف عطا فرمایا تو غور فرمایئے

Marfat.com

کہ حضرت مریم عیسیٰ علیہ السلام کو چھ گھنٹے اپنے بطن میں رکھ کر اتنی پاکباز خاتون بن سکتی ہے تو سیدہ آمنہ جن کے حمل میں نو ماہ تک نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر رہا اور چھ سال ان کی زیر تربیت گود میں رہے تو ان کے مقام کا انکی شان وعظمت کا کون اندازہ کرسکتا ہے کہ وہ کتنی رفیع الشان خاتون تھیں۔

اگر اب بھی کوئی بد بخت، بدمذہب یہ کہے کہ حضور علیہ السلام کے والدین مومن نہیں تھے (معاذ اللہ)

تو اس کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ ایسا شخص خود بے ایمان ہے اور کفر اور شرک کے مفہوم سے نا آشنا ہے۔

غور کیجئے ہماری ماؤں کا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ" (المقاصد الحسنۃ ص/۱۸۸)

کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور باپ اس کا دروازہ ہے۔

ظاہر ہے کہ جنت میں جانے کے لیے دروازہ بھی ہوگا۔ ایک عام مسلمان کی ماں کا یہ مرتبہ ہے کہ اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے تو

دونوں جہاں کے تاجدار، عرشیوں کے آقا، فرشیوں کے داتا، جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا مقام کتنا بلند ہوگا۔

اسی طرح آپ ذرا غور فرمائیں کہ ہم لوگ حضرت عثمان کو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ کا یہ لقب چار دانگ عالم میں مشہور ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ آپ ہمیشہ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے تھے بلکہ بے حساب خرچ کرتے تھے آپ کو کبھی بھی مال دنیا سے محبت نہیں تھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عثمان کو تجارت میں بڑی برکت عطا فرمائی تھی آپ کے پاس جو

Marfat.com

مال آتا تھا اللہ کی راہ میں لٹاتے رہتے تھے ایک ایک ہزار اونٹ گیہوں اور آٹے سے لدے ہوئے غریبوں اور مسکینوں کو عطا فرما دیا کرتے تھے آپ کی سخاوت کے واقعات معتبر اور مستند کتابوں میں بڑے بڑے ثقہ مؤرخین نے تحریر فرمائے ہیں اسی بنیاد پر آپ کا لقب غنی بہت زیادہ مشہور ہے۔

لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ذوالنورین کہہ کر پکارا کرتے تھے یعنی دو نور والے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں تھیں حضرت بی بی رقیہ اور ام کلثوم، جو سیدہ فاطمہ زہرا کی سگی بہنیں تھیں۔ چار صاحبزادیاں حضور کی زوجہ مطہرہ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئیں۔ حضرت رقیہ کے وصال کے بعد حضور نے ام کلثوم سے حضرت عثمان کا عقد فرمایا۔ اتفاق سے حضرت ام کلثوم کا بھی وصال ہوگیا تو حضور نے فرمایا کہ اب میری کوئی اور بیٹی نہیں رہی اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک کے بعد ایک حضرت عثمان کے نکاح میں دیدیتا۔

اس سے اندازہ کیجئے کہ بارگاہ نبوت میں حضرت عثمان کا مقام کتنا بلند و بالا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حدیبیہ کے مقام پر جو مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ کے درمیان ہے جب ہم مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ میں جاتے ہیں تو 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر مکہ معظّمہ سے پہلے آتا ہے۔ حدیبیہ ہی کے مقام پر بیعت رضوان ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقام پر حضرت عثمان کو اپنا سفیر بنا کر اہل مکہ سے بات چیت کے لیے بھیجا تھا۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوئم امام مظلوم تھے۔ باغیوں اور فسادیوں نے چالیس دن تک آپ کے گھر کا

Marfat.com

محاصرہ کیا اور پانی کی ایک بوند بھی آپ کے گھر میں نہیں جانے دی۔تو میں یہ کہہ رہا تھا ان کا لقب ذوالنورین (دونور والا) یہ حضور کا عطا کیا ہوا ہے یہ کلمات زبان رسالت سے نکلے ہوئے ہیں کون اس کی تردید کرسکتا ہے۔ جو مسلمان ہے وہ کبھی بھی تردید نہیں کرے گا۔تو یہ لقب ان کو اس لیے عطا ہوا کہ حضور علیہ السلام کی دو بیٹیاں ان کے نکاح میں تھیں تو جن دو بیٹیوں سے نسبت اور رشتہ ازدواج کے شرف کی بنیاد پر حضرت عثمان دونور والے ہیں تو غور فرمائیے کہ جب بیٹیوں کا یہ مقام ہے تو والد کا جو سراپا نور ہیں ان کی شان نورانیت کا کتنا عظیم مقام ہوگا اور جب وہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم بی بی آمنہ کی گود میں رہا ہوگا تو ان کی شان وعظمت کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ (سمجھنے والوں کے لیے سب کچھ ہے)۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا جب حدیبیہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے تھے بعض روایات کے مطابق تقریباً 1500 سو کے قریب صحابہ کرام تھے اور یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لیے تشریف لے جارہے تھے کافروں نے عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور کہا تھا کہ آپ اگلے سال عمرہ کے لیے آئیں تو اس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ہمراہ واپس لوٹنے لگے تو ارشاد فرمایا کہ مجھے اجازت مل گئی ہے اپنی والدہ صاحبہ کی قبر پر زیارت کے لیے جاؤں چنانچہ سیدہ آمنہ کی قبر شریف کی زیارت کے لیے 1500 سو صحابہ کے ساتھ مقام ابواء پہنچے یہ وہ مقام ہے جب ہم جدہ سے مدینہ منورہ جاتے ہیں تو مقام مستور آتا ہے جہاں عام طور سے حاجیوں کے قافلے رکتے ہیں جو بائی روڈ جاتے ہیں وہاں سمندر کا کنارہ

Marfat.com

ہے وہاں کی مچھلی بہت مشہور ہے وہیں سے ایک راستہ ابواء کی طرف جاتا ہے تقریباً ایک گھنٹہ کی مسافت ہے راستہ تو بنا ہوا نہیں ہے لیکن بہر حال پہنچ جاتے ہیں۔ چھوٹی سی پہاڑی ہے اس پر جب بی بی آمنہ مدینہ منورہ سے حضور کو لے کر واپس تشریف لا رہی تھیں تو راستے میں آپ بیمار ہوئیں اور وہیں انتقال فرمایا اسی مقام پر آپ کی قبر مبارک تھی۔ پھر ام ایمن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شروع فرمائی تو حضور وہاں زیارت کے لیے تشریف لے گئے اور صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے عرض کی کہ میں اپنی والدہ کی زیارت کے لیے جانا چاہتا ہوں تو مجھے رب تعالیٰ نے زیارت کی اجازت مرحمت فرمائی میں نے رب تعالیٰ سے عرض کی کہ میں ان کے لیے مغفرت کی بھی دعا کروں تو مجھے مغفرت کی دعا سے منع کر دیا گیا۔

مسلم شریف میں حدیث ہے جس کا ایک حصہ میں نے بیان کیا۔ بعض جہلاء یہ کہتے ہیں کہ مسلم شریف کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ ماجدہ کے لیے دعاء مغفرت سے منع فرما دیا تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ (معاذ اللہ) وہ کافرہ تھیں صرف قبر کی زیارت کی اجازت دی۔

اس گندی تاویل سے وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور خود بھی گمراہی میں مبتلا ہیں اور ان جاہلوں کی تاویل میں کھلا ہوا تضاد ہے اور تضاد اس لیے ہے کہ کافر کی قبر پر جانے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ

Marfat.com

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَّهُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ (سورۃ التوبۃ رقم الایۃ ۸۴)

ترجمہ: اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک اور رسول سے منکر ہوئے اور مر گئے۔

بعض جاہل مسلمان کافروں کی قبروں پر چلے جاتے ہیں بلکہ پھول بھی چڑھا دیتے ہیں توبہ توبہ یہ عظیم گناہ ہے۔ اس قسم کے واقعات اکثر ہمارے لیڈروں کو پیش آتے رہتے ہیں، وہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کا خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

چنانچہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ اس زمانے میں اخبارات میں اس بات کے بڑے چرچے ہوئے اور بڑی تنقید ہوئی خاص طور سے روسی پریس نے ہماری مذمت میں بہت سے بیانات جاری کئے، بہت برا بھلا کہا کہ یہ شاہ احمد نورانی بڑے متعصب قسم کے مولوی ہیں جو اپنے خول سے باہر نہیں آتے۔ ہوا یہ کہ سرکاری طور پر ہمیں ماسکو (روس) بلایا گیا تھا۔ دوران دورہ ایک پروگرام بنایا گیا کہ لینن کی قبر پر پھول چڑھانے ہیں یہ پروگرام روسی حکومت کی طرف سے تھا۔ میں نے کہا کہ ہم نہیں جاتے جس کو جانا ہے وہ جائے کیونکہ شرعی طور پر جب کسی کافر کی قبر پر جانے اور کھڑا ہونے کی ممانعت ہے تو دعاء مغفرت کا اور پھول چڑھانے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ انکی قبر پر بھی مت کھڑے ہو۔ اس لیے کہ کافر کی قبر پر عذاب اتر رہا ہے۔ "اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا۔ "وَمَاتُوْا وَّهُمْ فٰسِقُوْنَ" وہ مرے ہیں تو اس حال میں کہ اللہ کے نافرمان ہو کر۔ میں نے جواب دیا کہ لینن یا کسی اور کافر کی قبر پر جانے کا سوال

Marfat.com

ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو ظاہر ہے کہ وہ زبردستی تو کر نہیں سکتے تھے الحمد للہ ہم نہیں گئے۔

بہرحال ان آیات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی اور بعض لوگ جو اس حدیث شریف سے جاہلانہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں ان کا خود بخود رد ہو جاتا ہے اگر بی بی آمنہ بقول ان کے کافرہ ہیں تو قبر پر جانے کی اجازت نہ ملتی۔ اس لیے قرآن مجید میں اس کی نفی موجود ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضور کو مزار پر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ تو اس سے بی بی آمنہ کا ایمان ثابت ہو جاتا ہے۔ دعاء مغفرت یعنی استغفار کی اجازت نہیں دی تو اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ ان کو استغفار کی ضرورت نہیں تھی اس لیے کہ وہ طیبہ اور طاہرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو گناہوں کی کثافت سے ہمیشہ دور رکھا۔ اور وہ جنتی ہیں بلکہ ان کے صدقہ سے اللہ تعالیٰ بے شمار مسلمان خواتین کی بخشش و مغفرت فرمائے گا۔ تو گویا استغفار سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ سیدہ آمنہ خاتون کا مرتبہ و مقام بہت ہی بلند و بالا ہے۔ اور دعاء مغفرت کی ضرورت نہیں تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۰۰ یا ۱۴۰۰ صحابہ کرام کے ہمراہ والدہ ماجدہ کی قبر پر گئے تو رونے لگے اور تمام صحابہ بھی روئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا والدہ ماجدہ کی قبر پر رونا اصل میں ان کی شفقت و محبت کو یاد فرمانا تھا۔ اس لیے کہ جب سیدہ آمنہ خاتون کے انتقال کا وقت تھا تو گود میں لیکر پیار کیا اور ام ایمن سے فرمایا کہ اس کا خیال رکھنا یہ میرا محبوب بیٹا ہے میرا نور نظر ہے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت

فرمائے گا کیونکہ جب یہ میرے پیٹ میں تھے تو میں سارے جہان میں نور کی بارشیں دیکھتی تھی اور ان کا نور سارے عالم میں پھیلے گا اس کے بعد سیدہ آمنہ خاتون نے وصال فرمایا سیدہ آمنہ خاتون کے مزار مبارک کی اہل محبت زیارت کرتے تھے۔ لیکن حال ہی میں نجدی حکومت نے جو اپنے آپ کو سعودی حکومت کہتی ہے وہ امریکہ کے ایجنٹ اور دلال ہیں یہ سعودی حکمران یہ سعودی بادشاہ اللہ کی حفاظت پر یقین نہیں رکھتے ہیں امریکہ کی حفاظت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کی توحید یہ ہے کہ یا اللہ کہو یا رسول اللہ نہ کہو لیکن آپ نے اور ہم نے دیکھا کہ ۱۹۹۱ء میں ان کی خانہ ساز توحید کا بھانڈا کیسے پھوٹا یا اللہ کہنے والے یا رسول اللہ کا انکار کرنے والوں پر اللہ کا قہر وغضب نازل ہوا وہ یا اللہ کہنا بھی بھول گئے یا رسول اللہ کے منکر یا بش المدد کا نعرہ لگانے لگے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے جو میرے رسول کا نہیں وہ میرا بھی نہیں تم نے میرے رسول کو چھوڑ دیا تمہاری سزا ہے کہ تم یا بش ہماری مدد کرو یا بش ہماری مدد کرو کہتے رہو (اس زمانے میں امریکہ کا صدر بش تھا) اس سے مدد مانگتے رہے اور یا اللہ کہنا بھی بھول گئے۔ سعودی عرب کی نجدی حکومت جو امریکہ کی ایجنٹ اور امریکہ کی دلال ہے عالم اسلام کے قلب پر قابض ہے (۵۰,۰۰۰) امریکی فوج سعودی عرب میں بیٹھی ہوئی ہے۔ ان قمار باز اور جواری بادشاہوں کی حفاظت کر رہی ہے۔

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اس ظالم نجدی حکومت نے سیدہ آمنہ خاتون کے مزار مبارک کو بلڈوز کر دیا قبر مبارک کو کھود دیا اور قبر شریف کا نشان مٹا دیا یہ انتہائی افسوسناک بات ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ میں

Marfat.com

سمجھتا ہوں ہر اقتدار ایک نہ ایک دن زوال پذیر ہوتا ہے (ہر کمال را زوال) اللہ تعالیٰ وہ دن لائے گا کہ قبر سید الشہداء امام مظلوم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور دس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو جنت البقیع میں آرام فرما رہے ہیں ان کی قبروں کو بلڈوز کرنے والے، سیدہ آمنہ کی قبر مبارک کے آثار مٹانے والے اک دن ضرور اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے۔ ان کا انجام بھی عبرتناک ہوگا (انشاء اللہ) ان کی حکومتیں بھی بلڈوز ہوں گی (انشاء اللہ) یہ نجدی عیاش بدکار حکومت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء واجداد کی بھی دشمن ہے، رسول اللہ کی عزت و ناموس کی بھی دشمن ہے۔ اب ذرا غور فرمائیں کہ کسی شخص کی ماں اور باپ کی قبر پر بلڈوزر چلایا جائے اسے تکلیف ہوگی کہ نہیں؟ یقیناً ہوگی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ خاتون کی قبر پر سعودی خبیث، نجدی، وہابی حکمرانوں نے بلڈوزر چلا کر انکی قبر کو مسمار کیا تو آپ کا کیا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہیں پہنچی ہوگی؟ یقیناً پہنچی ہوگی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے والوں کا انجام کیا ہوگا۔ ہم قرآن سے پوچھتے ہیں۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے: وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ (سورۃ التوبۃ رقم الایۃ/ ۶۱)

ترجمہ: اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سبحان اللہ قرآن مجید فرقان حمید ہر مسئلہ میں ہماری رہنمائی فرماتا ہے چونکہ یہ حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب ہے۔ اور دردناک عذاب تو آیا

ہوا ہے۔ بادشاہت مفلوج ہے امریکہ کی بیساکھیوں کے سہارے کھڑی ہوئی ہے امریکہ کی غلامی میں اپنے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا ہوا ہے۔ ہر کام امریکہ کے اشارے پر ہورہا ہے، ان کے ملک سے مسلمانوں کی تباہی کا سامان ہورہا ہے، عالم اسلام کے خلاف جو سازش امریکہ کررہا ہے اس میں یہ برابر کے شریک ہیں۔ اسی مضمون کو قرآن پاک میں دوسرے مقام پر بیان فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۔

(بیشک جو اللہ اور رسول کو اذّیت پہنچاتے ہیں دنیا و آخرت میں ان پر اللہ کی لعنت ہو اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔)

سیدہ آمنہ خاتون کی قبر مبارک کی بے حرمتی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذّیت و تکلیف پہنچانے والی سعودی حکومت جو امریکہ اور یہودیوں کی ایجنٹ ہے انشاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا، ہم اور آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ خلفاء راشدین، اہل بیت کرام اور سیدہ آمنہ خاتون کی قبروں کی بے حرمتی کا عذاب ان پر آکر رہے گا وہ عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ عالم سلام پر رحم فرمائے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اور آپ کے سینے روشن فرمائے۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

Marfat.com

سنی علماء کی تقریریں

حصہ پنجم

مرتب: مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

یہ کتاب علماء کرام وطلباء و واعظین، مبلغین اور باذوق سنی حضرات کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے جس میں شانِ رب العالمین۔ انسانیت پر اللہ کا احسان۔ رحمۃ للعالمین۔ رسالت محمدی ﷺ۔ حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے دو عظیم الشان رُخ۔ اطاعتِ رسول۔ اتباعِ رسول کریم۔ اسوۂ حسنہ۔ ختم نبوت پر تاریخی فیصلہ اور دور صحابہ۔ مسئلہ ختم نبوت۔ فتنہ قادیانیت کے موضوع پر پُر کیف وجد آفرین اور مدلل سولہ تقریروں کا مجموعہ

نام علماء کرام جن کی تقریریں ہیں

غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی میاں۔ مولانا قاری محمد عرفان اشرفی

مولانا محمد ہاشم مراد آبادی۔ مولانا عبید اللہ خاں اعظمی

مولانا محمد سلطان رضا نوری۔ حضرت مولانا حشمت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ۔ علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ الٰہی بخش قادری ضیائی۔ مولانا حمد حسن حقانی

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب

مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ نزد جی ٹی روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قانونِ تحفظ

ناموسِ رسالت

صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر

از

ممتاز دانشور علماء حق کی آبرو

امام شاہ احمد نورانی

صدر جے۔ یو۔ پی و چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن

○

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے — نبی رازدار مع اللہ لی ہے
وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا — رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
ہے بیتاب جس کے لیے عرشِ اعظم — وہ اسریٰ رہروِ لامکاں کی گلی ہے
نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری — فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
تلاطم ہے کشتی پہ طوفانِ غم کا — یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی[1] — اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
صبا ہے مجھے صرصرِ دشتِ طیبہ — اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے
ترے چاروں ہمدم ہیں یکجان یک دل — ابوبکر فاروق عثمان علی ہے
خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے — دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم السر — کہ تجھ پر مری حالتِ دل کھلی ہے
تمنا ہے فرمایئے روزِ محشر — یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے
جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو — نہ کچھ قصد کیجئے یہ قصدِ دلی ہے
ترے در کا درباں ہے جبریلِ اعظم — ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

[1] : اے میرے پیارے میری فریاد کو پہنچو۔

Marfat.com

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ نَبِیَّنَا وَ حَبِیْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہ

لکل ھول من الا ھوال مقتحم

جاء ت لدعوتہ الا شجار ساجدۃ

تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

ومن تکن برسول اللہ نصرتہ

ان تلقہ الا سدفی اجامھا تجم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِیْنِ الْاَزْھَرِ، صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ

Marfat.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِهٖ مُخْبِرًا وَّ اٰمِرًا ۔
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ
وَالْكَرَمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

صدرِ محترم گرامی قدر علماء کرام ! میرے محترم بزرگو محترم بھائیو محترم بہنو! اور عزیز نوجوانو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم اور اس کا بے انتہا احسان ہے کہ ہم اور آپ اسلام اور دین حق کی رحمت سے سرفراز ہیں۔ اور اس کا احسان ہے کہ ہم اور آپ اللہ کے گھر میں اللہ عزوجل کے حضور میں سربسجود ہونے کے لیے حاضر ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ گناہ گار سیاہ کار کی اور آپ سب کی حاضری قبول فرمائے اور جو کچھ بیان کیا جائے اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے لیے کفارہ سیئات بنائے۔

اللہ جل جلالہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو بابرکت اور رحمۃ العالمین بنا کر تمام عالم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے بھیجا۔ نبوت و رسالت ایک عظیم منصب ہوتا ہے۔ ایک اعلیٰ مقام ہوتا ہے اس کی بلندی و عظمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو مبعوث فرمایا تو اس کے تقدس، اس کی عظمت وحرمت کے تمام پہلو اجاگر فرمائے۔ جتنے بھی انبیاء کرام تشریف لائے ان میں خواہ کوئی نبی صاحب شریعت ہو یا صاحب شریعت نہ ہو، صاحب

Marfat.com

کتاب ہو یا صاحب کتاب نہ ہو (یعنی تشریعی نبی ہو یا غیر تشریعی) اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی عزت وحرمت اور ان کی شان وعظمت کے تحفظ کا سامان فراہم کیا۔ عزت وحرمت اور مرتبے کے اعتبار سے ہم کو یہ ہدایت فرمائی گئی کہ

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (سورۃ البقرۃ/۲۸۵)

(ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔)

یعنی نفس رسالت ونبوت میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں کرتے۔

الحمد للہ! ہم حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور غلام ہیں، ان کے چاہنے والے ہیں، ان سے محبت کرنے والے ہیں، ان پر ایمان لانے والے ہیں، ان کی عظمت وشان پر مرمٹنے والے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور عزت وحرمت کے قائم رکھنے والے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی دوسرے نبی کے مقابلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت اور شان وعظمت قائم کرنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم نے اس نبی کی بے حرمتی کردی۔ (معاذ اللہ)

کسی بھی پیغمبر برحق کی توہین وتنقیص ہو جائے تو یہ کفر ہے۔ یہ اہل سنت کا اجتماعی عقیدہ ہے اور اہل سنت کا یہ عقیدہ عین قرآنی ہے۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔

(اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم

Marfat.com

سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔) (سورۃ البقرۃ/۴)

اس آیہ کریمہ سے یہ واضح ہوا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ حضور علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر عقیدہ توحید کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔ نہ ہی آدمی مومن و مسلمان ہوسکتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانا ہے اور آپ کے ساتھ ساتھ جتنے بھی انبیاء و مرسلین حضور علیہ السلام سے پہلے تشریف لائے ہیں ان پر بھی ایمان لانا ہے۔ ان کی عزت و حرمت کو بھی قائم رکھنا ہے۔

کسی ایک نبی کی توہین بھی اسلام میں ناقابل معافی جرم ہے اور اپنے ایمان کو غارت کرنا ہے۔

نبی کی توہین پر سزائے موت دی جائے گی اور یہ مسئلہ اتفاقی ہے کہ نبی کی توہین کرنے سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے اس کو تین دن دیئے جاتے ہیں کہ وہ اپنے ارتداد سے توبہ کرے اگر توبہ نہیں کرتا ہے تو شرعی قانون کے تحت واجب القتل ہے۔ اسلامی حکومت اس کو قتل کرسکتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یا کسی بھی نبی کی توہین کھلا ہوا کفر ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے منصب نبوت کی خود حفاظت فرمائی ہے۔ تمام مسلمانوں کا یہ اجماعی عقیدہ ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی کوئی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

آج کل انگلستان کے سب سے بڑے لارڈ پادری صاحب پاکستان آئے ہوئے ہیں اس کو آرچ بشپ آف کنٹربری بھی کہتے ہیں۔ یہ انگلستان میں سب سے بڑا پادری اور عیسائیوں کا سب سے بڑا نمائندہ ہوتا ہے۔ انگلستان کا جو بادشاہ ہے اس کے حلف میں یہ بات شامل ہے کہ I will

Marfat.com

defend the faith (یعنی میں عقیدہ کا تحفظ کروں گا) اس لیے انگلستان کے بادشاہ کو کہتے ہیں Defender of the faith (یعنی عقیدے کا تحفظ کرنے والا)۔ آرچ بشپ آف کنٹربری چرچ آف انگلینڈ ذرا اس بات کی وضاحت کردوں کہ چرچ آف انگلینڈ کا ایک علیحدہ مستقل نظام ہے جو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ سے ہٹ کر ہے اور شاہ برطانیہ اس کا محافظ ہے۔ آرچ بشپ جو برطانیہ سے پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں کل ان کا بیان ملک کے اخبارات میں چھپا۔ میں ملک سے باہر اسپین، فرانس، پرتگال، بیلجیئم، ہالینڈ وغیرہ کے تبلیغی دورے پر تھا، دو مسجدوں کا وہاں افتتاح کرنا تھا۔ وہاں سے واپس آیا اور دو روز ٹھہر کر سنگاپور چلا گیا۔ سنگاپور میں کانفرنس تھی وہ کانفرنس ختم کر کے کل جب میں وطن واپس آیا تو اخبار میں یہ بیان پڑھا کہ آرچ بشپ آف کنٹری بری چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ نے اسلام آباد میں اپنی تقریر میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ Law of blass phemy میں سزائے موت دی گئی ہے اس سزائے موت میں تخفیف کی جائے، بجائے سزائے موت کے کوئی معمولی سزا دی جائے۔

Law of blass phemy کیا ہے اس میں سزائے موت کیوں مقرر کی گئی ہے؟ اس کی تفصیل آپ کو بتانا چاہتا ہوں اور یہ آپ کے علم میں رہنی چاہئے اس لیے کہ بہت بڑی بات ہے کہ عیسائیوں کا ایک رہنما آرچ بشپ پاکستان میں جو ایک اسلامی ملک ہے جس میں بڑی جدوجہد کے بعد اسلام اس ملک کا سرکاری مذہب قرار پایا ہے۔ ۱۹۷۳ء سے پہلے جتنے بھی آئین تھے ان میں اسلام اس ملک کا سرکاری مذہب نہیں تھا۔ نام تو اسلامی جمہوریہ

پاکستان تھا اور اس نام کی وجہ سے لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ یہ بات اپنی جگہ بالکل درست تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا لیکن یہ بالکل ایسی بات تھی کہ جیسے بعض لوگ اپنے بیٹے کا نام اقبال مسیح رکھتے ہیں یا جاوید اختر رکھتے ہیں نام تو ہے جاوید اختر چنانچہ یہ نام سن کر آپ شبہ میں پڑ جاتے ہیں کہ مسلمان ہوگا لیکن جب آپ اس سے اس کا مذہب پوچھیں گے تو وہ بتائے گا کہ وہ کرسچن ہے۔

اس زمانے میں قومی اسمبلی میں جب یہی دلائل زیر بحث تھے۔ میں نے قومی اسمبلی میں مطالبہ کیا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہونا چاہئے تو اس زمانے کے وزیراعظم اور ان کی پارٹی والے جن کی حکومت تھی وہ میرے اس مطالبے پر بڑے پریشان ہوئے مجھ سے بار بار یہ کہتے تھے کہ مولانا آپ اپنا یہ مطالبہ واپس لیں میں نے کہا نہیں! اس ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہی ہوگا۔ تو برسراقتدار پارٹی نے یہ جواب دیا کہ پاکستان کی تاریخ میں اسلام کبھی بھی سرکاری مذہب نہیں ہوا اور آپ جو مطالبہ کرتے ہیں تو اس کے لیے ملک کا ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' نام ہونا ہی بس کافی ہے۔ تو میں نے اپنی تقریر میں یہی مثال دی کہ بچے کا نام آپ جو چاہیں رکھ دیں لیکن اس کی شناخت بھی ضروری ہے۔

یہ بات بھی آپ کے علم میں ہے کہ امریکن عساکر نے اپنے منافقین کو ساتھ ملا کر ۱۹۹۱ء میں عراق پر حملہ کیا تھا اور عراق کو بظاہر شکست ہوئی۔ جب جنگ ختم ہوئی تو بہت سے بے وقوف اور احمق کویتیوں نے اپنے بچوں کا نام ''بش'' رکھا۔ غور کیجئے کہ مسلمان کویتیوں نے اپنے بچوں کا نام ''بش'' رکھ دیا۔

Marfat.com

اس وقت کے اخبارات میں یہ افسوسناک خبریں آئیں اور ہم نے اور آپ نے پڑھیں۔ اسی طرح ہمارے بہت سے لوگ بے معنی نام رکھ دیتے ہیں جس کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ حالانکہ نام تو اچھے رکھنے چاہئیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے نام رکھو کیونکہ اس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ لہٰذا بے معنی اور لغو ناموں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اپنی مسجد کے خطیب یا عالم یا کسی بزرگ سے پوچھ لیا کریں تا کہ وہ کوئی اچھا نام تجویز کریں جو بامعنی بھی ہو تا کہ بچے پر اس کے اچھے اثرات قائم ہوں۔

بہرحال میں نے اس وقت قومی اسمبلی میں کہا کہ محض ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' نام رکھنے سے کچھ نہیں ہوتا ملک کا مذہب کیا ہے وہ بتایئے؟ اسلام اس ملک کا سرکاری مذہب ہونا چاہئے اور یہ باقاعدہ دستور میں لکھا ہونا چاہئے کہ اس ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہے، حکومت کا مذہب اسلام ہے اور پاکستان کا مذہب اسلام ہے۔ الحمدللہ ہمارا یہ مطالبہ منظور ہو گیا۔

تو میں آپ کو بتا رہا تھا کہ Law of blass phemy کا ترجمہ ہوا قانون تحفظ ناموس رسالت۔ اس پر کیا سزا دی جائے۔ تقریباً پانچ چھ سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد ۱۹۹۰ء کی پارلیمنٹ سے یہ پاس ہوا کہ اگر کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس یا دیگر انبیاء و مرسلین میں سے کسی بھی نبی کی توہین کا مرتکب ہوا تو اس کو سزائے موت ہونی چاہئے۔ اس قانون کا نام ہوا Law of blassphemy تو According to the act of the parliament یعنی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت ''قانون تحفظ ناموس رسالت'' نافذ ہوا۔ اب قانون بالکل واضح ہے کہ کوئی بھی شخص خواہ وہ مسلمان

Marfat.com

ہو یا عیسائی یا اس کا تعلق کسی مذہب سے ہو۔ اگر اس نے کسی بھی نبی برحق کی بے حرمتی کی تو اس کے لیے سزائے موت ہے۔ آپ نے غور فرمایا کہ مسلمانوں نے جو قانون تحفظ ناموس رسالت کا بنایا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی تحفظ دیا گیا ہے تا کہ یہ نہ ہو کہ کوئی عیسائی شکایت کرے کہ آپ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیا اور اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحفظ ناموس رسالت کا قانون بنا دیا اب یہ شکایت نہیں ہوسکتی۔ لیکن بڑے تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ آرچ بشپ عیسائیوں کے نمائندے ہیں ان کو تو اس قانون سے خوش ہونا چاہئے تھا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بھی گستاخی ہو تو اس کے لیے بھی یہی قانون ہے مگر افسوس کہ کل ان کا ایک طویل دو کالمی بیان نشر ہوا۔ انگریزی اخبار میں میں نے پڑھا اور اس کے علاوہ اسلام آباد اور کراچی سے جو اخبار نکلتے ہیں اس میں بھی میں نے پڑھا۔ کیونکہ انگریزی میں ان کی تقریر تھی لہٰذا انگریزی اخبارات میں زیادہ تفصیل آئی ہے۔ مجھے اس بیان پر بڑی حیرت ہے کہ ایک عیسائی ایسا مطالبہ کر رہا ہے بلکہ ان کو تو خوش ہونا چاہئے اور یہ کہنا چاہئے کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ایک مسلمان ملک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت و حرمت کو اس طرح تحفظ دیا گیا کہ ہم عیسائی بھی اتنا تحفظ نہیں کر سکے۔ کیونکہ انگلستان میں کوئی تحفظ نہیں ہے مگر پاکستان میں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کے تحفظ کا قانون ہے اسی قانون کے ذریعہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ (علیہما السلام) کی عزت و حرمت کا تحفظ بھی موجود ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ یہودیوں کو بھی اس قانون پر خوش ہونا چاہئے کہ مسلمانوں نے جو قانون بنایا

Marfat.com

ہے اپنے پیغمبر کی عزت وحرمت کے ساتھ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء (علیہم السلام) کی عزت وحرمت کا تحفظ بھی کیا گیا ہے لیکن عیسائیوں کے بڑے رہنما مطالبہ کررہے ہیں کہ نہیں! اس قانون میں سزائے موت دی گئی ہے اس کو ختم کردینا چاہئے (The death sentence should be abolished) یہ ان کا مطالبہ اور یہ فقرہ تمام اخبارات میں شائع ہوا کہ سزائے موت کو ختم کردینا چاہئے۔ کتنی حیرت کی بات ہے۔ اب ذرا غور فرمائیں کہ اگر نبی کی عزت وحرمت نہ رہے تو پھر نبی کی کسی بات کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ اس لیے اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں خاص طور سے ہدایت فرمائی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۔ (سورۃ الاحزاب/٦٩)

(اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمادیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔)

تم ایسے مت ہوجانا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اذّیت دی تم نبی کو اذّیت مت دینا ورنہ تم پر بھی وہی رسوائی اور وہی ذلت مسلط ہوجائی گی۔ جو یہودیوں پر اس زمانے میں مسلط کی گئی تھی۔ یعنی تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذّیت مت دینا جس طرح یہودی اپنے پیغمبر کو اذّیت دیتے تھے۔ اس اذّیت کا بھی بڑا عجیب وغریب واقعہ ہے۔ یہودیوں (قارون اور اس کے ساتھی) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت

Marfat.com

لگائی کہ آپ کے جسم پر داغ ہیں آپ کا جسم برص اور کوڑھی ہے جبکہ نبی کا جسم پاک صاف ہوتا ہے۔ نبی کے جسم پر اللہ کے نور کی بارش ہوتی ہے نبی کے جسم سے خوشبو آتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیا وَالمرسلین ہیں۔ آپ کے جسم اقدس سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ آپ جس کوچہ و بازار یا گلی سے گزر جاتے تھے کئی کئی روز تک لوگ اس خوشبو کو سونگ کر کہتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے ہیں کیونکہ نبی کا جسم انوار الٰہی سے معطر ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو پسینہ شریف نکلتا تھا اس پسینے کو ام ایمن اور دوسرے بہت سے صحابہ اور صحابیاء کسی خاص برتن یا بوتل میں جمع کر کے رکھ لیتے تھے اور پھر کسی خاص موقع پر پسینہ مبارک کو اپنے جسم پر ملتے تھے تو ان کے جسم اور کپڑوں سے مشک و عنبر سے بھی تیز تر خوشبو آتی تھی۔

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کو یہ عظمت عطا فرمائی کہ ان کے جسم اقدس سے کوئی چیز مس ہو جائے تو وہ بھی بابرکت ہو جاتی تھی۔ ہر نبی معظم ہے محترم ہے جملہ انبیاء و مرسلین میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و وقار بہت ہی بلند و بالا ہے آپ نبیوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اور رسولوں میں سب سے بالا ہیں۔ تو

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انہوں نے تکلیف دی خبردار تم تکلیف نہ دینا۔ یہودیوں کی بدبخت بدنصیب قوم کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام

پر معاذ اللہ زنا کی تہمت بھی لگائی جیسا کہ مفسرین نے اس واقعہ کی تفصیل بیان فرمائی۔ سورہ احزاب میں یہ واقعہ بھی ہے اس کے علاوہ مفسرین نے اور واقعات بھی لکھے ہیں ان ہی میں سے ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ

قارون نے ایک عورت کو پیسے دیئے اور اس کو سکھایا کہ مجمع میں لوگوں کے سامنے یہ کہو کہ میری گود میں جو بچہ ہے یہ حضرت موسیٰ کا ہے۔ حضرت موسیٰ پر یہ شرمناک تہمت اس عورت نے اس وقت لگائی کہ جب حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے اور لوگوں کو اللہ کے احکام سے آگاہ کر رہے تھے کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ نماز پڑھو۔ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو تو قارون نے زکوٰۃ ادا کرنی نہیں تھی وہ سونے اور چاندی کو جمع کرنا چاہتا تھا۔ زمین کے اندر اس کے خزانے سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے تھے۔ وہ منکر تھا زکوٰۃ نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے اس نے یہ سارا ڈھونگ رچایا تھا۔ تو وہ عورت آپ پر تہمت لگا کر کھڑی ہوگئی کہ میری گود میں یہ بچہ حرام کا ہے اور اس کے مرتکب معاذ اللہ حضرت موسیٰ ہیں۔ دوسری طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ حرام سے بچو۔ اللہ کی نافرمانی نہ کرو اس کے احکام پر عمل کرو اور وہ عورت بار بار لوگوں کو متوجہ کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین کر رہی ہے۔

جب آپ نے یہ صورتحال دیکھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کی طرف متوجہ ہوئے چونکہ برگزیدہ نبی تھے اور اپنی پُر جلال آواز میں عورت سے کہا کہ سچ بتا یہ کس کا بیٹا ہے؟ تو وہ عورت فوراً بول پڑی کہ یہ آپ کا بیٹا نہیں ہے۔ میں نے آپ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ اس کام کے لیے قارون نے مجھے پیسے دیئے تھے میں آپ سے معافی چاہتی ہوں بلاشبہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں۔

Marfat.com

اس کے بعد قارون پر جو اللہ کا دردناک عذاب آیا وہ سب کو معلوم ہے میں اس کی تفصیل میں زیادہ جانا نہیں چاہتا ہوں۔ الغرض اس کا خزانہ زمین میں دھنس گیا اور وہ خود بھی زمین میں دھنس گیا وہ خود بھی ختم ہوا اس کے محلات بھی ختم ہوئے۔ قرآن مجید میں اس کی تفصیل موجود ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ (سورۃ القصص/۸۱)

(تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور پیغمبر برحق پر جھوٹا الزام لگانے کی سزا ضرور ملتی ہے کسی بھی نبی کو اذّیت دینے کی سزا انتہائی عبرتناک ہوتی ہے۔ ہر نبی اپنے بلند مرتبہ و مقام پر فائز ہوتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا ہماری بارگاہ میں یہ مقام ہے۔ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۔ (اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی عزت والے اور بڑی وجاہت والے)۔ بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین اور ان کو اذّیت دینے کی دردناک سزا ملی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری تنبیہ کے لیے یہ واقعات بیان فرمائے تاکہ ہم اس سے عبرت اور سبق حاصل کریں۔

اسی طرح عیسائیوں کا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بڑا شرمناک نظریہ ہے اور ان کی بعض کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) طوائفوں سے سر میں تیل ملواتے تھے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْم) کوئی مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا ہے لیکن بہرحال عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ عیسائی اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام طوائفوں کو ان کی اصلاح کے لیے بلواتے تھے (معاذ اللہ ۔ توبہ توبہ

Marfat.com

استغفر اللہ)

کسی بھی نبی کے بارے میں مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ غیر محرم عورت نبی کے جسم کو ہاتھ لگائے۔ اللہ کے محبوب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا:

ما مست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم بدامرأة .الخ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی بھی غیر محرم عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔'' (مسند امام احمد ج/ ۷ ص/ ۲۲۱)

گویا غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانا بھی حرام ہے۔ آج کل یہ جاہلانہ رواج عام ہو گیا ہے کہ غیر محرم عورتوں سے بعض لوگ مصافحہ کرتے ہیں اور فعل حرام کے مرتکب ہوتے ہیں۔ غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانا، جسم سے جسم ملانا حرام ہے اور مسلمانوں کو اس فعل حرام سے بچنا چاہئے۔

یورپ اور افریقہ وغیرہ میں یہ رواج عام ہے۔ میں ایک تقریب میں انہیں مسائل پر روشنی ڈال رہا تھا اور اسکی خرابیاں بھی بیان کر رہا تھا، تقریب کے بعد سوال و جواب کا تھوڑا سا وقت دیا جاتا ہے کہ اگر کسی صاحب کو کسی مسئلہ کی وضاحت چاہئے تو سوال کرے۔ اس تقریب میں ایک انگریز کھڑے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں سوال پوچھنا چاہتا ہوں میں نے کہا ضرور پوچھیں (It's my pleasure) بڑی خوشی کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی عورت بھی مرد سے ہاتھ ملائے تو کیا فرق پڑتا ہے ایک ہی بات ہے۔ تو میں نے کہا کہ دیکھیں عورت اور مرد میں فرق ہے (There is difference between male and female sex) اور جب عورت اور مرد میں

Marfat.com

فرق ہے تو مرد سے مصافحہ کرنے میں جذبات الگ ہوتے ہیں اور عورت کے ساتھ ہاتھ ملانے میں جذبات مختلف ہوتے یں۔ تو اس نے کہا کہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ پھر میں نے کہا کہ اسکو یوں سمجھئے۔ اگر میں کہوں. کہ لیموں کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے تو آپ کیا محسوس کریں گے (What do you feel about it?) اب وہ خاموش ہوگئے تو میں نے کہا کہ جب میں نے آپ سے پوچھا کہ لیموں کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے؟ تو آپ کے منہ میں پانی آیا کہ نہیں۔ وہ کہنے لگے کہ پانی تو آ گیا۔ میں نے کہا کہ اگر میں آپ کے سامنے ٹماٹر کا نام لوں تو منہ میں پانی نہیں آئے گا کیلا یا سیب کا نام لوں گا تو پانی نہیں آئے گا لیکن لیموں کا نام لیتے ہی پانی بھر آئے گا اور جب کوئی آپ سے یہ کہے کہ فلانی عورت بہت خوبصورت ہے اور اس کا خوبصورت جسم بہت نرم و نازک ہے تو آپ کی خواہشات ابھریں گی یا نہیں؟ تب انہوں نے اعتراف کیا۔ میں نے کہا کہ بات اصل میں یہی ہے عورت کا تصور آتے ہی شیطان شہوانی جذبات کو بھڑکاتا ہے۔ اسی لیے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو غیر محرم عورتوں سے دور رہنے حتیٰ کہ ان کو دیکھنے سے بھی منع فرمایا ہے چونکہ یہی راستہ ہے جس سے انسان بے حیائی، فحاشی اور زنا کاری کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اسلام نے فطری تقاضوں کے مطابق غیر محرم عورتوں سے مردوں کو دور رہنے کا حکم دیا۔ اسلام نے زنا کو حرام کیا اور اس کے تمام راستوں کو بھی بند کر دیا۔ بشری تقاضوں کے مطابق نکاح کا حکم دیا جس کے بعد اپنی منکوحہ سے یہ تمام چیزیں جائز ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کوئی شخص عدل و انصاف کی استطاعت رکھتا ہے تو وہ دو یا تین حتیٰ کہ چار نکاح بھی کر سکتا ہے۔ بہر حال

Marfat.com

یہ بات تو درمیان میں آ گئی جس کی میں نے مختصر وضاحت کر دی۔

عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی ذات کی حفاظت فرمائی اور ان کی بارگاہ میں آنے اور بیٹھنے کے آداب بھی مقرر فرمائے۔ ذرا غور فرمائیں کہ کتنی عجیب وغریب بات ہے قرآن پاک میں ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ جب اللہ کے رسول تمہیں کھانا کھانے کے لیے بلائیں تو جیسے ہی کھانا ختم ہو جائے باہر آ جاؤ زیادہ دیر مت ٹھہرو کیونکہ ہمارے نبی کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ

(ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ) (سورۃ الاحزاب/۵۴)

تو گویا قرآن ہمیں دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سکھا رہا ہے گھر میں داخل ہونے بیٹھنے اور ٹھہرنے کے آداب بتا رہا ہے تا کہ قیامت تک امت یہ پڑھتی رہے اور یاد بھی رکھے کہ رسول کا مقام اتنا بلند ہے۔ تو ان کے گھر میں اتنا نہ بیٹھو کہ ان کو تکلیف ہو۔

اگر یہ باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بیان فرماتے اہل ایمان تو بہر حال اس کا انکار نہیں کرتے لیکن بعض بدعقیدہ لوگ یہ کہتے کہ ہاں یہ حدیث میں ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے وغیرہ وغیرہ۔ جیسا آج کل عام رواج پڑ گیا ہے فوراً کہہ دیتے ہیں کہ صاحب بخاری میں تو نہیں ہے اس لیے کہ ترجمے چھپ گئے ہیں۔ بخاری بغل میں دبائے پھرتے ہیں کوئی حدیث ان کے سامنے

Marfat.com

بیان کی جائے تو کہہ دیں گے بخاری میں نہیں کیونکہ اپنی کم عملی کی بنیاد پر وہ حضرات ہر مرض کی دوا بخاری میں تلاش کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ؎

بے عشق محمدؐ کے جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار ان کو بخاری نہیں آتی

شاید بے چارے یہ سمجھتے ہوں گے کہ بخاری شریف کے علاوہ حدیث کی کوئی کتاب نہیں ہے جبکہ بخاری شریف کے علاوہ بے شمار احادیث صحیحہ کی کتابیں موجود ہیں۔ صحیح مسلم، ترمذی شریف، ابو داؤد شریف وغیرہ، امام نسائی بھی اپنے وقت کے بہت بڑے محدث تھے اور بھی بڑے جلیل القدر محدثین کرام گزرے ہیں اور احادیث کے بے شمار شارحین گزرے ہیں جنہوں نے بڑی ایمان افروز شرحیں کی ہیں۔ ہر محدث نے احادیث کی اقسام کو بھی بیان کر دیا۔ ضعیف، قوی، حسن، غریب، مرسل، مشہور، متواتر اور اس کے لیے باقاعدہ اسماء الرجال کا پورا فن ایجاد ہو گیا جو دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ہے۔ وہ طبقہ جنہوں نے باقاعدہ محدثین کے حالات تحقیقی انداز میں بیان فرمائے کہ یہ کون تھے کیسے تھے سچ بولنے والے تھے یا نہیں اور اس کی تمام وضاحتیں اسماء الرجال کی کتابوں میں موجود ہیں۔ اس ضمن میں امام بخاری علیہ الرحمۃ کا واقعہ ہے کہ آپ ایک محدث کی خدمت میں پہنچے ان سے ایک حدیث معلوم کرنی تھی اور اس کے لیے ایک طویل سفر کی تکلیف برداشت کی کیونکہ اس زمانے میں ریل، ہوائی جہاز، کاریں وغیرہ تو تھی نہیں آپ اندازہ کر سکتے ہیں اس زمانہ کا سفر کتنا مشکل تھا۔ بہرحال امام صاحب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ امام صاحب نے عرض کیا کہ میں آپ سے فلاں مسئلے

Marfat.com

کے سلسلہ میں ایک حدیث سننے کے لیے آیا ہوں آپ کے پاس اس مسئلے میں کوئی حدیث ہے۔تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں موجود ہے۔

اس وقت وہ صاحب گھوڑے کو گھاس کھلانے کے بجائے اس کو جھانسا دے کر بلا رہے تھے۔ امام صاحب نے جب یہ دیکھا تو ان سے کہا کہ حضور گھاس تو ہے نہیں اور آپ اس کو اس طرح بلا رہے ہیں کہ جیسے آپ گھاس یا چارہ کھلائیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہاں میں اس کو ایسے ہی بلا رہا ہوں گھاس وغیرہ اس کو نہیں دینی۔تو امام صاحب نے کہا حضور میں اجازت چاہتا ہوں۔تو انہوں نے کہا آپ تو حدیث سننے آئے تھے لیکن آپ وہاں سے چلے آئے اور حدیث نہیں سنی۔ بعد میں لوگوں نے امام صاحب سے پوچھا کہ آپ نے اتنا طویل سفر کیا اور حدیث سنے بغیر واپس آ گئے تو آپ نے کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ وہ صاحب جانور کو دھوکہ دے رہے تھے اور جانور کو دھوکہ دینے والے سے میں حدیث نہیں سننا چاہتا تھا اور نہ ہی ایسے آدمی کی حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں۔غور کیجئے کہ محدثین کرام کی جماعت کتنی محتاط تھی اور جب امام بخاری علیہ الرحمۃ حدیث شریف لکھنے بیٹھتے تو وضو کرتے پھر دو رکعت نفل ادا فرماتے اور پھر حدیث لکھتے اور بیان فرماتے۔ یہ امام صاحب کا ہمیشہ کا معمول تھا۔

جبکہ آج کل لوگوں نے معمول بنالیا ہے کہ جس حدیث کو چاہتے ہیں بے دھڑک انکار کر دیتے ہیں، نہیں جی! یہ بخاری میں نہیں ہے، مسلم میں نہیں ہے، ابوداؤد میں نہیں ہے۔ لاپرواہی اور بے احتیاطی کا یہ عالم ہے کہ جس کا دل چاہتا ہے حدیث کا انکار کر دیتا ہے۔تو

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے قرآن مجید فرقان حمید میں اپنے

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کو بیان کر دیا تا کہ کسی انکار کی گنجائش نہ رہے۔

حدیث کے سلسلے میں تو وہ کہہ سکتا تھا کہ ضعیف ہوگی لیکن جو کچھ قرآن پاک میں ہے اس کا انکار کیسے کرے گا قرآن پاک کا انکار کفر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی زبان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دی اور اہل ایمان کو یہ بتا دیا کہ فرش زمین پر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ دربار ہے جس کے آداب خود میں نے بنائے ہیں۔

قرآن عظیم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تعظیم اور ان کے آداب کا بیان فرمایا۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ جب تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچو آواز مت دو۔ اللہ اکبر! کیا ادب ہے۔ بھئی اگر آواز نہیں دی تو چلو کھٹکا کریں ظاہر ہے اس زمانے میں آواز دیتے تھے یا کھٹکا کیا کرتے تھے۔ کیونکہ آواز یا کھٹکے سے آرام میں خلل پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا فرمایا خاموش رہو اور انتظار کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کرم فرمائیں گے تو تشریف لے آئیں گے۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ عم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ

(بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔) (سورۃ الحجرات/۴)

اب ذرا غور فرمائیے! آپ گھر میں موجود ہوں، کوئی آدمی باہر سے آپ کو آواز دے تو یہ کوئی غلط بات نہیں ہے اور نہ ہی آپ یہ کہیں گے کہ بے وقوف ہو آواز کیوں دیتے ہو۔ لیکن مقام ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیکھئے! فرمایا بیوقوف خبردار! آواز مت دینا اس لیے کہ آواز دینے سے تکلیف پہنچ سکتی ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل آ سکتا ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اطہر ہمہ وقت اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ میرا وقت ہے وہ وقت خاص اللہ کے ساتھ میرا ایسا ہے کہ اس وقت میں کسی نبی ورسول اور فرشتہ کے وہاں آنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔'' تو ایسے وقت خاص میں کسی نے آواز دی تو بے ادبی ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچی لہٰذا خبردار آواز مت دینا خاموش بیٹھے رہو۔ اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے آنے سے بے خبر ہیں۔ ارے بے وقوف جو اللہ سے ہر وقت باخبر ہے وہ تم سے کیسے بے خبر ہوسکتا ہے۔ اس لیے آواز دینے کی ضرورت نہیں۔ بس ادب سے بیٹھے رہو، انتظار کرو، جب بھی کرم فرمائیں گے تشریف لے آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کے آداب قرآن میں بیان کردیئے۔ اب قرآن کا کیسے انکار کروگے۔ جو کرے گا تو بے وقوف ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور قیامت میں مجرمین کی صف میں شامل ہوگا۔ اللہ رب العالمین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو تحفظ دے دیا کہ خبردار! اللہ تبارک وتعالیٰ کی شیطان پر لعنت ہے۔ اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔ دیکھئے قرآن میں ارشاد فرمایا۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (جو بیت اللہ شریف میں داخل ہوگیا اس کو امن مل گیا) یعنی بیت اللہ شریف جو ہے امن کی جگہ ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا: وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر

Marfat.com

کولوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا۔) مسجد حرام امن کی جگہ ہے، ومن دخلہ اور جو اس میں داخل ہوگیا اس کو امن مل گیا یعنی اس کو مار نہیں سکتے اگر کوئی جرم کرنے کے بعد کعبۃ اللہ شریف میں گھسا تو اب انتظار کریں گے کہ وہ باہر آئے، ظاہر ہے باہر تو اس کو ایک نہ ایک دن آنا ہی پڑے گا جب باہر آئے گا تو پکڑ ولو لیکن جو داخل ہوگیا اس کو امن مل گیا۔ اب دیکھئے رمضان المبارک میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مکہ فتح ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کے ساتھ مکہ شریف میں داخل ہوگئے، اونٹنی مبارکہ پر سوار تھے، گردن شریف جھکی ہوئی تھی، بڑے عز و نیاز کیساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شہر میں داخل ہورہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوتے ہی ارشاد فرمایا۔ خبردار! جو شخص بھی اپنے گھر میں ہے اس کو امن ہے، ابوسفیان کے گھر میں جو چلا گیا اس کو بھی امان ہے۔ آج جن لوگوں کو امان دی جارہی ہے مکہ شریف والے تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی اذیتیں دی تھیں اور بڑی تکلیفیں پہنچائیں تھیں، صحابہ کرام کو بہت تنگ کیا تھا لیکن فرمایا خبردار! انتقام نہیں لینا مسلمان انتقام نہیں لیتا بلکہ مسلمان رحم دل ہوتا ہے۔

شفاء شریف میں یہ واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ وہ جو فلاں شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتا تھا مکہ شہر میں موجود ہے فرمایا تلاش کرو۔ بتایا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کعبۃ اللہ شریف کے غلاف کے اندر پناہ لے رکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کردو، چھوڑو نہیں، گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔ گستاخ رسول کی توبہ قبول نہیں ہے یعنی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی

Marfat.com

کرنے والا کافر ہے مرتد ہے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی واجب القتل ہے۔ یہ قانون یعنی Law of blassphemy یہاں موجود ہے اور آرچ بشپ صاحب نے اس کو ختم کرنے کا مطالبہ کر کے بہت غلط بیان دیا ہے۔ اس قانون سے تو جہاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کا تحفظ ہے وہاں دیگر تمام انبیاء و مرسلین کی عزت و حرمت کا تحفظ بھی کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے ہم مسلمان تمام انبیاء و مرسلین کی قدر و منزلت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ اس قانون کو یا اس قانون کے تحت مقرر کردہ سزائے موت کو ختم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی عزت نہ ہو۔ جبکہ بات اصل میں یہ ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کے سلسلہ میں اگر قانون تحفظ ناموس رسالت میں سزائے موت ختم ہو جائے یا کم ہو جائے تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کا موقع مل جائے گا اور یہ ان کو معلوم ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی نہیں کرے گا۔ تو اصل میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کے لیے جواز پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

آرچ بشپ نے جو یہ مطالبہ کیا ہے ہم مسلمان اس کی مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے بھی کہتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں بہت ہوشیار رہے اور عیسائیوں کی اس سازش کو ناکام بنائے اور اگر حکومت عیسائیوں کے ہاتھوں میں کھیلی اور اس قانون میں کسی قسم کی ترمیم کی تو خود مسلمان دین اور مذہب کے مطابق اس سزا کو نافذ کر دیں گے۔ اگر حکومت اس کو چھوڑ دے گی تو ظاہر

Marfat.com

ہے مسلمان تو اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ ویسے حکومتیں جو ہیں زیادہ تر ان کی خواہش یہ رہی ہے کسی طرح سے عیسائیوں کو خوش کرو، یہودیوں کو خوش کرو، مغرب کو خوش کرو، کوئی بات ایسی نہ کرو کہ جس سے عیسائی، یہودی اور مغربی اقوام ناراض ہو جائیں۔ اس کی وجہ ایمان کی کمزوری ہے اگر ایمان مضبوط ہو حکومت کا اور وہ یہ سمجھے کہ عیسائی ناراض ہو رہے ہیں ہو جائیں، یہودی ناراض ہو رہے ہیں ہو جائیں بس اللہ ناراض نہ ہو۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ جتنے بھی حکمران اب تک آئے ان میں زیادہ تر حکمرانوں کی یہ خواہش رہی کہ امریکہ خوش ہو جائے، مغربی اقوام خوش ہو جائیں اور ہمارے متعلق یہ تصور کریں کہ ہم لبرل ہیں۔ لبرل کا مطلب ہے کھچڑی یعنی آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ یعنی آدھے مسلم اور آدھے عیسائی ہیں آدھے مسلمان ہیں اور آدھے یہودی ہیں۔ یہ آپ نے دیکھا کہ پاکستان ٹیلی ویژن پر مسلمانوں کی ثقافت تو کم نظر آتی ہے جبکہ زیادہ تر ہندوؤں کی ثقافت، عیسائیوں کی ثقافت نظر آتی ہے مثلاً یہ ناچنا گانا، یہ جو مسلمان خواتین ٹیلی ویژن پر ناچتی ہیں اور گاتی ہیں یہ حرام ہے اور یہ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعے جو بے حیائی اور فحاشی پھیلائی جا رہی ہے یہ اسلامی تہذیب نہیں ہے۔ تو مسلمانوں کی بہو بیٹیوں کو ٹیلی ویژن پر نچوانے والے اور مسلمانوں کی بیٹیوں میں ہندو، عیسائی اور یہودی کلچر کو فروغ دینے والے اور ناچنے کی ٹریننگ دینے والے، یہ عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کا کلچر نہیں ہے۔ نام مسلمانوں کا رکھا ہوا ہے باقی سب کام غیروں ہی کے کرتے ہیں تاکہ ان کی نظروں میں مقبولیت ہو اور کہہ سکیں کہ ہم Fundamantalism نہیں ہیں

Marfat.com

یعنی بنیاد پرست نہیں۔ گویا اسلام کی بنیادوں پر کوئی خاص یقین نہیں رکھتے بس جیسا دیس ہو ویسا بھیس بنا لیتے ہیں۔ قوم کی بہو بیٹیوں کو ٹی وی پر نچوانے والے اور ان کو مغربی تہذیب میں ڈھال کر Prostitute بنانے والے اللہ تبارک وتعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے ہیں۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور علماء فرماتے ہیں اور صاحب شفاء شریف نے ان مسائل پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین معمولی سے تھے (معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد) یا یہ جُتے پرانے تھے، معمولی سے تھے تو بہ تو بہ شریفین کہنا چاہیے تو ارشاد فرمایا کسی نے تحقیر آمیز لفظ نعلین شریفین کے متعلق استعمال کیا تو وہ بھی کافر ہوگیا۔ اگر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند پر اپنی پسند کو ترجیح دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو تکلیف پہنچائی۔ خبردار ایسا نہ کرنا۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

(اور جو رسول اللہ کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے)

یعنی اللہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرما رہا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کا محافظ ہے۔ اگر کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اطہر کو داغدار کرنے کی کوشش کی تو دنیا میں بھی اس کا انجام برا ہے اور آخرت میں عذاب الیم اس کا مقدر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعہ ○ عید الفطر ○ عید الاضحیٰ اور نکاح کے مکمل

خطبات قادریہ

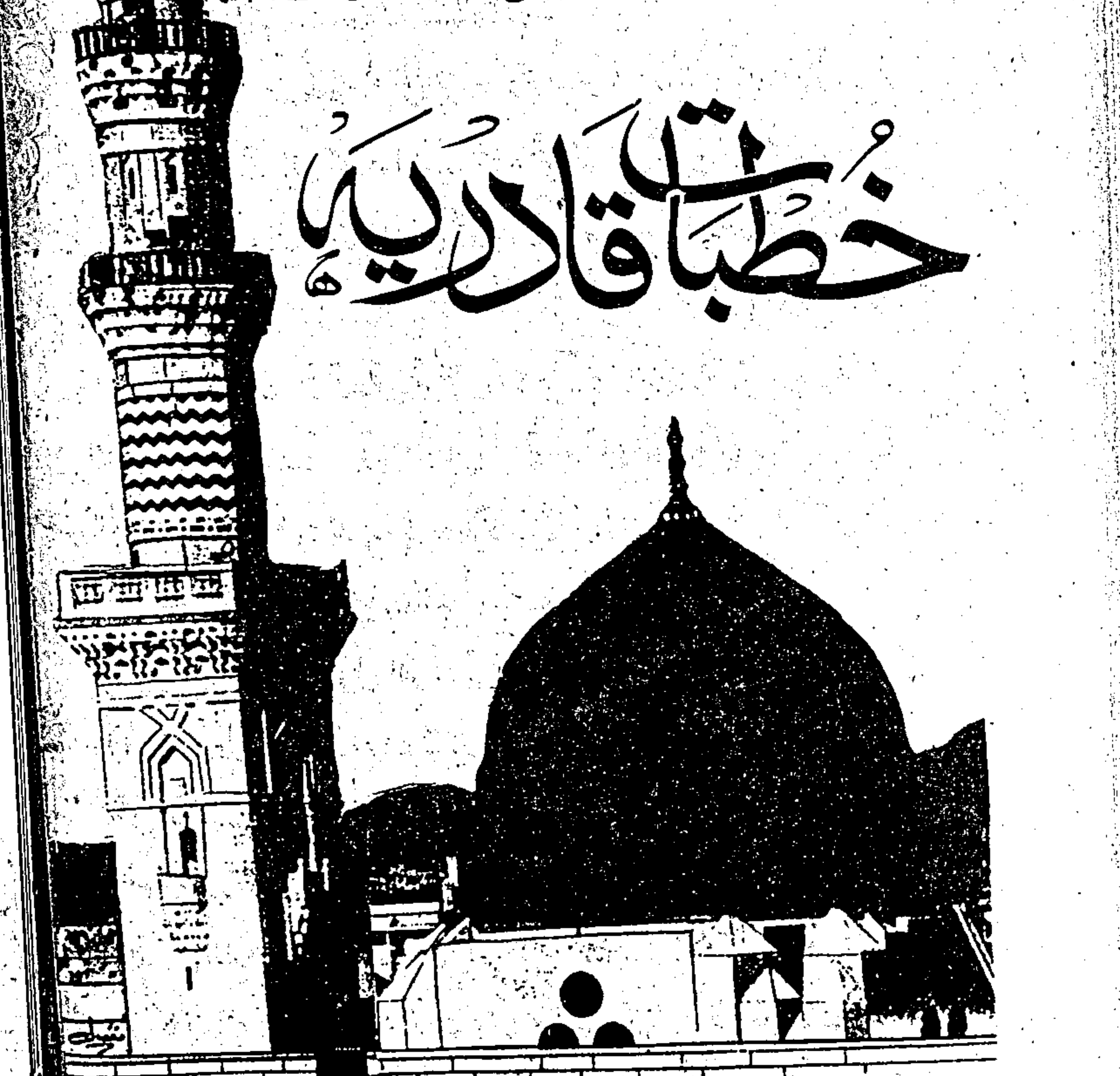

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری
محمود شہید روڈ غلہ منڈی شاہدرہ اسٹیشن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اسلام اور سیاست - صحابہ کرام - سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کا ختم نبوت کے منکر سے جہاد - امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ
یزیدی سیاست اور یزیدی کردار کو مسترد کرنا

تقریر

قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ الحافظ
مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی
سرپرست جے - یو - پی و چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن
بمقام کامونکی ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسُول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسُول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسُول اللہ کی

کافروں پر تیغ والا سے گری برقِ غضب
ابر آسا چھا گئی ہیبت رسُول اللہ کی

لَاوَرَبِّ الْعَرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسُول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہُوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسُول اللہ کی

سُورج لٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسُول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب ہَابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسُول اللہ کی

ذِکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمت رسُول اللہ کی

نجدی اس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسُول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا اُن سے فزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت رسُول اللہ کی

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضُور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسُول اللہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے اُلفت رسُول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائیگی طاقت رسُول اللہ کی

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جُرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسُول اللہ کی

ہے گُل باغِ قدس رخسارِ زیبائے حضُور
سرو گلزارِ قدم قامت رسُول اللہ کی

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضُور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسُول اللہ کی

Marfat.com

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ۔ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلٰانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَلَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِالْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَرِیْماً. قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ یَا رَبِّ یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا. عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا احسان اور فضل وکرم ہے کہ ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری اور آپ کی حاضری قبول فرمائے نیز جو کچھ کہ بیان کیا گیا اور کیا جائے اس پر آپ کو اور مجھ گنہگار کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ میں بہت عرصے کے بعد کامونکی آیا

Marfat.com

ہوں آپ سب بھائیوں نے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ میرا استقبال فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی بہترین جزائے خیر آپ کو عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ میں اور آپ پاکستان جیسے ایک مسلمان ملک میں رہ رہے ہیں جو ایسا مسلمان ملک ہے جس کا قیام رمضان المبارک کی ۲۶ تاریخ اور ۲۷ شب کو عمل میں آیا۔

پاکستان اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کو اللہ جل جلالہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں عطاء فرمائی۔ اللہ کی طرف سے ہمارے لئے یہ بہت بڑا احسان واکرام اور انعام ہے اس نعمت کا اللہ کے حضور جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

پاکستان کو قائم ہوئے ۴۵ سال گزر گئے۔ اس سے پہلے نو سو سال تک برصغیر پر مسلمانوں کی حکومت رہی اور عرب کی سرزمین پر چودہ سو سال مسلمانوں نے حکومت کی۔

اسلام کی آمد سے قبل عرب میں عہد جاہلیت تھا۔ ایک جعلی معاشرہ. جعلی معاشرہ سے مراد یہ ہے کہ لاقانونیت کا دور دورہ تھا۔ اسلام نہیں۔ کفر وشرک تھا' لوٹ مار' قتل وغارت گری' اغواء' حرام خوری' شراب نوشی' بدکرداری اور زنا کا چلن عام تھا۔ عرب کے اس معاشرے میں یہ سب چیزیں مادر پدر آزاد تھیں۔ کسی پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ عرب کے اس ماحول میں معمولی معمولی باتوں پر انسانوں کو قتل کر دینا اور پھر اس قتل کے انتقام میں نسل در نسل برس ہا برس لڑائی لڑتے رہنا ان کا معمول بن چکا تھا۔

جاہلیت کے اس معاشرے میں سو سو عورتوں کو گھر میں رکھنا ایک عام سی

Marfat.com

بات تھی جس سردار کے گھر جتنی زیادہ عورتیں ہوتیں، وہ اتنا بڑا آدمی کہلاتا تھا۔ بت پرستی عام تھی۔

کعبۃ اللہ میں تین سو ساٹھ بت نصب تھے اور لوگ ان کی پوجا کرتے تھے۔ بے حیائی اتنی عام تھی کہ عورتیں خانہ کعبہ کا طواف برہنہ ہوکر کیا کرتی تھیں۔ گویا بے حیائی عریانیت فحاشی اور بدکرداری عام تھی۔ جعلی معاشرے کا یہ مختصر نقشہ جو تاریخ کی کتابوں میں نظر آتا ہے۔

ایسے بگڑے ہوئے جاہلیت کے معاشرے کو بدلنا بہت مشکل کام تھا لیکن میرے اور آپ کے آقا حضوؐر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاشرے کو تبلیغ حکمت اور پیغمبرانہ بصیرت سے کام لے کر بدل دیا اور ایسا بدل دیا کہ زمانہ جاہلیت کے نشانات یکسر مٹ گئے۔

آج آپ اور میں جس ماحول میں رہ رہے ہیں۔ یہ ماحول اسلام سے قبل کے عہد جاہلیت کا نقشہ تو پیش نہیں کرتا اور الحمدللہ یہاں مشرکین بھی نہیں رہتے اور اس معاشرے میں شراب، جوا، بدی اور زنا اس طرح عام بھی نہیں جس طرح اس سوسائٹی میں تھا لیکن اس معاشرے میں اس جیسی برائیاں ضرور ہیں جن کی اصلاح ہمارے فرائض میں داخل ہے اگرچہ ان برائیوں کو حسنات میں تبدیل کرنا بڑا مشکل کام ہے لیکن جدوجہد کے نتائج ضرور نکلتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کو قائم ہوئے ۴۵ سال گزر گئے ہیں لیکن ہم بارہا اصلاح کی کوششوں کے باوجود خاطر خواہ کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ دیکھو! اس سوسائٹی کی جانب جس میں لوگ عیب کو عیب خیال نہیں کرتے تھے لیکن جب حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق اخلاص علم اور

Marfat.com

تبلیغ کے ذریعے سے اصلاحی جدوجہد کی تو اس سوسائٹی میں کتنا بڑا عظیم انقلاب آیا۔

وہ انقلاب جس نے اس جعلی معاشرے میں سے ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے انسانوں کو نکال کر کندن بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم کا صدقہ تھا کہ یہ جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم مجسمہ نور بن گئے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا اثر تھا کہ صحابہ جاہلیت کے اس معاشرے میں اندھیروں کو دور کرنے کے لئے نور کی قندیل بن گئے۔

موجودہ دور کے بعض نام نہاد مفکرین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بہت سارے انبیاء ناکام ہوگئے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے کامیاب ہوئے کہ صحابہ ان کے مشیر تھے اگر ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین نہ ملتے تو (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوتے بلکہ پہلے نبیوں کی طرح ناکام ہوجاتے۔ توبہ! توبہ! استغفر اللہ۔

حقیقت یہ ہے کہ عصر حاضر میں بہت سے لوگ چھوٹی موٹی کتابیں پڑھ کر مفکر بن جاتے ہیں ان نام نہاد مفکرین کی پاکستان میں بہتات ہوگئی ہے۔ یہی لوگ ہیں جو نت نئے فتنے پیدا کر رہے ہیں۔

بتایئے! اگر ان نام نہاد مفکروں کی بات مانی جائے تو پتہ چلے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کا سبب دراصل ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ یہ فتنہ پرور یہ بتانا چاہتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کوئی خصوصیت نہیں تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں یہ خصوصیت تھی کہ

Marfat.com

آپ کا مشن صحابہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے کامیاب ہوا۔

دیکھو! یہ کتنی غلط' اوچھی اور بودی تعبیر ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محتاج نہیں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشن کی تکمیل میں عمر رضی اللہ عنہ کے محتاج نہیں تھے۔ حضور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان تو یہ تھی کہ وہ ایک تاجر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پہلوان تھے۔ معزز قبیلے کے تھے اور مکہ میں ان کی شہرت تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک مشہور تاجر تھے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک صاحبزادے تھے جیسے مکے میں اور بھی صاحبزادے تھے۔ ان تمام صحابہ کی انفرادی اہمیت صرف اپنے خاندان اور شہر میں تھی لیکن حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشن کی تکمیل میں ان کے محتاج نہیں تھے۔ یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہے کہ آپ کی نسبت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو مقام بلند نصیب ہوا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صرف ابوبکر تھے لیکن دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچے تو نگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدیق اکبر بنا دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ صرف عمر تھے لیکن دربار مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہوئے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بن گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو صرف عثمان رضی اللہ عنہ تھے لیکن نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنی کر دیا۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف علی تھے لیکن دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہوئے تو ولی بن گئے۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم کی یہ وہ جماعت تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

مکتب میں تیار ہوئی۔ یہ جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ میں تیار ہوئی وہ مدرسہ جسے تاریخ مدرسہ صفہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ یہ مدرسہ اسلام کی پہلی یونیورسٹی تھی جو مدینہ میں قائم ہوئی۔ یہ صرف نگاہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا جس نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے شب و روز بدل دیئے۔ یہ تو صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ فیض کی خیرات تھی کہ آپس میں لڑنے والے بھائی بھائی بن گئے۔ راہزن راہبر بن گئے ان کی دنیا تبدیل ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی مشن تھا جس سے متعلق رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ (سورۃ الجمعۃ آیت نمبر۲)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا عمل عطاء فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔ (کنزالایمان از امام احمد رضا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ایمان لانے والے جو لوگ تھے وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی یہی وہ مقدس جماعت تھی جو سب سے پہلے ایمان لائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی تربیت فرمائی۔ ذہن سازی کی اور ان کو ہر قسم کی نجاستوں اور غلاظتوں سے پاک کیا' ظلمت اور تاریکی نور اور روشنی میں بدل دی۔ یہی روشنی تھی جو شمع بن کر چاردانگ عالم

Marfat.com

مین سویرے کی علمبردار بن گئی۔ امن و آشتی کی علامت بن گئی۔ دنیا میں پھر یہ شمع ایسی جلی کہ اس کی بدولت چراغ سے چراغ روشن ہوتے چلے گئے۔ یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاحی جدوجہد کا اثر تھا۔ آپ نے جدوجہد کا آغاز تب کیا تھا جب کوئی ایمان لانے کے لئے تیار نہ تھا۔ ہر طرف ظلمت تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد رنگ لائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کر کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس نور اور روشنی کو مزید آگے تک بڑھایا۔

لیکن تصور کیجئے اس سوسائٹی کی طرف جس میں کوئی صاحب ایمان نہ تھا۔ دارارقم میں حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے تو ایک ایک دو دو آدمی آتے تھے۔ دہشت کی فضا تھی' لوگ ڈرتے تھے۔ ہر طرف جبر کا ماحول اور ظلم کا دور دورہ تھا اس ماحول میں حضور صلی اللہ علیہوسلم نے اپنی دعوت کا آغاز کیا۔

دعوت حق کی صدا سنائی دی تو مکے کے بڑے بڑے رئیسوں کے مزاج بگڑ گئے۔ ردعمل میں ابوجہل ابولہب عتبہ شیبہ اور ولید جیسے پالتو غنڈے اور مکے کے بدمعاش اسلام پسندوں کو تنگ کرنے لگے وہ سرعام اسلام کے حامیوں کو مارتے تھے جب کوئی اسلام لاتا تو اس کو سزا دیتے۔

اب بتایئے! ایسے دل شکن حالات میں لوگوں کا اسلام قبول کرنا اور برملا یہ کہنا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارا تعارف اسلام ہے کتنا مشکل تھا لیکن اس دور کے مسلمانوں نے سنگینوں کے سائے میں یہ اعلان کیا کہ ہم اول و آخر مسلمان ہیں۔

Marfat.com

آج ہم جس ماحول میں ہیں یہاں تو ماشاء اللہ ہر طرف مسلمان ہی مسلمان ہیں کوئی مشرک اور منکر نہیں ہے لیکن دین سے دوری کا عالم یہ ہے کہ اس دور کا مسلمان دین سے دوری کے سبب اسلام کا نام لیتے ہوئے شرماتا ہے۔ اسلام کے متعلق اس کا رویہ معذرت خواہانہ ہوگیا ہے اگر پوچھو کہ تو کون ہے؟

تو وہ کہتا ہے کہ میں مہاجر ہوں۔

بھئی کون ہو؟

وہ کہتا ہے سندھی ہوں۔

آپ کون ہو؟

کہا بلوچ ہوں۔

تم کون ہو؟

میں پنجابی ہوں۔

یہاں لوگ گمراہ ہوگئے ہیں مفادات کی غرض میں اندھے ہوگئے ہیں۔ طالع آزماؤں نے مادی مفادات کے حصول کی خاطر ملک کو داؤ پر لگادیا ہے یہاں لوگوں سے مفادات کی خاطر نعرے لگوائے گئے کہ:

جاگ پنجابی جاگ تیری پگ نوں لگ گیا داغ

جاگ سندھی جاگ جاگ مہاجر جاگ

افسوس! کہ حاکمان وقت اسلام کی پگڑی کو اچھال رہے ہیں وہ ہنود و یہود کے ساتھ مل کر اسلام کی عظمت کو داغدار کررہے ہیں۔ اسلامی ممالک کی حکومتوں پر امریکی غلام مسلط ہوگئے ہیں گویا مسلمانوں کے

Marfat.com

نمائندے طاغوت کی ایجنٹی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

صدر صدام نے کہا میں مسلمان ہوں تو عراق پر تباہی نازل کر دی گئی۔ لیبیا کے کرنل قذافی نے کہا میں مسلم ہوں تو لیبیا اقتصادی پابندیوں کی ضد میں آ گیا۔ پاکستان کے عوام کہتے ہیں کہ ہم غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو امریکہ کہتا ہے کہ میں پاکستان کو دہشت گرد قرار دے دوں گا۔

گویا امریکہ اور اس کے حواری مسلم ممالک کو اپنی نوآبادیاں تصور کرتے ہیں اور ان ملکوں کے حاکموں کو اپنا غلام دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایسے حالات میں چاہئے تو یہ تھا کہ

ہم ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے

نعرۂ مستانہ بلند کرتے لیکن یہاں تو کوئی دہائی دے رہا ہے کہ میں سندھی ہوں۔ پنجابی مہاجر ہوں بلوچ ہوں۔ پشتون ہوں۔ گویا کوئی کسی ازم کی دہائی دیتا ہے تو کوئی کسی ازم کی دہائی دے رہا ہے۔

ارے بابا! سوچو اگر سب لوگ یہی دہائی دیں گے تو بتاؤ پھر اسلام کی دہائی کون دے گا۔

اگر تم پنجابی سندھی بلوچی اور پٹھان بن گئے تو بتاؤ پھر مسلمان کون کہلائے گا۔ مسلمان کو کہاں تلاش کرو گے۔

ہماری زندگی کا مقصد اور ہماری ذمہ داری یہ نہیں کہ ہم لوگون کو قبائلی علاقائی اور لسانی تفریقات میں مبتلا کر دیں۔ ہماری زندگی کا مقصد تو بڑا اعلیٰ اور با مقصد ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا

Marfat.com

ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (سورۃ حم السجدۃ ۳۳)

ترجمہ: اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔ (کنزالایمان ترجمہ اعلیٰ حضرت)

تعصب اور عصبیت کی طرف لوگوں کو مت بلاؤ اور اللہ کی زمین پر فتنہ و فساد مت پھیلاؤ سوچو! قرآن نے تمہارے ذمہ کیا کام لگایا ہے تمہاری پہچان کیا ہے اور تم کیا کر رہے ہو؟

ارے لوگو! یہ جو کچھ تم کر رہے ہو۔ یہ تمہارے شایان شان نہیں ہے تم حق اور باطل میں تفریق کرنے والے ہو سنو اللہ کا قرآن فرماتا ہے اللہ رب العالمین جل جلالہ وعمانوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْنَ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ○ (التغابن آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تم میں سے کوئی کافر اور تم میں سے کوئی مسلمان اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (کنزالایمان از اعلیٰ حضرت)

پس دو حصے ہو گئے اب کوئی فرق نہیں اب کافر ہوں گے یا مومن ہوں گے۔

لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اسلام کے دشمن بانٹ دینا چاہتے ہیں تم جاگ جاؤ تم لسانی قبائلی اور گروہی تفریق کے دائروں سے نکل کر صرف اور صرف مسلمان بن جاؤ۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی تو ابوجہل، ابولہب اور

Marfat.com

دیگر سرداران قریش نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا' لہٰذا وہ امت سے کٹ گئے۔

جبکہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ جن کی زبان عربی نہیں تھی۔ وہ قریش یا ہاشمی نہیں تھے۔ وہ بہت دور حبشہ کے رہنے والے تھے لیکن اسلام کے رشتے نے انہیں اتنا بلند کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگا لیا اور ابوجہل و ابولہب کو اپنے قبیلے' شہر اور زبان کے رشتے کے باوجود مسترد کر دیا۔

اب غور کرو! کہ اسلام کی قومیت کی بنیاد زبان وطن قبیلے اور علاقے پر نہیں بلکہ صرف اور صرف مسلم قومیت پر ہے۔ اسلام ایک آفاقی دین ہے اور اسلام کے چاہنے والے ایک عالمگیر قوم ہیں۔

ابن خلدون نے نقل کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قریشی النسل تھے' مکی تھے' عربی تھے اور آپ کا نسب اوپر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے تو وہ فرماتے۔

فَبِلَالُ هُوَ سَيِّدُنَا

ترجمہ: بلال تو ہمارے سردار ہیں۔

یہ کیسا رشتہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قریشی مکی عربی ہونے کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں۔ یہ رشتہ صرف اور صرف مسلم قومیت کا تھا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

صحبت سے وہ فیض حاصل کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہ کی مقدس جماعت نے نہ صرف حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اور دعوت کو سنا اور سمجھا بلکہ حقیقی معنوں میں اپنی زندگیوں کو اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھال لیا تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کی چھاپ اتنی گہری تھی کہ آج چودہ سو سال بعد بھی ہم اسے درست صورت میں دیکھ کر اپنا سکتے ہیں۔ اس سے پہلے انبیاء کی قومیں اس لئے تباہ ہوئیں کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی تعلیمات کو نہ صرف ٹھکرا دیا بلکہ پس پشت ڈال دیا۔ نتیجتاً تباہی اور بربادی ان کا مقدر بن گئی۔ وہ دنیا و آخرت کے لئے ذلیل و رسوا ہو کر رہ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا کہ تم پر اللہ نے احسان و اکرام فرمایا۔ تم اللہ کی راہ میں لڑنے کے لئے نکلو، وہ تم پر فتح کے دروازے کھول دے گا۔ سارے علاقے تمہارے زیر اطاعت ہوں گے لیکن انہوں نے کیا جواب دیا۔ قرآن مجید فرقان حمید ارشاد فرماتا ہے کہ انہوں نے جواب دیا؟

قَالُوْا یٰمُوْسٰی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (۲۴ سورۃ المائدہ)

ترجمہ: بولے اے موسیٰ ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

(کنز الایمان)

یہ تھی۔ انبیاء سابقین کی قوم کی ایک جھلک لیکن سبحان اللہ! صحابہ رضوان اللہ علیہم کی جماعت جو مدینہ کے مکتب میں تیار ہوئی وہ کتنی باعظمت تھی۔

وہ جماعت کتنی جانثار اور وفادار تھی کہ وقت پڑنے پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان میں جنگ لڑنے کے لئے آواز دی اور سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہ اکٹھے ہو جائیں۔

جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اکٹھے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ طلب کیا تو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حکم دیجئے۔

ہم آپ کے دائیں اور بائیں آپ کے آگے اور پیچھے اپنی اولاد کو مال و جان کو اور خود کو قربان کرتے چلے جائیں گے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جس جذبہ جانثاری کا اظہار کیا۔ اس کا قرآن نے بڑے حسین انداز میں تذکرہ کیا ہے۔ رب العالمین جل جلالہ وعمانوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

(۱۰۰ سورۃ التوبہ)

ترجمہ: اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ (کنزالایمان از اعلیٰ حضرت)

یہ تذکرہ اس مقدس گروہ کا ہے جس نے اسلام قبول کرنے میں مہاجرین وانصار میں سے سبقت حاصل کی اور ان کا دعوت حق کو قبول کرنے میں پہل کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ انہیں رفیع الشان مقام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(۱۸ سورۃ الفتح)

Marfat.com

ترجمہ: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے تھے۔

اسلام کے ابتدائی عہد میں جن صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بدر کے معرکے میں شرکت کی اور جو زندگی بھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اللہ ان سے راضی ہوا۔ بعد میں جن لوگوں نے مضبوطی سے صحابہ کا دامن تھام لیا۔ وہ تابعیت کے درجے پر فائز ہوئے۔ اللہ ان سے بھی راضی ہوگیا اور اپنے ان بندوں سے اللہ تعالیٰ ایسا راضی ہوا کہ زندگی بھر اللہ ان سے راضی رہا حتیٰ کہ وہ حضور حق پہنچ گئے۔ رب العالمین جل جلالہ وامانوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ○ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ○

(سورۃ الفجر پ ۳۰)

ترجمہ: اے اطمینان والی جان (نفس مطمئنہ) اپنے رب کی طرف واپس ہو۔ یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔ (کنزالایمان از اعلیٰ حضرتؒ)

یہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و تابعین اور ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو قیامت تک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے۔

رب تعالیٰ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ذریعے سے دین حق کو غلبہ عطا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ یہاں ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے

کہ اس کی ضرورت کیا تھی؟ سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دور حیات میں مدینہ کی سلطنت کے خود امیر تھے۔ آپ نے اپنی حکومت کے دور اقتدار میں کفار مکہ سے بدر' احد' خندق اور خیبر کے میدان میں لڑائی کی اور اسلامی حکومت کا مسلمانوں کے مال و جان کا' سلطنت اسلام کی جغرافیائی سرحدوں کا بھرپور انداز سے تحفظ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا گیا؟

ذرا غور تو کرو کہ اس کی ضرورت کیا تھی؟ یہ تو سیاست ہے معلوم یہ ہوا کہ مسلمانوں نے قرون اولیٰ میں ہمیشہ اسلام اور سیاست کو یک جان دو قالب خیال کیا۔

لیکن انگریز نے اسلام اور سیاست کو جدا جدا کر کے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی انتہائی مکروہ سازش کی اور موجودہ دور میں اسی سازش کا اثر ہے کہ اگر کوئی مولوی سیاست کی بات کرے تو لوگ مذاق کرتے ہیں۔ مثلاً

اگر مولانا اکرام مجددی سیاست میں حصہ لیں تو لوگ پوچھتے ہیں۔ مولوی جی تسی تے سیاسی ہو گئے او؟

شاہ احمد نورانی اگر سیاست میں حصہ لیں تو کہیں گے! او جی نورانی صاحب تسی بھی سیاسی ہو گئے او؟ اچھا جی!

مولانا اکرم رضوی سیاست میں حصہ لے تو بھی یہی کہا جائے گا۔

میں عوام اہل سنت اور خصوصاً علمائے کرام سے گزارش کروں گا کہ وہ بیدار ہوں اور طاغوت کی اس سازش کا مقابلہ کرنے کیلئے کمر ہمت باندھ لیں جو آدمی بھی علماء کو ٹوکتا ہے۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ پوچھیں کہ

Marfat.com

او بندہ خدا تو ذرا یہ تو بتا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مدینہ میں حکومت بنائی یا نہیں بنائی؟ ہر باشعور آدمی جانتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی عہد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت قائم کی اور یقیناً قائم کی تو پھر تو سیاست اور مذہب ایک ہو گئے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے یہ دلیل فراہم کر دی کہ

سیاست اور مذہب دونوں ساتھ ساتھ چلیں گے۔

سیاست اگر قرآن کے تابع ہے تو عبادت ہے اگر سیاست قرآن سے جدا ہے مسجد سے جدا ہے تو پھر وہ سیاست نہیں خباثت ہے یزیدیت ہے آمریت ہے لیکن حسینیت نہیں ہے۔

اب دیکھئے! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر المومنین منتخب ہوئے تو مسجد نبوی میں بیٹھ کر فیصلے فرما رہے ہیں۔ لشکر روانہ ہوگا۔ حضرت اسامہ قیادت فرمائیں گے۔

فلاں جانب فلاں مقام پر جائے گا۔

اطلاع آئی کہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ وہ نجد کے علاقے میں پیدا ہوا وہ نجدی تھا محمد بن عبدالوہاب بھی نجدی تھا۔ مسیلمہ کذاب کو ساری دنیا نے کذاب کہا۔

جھوٹا..... جھوٹا..... اور جھوٹا.....

مسیلمہ کے دعویٰ نبوت کے جواب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ میں فتویٰ دیتا ہوں کہ مسیلمہ کافر ہے اور پھر آرام سے حجرے میں بیٹھ گئے۔ ہوں (آج کل کے سرکاری درباری مولویوں کی طرح) اگر

Marfat.com

حکومت نہ ہوتو یہی ہوتا ہے کہ فتویٰ دیا اور بیٹھ گئے لیکن جب یارغار حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو رپورٹ ملی کہ مسیلمہ کذاب نے نا صرف دعویٰ نبوت کیا بلکہ ایک بڑا زبردست لشکر بھی تیار کرلیا ہے۔ فدائین کی ایک جماعت بھی بنالی ہے جو اس کے اشارے پر جان لڑا دے گی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک طرف سرکاری فرمان جاری کیا کہ مسیلمہ مرتد ہے فوج تیار کرو اور اسے صفحہ ہستی سے مٹادو۔ اس کے ناپاک وجود سے دنیا کو پاک کردو۔

خالد بن ولید کو حکم ہوا کہ لشکر لے کر جاؤ اور مسیلمہ کذاب پر حملہ کردو۔ حملہ کیا گیا زبردست لڑائی ہوئی سات سو حافظ قرآن شہید ہو گئے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ایک ایک حافظ قرآن شہید ہوجائے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاج وتخت ختم نبوت پر حرف نہیں آنے دیا جائے گا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ جہاد جاری رہے گا۔ منکرین ختم نبوت مٹ کر رہیں گے حتیٰ کہ حق کو فتح نصیب ہوجائے۔

الجہاد الجہاد　　لبیک لبیک

مسلم فوج نے جانثاری کا مظاہرہ کیا۔ مسیلمہ کذاب کے فدائیوں کے ٹکڑے کردیئے گئے۔ خود مسیلمہ کی گردن اڑا دی گئی۔ تاج وتخت ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو چیلنج کرنے والوں کا دنیا سے صفایا کردیا گیا۔

اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حکومت نہ ہوتی تو مسیلمہ کذاب کو اس کے برے انجام تک کیسے پہنچایا جاتا۔ پھر تو صرف فتویٰ پر ہی گزارا کرنا پڑتا۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایران اور روم پر بیک وقت حملہ کیا۔ دونوں سلطنتوں کو مسلمانوں نے فتح کرلیا۔ اسلام کی عظمت کا پرچم قیصر وکسریٰ میں لہرانے لگا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سربراہ حکومت نہ ہوتے ایسا ممکن نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ فاروق اعظم کے ہاتھ میں حکومت آئی تو انہوں نے خدا کی کبریائی کا ڈنکا بجایا اور اللہ کے دشمنوں کے ٹکڑے کردیئے۔

یہی ایران جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔ اس کے بادشاہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفیر خط لے کر گیا جس میں ایران کے حاکم پرویز کو جو کافر تھا آتش پرست تھا۔ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ پرویز نے جب نبی دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا خط دیکھا تو غصے میں آکر خط پھاڑ دیا۔ ہزار میل سے نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہی تھی۔ حضور علیہ السلام مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے جب دیکھا کہ پرویز خط پھاڑ رہا ہے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم سے فرمایا ''اے صحابہ پرویز نے ہمارے خط کو پھاڑ دیا ہم نے اس کی سلطنت کو چاک کردیا ہے۔''

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

مختارِ دو عالم زندہ بادہ — مختار دو عالم زندہ باد

نبی دو عالم زندہ باد — نبی غیب داں زندہ باد

حاضر و ناظر نبی زندہ باد — مذہب حق اہل سنت و جماعت زندہ باد

شاہ احمد نورانی زندہ باد — جمعیت علمائے پاکستان زندہ باد

نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ تو معمولی بات ہے۔ یہ ہزار دو

Marfat.com

ہزار میل تو غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں دیکھا کرتے ہیں۔

پرویز! یہ کافر کا نام ہے فیروز، رستم اور پرویز یہ سب کافروں کے نام ہیں۔ مسلمان ایسے ناموں کو پسند نہیں کرتے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے نام ہیں اور یہ کتنے پیارے نام ہیں۔ مسلمان ایسے نام ہی رکھنا پسند کرتے ہیں۔

پرویز اور رستم و فیروز سب گستاخ رسول تھے۔ گستاخان رسول کی سزا یہ ہے کہ جلد از جلد انہیں جہنم واصل کر دیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایران پر چڑھائی کی۔ ایران فتح ہوا۔ اس دوران پرویز جیسے گستاخ کو اس کے عزیزوں نے قتل کر دیا۔ اس کی آنکھیں نکال دیں۔ وہ خبیث بڑی دردناک موت مرا۔ یہ اس گستاخ کا عبرت ناک انجام تھا جو قیامت تک گستاخان رسول کے لئے عبرت کا نمونہ رہے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے صحابہ کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی تھی جس جماعت کے ہوتے ہوئے تاریخ کے کسی بھی موڑ پر اگر کسی نے گستاخی کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو چیلنج کیا تو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی صورت میں جانثار آگے بڑھے۔ انہوں نے اس چیلنج کو قبول کیا اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔ گستاخ کی زبان گدی سے کھینچ لی اور اس کو عبرت ناک موت کے انجام سے دوچار کر دیا۔

Marfat.com

یہ سب کچھ اُس لئے ہوتا رہا ہے کہ اہل ایمان کے پاس سیاسی قوت تھی اور وہ قوت حق کی حمایت میں صرف ہوتی رہی اگر اہل تقویٰ کے پاس سیاسی قوت نہیں ہوگی اور حکومت نہیں ہوگی تو پھر بس دعائے خیر ہی کافی ہوگی اس کے سوا تو کوئی کام نہیں ہوگا۔

دیکھو! تاریخ کے دریچوں میں جھانک کر مسجد نبوی ہے۔ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں پیغام لایا ہوں۔

پوچھا گیا کس کا پیغام ہے؟

کہا گیا جس کا پیغام لایا ہوں اس کا نام یزید ہے۔

پوچھا! پیغام کیا ہے؟

بتایا گیا! آپ کو اس حکومت کی رعایا بن کر، فرمانبردار بن کر وفادار بن کر رہنا ہوگا جس کا سربراہ یزید ہے اور اس کی اطاعت کرنا ہوگی۔

فرمایا! تجھے معلوم ہے میں کون ہوں؟

میرا نام حسین ابن علی ہے!

میں نے سیدہ خاتون جنت کا دودھ پیا ہے!

عرشیوں کے آقا، فرشیوں کے داتا سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی گود میں کھلایا ہے!

تم پیغام لائے ہو کہ میں ایک شرابی اور بدکار حاکم کا حکم مانتا چلوں۔ میں اپنی زبان بند رکھوں، اسے کچھ نہ کہوں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھا رہوں!

تسبیح گھماتا رہوں!

نذرانے لے کر جیب میں ڈالتا رہوں!

یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

ایک حاکم وقت اسلام کی حرمت کو پامال کرتا رہے۔ رسول اللہ کا دین لٹتا رہے اور نواسہ رسول سجادگی کی گدی پر بیٹھ کر نذرانے وصول کرتا رہے اور یہ کہتا رہے کہ میرا تو سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

فرمایا! میں حسین ہوں اور کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

بڑا اچھا موقع تھا امام حسین رضی اللہ عنہ فرما دیتے میں تو نواسہ رسول ہوں لوگ آتے ہیں اور سبھی قسم کے لوگ آتے ہیں پھر میں تو سیاسی آدمی بھی نہیں ہوں میں ہر ایک کو ناراض بھی نہیں کرسکتا۔

کون ہے!

کون نہیں ہے۔

اور کون حکومت میں کیا کر رہا ہے؟

حکومت خود کیا کر رہی ہے اور کیا نہیں کر رہی ہے۔

میں تو سیاست میں پڑتا ہی نہیں ہوں۔

اگر چودھویں صدی کا مرید ہوتا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ مشورہ ضرور دیتا کہ

"پیر جی تہاڈا سیاست نال کی کم اے۔ جے یزید شراب پیندا اے تو توہانوں کی آکھدا اے..... تسی ایتھے بیٹھو جی سجادگی دی گدی تے ..... تعویذ لکھو جی..... تسبیح گھماؤ جی..... دعائے خیر کرو جی....."

Marfat.com

اس دور کا مادیت پسند مسلمان مرید یہی مشورہ دیتا اور یہ مشورہ پیر صاحب کو بھی بہت پسند آتا۔ آج کل یہی کچھ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین کا وقار کم ہو گیا ہے اور لوگ دین کا تعلق کمزور ہونے کی وجہ سے لسانی' علاقائی اور قبائلی تفریق کے دائروں میں تقسیم ہو رہے ہیں۔

وائے ناکامی متائے کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

موجودہ دور میں شیطان (امریکہ) بھی یہی چاہتا ہے کہ
علماء مسجدوں تک محدود رہیں۔
شراب کا' حرام کا اور زنا کا کاروبار چلتا رہے۔
علماء اصلاح احوال کی کوششیں ترک کر دیں۔
مذہب کو سیاست سے اور سیاست کو مذہب سے الگ کر دیا جائے۔
علماء وعظ و نصیحت کو بند کر دیں تا کہ مسلمانوں کی اصلاح کے مراکز غیر موثر ہو کر رہ جائیں۔

یہ یہود و ہنود کی سازش ہے کہ اسلام پسند انقلابیوں کی کمر توڑ دی جائے تا کہ مسلمان ہمیشہ ہمارے غلام رہیں۔

علماء کے خلاف طاغوت اس لئے سرگرم عمل ہے تا کہ جہاں سے (مسجدوں) حکم نافذ ہوتا ہے اس مرکز کو بے وقار بنا دیا جائے۔

اگر دین اور سیاست جدا جدا ہوتے اور دین سے سیاست کا کوئی تعلق نہ ہوتا تو حضرت مجدد الف ثانیؒ امام ربانی کو بھی یہ کہنا چاہئے تھا کہ

''اگر جہانگیر شراب پیتا ہے نور جہاں یہ کرتی ہے وہ کرتی ہے دربار

Marfat.com

اکبری میں یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے لیکن ہم کیا کریں ہمیں فرصت کہاں ہے ہمیں تو اللہ اللہ سے فرصت نہیں، تہجد سے فرصت نہیں، اشراق سے چاشت سے اور اوابین سے ختم خواجگان سے فرصت نہیں۔ ہمارے پاس وقت کہاں ہے ہم تو اللہ والے درویش لوگ ہیں۔"

واہ! یہ اس صدی کے نام نہاد درویش لوگ امام حسین اور مجدد الف ثانی سے بھی بڑھ گئے ہیں۔

قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے امام حسین شہید اعظم شہید کربلا نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جگر گوشہ بتول نے اپنے عمل سے یہ دلیل فراہم کردی کہ

"اگر حکومت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے نظام کے خلاف چل رہی ہو تو اس کا بدلنا ہر مسلمان کا فرض اور ذمہ داری ہے۔"

مسلمانو! ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرو اور بتاؤں مدینے سے بہتر جگہ کونسی ہوسکتی ہے۔ مدینہ سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے لیکن جب دین کو ضرورت پڑی تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ کو چھوڑ کر مسجد نبوی سے نکل کر غلط کار اور مجرم حکومت سے مقابلہ کیا۔ حاکموں کو ان کی بداعمالیوں سے آگاہ کیا اور کربلا کے تپتے ہوئے ریگزار میں جان دے دی۔

میں خاص طور پر مسجدوں کے ان متولیوں اور منتظم کمیٹیوں سے کہتا ہوں کہ وہ سوچیں جو صبح وشام مولانا سے یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ

"او جی مولوی صاحب! او شاہ جی! تقریر سیاسی نہ ہووے"

تقریر سیاسی نہ ہو مطلب کیا ہے یہی نا کہ برائی کو برائی نہ کہا جائے غلط کو

Marfat.com

غلط نہ کہا جائے۔

اگر آپ امام حسین رضی اللہ عنہٗ کے کردار سے واقف ہیں انہیں شہید سمجھتے ہیں جیسا کہ میرا اور تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ امام حسین شہید تھے تو پھر بتاؤ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوسکتی ہے کہ انہوں نے یزیدی حکومت کو پوری جرات سے چیلنج کیا اور کربلا کی تپتی ہوئی زمین پر کھڑے ہوکر اعلان کیا کہ

''میں یزید جیسے فاسق و فاجر بدکار اور زانی حاکم کی اطاعت ہرگز نہیں کروں گا۔ ایسے حاکم کی حمایت کبھی نہیں ہوسکتی اس کی بیعت ہرگز نہیں ہوگی۔ ایسے حاکم کو نہ صرف چیلنج کیا جائے گا بلکہ اس کا مقابلہ بھی کیا جائے گا۔''

مسلمانو! شاہ احمد نورانی کہتا ہے کہ

اگر حاکم وقت! قرآن کو چیلنج کررہا ہے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس کی حکومت کو چیلنج کردیں۔

اگر حاکم وقت! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چیلنج کررہا ہے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس کو چیلنج کردیں۔

اگر حاکم وقت! لوگوں کے حقوق غصب کررہا ہے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق بلند کردیں اور اس کی حکومت سے ٹکرا جائیں چاہے انہیں کربلا جیسی تکلیف ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑ جائے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے کردار سے تاریخ کے دامن میں اپنا نقش چھوڑ دیا۔ روایت چھوڑی دی ہے تاکہ امت مشکل وقت میں یہ نہ کہے کہ دین پر جان کس طرح قربان کریں۔ حاکم وقت کو کیسے ٹوکیں اور جابر سلطان کے

Marfat.com

آگے کلمہ حق کیسے کہیں۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی بڑی ناز ونعم سے پروش ہوئی تھی لیکن جب دین کا معاملہ سامنے آیا تو پوری قوت سے یزیدی سیاست' یزیدی کردار اور یزیدی افکار کو مسترد کر دیا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزاج نے دین سے انحراف کی راہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ گویا تاریخ اسلام کے دامن میں حزب اختلاف کی پہلی آواز بلند ہوئی وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی آواز تھی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ حزب اختلاف کے پہلے رہنما تھے جو اپنے دور کے غلط کار حاکموں کی راہ میں سب سے مضبوط چٹان بن کر کھڑے ہوئے۔

حسینیت کی یہی للکار ہے جس سے آج بھی آمریت کے ایوان لرز براندام ہیں۔

آج وقت کی ضرورت ہے کہ علماء حسینی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وطن عزیز میں لٹیرے اور یزید کے جانشین حاکموں کو ان کی بداعمالیوں سے آگاہ کرنے کی خاطر پوری جرأت سے میدان سیاست میں اتریں اور مفاد پرست سیاست دانوں کا راستہ روک کر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کی تحریک کے پرچم کو سب پرچموں سے بلند کر دیں۔

آج پاکستان کے اندر ایک مسلمان ملک میں اسلام آباد کے شہر میں اسلامی جمہوری اتحاد کے دور حکومت میں بھی پیپلز پارٹی اور مارشل لاء کے ادوار کی طرح شراب بکتی ہے' فحاشی اور بے حیائی پاکستان میں عام ہے جگہ جگہ اسلام آباد اور دوسرے شہروں میں زنا کے اڈے موجود ہیں۔

Marfat.com

اسلام آباد وہ واحد دارالحکومت ہے جہاں امریکی سی آئی اے (C.I.A) کا سب سے بڑا مرکز موجود ہے۔ اسلام آباد دشمن طاقتوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

اخبارات کے مطابق اسلام آباد میں پچھلے سال 31 دسمبر اور یکم جنوری کو نیا سال منانے کے لئے خصوصی جشن ہو رہا تھا۔

ہزاروں آدمیوں کے علاوہ وزیر، مشیر اور اعلیٰ اہلکار کھلم کھلا شراب پی کر اور سڑکوں پر نکل کر مدہوش ہو ہو کر گر رہے تھے۔ پولیس بے بس نظر آتی تھی۔ اخبار نے لکھا کہ جنگل کا سماں تھا اور ان مدہوش شرابیوں کا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ وہ جگہ جگہ گرے ہوئے نظر آتے تھے۔

لیکن! لوگ ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ او جی سیاسی بات نہ کریں۔ سیاست سے کوئی تعلق نہ رکھیں اور سیاست نہ کریں گویا یہ شجر ممنوعہ ہے۔

تو بتاؤ! پھر کیا کیجئے؟ کہو! پھر کیا کریں؟

بتاؤ! وطن عزیز میں قرآن وسنت کا نفاذ کیسے ہوگا؟

بتاؤ! برائیوں کی اصلاح کیسے ہوگی؟

بتاؤ! لوگوں کو انصاف، امن وسکون اور خوشحالی کیسے نصیب ہوگی؟

بتاؤ! دین کا پرچم کیسے بلند ہوگا؟

بتاؤ! جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کیسے کہا جائے گا؟

بتاؤ! دولت کی منصفانہ تقسیم کیسے ہوگی؟

بتاؤ! نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ کیسے ہوگا؟

اگر شرابی، زانی اور بدکار لوگ جنہوں نے اس پورے ملک کے نظام کو تباہ

Marfat.com

کردیا ہے۔

جنہوں نے ملک کے تمام وسائل پر قبضہ کرر کھا ہے۔

جو غریبوں کا خون نچوڑ رہے ہیں کسانوں پر ظلم کرر ہے ہیں' کمزوروں کے حقوق غصب کرر ہے ہیں' ہاریوں کو ظلم کی چکی میں پیس رہے ہیں۔

ملک کو فحاشی' عریانی اور بے حیائی کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔

بتاؤ! ایسے حاکموں کا راستہ کون روکے گا؟

بتاؤ! اصلاح کی کوشش کرنا جرم ہے؟

بتاؤ! ملک کی بقاء وسلامتی کا ذمہ دار کون ہوگا؟

ایسی حکومت جو قوم کی امانت یعنی حکومت کے خزانوں کو خود لوٹ رہی ہو ایسی حکومت جو سود کا کاروبار کرر ہی ہو' حرام کا کاروبار کرر ہی ہو کیا ایسی حکومت کو اسلامی کہا جا سکتا ہے؟

ایسی حکومت ہرگز ہرگز اسلام کی نمائندہ حکومت کہلانے کی حق دار نہیں ہے ایسی حکومت تو یزید کی جانشین حکومت ہے۔

یزید کے دور میں بھی شراب فروخت ہوتی تھی' آج بھی ہوتی ہے۔ یزید کے امراء اور حکام شرابیں پیتے تھے۔ آج بھی وزیر ومشیر شراب پیتے ہیں۔ یزید لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتا تھا۔ آج بھی حکمرانوں نے لوگوں کے حقوق پر ڈاکے ڈالے ہیں اور پھر حد ہوگئی کہ جو وزیر ومشیر ملک کو تباہ کرر ہے ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں ہوتا۔

پچھلے دنوں اسلام آباد کی ایک طوائف نے ایک سرکاری مولوی پر الزام لگایا یا حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ وہ میرے پاس آتا ہے لیکن تعجب ہے کہ

Marfat.com

حکومت نے طرفین پر حدود کا کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت طوائفوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ حکومت بھی رضامند تھی اور وہ بھی رضامند.....

باغبان بھی خوش رہے اور راضی رہے صیاد بھی

اب تم لوگ ہی بتاؤ کہ اگر کوئی صالح جماعت ایسی بدکردار حکومت کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو کیا وہ جرم ہے؟

کیا وہ اصلاح اور بھلائی کی کوشش نہیں ہے؟

کیا وہ نیکی اور احسان نہیں ہے؟

کیا وہ حسینیت کا کردار نہیں ہے؟

یقیناً یہ نیکی ہے احسان ہے بھلائی ہے اصلاح ہے حسینت ہے یزیدیت نہیں اگر یہ نیکی' احسان' بھلائی' اصلاح اور حسینت ہے تو پھر یہ سب کچھ جرم کیسے بن گیا؟

اگر یہ جرم نہیں ہے تو اچھائی کا اظہار اور پرچار معیوب کیوں ہے؟

اگر معیوب نہیں ہے تو مکتب میں اور مسجد میں میدان جنگ میں اور ایوان حکومت میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ یہی کچھ ہم کر رہے ہیں اگر آپ اس کو سیاست کہتے ہیں تو ہمیں فخر ہے کہ ہم ایسی سیاست کے نمائندہ ہیں۔ خلفائے راشدین اور امام حسین و مجدد الف ثانی بھی یہی کردار ادا کر رہے تھے۔ ہم بھی یہی کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے اندر اصلاح کی کوشش کرنا اور اللہ کی زمین پر اللہ کے قانون اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا نفاذ ہماری منزل مقصود ہے۔ ہمارے اکابر نے اس راہ پر

Marfat.com

چل کر ہمارے لئے راہ عمل چھوڑ دیا۔ ان کا اسوۂ قیامت تک تاریک راہوں پر روشنی کا نشان ثابت ہوتا رہے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ ہمیں نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جینا اور مرنا سکھا دے۔ اے اللہ ہمیں ہمت دے کہ ہم اس تحریک کو مکمل کرنے کے لئے ظالم اور بدکار حاکموں کا مقابلہ کرسکیں۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود وسلام

اور

ذکر بعد نماز

مصنف

مولانا الحاج قاری محمد جعفر ضیاؔ القادری

Marfat.com

سُنّی عُلماءِ دیاں پنجابی تقریراں

حصّہ پہلا

مرتب: مولانا الحاج محمد جعفر ضیاءُ القادری

ایہہ کتاب علماء کرام مبلغین تے باذوق سُنّی حضرات واسطے بہترین تحفہ ہے

جس وچ

محرم | صبر حسین، شہادت علی اصغر، علی اکبر، عون و محمّد تے امام حسین رضی اللہ عنہ بہادری، استقامت تے شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ، جہاد دے فضائل تے اہل بیت دی شان تے غم حسین رضی اللہ عنہ

صفر | شان اولیاء تے مقام اولیاء، پیر مرید دا تعلق تے تربیت اولاد، عظمت اولیاء، عرس مبارک دی حقیقت، عشقِ مصطفٰے تے اولیاء کرام

ربیع الاوّل | محفل میلاد، فضائل مصطفٰے، ظہور مصطفٰے، فضائل درود و سلام تے شان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم،

نام علماء کرام و مشائخ عظام

حضرت مولانا پیر سید محمد یعقوب شاہ رحمۃ اللہ عنہ، حضرت صاحبزادہ افتخار الحسن شاہؒ حضرت علامہ محمد عبد العزیز چشتی، محمد جعفر ضیاء القادری مرتب کتاب ہذا، شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ، حضرت صاحبزادہ فیض الحسن شاہؒ، سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر کوٹلی لوہاراں، مولانا صاحبزادہ محمد ابوبکر چشتی، شیخ القرآن علامہ محمد عبد الغفور ہزارویؒ، مولانا محمد شریف نوریؒ، مولانا عطاء المصطفٰے جمیل

مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵ خادم کالونی شاہدرہ لاہور

Marfat.com

شانِ سیدنا فاروقِ اعظم
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

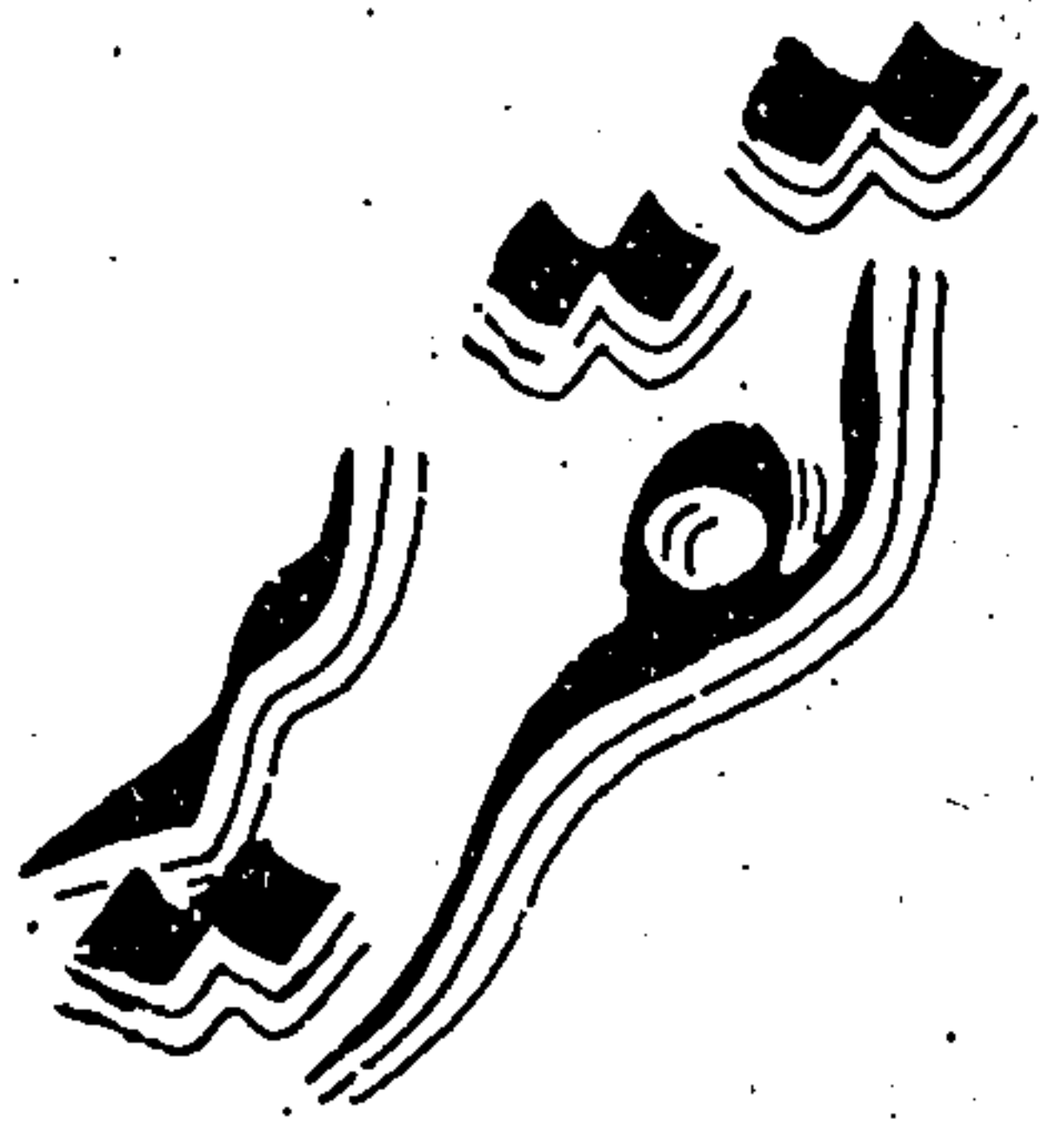

Marfat.com

بمقام جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد
ضلع شیخوپورہ

لُطف ان کا عام ہو ہی جائے گا شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا
جان دے دو وعدۂ دیدار پر نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا
شاد ہے فردوس یعنی ایک دِن قسمتِ خدّام ہو ہی جائے گا
یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں نفس تُو تو رام ہو ہی جائے گا
بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا
یادِ گیسُو ذکرِ حق ہے آہ کر دل میں پیدا لام[1] ہو ہی جائے گا
ایک دن آواز بدلیں گے یہ شاز چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا
سائلو دامن سخی کا تھام لو کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
یادِ ابرُو کر کے تڑپو بُلبُلو ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا
مُفلسو ان کی گلی میں جا پڑو باغِ خُلدِ اکرام ہو ہی جائے گا
گر یوں ہی رحمت کی تاویلیں رہیں مدح ہر الزام ہو ہی جائے گا
بادہ خواری کا سماں بندھنے تو دو شیخ دُرد آشام ہو ہی جائے گا
غم تو ان کو بھول کر لپٹا ہے یُوں جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا
مٹ کہ گر یوں ہی رہا فرضِ حیات جان کا نیلام ہو ہی جائے گا
عاقلو اُن کی نظر سیدھی رہے بَوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا
اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

---

[1] گیسو دو ہیں اور ان کی تشبیہ لام۔ اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے کلمہ اللّٰہ آشکارا ہوتا ہے۔ ۱۲۔ منہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَلَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَتْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً ۔ تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرِ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

Marfat.com

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْحَبِیْبُ الْکَرِیْمِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

محبت سے درود شریف پڑھیے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حضرات محترم اور مقتدر علماء کرامؒ میرے محترم بزرگو! بھائیو! عزیز نوجوانوں اور پیارے بچو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ..... وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ

آج محرم شریف کی بابرکت رات میں اور ساعت میں امیر المومنین امام المسلمین غیض المنافقین حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضا کی شہادت کا بیان سننے کیلئے ہم اور آپ سب حاضر ہیں۔ محرم میں چاند دیکھنے کے بعد اسلامی نیا سال شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ یہ سال اور آنے والے تمام سال امت مسلمہ کیلئے اس میں بہتری خوشحالی عطا کرے اور امن و عافیت کی دولت سے امت مسلمہ کو مال و مال فرمائے' اور یہ سال جو 1423ھ اب شروع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کیلئے باعث خیر و برکت بنائے۔ (آمین)

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضا اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتب صحابی ہیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے محبوب صحابی تھے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر بھی تھے۔ خسر بھی تھے۔ حضور پُرنور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے جانشین بھی تھے اور بیک وقت یہاں ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ان کو شرف حاصل تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد جہاد کے میدان میں، مسجد نبوی میں تلاوت قرآن میں۔ تسبیح و نماز میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے۔ آج بھی روضہ مبارک میں حضور کے ساتھ ہیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ عظیم المرتبت صحابی انہوں نے اپنی زندگی رسول اللہ کیلئے وقف کر دی۔ زندگی بندگی میں گزار دی اور یہ وہ بندگی ہے جس میں کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وارضا خلیفہ المسلمین جتنی عظیم الشان فتوحات عہد فاروق میں ہوئی ہیں۔ اس سے پہلے ایسے کبھی نہیں ہوئیں۔ جتنی فتوحات عہد فاروق میں ہوئی ہیں۔ جتنی مسجدیں عہد فاروقی میں بنی ہیں اس کی نظیر پاکستان کی عالم اسلام کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

ہزاروں مساجد تعمیر ہوئیں۔ امت مسلمہ کیلئے مسلمانوں کی حکومت کا رقبہ بڑھتا رہا سلطنت اسلامی کی وسعتیں تین براعظم میں پھیلی ہیں۔ افریقہ ہے مشرق وسطیٰ ہے۔ اور سنٹرایشیا ہے اور افغانستان ہے افغانستان بھی عہد فاروقی میں فتح ہو چکا۔ فازان اور مکران تک اسلامی فوجیں کفر کے مقابلے پر کفر کے قلعوں پر دستک دیے رہی تھیں۔ کہاں مدینہ منورہ اور کہاں فاران اور مکران کہاں مدینہ منورہ اور کہاں کابل، کہاں مدینہ منورہ اور کہاں مصر، قاہرہ، اور مصر کی سرزمین کہاں مدینہ منورہ اور کہاں سنٹرل ایشیا وہ علاقے جن کو آج تاشقند، سمرقند، بخارا، کہا جاتا ہے اس طرف مسلم افواج پیش قدمی کر رہی تھی۔ اگرچہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وہ علاقہ فتح ہوا لیکن مسلمان ایران کو فتح

Marfat.com

کرنے کے بعد سنٹرایشیا کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے۔ یہ وہ عظیم الشان اسلامی ریاست تھی کہ جس میں صرف یوں سمجھ لیجئے کہ مسلمانوں کی عزت، مسلمانوں کی رفعت مسلمانوں کی عظمت، آسمان کو چھو رہی تھی۔ اور اس کا اقرار بھی بہت سے یورپین مصنفین نے بھی کیا۔ کہ اگر مسلمانوں کے پاس اک دوسرے عمر پیدا ہو جاتے تو ساری دنیا ہی فتح ہو جاتی۔ یہ وہ عظمت تھی۔ حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک مختصر سے جملہ نے حضرت عمر کی کایا پلٹ دی۔ حضرتؓ عمر رضی اللہ عنہ اونٹ چراتے تھے۔ ان کے اپنے اونٹ تھے۔ ان کی دیکھ بھال کرتے تھے جیسے ہم اور آپ اپنی گائے اور اپنی بھینس اور اپنی بکریوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ان کے والد کے پاس کئی سو اونٹ تھے اور اونٹ ایک بہت بڑی دولت ہے۔ اس زمانے میں اونٹ بہت بڑی دولت تھی۔ نقل و حمل کے تمام ذرائع جو ہیں اونٹ کے ذریعہ ہوا کرتے تھے۔ آج جو کام کار اور ٹرانسپورٹ کی گاڑیاں انجام دیتی ہیں۔ وہ اونٹ اور خچر اور گھوڑے انجام دیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وارضا، کو آپ کے والد صاحب ابا جی نے اونٹ دیئے۔ کہا بیٹے یہ اونٹ ہیں۔ اب یہ تمہارے سپرد ہیں۔ ان کی دیکھ بھال کرو، وہ سو کے قریب ہوتے تھے۔ مکہ معظّمہ کے تھوڑے فاصلہ پر اونٹوں کیلئے ایک باڑہ بنایا ہوا تھا۔ اس میں رہتے تھے۔ دن کو کھول دیتے تھے۔ شام کو پھر اکٹھا کرتے تھے۔ شام کو جب اونٹوں کو اکٹھا کرتے تھے تو فاروق اعظم ادھر ادھر بھاگتے تھے۔ پانچ اونٹ اکٹھے ہوئے۔ نوکر نے کچھ پکڑے کچھ انہوں نے پکڑے۔ پھر بھاگ گئے۔ والد نے دیکھا تو اونٹ قبضے میں نہیں آ رہے۔

Marfat.com

انہوں تے چھانٹے مارے۔نوجوان تھے پہلوان تھے۔شاہ زور تھے چھانٹے مارے۔آپ کے والد نے فرمایا اتنے بڑے ہو گئے' جوان ہو گئے یہ سو اونٹ تم کو دیئے ہیں یہ نہیں سنبھال سکتے۔تو میرے مرنے کے بعد تو کیسے سنبھا گا۔یہ اتنے سارے اونٹ جو تمہارے حصے میں آئیں گے یہ بھی نہیں سنبھلے گیں۔

کیا کام کر سکتے ہو' نوجوان ہو گئے ہو۔سو اونٹ نہیں سنبھال سکتے باڑے کا انتظام صحیح نہیں کرتے۔روتے تھے' لیکن بڑے با ادب تھے۔زمانہ جاہلیت میں بھی والدین کا ادب تھا۔جواب صورت حال ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وارضا' روتے تھے۔

ذرا اندازہ کیجئے اس زمانے میں سو اونٹ کو سنبھالنے کی صلاحیت نہیں تھی۔ لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضا۔اک وقت وہ آیا۔کہ اللہ رب العالمین نے سلطنت روما' جس کو کہتے بینٹ اینڈ پاور' قیصر وقصریٰ کی سلطنتیں' قصریٰ کی سلطنت فارس کی سلطنت تھی۔اور روما کی سلطنت قیصر روم کی تھی۔

اک وقت وہ آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وارضا۔ممبر رسول پر تشریف فرما ہیں۔اور خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ ایران فتح ہو گیا۔اور آپ تقسیم کرنے کیلئے سامان کو بیٹھتے ہیں۔حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے ہر وقت آپ ان سے مشورہ فرماتے تھے۔آپس میں بڑی محبت تھی۔لیکن لوگوں نے قصے گھڑ لیے۔لڑانے کیلئے۔جھگڑا کرانے کیلئے' لوگوں نے قصے گھڑ لیے۔ان میں بڑی محبت تھی۔بڑی بے نفسی تھی۔ان کے جو نفس تھے وہ ذات پاک مصطفےٰ پر قربان ہو چکے تھے۔کوئی خواہش نہیں تھی کہیں کی لڑائی لڑتے۔علی المرتضیٰ کہیں کی لڑائی لڑتے کہا علی حساب کتاب کرو۔

ایران سے لدے ہوئے اونٹ آ گئے۔ ایران سے لدے ہوئے اونٹوں کے قافلے آئے۔ ان میں چاہت ہے چمک ہے سونے کی اینٹیں نکل رہی ہیں۔ ہیرے جواہرات اتر رہے ہیں۔ ایک ہزار اونٹوں پر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ غنیمت خمس جو اسلامی سلطنت کا حصہ ہے۔ بیت المال کا وہ خمس بھیجا۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کو شمار کرو اس کو دیکھو۔ مقابلہ شروع ہوا۔ مورخین نے ابن خلدون نے لکھا ہے فہرست کے مطابق سعد بن ابی وقاص نے سامان کی جو فہرست بھیجی تھی۔ فہرست کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ اخی عمر بھائی عمر سب سامان مکمل ہے۔ یہ سامان نوسو میل کا رستہ طے کر کے آیا۔ مدائن سے مدینہ منورہ آیا ہے۔ ایک ہزار اونٹوں کا قافلہ تھا کل پچاس آدمی اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ صحراؤں میں تو کہاں سب سامان مکمل ہے۔ جو انہوں نے بھیجا تھا۔ بیت المال کیلئے مالِ غنیمت سب مکمل ہے اور کیا کیا آیا ہے ان کا اور۔ شہزادیاں بھی پکڑی گئی ہیں۔ شاہی خاندان کی خواتین باندیاں بن گئی ہیں۔ سب سامان مکمل ہے ابن خلدون نے لکھا۔ اے عمر حتّٰی الابرۃ ما نقصت اے عمر رضی اللہ عنہ میں نے فہرست دیکھی۔ سامان بھی دیکھ لیا۔ مقابلہ کر لیا۔ نوسو میل کے فاصلے پر جو مالِ غنیمت پچاس آدمی لے کر آئے۔ یہ مکمل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حتی الابرۃ مانقصت سوئی بھی گم نہیں ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے تو حضرت علی نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں تو کہا ان بات اصل میں یہ ہے کہ یہ لوگ جو سامان لے

Marfat.com

کر آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو قتل و غارت گری کرتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کو قتل کرتے تھے۔ بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کرتے تھے۔ یہ وہ بے رحم لوگ تھے۔ ان میں یہ شقاوت قلبی تھی کہ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ جانوروں کی طرح سے انسانوں کو ذبح کرتے تھے۔ ان میں کوئی رحم نہیں تھا۔ یہ لوٹتے تھے' یہ ڈاکو تھے۔ میں اس لئے رو رہا ہوں۔ خوشی کے آنسو یہ لوگ جو قتل وغارت گری کرتے تھے۔ لوگوں کو زمین میں زندہ دفن کرتے تھے۔ بچوں کو مار دیتے تھے' انسانوں کو قتل کرتے تھے۔ عورتوں کو بے آبرو کرتے تھے۔ یہ لوٹتے تھے۔ ڈاکے مارتے تھے۔ آج ان کی تہذیب میں اربوں روپے کا سونا اور جواہرات ہیں اور ان میں سے ایک سوئی بھی کم نہیں ہوئی۔ مجھے ان کی دیانت اور امانت پر رشک آتا ہے۔ حضرت علی المرتضٰی نے فرمایا اے عمر تمہاری وجہ سے ہی یہ ہے۔ اچھا میری وجہ سے انت سبق۔ میری وجہ سے کیسے۔ کہا اے عمر! چھت پر پانی گرتا ہے' پرنالے سے نیچے آتا ہے۔ جب اوپر پانی گندا ہوگا تو پرنالے سے نیچے گندا آئے گا۔ یعنی اگر اسلام آباد میں گندگی ہے تو نیچے گندگی آئے گی لاہور میں' کراچی میں' مکران میں فاران میں اور اگر گدلا پانی نہیں ہے صاف ستھرا شفاف پانی ہے۔ تو پرنالے سے بہہ کر وہی شفاف پانی آئے گا۔ اے عمر اوپر تم ٹھیک ہو تو نیچے بھی سب ٹھیک ہے۔ اور تم ٹھیک کب ہوئے۔ تم عمر تھے دربار مصطفٰے میں پہنچے تو فاروق اعظم ہو گئے۔ ابوبکر' ابوبکر تھے۔ دربار مصطفٰے میں پہنچے تو صدیق اکبر ہو گئے۔ اے عمر عثمان' عثمان تھے ایک تاجر تھے۔ دربار مصطفٰے میں پہنچے تو غنی ہو گئے۔ وہ تجارت کرتے تھے۔ ابوبکر ایک تاجر تھے لیکن ابوبکر دربار مصطفٰے میں پہنچے صدیق ہوئے۔ تم دربار مصطفٰی میں پہنچے فاروق

Marfat.com

ہوئے۔ عثمان دربارِ مصطفیٰ میں پہنچے تو غنی ہوئے اور میں دربارِ مصطفیٰ میں پہنچا تو ولی ہوا۔ علی ولی ہو گئے۔ اے عمر دربار مصطفیٰ۔ یہ کیا بات تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ وارضا۔ یہ سواونٹ نہیں سنبھلتے تھے۔ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ۔ آپ کی کرامات ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ عمر کہ مدینہ منورہ کی سرزمین پر زلزلہ آیا۔ امیر المؤمنین باہر آئے کہا عمر۔ اللہ کی اس سرزمین پر عمر موجود ہے۔ زلزلہ کیوں آرہا ہے۔ یہ وہ عمر تھے جس سے سوانٹ نہیں سنبھلتے تھے۔ یہ وہ عمر تھے کہ دریا کے نام پر رقعہ لکھتے تھے۔ یعنی خلیفہ خلیفۃ رسول اللہ رسول اللہ کے خلیفہ کے خلیفہ۔

پھر محدثین اور دوسرے بزرگوں نے امام جلال الدین سیوطی اور دوسرے۔ بہت سے بزرگوں نے تاریخ الخلفاء وغیرہ میں اور بہت سی آپ کی کرامات کا ذکر کیا ہے۔ یہ کونسی اور یہ کیا شخصیت تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ وارضا کی۔ کہ دریائے نیل کو خط لکھتے ہیں اور خط ڈالا جاتا ہے اور دریا بہنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کی تفصیل آپ علماء کرام سے سنتے رہتے ہیں۔ کیا شخصیت تھی یہ وجہ کیا تھی یہ اتنی شخصیت بن گئی۔ نگاہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بن گئی۔ بالکل صحیح ہے۔ لیکن نگاہ مصطفیٰ سے پہلے دعائے مصطفیٰ ہے۔ دعا ہے کیا بات تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ممبر پے بیٹھے ہوئے ہیں اور ممبر پر بیٹھ کر ارشاد فرما رہے ہیں۔ تقریباً نو سو میل کا فاصلہ ہے۔ اور اس وقت صحابہ کرام موجود ہیں۔ وہ صحابہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمر جن کو چاہتے ہیں جن پر ایمان لائے ہیں ان کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ صحابہ تو یہ نہیں جانتے تھے۔ نہ یہ مانتے تھے۔ نہ یہ عقیدہ تھا ان کا۔

Marfat.com

ممبر رسول پر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وارضا نے کہا یا سماریۃ الجبل کیا یہ کیا بات تھی کہ نوسو میل کو ممبر رسول پر کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہیں اور رہنمائی فرما رہے ہیں فوج کی۔ فوج کی نقل وحرکت کو دیکھ رہے ہیں۔ یا سماریۃ الجبل۔ پہاڑ کی اوٹ میں ہو جاؤ۔ اپنے تحفظ کا بندوبست کر لو ۔ تاکہ لشکر کفار پیچھے سے حملہ آور نہ ہو۔ وائرلس نہیں ہے فیکس نہیں ہے۔ رموٹ کنٹرول بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ انٹرنیٹ بھی نہیں ہے۔ کچھ نہیں ہے اور وہ آواز نوسو میل دور ممبر رسول سے جو آواز اٹھی وہ نوسو میل دور۔ پہاڑوں سے ٹکرا رہی ہے اور ہر مجاہد اس آواز کو سن رہا ہے یہ کیا بات تھی اور عجیب وغریب بات ہے کہ وہ شخصیت اس کی نظر میں یہ کمال پیدا ہوا کہ ان کی نظر نوسو میل دور دیکھ رہی تھی۔ ان کی آواز نوسو میل دور پہنچ رہی تھی۔ جن کا یہ مرتبہ ہو۔ جن کی آنکھوں کا یہ مقام ہو۔ جن کی نظر اتنی تیز ہو۔ اور جن کی قوت سماعت اور قوت بصیرت اور بصارت۔ اور بینائی میں قوت اتنی زبردست ہو کہ جن کے صدقے میں یہ قوت ملی ان کا عالم کیا ہوگا۔ کیسے مقام مل گیا۔ دعا سے مل گیا۔

لوگ کہتے ہیں رسول اللہ کی دعا سے فائدہ نہیں ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں معاذ اللہ کہ رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں ہے۔ یہ صحابہ کرام سے پوچھو! مدینہ منورہ کے در ودیوار سے پوچھو! فرش زمیں سے پوچھو اور عرش بریں سے پوچھو کہ مقام مصطفےٰ (ﷺ) کیا ہے۔ اللہ کے محبوب حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

مکے کے کافروں نے سمجھا ہم نے ان پر در ودیوار تنگ کر دیئے ہیں۔ مسلمانوں کیلئے جینا دوبھر ہو گیا ہے اب یا تو یہ اپنے دین کو چھوڑ دیں گے۔ پھر

Marfat.com

بت پرست بچ جائیں گے اور مکہ چھوڑ دیں گے۔ وہ ایسے حالات پیدا کر رہے تھے۔ مکے والے، مکے کے کافر وہ ایسے حالات پیدا کر رہے تھے چاروں طرف حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تھے۔ غم وغصہ اس بات پر تھا کہ پیغام یہ تھا۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ ۔ اے محبوب فرما دیجئے۔

اللہ رب العالمین کا یہ خاص خطاب ہے یہ قل جو ہے یہ بھی خاص خطاب ہے۔ خطاب کا مطلب لقب ہے اے محبوب آپ فرما دیجئے۔ محبوب آپ کہہ دیجئے کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرما سکتا تھا۔ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اے محبوب! اَللّٰہُ اَحَدٌ، بات ختم ہوگئی۔ یہ یوں بھی ہوسکتا ہے میں مثال دیتا ہوں۔

اَللّٰہُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔

اللہ احد نہیں فرمایا:

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، اے محبوب آپ فرمایئے: محبوب سے کیوں کہا گیا۔ اللہ رب العالمین خود ہی فرما دیتے۔ اللہ احد اللہ واحد ہے۔ یکتا ہے۔ کہا نہیں۔ اے محبوب آپ فرما دیجئے دوسری آیت اس میں بھی غور کیجئے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ ۔

اے محبوب آپ فرما دیجئے۔ اب سیدھی سادھی بات تھی اللہ مالک

Marfat.com

الملک۔ یوں بھی تو کہہ سکتے تھے۔ لوگو کہو اللہ مالک الملک ہے۔ قولو!
ہم سے اور آپ سے بھی خطاب ہوسکتا تھا۔ قولو!
سب لوگ کہوں۔ تم لوگ کہو یوں بھی خطاب ہوسکتا تھا۔ ''قولو''
رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔
قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ۔
اللہ مالک الملک ہے اے محبوب آپ فرما دیجئے۔ اس کی خدائی میں کوئی شریک نہیں۔ ملکوں کا مالک ہے۔
کوئی کہیں گے کہ امریکہ سپر پاور ہے۔ کوئی کہے گا روس سپر پاور ہے۔
کوئی کہے گا فلاں سپر پاور ہے۔
بتا دیجئے اے محبوب کہ اللہ مالک الملک ہے۔ ملکوں کا مالک وہی ہے۔
کوئی سپر پاور نہیں ہے۔ ہر کمال لازوال۔
اللہ رب العالمین مالک الملک ہے۔
امریکہ سپر پاور نہیں ہے۔ ایہہ کیڑے مکوڑے ہیں۔ امریکہ ہو برطانیہ ہو۔ کوئی روس ہو یہ کیڑے مکورے ہیں ساڑھے چودہ سو سال سے اسلام مٹا نہیں ہے۔

یہ جہاں میں اہل اماں ہیں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

اے محبوب فرما دیجئے اللہ مالک الملک ہے۔ امریکہ سپر پاور نہیں ہے۔ اگر افغانستان کی سرزمین پر آسمان پر سے زمین پر اترے بغیر بمباری کرتا رہے کرتا رہے۔ دو مہینے تک پھر اس کے بعد آج بھی کر رہا ہو پانچ مہینے بھی

Marfat.com

گزر جائیں۔ اپنی فتح کا ڈنکا بجاتا رہے۔ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ وہاں کربلا سج رہی ہے۔ افغانستان میں کربلا سج رہی ہے اور

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

انشاءاللہ تعالیٰ

وقتی طور پر خوشیاں منالو۔ وقتی طور پر امریکہ اور اس کے حوالی موالی خوشیاں منا لو۔ لیکن اہل ایمان اللہ کی فتح و نصرت پر اطمینان رکھیں اور یقین رکھیں۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہے ملک عطا فرمادے۔ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ جس کو چاہے ملک دے دے۔ پھر دیکھتا ہے کہ ملک دیا ہے درندہ تو نہیں بن گیا۔ ملک دیا ہے نا انصافی تو نہیں کر رہا۔ ملک دیا ہے لوگوں کا قتل تو عام نہیں کر رہا۔ ملک دیا ہے زنا کاری' حرامکاری' بدکاری تو نہیں کر رہا۔ ملک دیا ہے ٹیلیویژن اسٹیشن پر بدکاریاں تو نہیں ہو رہی ہیں۔ ملک دیا ہے ٹیلیویژن پر مسلمانوں کی بہو بیٹیاں رنڈی اور طوائفوں کا ناچ تو نہیں کر رہی ہیں۔ مجرے تو نہیں ہو رہے۔ وہ دیکھتا رہتا ہے۔ فحاشی اور عریانی تو نہیں پھیل رہی' ملک تو دیا ہے۔ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہے ملک دے دے۔ اب دیکھیں آزمائش ہو رہی ہے۔ ٹیلیویژن سے کیا کام لے رہو۔ یا یہودیوں کی طرح سے لڑکیوں اور بیٹیوں کو اور بہوؤں کو نچوا رہے ہو۔ بے حیائی پھیلا رہے ہو۔ شیطانی چکر چلا رہے ہو۔ زنا اور حرام کی اور فحاشیوں کے اڈے چلا رہے ہو۔ شراب اور کباب اور بسنت کی رنگ رلیاں منا رہے ہو۔ عورتوں اور مردوں کے مخلوط حرام اجتماعات حرام کر

رہے ہو۔ اور گناہ کی دعوت دے رہے ہو۔ اللہ کے غضب کو بلا رہے ہو اور جب اللہ کا غضب آتا ہے تو پھر کیا ہوتا ہے۔ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ فرماتا ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ .

جب فحاشی عریانی بے حیائی پھیلے گی۔ مسلمان عام اپنی تہذیب وتمدن اورثقافت سے ہاتھ دھولیں گے۔ اپنی بہوں' بیٹیوں کو ہندوؤں کی لڑکیوں کی طرح سے نچوائیں گے۔ اپنی بہو بیٹیوں کو یہودی اور عیسائی عورتوں کی طرح سے نچوائے گا اور رات بھر قلعے کے اندر جشن منائے گی۔ حرام کاریاں ہوں گی۔ شراب کے دور چلیں گے۔ بنست کے نام پر مسلمانوں کی ثقافت حیا اور غیرت اسلام لٹ رہی ہوگی تو اللہ

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ فرماتا ہے۔

مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ .

اللہ رب العالمین قادر ہے اس کے دست قدرت میں ہے۔' جو چاہے دیدے جو چاہے لے لے۔ لے بھی لیتا ہے۔

ایک ہزار برس تک مسلمانوں نے ہندوستان کی سرزمین پر حکومت کی اور اللہ رب العالمین نے حکومت لے لی۔ انگریز کے غلام بن گئے۔ اس پر جناب رنڈیوں کے ناچ دیکھتے تھے۔ کنجریوں کے ناچ دیکھتے تھے۔ رات بھر مجرے

کراتے تھے۔ شرابوں کے دور چلتے تھے۔ عیاش اور بدکار زانی حکمران تھے۔ قہر الٰہی انگریز کی شکل میں آیا۔ حکومت چھن گئی مغل شہزادوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ دہلی کی جامع مسجد میں گھوڑے باندھے گئے تھے۔ اور دہلی کی سڑکیں مسلمانوں کے خون سے نہا رہی ہیں اور ان سے بھی کوئی سبق نہیں لیا۔ حکومت مل گئی' بدکاری عیاشی میں پڑ گئے۔ تو اللہ رب العالمین نے پھر سبق دیا۔ ڈھاکے کی سڑکوں میں خون بہہ رہا ہے۔ ہندو فوجیں دندناتی تھیں ڈھاکے کی سرزمین پر کود رہی تھیں۔ اچھل رہی تھیں۔ اس سے پہلے وہاں مسلمان مٹک رہی تھی۔ ناچ رہی تھی' طوائفوں کی سردار' وہ مسلمان جب ناچتی ہے۔ بے حیائی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ وہ طوائف کا کردار ہے وہ مسلمان عورت کا کردار نہیں۔ مسلمان عورت چادر زہرہ میں مستور ہوتی ہے۔ مسلمان عورت رحمت خداوندی اس کو گھیرے میں لے لیتی ہے۔ مسلمان عورت اللہ کے حضور میں سربسجود ہوتی ہے۔ مسلمان عورت اس کے جنازے پر بھی رحمت کے فرشتے جب اترتے ہیں۔ تو رحمتوں کی چادر میں وہ گھری ہوتی ہے اللہ نے ارشاد فرمایا اے محبوب آپ فرما دیجئے اللہ مالک الملک ہے۔ تو وہ اللہ خود نہیں فرما سکتا تھا۔ ملک الملک ہوں۔ اے محبوب! آپ فرما دیجئے اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۔ فرما دیجئے وہ اللہ احد ہے۔ وہ اللہ احد ہے۔ قل آپ فرما دیجئے وہ اللہ مالک الملک ہے۔ خود وہ خود کیوں نہیں کہا۔ ہاں اے محبوب آپ کہیے اس لیے کہ آپ نے ہمارے ملک کو دیکھا ہے۔ آپ نے ملکوت کو دیکھا ہے۔ آپ نے خدا کی خدائی کو دیکھا ہے۔ آپ نے زمینوں کو دیکھا ہے۔ آسمانوں کو دیکھا ہے۔ آپ نے آسمان کے اوپر سدرۃ المنتہیٰ کو بھی دیکھا ہے اور اس کے بعد وہ

کام دیکھا ہے جو کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ تو اے محبوب آپ فرما دیجئے۔ اللہ احد۔ آپ نے ہم کو دیکھا ہے۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ کے محبوب حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقام تھا۔

اسلام کی بڑھتی ہوئی عظمت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑھتی ہوئی عزت وتوقیر کو برداشت نہ کرتے ہوے ابوجہل نے ایک دن اپنی تمام قوم کو اکٹھا کر کے اعلان کیا کہ (نعوذ باللہ) جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے گا اسے بہت سا انعام دیا جائے۔ یہ اعلان سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل اپنے ذمہ لیا اور تلوار میان سے نکالی۔

ادھر عمر کی تلوار نبی کو قتل کرنے کیلئے میان سے نکلی۔ ادھر عمر کو مسلمان کرنے کیلئے دعا نبی کی زبان سے نکلی۔ حضرت عمر پورے جوش اور غصے کے ساتھ ہاتھ میں ننگی تلوار لے کر جا رہے تھے عمر بڑے بہادر تھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو قتل کرنے جا رہے تھے۔ سڑک پر گذر رہے تھے کہ راستے میں ابونعیم ملے تو انہوں نے فرمایا ارے بھائی کہاں جا رہے ہو؟ ابھی خبر لو اپنی بہن کی خبر لو کیا عمر کیا تم بھی بازی لڑتے ہو۔ چھوڑو یار بہن کو دیکھو رسول اللہ کے پاس کیا جاؤ گے۔ قتل کرنے کیلئے اور شہید کرنے کیلئے۔ معاذ اللہ۔ ادھر عمر فاروق بہن کے گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ بہن کو مارتے بھی رہے۔ بہن سے اگلواتے بھی رہے۔ ادھر دارارقم میں حضرت ارقم رضی اللہ عنہ اصحابی تھے ان کا گھر دارارقم ایک مقام تھا حرم شریف کے قریب ایک مکان تھا۔ اس میں حضور تشریف فرما ہوتے تھے۔ صحابہ جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے وہیں آ کر تعلیم وتربیت حاصل کرتے تھے۔ مسلمان چھپ کر ملتے تھے۔ اس لئے کہ مسلمان کھل کر نہ تو اللہ

Marfat.com

کہہ سکتے تھے۔ نہ لاالہ الا اللہ کہہ سکتے تھے نہ عبادت کر سکتے تھے۔ کعبۃ اللہ شریف میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔

معلوم ہوا کہ کعبۃ اللہ شریف بھی کبھی مشرکوں کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔ یہ بات تو غلط ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس کی کعبے شریف پر حکومت ہے وہ ہی حق پر ہے۔ تو پھر بت بھی حق پر تھے۔ تو پھر لڑائی ساری کہیں کی کی تھی۔ جھگڑا کہیں کا تھا۔ بھائی۔

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کیوں کہا تھا بھائی، تو وہ کعبۃ اللہ شریف میں بھی مشرکوں کا قبضہ کئی سو سال رہا۔ اور ایک نہیں تین سو ساٹھ بت اللہ کے مقابلے پر رکھے ہوئے تھے۔ معاذ اللہ، توبہ توبہ۔

اللہ کے مقابلے میں کون آ سکتا ہے۔ لیکن ان کا عقیدہ تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ کعبۃ اللہ شریف پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ جیسے یزید نے بعد میں مسجد نبوی پہ قبضہ کر لیا۔ اور یہ بھی آزمائش تھی۔ یہ بھی آزمائش تھی کہ نماز کیسے پڑھو گے۔ محبت رسول کے دعویدارو اب کیا کرو گے۔ یہ آزمائش تھی۔ یزیدی فوجیں مدینہ منورہ میں داخل ہوئیں۔ مسجد نبوی پہ قبضہ کر لیا۔ کئی روز تک نماز نہیں ہو سکی۔ حرہ کے مقام پر بے شمار اہل بیت کو اس نے شہید کرایا اس کی فوج نے بڑے بڑے مظالم کیے۔ اور یہ اکثر کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ وفاء الوفا میں اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے جذب القلوب میں اور دوسرے حضرات نے محدثین اور علماء نے تفصیل سے یہ واقعات لکھے ہیں۔ مجھے اس کو دہرانے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ اسی زمانے کا واقعہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ وہ مدینہ منورہ کے فقہاء میں

Marfat.com

تھے۔ فقہاء مدینہ میں مشہور تھے۔ تابعین میں تھے۔ جب یزیدی فوجیں گھوڑوں کے ساتھ مسجد نبوی میں داخل ہوگئی۔ قالینوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ تلواروں سے قالینوں کو کاٹا گیا اور پھینکا گیا۔ مسجد نبوی میں گندگی اور غلاظت پھیلائی گئی۔ سعید ابن مسیب مشہور تابعی حجرہ میں چلے گئے۔ جو روضہ مبارک کے قریبی حجرہ تھا جو صفہ کے برابر باب جبریل کے ساتھ حجرہ تھا۔ صفہ کے برابر جو حجرہ تھا اسی میں وہ تشریف فرما تھے۔ اب ان کو نماز کی فکر تھی۔ نماز کی فکر ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ رات محفل میلاد ہوئی ہے چار بجے ختم ہوئی تو نماز کی چھٹی چونکہ نعت شریف سن لی۔ نعت شریف کا حساب کتاب الگ ہے۔ نماز کا حساب الگ ہے۔ نماز تو پڑھنی پڑے گی۔ نعت شریف کا اگر انکار کرو گے تو گناہ ہوگا اگر نہیں کرو گے تو کوئی بات نہیں۔ اگر ایک شخص اس خیال سے کہ نعت شریف ہو رہی ہے کہ کہیں میری نماز نہ چلی جائے سو گیا' زیادہ بہتر ہے۔ ثواب کا کام کیا۔ وہ یہ خطرہ تھا کہ نما نہ چلی جائے۔ فرض ہے قضا نہیں ہونی چاہیے۔ نماز فرض ہے۔ اللہ کا قرض ہے۔ بندے پہ فرض ہے۔

اَوَّلُ مَا یُحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوة ۔

سب سے پہلا حساب کتاب نماز کا ہوگا۔ تو اگر یہ بات ہوگئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ عم نوالہ۔ مجھ کو اور آپ کو بھی ہمیں سب کو نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ سعید ابن مسیّب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب کیسے ہوگا میں تو حجرے میں بند ہوگیا۔ یہ یزیدی فوجیں جو ہیں چن چن کے تلاش کر رہی ہیں۔ لوگوں کو مار رہی ہیں اور مجھے اپنے آپ کو بچانا بھی چاہیئے۔ اگر جان بچتی ہے تو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

Marfat.com

حضرت سعید ابن مسیّب بڑے بزرگ اور تابعی تھے۔ تھک گئے تھے پھر کہنے لگے اب کیا کروں اب نماز کا کیا ہو گا۔ وقت کیسے معلوم ہوگا۔ میں تو حجرے میں بند ہو گیا۔ اتنے میں روضہ مبارک سے آذان کی آواز آ رہی ہے۔

سعید ابن مسیّب رضی اللہ عنہ مشہور فقیہ مدینہ منورہ کے فرماتے ہیں ہر نماز کے وقت روضہ مبارک سے اذان کی آواز آ رہی تھی۔ مسجد نبوی ویران تھی۔ نمازیں نہیں ہو رہی تھیں۔ یزیدی فوجیں دندناتی پھر رہی تھیں۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا۔ تو مدینہ منورہ میں اک زمانے میں یزیدیوں کا بھی قبضہ رہا۔ یہ تو ہوتا رہتا ہے کبھی یزیدی آ گئے۔ کبھی کوئی آتا ہے کبھی کوئی آتا ہے کبھی مشرکین آتے ہیں۔ کبھی یزیدی آتے ہیں۔ کبھی پلیدی آتے ہیں۔ چلتا رہتا ہے یہ سلسلہ۔

چنانچہ حضور پُرنور سیّد العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تھا کہ عمر بڑی شدت سے آپ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ قتل کے درپے ہیں۔ بہادر بھی تھے پہلوان تھے۔ کثرت کرتے تھے۔ بڑے باپ کے بیٹے تھے۔ قریش میں عزت و احترام تھا' رعب اور دبدبہ تھا۔

جب مسلمان کو دیکھتے تھے تو مار کٹائی بھی ہو جاتی تھی۔ لوگ مارتے تھے' ایسے عالم میں عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کو مارتے اور پھر کہتے ہیں کیا پڑھ رہی تھی دکھا' بتا۔

اس وقت دارارقم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں مکے کے کافروں سے مسلمانوں کو ظلم و ستم سے بچا بچا کر دین کی تعلیم و تربیت دے رہے تھے۔ وہاں اللہ کے محبوب کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامِ بِعُمَرَ ۔ اے اللہ اسلام کو عمر سے عزت عطا فرما

دے۔کیا دعا ہے۔

حضور نے دعا فرمائی۔اور اگر اے اللہ عمر کو ہدایت نہیں ہوتی تو ابوجہل کو ہدایت دے دے۔ یہ دوسرا جملہ ہے۔لیکن پہلے نام لیا تھا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اللھم اعز الاسلام بعمر ۔ اے اللہ عمر سے اسلام کو عزت عطا فرما۔تو یہ کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے نکلے۔

دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام اہلسنّت محدث مجدد بریلوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

بڑی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مستجاب ہو رہی تھی۔ان کی دعا اگر مستجاب نہ ہوتی تو کسی کی نہیں اور ان کے صدقے میں امت کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی کہ اللہ رب العالمین نے اسلام کو حضرت عمر سے عزت عطا فرمائی۔ان کے قبول اسلام سے مسلمانوں کا بول بالا ہوا۔ یہ وہ عمر تھے کہ جن کے زمانے میں ایران فتح ہوا۔ یہ وہ عمر تھے جن کے زمانے میں بیت المقدس فتح ہوا تھا۔ یہ وہ عمر تھے کہ بیت المقدس کے لوگوں نے عیسائیوں نے یہ کہا کہ اپنے بادشاہ کو بھیجو۔انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا بادشاہ نہیں ہوتا۔ اسلام میں بادشاہت نہیں ہے۔اسلام میں ڈکٹیٹر شپ نہیں ہے۔اسلام میں شورائی نظام ہے۔وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۔ اسلام میں مشاورت ہے۔اسلام میں جمہوریت ہے۔باہمی مشورے سے کام

Marfat.com

ہوتا ہے۔ اسلام میں دور خلافت راشدہ میں بے شمار واقعات ہوئے لیکن کبھی ان کا تختہ نہیں لوٹا گیا۔

بڑے بڑے جلیل القدر سپہ سالار۔ فاتح ایران، فاتح بیت المقدس، فاتح شام، ابوعبیدہ ابن جراح امین الامہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہم۔ عمرو ابن العاص فاتح مصر رضی اللہ عنہ۔ شریح حبیب ابن حسنہ رضی اللہ عنہا یمن کے دمشق کے، حلب کے، فلسطین کے، ایران کے یہ فاتحین جرنیل مدینہ منورہ میں ہیں لیکن انقلاب کوئی نہیں آنا۔ اور جمہوری عمل جاری رہتا ہے۔ خلیفۃ المسلمین دو روز تک ادھر سے ادھر موت وزیست کی کشمکش میں ہے۔ لیکن کسی نے قبضے کا کوئی ارادہ نہیں کیا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوتی ہے کوئی قابض نہیں ہوا۔ کوئی انقلاب نہیں آیا۔

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوتی ہے سب اپنی جگہ مکمل سکوت ہے اور سکون ہے۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قتل ہو جاتے ہیں۔

مطلب عرض کرنے کا یہ تھا کہ اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی۔ حضرت عمر کے حق میں حضرت عمر کے ذریعے سے فتوحات کا سلسلہ ہوا لیکن لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ ایران کی فتح کے بعد سازشیں شروع ہو گئیں۔ اور ان سازشوں کے نتیجے میں حضر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد نبوی میں خنجروں سے شہید کیا گیا۔ جب زخمی ہوئے گھر لائے گئے۔ لیکن زخمی ہونے کے بعد فرمایا جماعت پوری کرو!۔ نماز پوری کرو! حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز کو پورا فرمایا۔

Marfat.com

یہ عمر رضی اللہ عنہ جن کی شہادت مسجد نبوی میں ہوئی یہ کیا دعا مانگتے تھے۔ حضور ﷺ کی دعا ان کے حق میں قبول ہوئی اور اپنی دعا ان کے اپنے حق میں قبول ہوئی یہ دعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ

اے اللہ عمر کو اگر موت آئے تو شہادت کی موت عطا ہو' مسلمان شہادت کی آرزو کرتا ہے۔

حضرت عمر جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ احد میں شریک ہوئے۔ جتنے بھی غزوات ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر غزوات میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے ساتھ ساتھ تھے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ زندگی بھر رسول اللہ کے ساتھ رہے اور زندگی کے بعد اُخروی زندگی یا برزخی زندگی جو زندگی بھی آپ کہیں مرنے کے بعد بہر حال وہ تو شہید تھے۔ اور شہید کی زندگی کا تو بڑا اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ وہ مرتا تو نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اور مرنے کے بعد بھی رسول اللہ کے ساتھ ہیں۔ وہیں آرام فرما ہیں۔ اسی سبز گنبد میں آرام فرما ہیں۔ وہ سبز گنبد وہ روضہ مقدسہ کہ جس پر ستر ہزار فرشتے صبح اتر رہے ہیں۔ درودوں کے گجرے سلاموں کی ڈالیاں لے کر اتر رہے ہیں۔ وہ سبز گنبد' وہ شہر مدینہ منورہ۔ جس کو اب بہت سے بے ادب لوگ مدینہ مدینہ مدینہ کہتے ہیں۔ بے ادب ورنہ اہلسنّت نے جو ادب سکھایا ہے۔

مدینہ منورہ کا' وہ بزرگوں سے اور علماء سے پوچھوں تمام جتنے بھی علماء ہیں سلف صالحین وہ جب لکھتے ہیں تو لکھتے ہیں مدینہ منورہ اور اس کے

Marfat.com

بعد لکھتے ہیں عَلٰی صاحبھا افضل الصلوٰۃ والسلام مدینے والے پر اعلیٰ سے اعلیٰ درود سلام ہو۔ علٰی ساقبھا اوّل صلوٰۃ وسلام۔

مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفًا و تعظیمًا۔ مدینہ منورہ اب تو بے ادب مدینہ مدینہ اپنے چھوٹے سے گاؤں کو اس میں چاہے موری ہو۔ اسے کہتے ہیں موہری شریف۔ اور مدینہ منورہ کو مدینہ' مدینہ' چل مدینہ' آ مدینہ چل مدینہ' توں بھی مدینہ' میں بھی مدینہ کیا تماشا ہے۔ کیا جہالت ہے۔ شہر مدینہ' شہر محبوب کہ جہاں ستر ہزار فرشتے صبح اتر رہے ہیں اور ستر ہزار فرشتے شام اتر رہے ہیں۔ اللہ کے محبوب پر درودوں کے گجرے سلاموں کی ڈالیاں لے کر اتر رہے ہیں۔ شہر محبت ہے شہر محبوب ہے۔ مدینہ منورہ کا نام مدینہ طیبہ منورہ یہ کس نے رکھا۔ ان اللہ عزوجل سمی المدینہ طیبہ۔ یہ تمام احادیث مبارکہ کو محدثین نے ذکر فرمایا ہے۔ یہ تمام احادیث مبارکہ محدثین نے جنہوں نے تاریخ لکھی مدینہ منورہ کی انہوں نے اس کو جمع فرمایا: امام سمہودی' محدث شافعی رضی اللہ عنہ وارضا: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ یہ تمام اکابر محدثین اور سبحان اللہ۔ کہ امام بخاری نے کیا پیاری حدیث نقل فرمائی ہے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں چھوٹا سا تھا کہ جب میری عمر دس سال کے قریب تھی۔ دیکھا کہ شہر محبوب کے لوگ مدینہ منورہ کے لوگ۔ مدینہ منورہ شریف سے باہر کھڑے ہوئے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں۔ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ! آ رہے ہیں۔ پورا شہر امڈا ہوا ہے اور جو قبائل مشرف با اسلام ہو چکے تھے۔ ان کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور کے خادم فرماتے ہین میں نے دیکھا اضاء ت المدینۃ کل شی۔ مدینہ

Marfat.com

منورہ کے درودیوار روشن ہو گئے۔ ایسے روشن ہوئے کہ آج بھی روشن ہیں۔ اس لئے تو علماء ومحدثین فرماتے ہیں۔ زادها الله شرفاً و تعظیماً ۔ اللہ اس کی بزرگی اور عظمت میں روز اضافہ فرمائے کہ روز ہی ستر ہزار فرشتے صبح اترتے ہیں۔ چلے جاتے ہیں۔ پھر ستر ہزار شام اترتے ہیں اور پھر صبح واپس چلے جاتے ہیں۔ اس کی عزت ومنزلت میں اضافہ ہورہا ہے۔

وللاخرة خير لك من الاولیٰ کا وعدہ پورا ہورہا ہے تو حضور پُرنور سید العالمین مصطفےٰ ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ وارضا دعا فرماتے ہیں۔ اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلك یا اللہ مجھے شہادت کی موت عطا فرما۔ مسلمان شہادت کی موت کی تمنا کرتا ہے اور شہادت کی موت جہاد سے ملتی ہے مجاہد جب میدان جہاد میں یا تو شہید ہوتا ہے یا پھر غازی رہتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید' شہادت کا مرتبہ میدان جہاد میں ان کو نہیں ملا۔ غازی بن کر آتے رہے۔ غازی بن کر آتے رہے لیکن جب مظلوم ہو کر قتل کیے جائیں تو شہید ہوئے۔ فروز نے مارا اور زخمی ہو گئے اور اس کے بعد دنیا سے پردہ فرمایا لیکن دعا کیا مانگی تھی۔

اے اللہ! ارزقنی شهاد ة فی سبیلك اپنی راہ میں موت عطا فرما شہید کی۔ واجعل موتی فی بلد حبیبك اور جب اے اللہ! موت آئے تو شہادت کی تو وہ شہادت کی موت درمحبوب پر آجائے تو درمحبوب میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی قبر پر رحمت و رضوان کی بارشیں قیامت تک نازل فرماتا رہے۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

Marfat.com

سنی علماء دیاں پنجابی تقریراں

حصہ دوسرا

مرتب: مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

ایہہ کتاب علماء کرام، ملغین تے باذوق سنی حضرات واسطے بہترین تحفہ ہے۔ جس وچہ (ربیع الثانی) مقامِ مصطفیٰ- نظامِ مصطفیٰ- غلامِ مصطفیٰ- اصلاحِ معاشرہ- شرفِ انسانیت- تخلیق انسان دا مقصد- شانِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ - تاریخ فقہ- فقہ دی اہمیت- مقام امام اعظم رضی اللہ عنہ - مقام ولایت- مناقب وسیرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ- حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ -حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ -شانِ اولیاء- عظمت مصطفیٰ- محبت اولیاء- اللہ دی معرفت- مقامِ نبوت- مقامِ فقر- عرس مبارک- تبلیغ اسلام تے اولیاء کرام- شانِ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ - عاشقانِ رسول تے فیضانِ فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ -فیض نبوت- فیض ولایت- گیارہویں شریف

نام علماء کرام و مشائخ عظام

سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر کوٹلی لوہاراں- مولانا عطاء المصطفیٰ جمیل- مناظر اسلام حضرت علامہ سید محمد عرفان شاہ (شیخ الحدیث بھکھی شریف) -حضرت علامہ پیر سید محمد یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ - حضرت صاحبزادہ افتخارالحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ - مناظر ابن مناظر حضرت علامہ محمد عبدالتواب صدیقی- حضرت علامہ محمد شریف نوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ - مناظر اسلام علامہ محمد عنایت اللہ قادری سانگلہ ہل والے- محمد جعفر ضیاء القادری (مرتب کتاب ہذا)

مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ نزد جی ٹی روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور

Marfat.com

اسلام، سیاست

اور

فوجی جرنیل

تقریر

قائدِ اہلسنت حضرت علامہ الحافظ

شاہ احمد نورانی صاحب

صدر جمعیت العلماء پاکستان

Marfat.com

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خُدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے زیارتِ در کی صدا آہ واپس آئے
نظر کے اشک پیچھے دل کا داغ لے کے چلے

مدینہ جانِ جنان و جہاں ہے وہ سُن لیں
جنہیں جنونِ جناں سوئے زاغ لے کے چلے

ترے صحابِ سُخن سے نہ ہم کہ ہم سے بھی کم
بلیغ بہرِ بلاغت بلاغ لے کے چلے

حضورِ طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلۂ و مکر و فراغ لے کے چلے

تمہارے وصفِ جمال و کمال میں جبریل
محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے

گلہ نہیں ہے مریدِ رشید شیطاں سے
کہ اس کے وسعتِ علمی کا لاغ لے کے چلے

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لے کے چلے

مگر خُدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا
یہ کس لعیں کی غلامی کا داغ لے کے چلے

وقوعِ کذب کے معنی درست اور قدوس
ہیئے کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شور لے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ میں نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

خبیث بہرِ خبیثہ، خبیثہ بہرِ خبیث
کہ ساتھ جنس کو بازو کلاغ لے کے چلے

جو دین کوں کو دے بیٹھے ان کو کیا ہے
کلاغ لے کے چلے یا اُلاغ لے کے چلے

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَلَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا. هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَ تْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً. تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا. عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرِ. صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

Marfat.com

قابل صدا احترام مشائخِ کرام علمائے عظام اور میرے محترم بزرگو بھائیواور عزیز بچو! السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ

مجھے آج بڑی خوشی ہے کہ میں جامعہ رسولیہ شیرازیہ کے جلسہ دستار فضلیت میں شرکت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

کل میں میانوالی میں اور آج یہاں حاضر ہوا ہوں

اگر چہ میں تھکاوٹ کی وجہ سے معذرت کرنا چاہتا تھا لیکن موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ میں کچھ نہ کچھ ضرور عرض کروں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حق کہنے اور حق سننے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مولانا فیض احمد اویسی صاحب آف بہاولپور کی سرپرستی میں دورہ قرآن مجید کا اہتمام فرمایا۔ میں دورہ میں شریک عزیز طلبہ اساتذہ اور معاونین کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جامعہ کے معاونین کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور انہیں دین متین پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینتہ المنورۃ میں اسلام کا پہلا باقاعدہ جامعہ قائم فرمایا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم کی تعلیم کا آغاز ہوا۔

اسلام کے اس پہلے جامعہ کی بنیاد حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں رکھی اور اس دارالعلوم کا نام مدرسہ صفہ تجویز کیا گیا، یہ جامعہ روضہ شریف کے قریب ایک چبوترے پر قائم تھا اور اس میں جو لوگ

دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے ان کی تعداد ۵۰ اور ۸۰ کے درمیان تھی۔ وہ لوگ وہاں ہمہ وقت حصول علم میں مصروف رہتے اور تعلیم سے فراغت کے بعد ان کا وقت ان کاموں میں صرف ہوتا تھا جن کا حکم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ وہاں جو لوگ تعلیم حاصل کرتے تھے ان میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کے علاوہ بھی بے شمار صحابہ تھے جو وہاں تعلیم حاصل کرتے تھے۔

مدرسہ صفہ بہت بڑا اور عظیم مدرسہ تھا وہاں تبلیغ کی حکمت سکھلائی جاتی تھی۔ وہاں قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی تھی وہاں نماز کی تعلیم دی جاتی تھی اس مدرسے میں ذکر الٰہی کی تعلیم دی جاتی تھی وہاں سیاست کی تعلیم بھی دی جاتی تھی وہاں مجاہدے اور ریاضت کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔

اس جامعہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کا علم سیکھا حضرت ابوصدیق رضی اللہ عنہ نے جہانبانی کا طریقہ سیکھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انداز حکومت سیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکمرانی کے اصول پڑھے اور اسی مدرسہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکومت کرنے کا سلیقہ سیکھا۔ اسی مدرسہ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے منکرین ختم نبوت اور اسلام کے باغیوں کی سرکوبی کا طریقہ سیکھا اسی جامعہ صفہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حزب اختلاف کی قیادت کا انداز سیکھا۔

میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے بلکہ ہمارے پاس با قائدہ شواہد اور دلائل موجود ہیں۔ تمام اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم وہیں کے فارغ

Marfat.com

التحصیل تھے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اسی مدرسے سے تعلیم حاصل کی ان میں سے کوئی لندن اور ماسکو نہیں گیا کوئی واشنگٹن یونیورسٹی میں پڑھنے کے لئے نہیں گیا۔

مدرسہ موجود تھا لوگ آتے رہے زیور علم سے آراستہ ہوتے رہے جو بھی آیا اس کے شب و روز بدل گئے۔ مدرسہ صفہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خانقاہ تھی اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم نے یہیں سے حصول علم کی پیاس بجھائی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ جب آپ خلیفہ وقت تھے حج پڑھنے گئے تو فراغت کے بعد دوستوں کے ہمراہ مکے سے باہر چلے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب اپنے دوستوں کے ہمراہ منیٰ سے آگے ایک میدان میں ٹہل رہے تھے تو ایک جگہ پہنچ کر رونے لگے۔

تو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کہا اے عمر! آپ کیوں رونے لگے؟

قیصر روم آپ کے نام سے لرزتا ہے ایران کی حکومت کی آپ نے اینٹ سے اینٹ بجادی۔ دنیا کی ایک سپر پاور کا آپ نے خاتمہ کردیا۔ دوسری سپر پاور کا خاتمہ کررہے ہیں۔ چھبیس لاکھ مربع میل پر آپ کی حکومت پھیلی ہوئی ہے اور یہاں کھڑے ہوکر آپ رونے لگے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوستوں سے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں میں اونٹ چرایا کرتا تھا میں بہت کڑیل جوان تھا میرے باپ نے بیس پچیس اونٹ دے دیئے تھے لیکن وہ مجھ سے سنبھل نہیں پاتے تھے۔ ایک کو پکڑ لاتا دوسرا بھاگ جاتا دوسرے کو لاتا تو تیسرا بھاگ جاتا۔

ایک دن میرا باپ آیا اور یہ صورت دیکھ فرمایا! تمیز نہیں ہے تم سے اونٹ نہیں سنبھالے جاتے اور ساتھ مارنے لگے اور کہا کہ تم کو پچیس دیئے یہ نہیں سنبھال

Marfat.com

رہے ہو میرے پاس چار سو اونٹ ہیں اگر سب تمہیں دے دوں تو وہ کیسے سنبھال سکو گے ایک کو پکڑتے ہو اور دو بھاگ جاتے ہیں انہوں جب مارا تو میں بہت افسوس کرتا رہا کہ میں پچیس اونٹوں کا انتظام نہیں کر سکتا۔

لیکن تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہوگا کہ مکے کی وادیوں میں انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے پھیلنے شروع ہو گئے۔ میں نے دامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پناہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسے میں داخل ہو گیا تو میری تقدیر بدل گئی۔ اب میں روتا ہوں کہ کہاں وہ عمر جس سے پچیس اونٹ نہیں سنبھلتے تھے اور آج چھبیس لاکھ مربع میل قدموں میں ہے لیکن سنبھال رہا ہوں۔

یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ صفہ کا فیضان نظر تھا کہ اس سے نقشبندیوں کے پیشوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے حاکم نکلے جنہوں نے حکومت قائم کی حضرت سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اکبر کو حکومت سے بڑا شغف تھا اور ہونا چاہئے تھا جو آدمی مسلمانوں کے معاملات سے بے خبر رہے ذکر اور شغل میں مصروف رہے اس کی زندگی بھی کیسی زندگی ہے۔

کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ مجھے ابھی ذکر اور شغل کرنا ہے مراقبہ کرنا ہے۔ وظائف کرنے ہیں۔ میں مصروف ہوں میرے پاس سیاست کے لئے وقت نہیں ہے تو اگر ایسا ہی ہوتا تو بتاؤ پھر؟

مسلمانوں کی حکومت کیسے قائم ہوتی؟ اسلام کیسے چمکتا؟ قرآن کیسے جمع ہوتا؟

اسلامی سرحدوں کی پاسبانی کون کرتا؟

مسلمانوں کا رقبہ کیسے بڑھتا؟

Marfat.com

اگر سب لوگ خانقاہ نشین ہو جاتے اور مسجدوں میں بیٹھ جاتے تو پھر بتاؤ! کہ اسلام کے لئے جہاد کون کرتا؟

تبلیغ دین کا کام کون کرتا؟

اسلام کو پھیلاتا کون؟

کافروں کے دلوں میں رعب ڈالتا کون؟

اگر مسجدوں میں بیٹھ جانا دین کا مقصد ہوتا تو صلاح الدین ایوبی رضی اللہ عنہ بے کار تھے محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ بے کار تھے۔ خالد بن ولید رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ بے کار تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نقشبندی سلسلہ کے پیشوا ہیں آپ نے حکومت قائم کی ہے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ قادری سلسلے کے پیشوا ہیں آپ نے بھی حکومت کی اور سارے روحانی سلسلے جہاں جا کر ملتے ہیں یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے واسطے سے انہوں نے بھی حکومت کی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حکومت قائم کی باہم مذاکرات بھی کیے فوج کی قیادت بھی کی سرحدوں کی حفاظت بھی کی۔ اور پھر حضرت امیر معاویہ کے حق میں دست بردار بھی ہوئے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیاست میں نا صرف حصہ لیا بلکہ حزب اختلاف کی قیادت کی اور حزب اختلاف کا حق ادا کر دیا۔

اگر سیاست میں حصہ لینا منع ہوتا اور یہ اتنا ہی معیوب تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکومت قائم نہ کرتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت قائم کی آپ کی حکومت ہی خدا کی زمین پر اسلام کی پہلی حقیقی اسلامی حکومت تھی اور نظام

Marfat.com

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم حکومت کے پہلے حاکم حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ کی حکومت کا رقبہ اس وقت دس لاکھ مربع میل تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ کی حکومت کا رقبہ سولہ لاکھ مربع میل تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حکومت کی ہے۔

معلوم یہ ہوا ہے کہ نا صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت قائم کی بلکہ آپ کے بعد آپ کے تیار کردہ آپ کے جانشین ساتھیوں نے بھی اپنے ادوار میں حکومتیں قائم کیں۔

حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سب نے حکومت قائم کی ہے اور حکومت قائم کرنا ہی سیاست ہے پھر تو ثابت ہوا کہ سیاست میں حصہ لینا آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم کی سنت ہے۔

اگر سیاست میں حصہ لینا جرم ہوتا اور یہ بری بات ہوتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کبھی نہ فرماتے!

من لم یقم به امورا لمسلمین فلیس منا (مسلم شریف)

ترجمہ: جو مسلمانوں کے معاملات کی فکر نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

اگر علماء خود گوشہ نشین ہو کر بیٹھ جائیں اور کہیں کہ میں اخبار نہیں پڑھتا مجھے نہیں معلوم کہ اری ٹیریا میں مسلمانوں کا قتل عام کیوں ہو رہا ہے؟

مجھے نہیں معلوم کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا قتل عام کیوں ہو رہا ہے؟ میں

Marfat.com

تو مراقبے میں مصروف ہوں میں تو تسبیح گھمارہا ہوں مجھے فرصت نہیں ہے میرے پاس وقت نہیں ہے۔

ارے جب جنگلی سور بن کر کبھی لیبیا پر کبھی لبنان پر اور کبھی دیگر مسلم ممالک پر حملے کرتا پھر رہا ہے۔

وہ کبھی اپنے پالتو غنڈے یہودی اسرائیل کو مسلمانوں کے پیچھے لگا دیتا اور کبھی خود مارتا ہے۔

امریکہ عالم اسلام کا دشمن ہے۔روس بھی عالم اسلام کا دشمن ہے روس کئی سالوں سے افغانستان میں خون کی ہولی کھیلتا رہا ہے۔

اب اگر کوئی یہ معاملات سنائے اور پھر کہہ دے کہ ہاں ہوگا لیکن میں سیاست میں نہیں پڑتا میں نے کبھی اخبار کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔یہ سب سیاسی باتیں ہیں تو پھر سن !اور غور سے سن !

جب تجھے مسلمانوں کے معاملات سے نسبت نہیں ہے تو پھر تیری اسلام سے بھی کوئی نسبت نہیں ہے تیری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں اللہ و رسول اور اسلام سے مسلمانوں سے وابستگی کا عالم تو یہ ہونا چاہیے کہ تیرا دل مسلمانوں کے ساتھ دھڑکے تو ان کے دکھ سکھ کا ساتھی ہو لیکن اگر ایسا نہیں ہے۔تو پھر ویسا بھی نہیں ہے جیسے تو چاہتا ہے۔

میرے محترم بھائی !فکر کرو اسلام کی مسلمانوں کی اور خود اپنی تا کہ تم ایک مرد مومن کی زندگی گزار سکو اگر خانقاہوں کی رونق بڑھانا اسلام کا مقصود ہوتا تو جب یزید کی شکایتیں آرہی تھیں۔تو امام حسین رضی اللہ عنہ بھی یہ کہہ سکتے تھے کہ میرا کیا تعلق ہے؟ مجھے کیا معلوم کہ یزید کیا کر رہا ہے اور کیا نہیں کر رہا۔

Marfat.com

میں تو نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی گدی پر بیٹھا ہوا ہوں امام حسین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی گدی پر بیٹھے ہوئے تھے روئے زمین پر اس سے بڑی اور مقدس گدی کوئی نہیں تھی۔ لوگ آتے تھے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ چومتے تھے امام حسین رضی اللہ عنہ کو کیا ضرورت تھی کہ وہ خم ٹھونک کر بدکردار حاکم کے مقابلے پر اتر آتے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔

لوگ کہتے ہیں کہ یزید میں بھی خوبیاں تھی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس نے بھی نظام زکوٰۃ اور عشر نافذ کر دیا تھا۔ بس فرق صرف اتنا تھا کہ یزید کے ہاں جب زکوٰۃ ذی جاتی تھی اور اس وقت فوٹو کیمرہ اور ٹی وی نہیں تھا۔

آج صدر صاحب کے قائم کردہ نظام زکوٰۃ میں ۴۰ روپے اور ۸۰ روپے کا جو چیک دیا جاتا ہے یہ یزید کے دور میں بھی دیا جاتا تھا لیکن اس وقت ٹیلی ویژن پر پوری قوم کو دکھایا نہیں جاتا تھا۔ بس اس حکومت کو پروپیگنڈے کا ایک نیا موقعہ مل گیا ہے۔

یزید کے بارے میں جب شکائت آتی کہ مسلمانوں کا حاکم یزید یہ کر رہا ہے وہ کر رہا ہے تو آج کل کے نام نہاد مشائخ اور پیروں کی طرح امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ

''میں تو سجادہ نشین ہوں ادب سے آؤ ہاتھ چومو اور ادب سے چلے جاؤ مسلمانوں کے معاملات سے مجھے کیا واسطہ میرا تو سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے'' بلکہ امام حسین ڈٹ گئے اور غلط کار حکومت کو پوری قوت سے روک دیا ٹوک دیا اور بے نقاب کر دیا۔ امام حسین حجرہ نشین نہیں ہو گئے تھے بلکہ میدان عمل میں نکل کر قوم کی راہنمائی کی۔ بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

"بتا اے شیخ کیوں ابن علی آیا تھا میدان میں
اگر حجرے میں روشن ہو سکتی تھی شمع ایمانی

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے کردار کی روشنی میں اس شیخ سے پوچھ رہے ہیں جو اپنی قبر کا مجاور ہے بزدل ہے اور ظالم حاکموں کے مقابلے میں آنکھ سے آنکھ ملانے کی اس میں ہمت نہیں ہے۔ اگر ایمان کی شمع حجرے میں روشن ہو سکتی تھی تو امام حسین رضی اللہ عنہ اس کو زیادہ بہتر انداز سے روشن کر سکتے تھے لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایمان کی شمع حجرے میں روشن ہوتی ہے اور جب وقت پڑے تو کربلا میں بھی روشن ہوتی ہے۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرۂ رسالت یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

امام حسین سب سے پہلے قائد حزب اختلاف تھے جنہوں نے یزید کو چیلنج کیا جب وقت پڑا تو گدی چھوڑ کر اپنے فرض کی تکمیل کے لئے مدینے سے نکل پڑے۔ آپ نے مدینہ شریف کی گدی چھوڑ دی وہ بڑی مقدس گدی تھی حسین رضی اللہ عنہ کے نانا جان کی گدی دونوں جہان کے تاجدار کی گدی عرشیوں کے آقا اور فرشیوں کے داتا کی گدی عرشیوں کے آقا فرش نشین تھے یہ وہ گدی تھی جہاں صبح و شام اور روزانہ ستر ہزار فرشتے اترتے تھے۔ اتنی مقدس گدی پر امام حسین رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے لیکن جب وقت آیا تو کہا کہ نہیں .....
نہیں .....

اب نانا جان کے دین کی حفاظت کرنا ہے اب دین کے بقاء کے لئے فنا کا جام اٹھانا ہے۔

دیکھو! جب ہندوستان کی سرزمین پر اکبر بادشاہ نے دین الٰہی کے نام پر

Marfat.com

فساد برپا کیا جہانگیر کا دور حکومت تھا ایک بزرگ سجادہ نشین تھے وہ خانقاہ میں بیٹھے رہتے تھے اس بزرگ نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کے معاملات بگڑ رہے ہیں بادشاہ سجدہ کرواتا ہے گردنیں جھکواتا ہے شراب پیتا ہے اور دین کی حرمت کو پائمال کر رہا ہے تو یہ سب کچھ دیکھ کر وہ بزرگ کھڑے ہو گئے ڈٹ گئے جب بادشاہ کے دربار میں بلایا گیا تو جھکنے سے انکار کر دیا۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان

یہ بزرگ مجدد الف ثانی امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی سلسلہ عالیہ نقش بندیہ کے پیشوا تھے۔

اسی ہندوستان میں جب خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اجمیر میں قیام فرمایا کے آپ کی تبلیغی سرگرمیوں سے تنگ آ کر ہندوؤں نے آپ کے گرد گھیرا تنگ کر دیا پریشان کرنے لگے۔

آپ نے استقامت کا مظاہرہ کیا لیکن ہندو پھر بھی نہ باز آئے تو کہا کہ اچھا بہت بڑھ گئے ہو تم اسلام کا راستہ بزور قوت روکتے ہو تو ایسا نہیں ہوگا۔

کہا! آ و شہاب الدین غوری ہندوستان پر حملہ کر کے یہاں حکومت پر قبضہ کر لو بیچ میں سیاست تو آ گئی ورنہ شہاب الدین غوری کو جو خود حاکم تھا۔ دوسری حکومت پر حملہ کرنے کی دعوت نہ دی جاتی اگر مسلمانوں کے معاملات کی فکر کرنا اتنا ہی معیوب تھا تو سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو آج کل کے مشائخ کی طرح ضرور کہنا چاہئے تھا کہ

"کون شہاب الدین رضی اللہ عنہ کون محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور کون پرتھوی راج مجھے ان معاملات سے کیا نسبت میں تو ایسی باتوں

Marfat.com

میں نہیں پڑتا"۔

لیکن آپ نے فرمایا کہ

شہاب الدین غوری میں تمہیں ہندوستان کے تخت پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں آگے بڑھو حملہ کرو اور دہلی پر قبضہ کرلو۔

اللہ کے ولی کو تو حجرہ نشین ہو جانا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا انہوں نے وہی کیا جو کرنا چاہیے تھا۔

پتہ نہیں لوگ سیاسی معاملات سے اتنے بے خبر کیوں رہتے ہیں جبکہ اپنے ذاتی معاملات سے بڑے باخبر ہوتے ہیں بینک بیلنس بنانے میں جائیداد خریدنے میں اور مریدوں سے نوٹ وصول کرنے میں بے حد محتاط ہوتے ہیں۔

یہ ایک طریقہ چل گیا ہے کہ لوگ مصلحت پسند ہو گئے ہیں انگریز کی یہود ہنود کی بڑی منظّم سازش ہے کہ اسلام پسندوں کو اسلام کے صرف ایک شعبے یعنی نابلد اور مفاد پرست لوگوں کو ٹھونس دیا جائے تاکہ مسلمانوں کے اندر اصلاح کی کوئی تحریک کامیاب نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ علماء جو مسلمانوں کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں بدی کی راہ روکنا چاہتے ہیں ان پر نکتہ چینی ایک معمول بن گیا ہے۔

ارے صاحب !اس صورت حال سے گھبرانے کی ضرورت نہیں علماء کو چاہیے کہ وہ مستقل مزاجی سے اپنا فرض ادا کرتے جائیں۔

اگر کوئی کہے کہ فلاں پیر صاحب !ہاں صاحب' وہ بڑے شریف آدمی ہیں انہیں تو گدی پر بیٹھنا چاہیئے ایسے ہی حکومت کے خلاف تنقید کرتے رہتے ہیں۔انہیں آرام سے بیٹھ کر نذرانے وصول کرنے چاہیں۔آرام سے بیٹھنا چاہیے۔انہیں کیا بعث ہے وہ حکومت پر کیوں نکتہ چینی کرتے ہیں جلسوں میں جا رہے ہیں۔

Marfat.com

لوگ مجھے کہتے ہیں شاہ صاحب! آرام سے تبلیغ کا کام کریں بڑی عزت ہے اور لوگ آپ کے پاس آتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ نہیں کبھی بھی ایسا کرنا گوارہ نہیں کروں گا وقت کے حاکم کے فریب کو آشکارہ کرنا اس کی بدکرداری اور اس کے ظلم سے لوگوں کو آگاہ کرنا سنت حسینی ہے اور بداعمال وبدکردار حاکم کی تائید کرنا سنت یزید ہے یہ ابن زیاد کا طریقہ ہے۔

میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ اس عظیم انقلاب کے معمار جو عرب کی سرزمین پر دنیا میں رونما ہوا مسجد نبوی میں قائم مدرسہ صفہ کے فارغ التحصیل تھے اس جامعہ میں طالب علم کس طرح پڑھتے تھے اور رہتے تھے تعلیم کا انداز کیا تھا اور سہولتیں کیسی تھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

"کبھی کبھار ایسا ہوتا تھا کہ دوران تعلیم دو دو تین تین دن کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا اگر باہر سے کچھ کھانا اور کھجوریں آجاتیں تو کھالیا سو گئے۔ بعض اوقات دو دو دن فاقے سے گزر جاتے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ میں مسجد نبوی میں لیٹا ہوا تھا پیٹ بالکل خالی تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے بھی کوئی توجہ نہ دی میں گھوم رہا تھا بھوک شدت سے لگی ہوئی تھی۔ مسجد نبوی سے نکل رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دودھ آگیا ہے پی لو۔

اب دیکھو کیا عالم تھا مدرسہ صفہ کا جہاں بڑے بڑے جلیل القدر حاکم تیار ہوتے جہاں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسے بڑے بڑے بہادر فوجی جرنیل پیدا ہوئے۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جیسے جری کمانڈر پیدا ہوئے جنہوں نے روم، شام، ایران،

Marfat.com

وعراق، مصر اور بیت المقدس کو فتح کیا اسلام کے ان بہادر جرنیلوں کی جوان مردی کا عالم یہ تھا کہ وہ ہمیشہ سرحدوں کی حفاظت پر مامور رہتے تھے وہ ہمہ وقت بارڈر پر ہوتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو کسی جرنیل کو خیال نہیں آیا کہ مدینہ منورہ خالی ہے بحران پیدا ہو گیا اور میں اقتدار پر قبضہ کر لوں۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب دیا تھا کہ وہ اللہ کے شیر اور رسول اللہ کے شیر ہیں اسی طرح خالد بن ولید بھی سیف اللہ تھے یہ ایسے جری بہادر اور نڈر جرنیل تھے جب ضرب لگاتے کفر کی دنیا تڑپ جاتی تھی۔

اب ان بہادر جرنیلوں کی موجودگی میں جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا کوئی نائب بھی نہیں تھا اور ظاہر ہے جب نائب نہ ہو تو سپہ سالار کا کام ہے کہ وہ بحران دیکھ کر اقتدار پر قابض ہو جائے یا مارشل لاء لگا کہ ضیاء الحق کی طرح اقتدار پر قبضہ کر لے۔

لیکن اسلام کے ان جرنیلوں نے ایسا نہیں کیا انہوں نے بحران دیکھ کر اقتدار پر جھپٹا نہیں مارا وہ سچے لوگ تھے ان کے دلوں میں خوف خدا تھا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتے تھے وہ اسلام کا نام لیتے تھے اقتدار کے لئے نہیں بلکہ اپنی دنیوی و آخری زندگی سنوارنے کے لئے وہ اسلام پر عمل بھی کرتے تھے۔ اسلام ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ وہ اسلام کے لئے جیے اور مرے ان کی اسلام سے وفاداری اور اسلامی ممالک کی سرحدوں کی حفاظت زیادہ عزیز تھی۔ وہ اتنے بزدل نہیں تھے کہ دشمن جنگ کا چیلنج کر رہا ہو اور وہ کرکٹ ڈپلومیسی کا سہارا لے رہے ہوں۔ وہ ایسے نہیں تھے کہ سرحدوں کو چھوڑ کر خود اپنے ہی ملک

Marfat.com

پر قبضہ کرلیں جو بولے اس کو بھی کوڑے لگا دو اور جو پوچھے اسے بھی لگا دو۔

انہوں نے اسلام کا نام لے کر کبھی دھوکہ نہیں کیا تھا وہ اسلام کا نام لیتے لیتے اسلام آباد سے برما کے مندر میں گھنٹہ بجانے کے لئے نہیں چلے جاتے تھے۔

وہ اسلام کا نام لے کر ترکی سے آئی ہوئی عورتوں کا مزے لے لے کر ناچ نہیں دیکھتے تھے۔

لوگو! دیکھو قربِ قیامت ہے ایک شخص نماز پڑھا رہا ہے اور وہ ٹی وی پر بھی دکھایا جا رہا ہے کہ دیکھو صدر نماز پڑھ رہا ہے۔

دوسرے دن دکھایا جاتا ہے کہ کوریا سے ماسکو سے لڑکیاں آئی ہیں وہ ڈانس کر رہی ہیں ان کا ناچ لیاقت باغ راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔ اس طائفہ کو ڈانس کرتے ہوئے ٹی وی پر بھی دکھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی صدر محترم صدر اسلام کے علمبردار اسلام کے قلعے کے پاسبان اپنی بیٹی کے ساتھ بیٹھ کر ان طوائفوں اور رنڈیوں کا ڈانس دیکھ رہے ہیں اب دیکھو یہ رخ یہ کردار کیا ہے۔ ہماری فوج کے سپہ سالار کا یہ کردار سب لوگوں نے اور میں نے بھی اخبار میں پڑھا اور بعض حضرات نے جو ٹی وی دیکھتے ہیں انہوں نے ٹی وی پر دیکھا۔ کہ پاکستان میں اسلام کا نام لے کر مسلط ہونے والا ڈکٹیٹر ایک طرف اسلام' نماز' زکوٰۃ' روزہ اور عشر کی دہائی دے رہا ہے اور دوسری طرف برما کے مندر میں گھنٹہ میں اور لیاقت باغ میں کنجریوں کا ڈانس دیکھتا نظر آتا ہے۔ گویا ہمارا جنرل دونوں جانب مصروف نظر آتا ہے ہم دس سال سے سن رہے ہیں کہ اسلام آ رہا ہے اسلام آ رہا ہے کہاں سے آ رہا ہے باہر سے آ رہا ہے؟

اسلام تو اسی دن برصغیر میں آ گیا تھا جس تاریخ کو محمد بن قاسم نے اس سرزمین پر قدم رکھا تھا۔

Marfat.com

جب ہم اسلامی جرنیلوں کے کردار کو تاریخ کے صفحات الٹ کر دیکھتے ہیں تو رشک آتا ہے کہ وہ کیسے بہادر جرنیل تھے۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ و عم نوالہ ارشار فرماتا ہے:

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج:۷۸)

ترجمہ: اللہ کی رہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ البقراہ آیت نمبر (۲۱۸)

ترجمہ: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کیلئے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قرآن پاک اس دور کے مجاہدین اور مسلم جرنیلوں کی شان بیان فرما رہا ہے اس دور کا مسلم جنرل کبھی یہ نہیں کہتا تھا کہ ہم سے معائدہ کرلو ہم آپ سے نہیں لڑیں گے۔ ارے صاحب! بتاؤ جرنل کس لئے بنے ہو لڑنے کے لئے یا نہ لڑنے کے لئے ہم سب جو ہیں نا لڑنے والے ہیں ہمارے صدر جنرل صاحب کوشش کر رہے ہیں۔

پہلے انڈیا کی وزیر اعظم سے اور اب اس کے بعد انڈیا کے صدر سے نہ لڑنے کا معاہدہ کر رہے ہیں۔ افسوس! کہ پاکستان کا وہ جرنیل جس پر چار کروڑ روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ معاہدہ کرلو جبکہ ہندو بنیا کہتا ہے کہ ہم معاہدہ نہیں کرتے۔ پچھلے سال جون ۸۵ میں جو بجٹ آیا سرکاری رپورٹ میں یہ لکھا ہے کہ صدر جنرل کا خرچہ تنخواہ، وردی اور شیروانی سالانہ بل تین کروڑ ۹۶ لاکھ ۷۷ ہزار

Marfat.com

رہے ہے۔

یعنی صدر صاحب روزانہ ہمارے ملک کا تقریباً ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ خرچ کرتا ہے جب لڑنے کا وقت آتا ہے تو کہتے ہیں کہ مجھے بیٹھا رہنے دو شور نہ مچاؤ

''میرا بلبل سو رہا ہے''

ریگن نے لیبیا پر حملہ کیا جس کے ردعمل میں مختلف ملکوں میں احتجاج ہوا ۲۳ اپریل کو جب میں کراچی سے روانہ ہو رہا تھا ایک دوست نے ہالینڈ سے فون سے بتایا کہ وہاں عیسائیوں نے بہت بڑا جلوس نکالا امیریکہ کے خلاف نعرے لگائے اور احتجاج کیا کہ امریکہ نے بغیر کسی وجہ اور سبب کے لیبیا پر حملہ کیوں کیا ہے؟ ہمارا جنرل امریکہ کے خلاف کسی کو بولنے نہیں دیتا اور کہتا ہے کہ شور نہ مچاؤ پچھلے دنوں وہ بیچارے بچے انجمن طلبہ مدارس عربیہ والے احتجاج کے لئے باہر نکلے کہا پکڑ لو بند کر دو اگر کسی نے جلوس نکالا تو روک دو کیونکہ امریکہ ناراض ہو جائے گا۔

کیا پاکستان کو ایسے بزدل جرنیلوں کی ضرورت ہے جو منہ چھپائے ہوئے گھروں میں بیٹھے رہیں جو بیرکوں کو چھوڑ کر سرحد پر جانے کی بجائے ملک پر قبضہ کرنا شروع کر دیں بتاؤ! کیا مالک مکان کو ایسے چوکیدار کی ضرورت ہو گی جو پہرہ چھوڑ کر مکان پر قبضہ کر لے؟ اب قصہ سارا یہی ہے کہ مکان پر چوکیدار نے قبضہ کر لیا ہے۔ پاکستان پر بھی چوکیدار نے قبضہ کر لیا ہے۔ اب اس جنرل سے جان چھوٹے تو کس طرح چھوٹے ظاہر ہے ہم لوگ تو جلسے میں تقریر ہی کر سکتے ہیں ہاتھ ہی اٹھا سکتے ہیں احتجاج ہی کر سکتے ہیں اور ہمارے پاس ہے بھی کیا بس دعا ہی کر سکتے ہیں کہ

اے اللہ یہ وقت آخر شب ہے اور یہ وقت آخر وقت سحر ہے قبولیت دعا کا وقت ہے۔

Marfat.com

اے اللہ ہمیں کسی صلاح الدین ایوبی کی ضرورت ہے اے اللہ بہادر محمود غزنوی جیسے کسی جنرل کو بھیج دے" (آمین)

اسلام کے جرنیل کتنے عظیم تھے وہ کیسے تھے کہ جب افغانستان کی سرحد عبور کر کے سرحد سے عیسی خیل موسی خیل اور میانوالی سے اٹھتے تھے تو پھر مجاہدوں کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سن کر دشمن لرز جاتا تھا اور ان کے رعب سے ہندو عورتوں کے حمل گر جاتے تھے کیا عظمت تھی کیا دبدبہ تھا اس کی وجہ کیا تھی؟

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشار فرماتا ہے:

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ○ (ال عمران ۳۱۹)

ترجمہ: تم سربلند رہو گے اگر تم مومن رہے۔

وہ ایمان والے جرنیل تھے اس لئے فتوحات ان کے قدم چومتی تھی لیکن جب سے ایمان والے لٹیرے چور اور ڈاکو جرنیل بن کر آئے ہیں تو پھر کبھی بنگلہ دیش چلا جاتا ہے اور کبھی سیاچن گلیشیر چلا جاتا ہے

اے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اے دو جہاں کے تاجدار ہماری صرف یہی دعا ہے کہ

اے خاصائے خاصان رسل اب وقت دعا ہے
امت پر تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

ہم تو بس دعا ہی کر سکتے ہیں اے اللہ! ہماری دعاؤں کو قبول فرمالے اے اللہ! پاکستان کو نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گہوارہ بنا دے۔ یا اللہ! ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ علیہم جیسے حاکم عطا فرما جو پاکستان کے مقدر کو سنواریں اور اسے حقیقی اسلامی ریاست میں بدل دیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

Marfat.com

مساجد اور دینی مدارس کی اہمیت

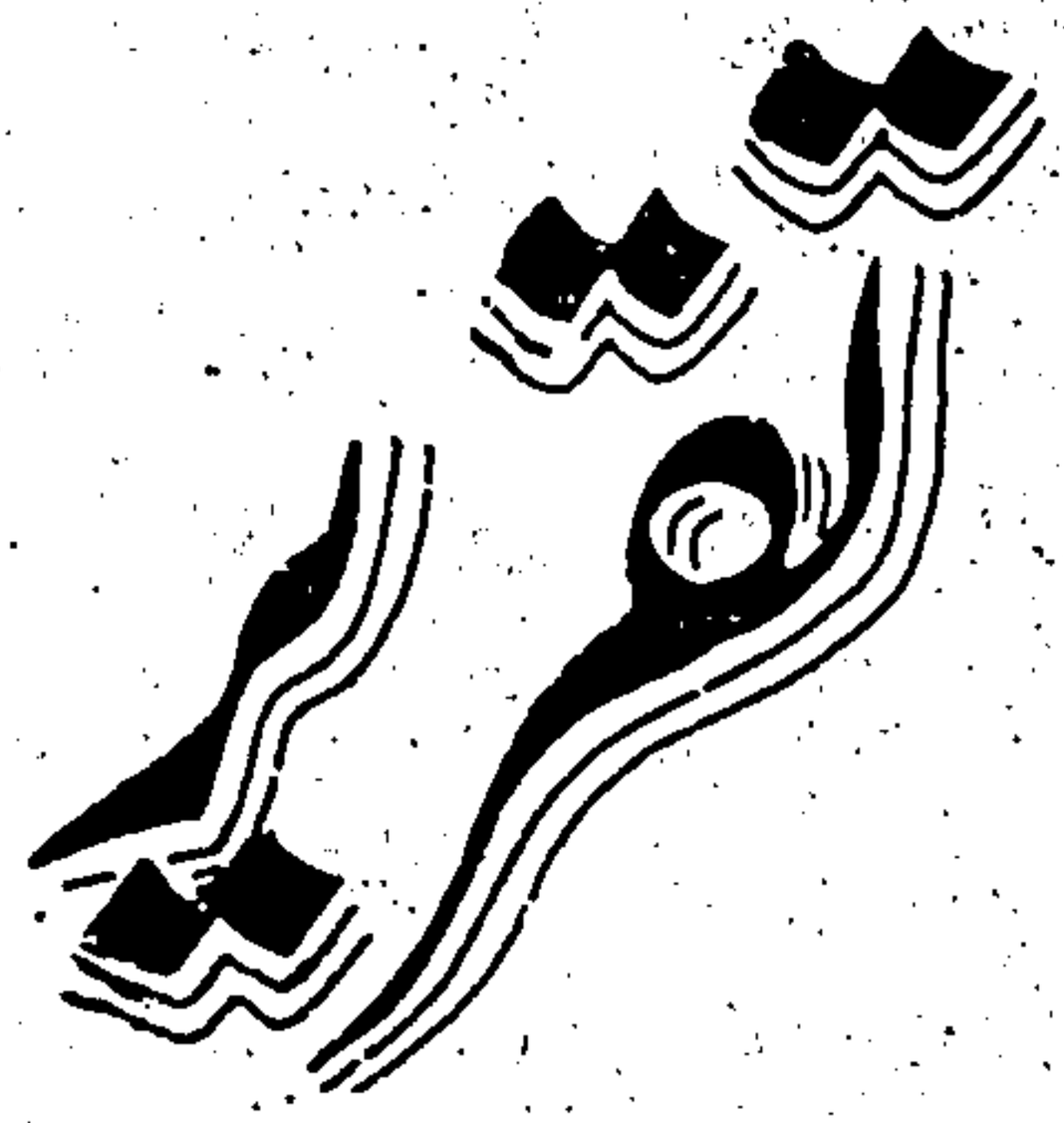

بمقام جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد
ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

خامۂ قدرت کا حُسنِ دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

اشک شب بھر انتظارِ عفوِ اُمت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
نَدیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نُور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اُٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمر ساں تو سہی
مہر اور ان تلوؤں کی آئینہ داری واہ واہ

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے
ناتواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

مجرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالعِ برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ

عرض بیگی ہے شفاعتِ عفو کی سرکار میں
چھنٹ رہی ہے مجرموں کی فرد ساری واہ واہ

کیا مدینے سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ

خود ہے پردے میں اور آئینہ عکسِ خاص کا
بھیج کر انجانوں سے کی رازداری واہ واہ

اس طرف روضہ کا نُور اس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضاؔ
اُن سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔اَلَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

جَاءَتْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرِ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْحَبِيْبُ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

میرے محترم، مقتدر علماء کرام، میرے محترم بھائیو! محترم بزرگو! عزیز نوجوانو، پیارے پیارے بچو۔

السلام علیکم رحمتہ اللہ و برکاتہ، مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج جمعہ کے اس بابرکت دن میں جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد میں اس بابرکت اجتماع میں جہاں ابھی آپ کے سامنے کچھ دیر کے بعد حفظ کرنے والے جو عزیز اور پیارے طلباء جن کے سینے قرآن مجید فرقان حمید کی تعلیم کی روشنی سے منور ہوئے۔ ان عزیز طلباء کی دستار بندی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ ہم اور آپ اس بابرکت اجتماع میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری اور آپ کی سب کی اس حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین

اور جو کچھ کہ بیان کیا جائے اس پر مجھ کو اور آپ سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان میں اور دنیا میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں دنیا کے ہر

حصے میں الحمدللہ مسجدیں موجود ہیں اور الحمدللہ مدرسے بھی موجود ہیں۔

اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بہت پرانی بات ہے۔ اتنی پرانی ہے کہ آپ پیچھے چلتے جائیں تو تاریخ میں ہر صدی میں' ہر سنہ میں' دنیا کے ہر حصے میں' ساڑھے چودہ سو سال سے۔ اللہ کے محبوب حضور پرنور سیدالعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسی قرآن مجید وفرقان حمید کی رس بھری آواز دنیا کے ہر حصے میں گونج رہی ہے۔ کوئی سنہ' کوئی لمحہ' کوئی دن' کوئی ہفتہ' کوئی ساعت' کوئی دنیا کا حصہ اس کی رس بھری آواز سے خالی نہیں ہے۔

ہر جگہ قرآن مجید فرقان حمید پڑھا جا رہا ہے۔ زمین پر پڑھا جا رہا ہے' پہاڑوں پر پڑھا جا رہا ہے' دریاؤں اور صحراؤں میں پڑھا جا رہا ہے' فضاؤں میں پڑھا جا رہا ہے' زمین پر پڑھا جا رہا ہے' آسمانوں میں سنا جا رہا ہے' روئے زمین پر اس قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت ہو رہی ہے اور ہر جگہ ہو رہی ہے۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے پیارے محبوب حضور پرنور سیدالعالمین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس قرآن مجید فرقان حمید کو نازل فرمایا۔ یہ قرآن مجید فرقان حمید تئیس (23) برس کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا نجماً نجماً اللہ کے محبوب پر لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر بیت العزت اور پھر قلب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اترتا رہا۔ یہ قرآن مجید آج فاروق آباد منڈی شیخوپورہ میں بھی پڑھا جا رہا ہے۔ یہ قرآن مجید پورے پاکستان میں پڑھا جا رہا ہے۔ یہ قرآن پاک دنیا کے ہر حصے میں پڑھا جا رہا ہے اور اسی طرح پڑھا جا رہا ہے جس طرح پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پڑھا تھا۔ ایسے ہی پڑھا جا رہا ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ زیر کا فرق

Marfat.com

نہیں، زبر کا فرق نہیں جیسے اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سکھایا پڑھایا اسی طرح آج بھی پڑھا جا رہا ہے اور سنا جا رہا ہے۔ اسی طرح سنا جا رہا ہے۔ اسے اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سنتے تھے۔ اسی طرح آج بھی صحابہ کرام کے چاہنے والے ان کی پیروی کرنے والے حضور پرنور سید العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام آج بھی اسی طرح سے اس کو سنتے چلے آ رہے ہیں۔ وہی تراویح کا نظام، رمضان شریف کا نظام، قرآن شریف اس کے سنانے کا انتظام، اس کے سننے کا اہتمام یہ پورا نظام ہے جو ساڑھے چودہ سو سال سے چلا آ رہا ہے۔ اس کی تعلیم کا اس کی تدریس کا اس کے پڑھنے کا، اس کے پڑھانے کا، یہ روئے زمین پر مدرسے پھیلے ہوئے ہیں۔ روئے زمین پر مسجدیں پھیلی ہوئی ہیں، دنیا کے ہر حصے میں ہر گوشے میں مسجدیں ہیں۔

اور جہاں بھی مسجد قائم ہوتی ہے اس مسجد کا تعلق، مکہ معظّمہ سے ہے۔ روئے زمین کی ہر مسجد کا تعلق مکے شریف سے ہے۔ اب غور فرمایئے روئے زمین کی ہر مسجد کا تعلق مکے شریف سے کیسے ہے۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا آپ کو بھی اندازہ ہے کوئی ایسی بات نہیں روئے زمین کی ہر مسجد اسکا اک رخ ہے اور وہ رخ ہے کعبۃ اللہ کی طرف۔ تو روئے زمین کی ہر مسجد کا تعلق مکہ معظّمہ سے ہو گیا۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ ہر مسجد کا رخ ہے سوئے کعبہ۔ ہر مسجد کا رخ جو ہے وہ کعبہ کی طرف ہے۔ کعبۃ اللہ شریف جو ہے۔

روئے زمین کی ہر مسجد رخ اس کا سیدھ میں نہیں بنے گا کہ چونکہ سیدھ نہیں ہوتی اس لیے اس کو سیدھا کر دو۔ ایسا نہیں ہے۔ روئے زمین کی تمام

مسجدوں کا رخ اس طرح معین کرنا ہوگا کہ کعبہ کدھر ہے' جدھر کعبہ ہے ادھر مسجد کا رخ ہوگا۔ رخ مسجد سوئے کعبہ اور کعبے کا رخ ہے سوئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

روئے زمین کی ساری مسجدوں کا رخ ادھر ہے اور رخ کعبہ سوئے محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے یہ نظام ساڑھے چودہ سو سال پہلے اس نے محبوب سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے قائم فرمایا۔ آج بھی وہی نظام موجود ہے۔ مسجد لندن کی بنے گی۔ اس کا رخ لندن کے حساب سے تھوڑا ہی معین ہوگا۔ لندن میں پانچ سو سے زیادہ مسجدیں ہیں۔ اس وقت میں بنی ہیں تو رخ وہاں کے حساب سے تھوڑا ہی ہوگا۔

جو رخ کعبۃ اللہ شریف کی طرف ہوگا وہی رخ ہوگا۔ امریکہ میں مسجدیں بن رہی ہیں' رخ وہی کا ہوگا۔ روئے زمین پر مسجدیں بھی بن رہی ہیں' مدرسے بھی بن رہے ہیں اور قرآن بھی پڑھا جا رہا ہے تو جتنے بھی مدرسے روئے زمین پر قائم ہو رہے ہیں ان کا رخ بھی کسی مدرسے کی طرف ہوگا۔ ان کا رخ بھی ہوگا دیکھنا یہ ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العالمین کیا ارشاد فرماتا ہے اور حضور پرنور سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدرسوں کا رخ کس طرف مقرر کیا۔ مسجدوں کا رخ تو ہمیں معلوم ہو گیا کعبۃ اللہ کا رخ بھی معلوم ہو گیا۔ مدرسے کا رخ کیا ہے۔ یہ مدرسہ کیا

ہے۔

اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ شریف میں پہلی مرتبہ تشریف لا رہے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت ہوئی تو سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گاؤں تھا جسے کہتے تھے قبا' قبا میں قیام کیا اور مختصر بات یہ ہے کہ قبا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بہت اصرار تھا لیکن مدینہ منورہ قریب تھا وہاں سے لیکن اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کہنے سے قبا گاؤں میں قیام فرمایا اور وہی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔ یہ روئے زمین پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد پہلی مسجد ہے مسجد قبا جس کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں آتا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ

پہلی مسجد قبا:

روئے زمین پر حضور پرنور سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اس کی بنیاد رکھی گئی۔

مسجد قبا اس کی بنیاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکھ دی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس مسجد کی تعمیر میں خود حصہ لیا۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اس کی تعمیر میں حصہ لیتے رہے۔ تقریباً وہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے پانچ دن قیام فرمایا اور اس کے بعد اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سفر مدینہ منورہ کی طرف شروع ہوا۔ مدینہ منورہ تقریباً اڑھائی تین میل کے فاصلے پر ہے قبا سے۔ جمعہ کا دن تھا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو جمعے کا وقت رستے میں ہو گیا۔ حالانکہ اتنا لمبا کوئی فاصلہ تو نہیں تھا۔ آڈھائی میل کا فاصلہ۔ مدینے شریف نہیں پہنچ سکے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو رستے میں ہی جمعہ پڑھ لیا۔ مسجد جمعہ آج بھی رستے میں موجود ہے حاجی جاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ برکت کے لیے دو نفل پڑھتے ہیں۔ مسجد جمعہ چھوٹی سی جگہ بنا دی گئی۔ اس کے بعد اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں داخلہ ہوا۔ جب مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے۔ اونٹنی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار تھے۔ اونٹنی پر جب آپ سوار ہو کر جا رہے تھے اور اونٹنی چل رہی تھی تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اونٹنی پر جھپٹ پڑے۔ اونٹنی کی رسی کو پکڑ کر کھینچنے لگے تو اونٹنی گھبرا گئی بچاری۔ ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ میں اونٹنی کو اپنے گھر لے چلوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مہمان ہوں گے۔ ایک عجیب و غریب منظر تھا مدینہ منورہ کا۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا رہے تھے اور چھوٹی چھوٹی بچیاں دف بجا کر

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ

چودھویں کا چاند نکل آیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد جب مدینہ میں ہو رہی تھی تو بچیاں پڑھ رہی تھی۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا چاند نکل آیا

Marfat.com

مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوِدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَاعَ لِلّٰہِ دَاع

اور ہر طرف سے ینادون یا محمد یارسول اللہ کی آواز آ رہی تھی۔ سب کی زبان پر یا محمدؐ یارسول اللہ کے نعرے تھے۔

بہر حال اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہیں۔ صحابہ کا جھرمٹ ہے۔ اس جھرمٹ میں اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کو جب پکڑ کے صحابہ کرام کھینچ رہے تھے۔ حضور میرے یہاں' حضور میرے یہاں۔

اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذَرُوْھَا اب اس کو پریشان نہ کرو۔ اس کو چھوڑ دو۔ فَاِنَّھَا مَامُوْرَۃٌ اس اونٹنی کو پتہ ہے کہ اس نے کہاں جانا ہے۔ امام سمہودی محدث وفاء الوفا میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اپنی کتاب میں یہ نقل کرتے ہوئے کہ

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّھَا مَامُوْرَۃٌ

یہ مَامُوْرَہ ہے۔ اس کو معلوم ہے کہ اس کو کہاں جانا ہے کہاں بیٹھنا ہے' کہاں ٹھہرنا ہے' اس کو مت روکو چلنے دو۔ مدینہ منورہ گلیاں چھوٹی چھوٹی۔ پرانا شہر آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے کے مدینہ منورہ کا تصور کیجئے۔ پرانا چھوٹا سا شہر ہے۔ چھوٹی چھوٹی تنگ گلیاں' اونٹنی انہیں میں اپنا رستہ تلاش کرتی ہوئی چلنے لگی۔ اس کو پتہ تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو معلوم ہے کہ اس کو کہاں جانا ہے۔ اب ذرا غور فرمایئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اونٹنی کو پتہ ہے کہ رستہ کہاں ہے۔ اونٹنی کو پتہ ہے کہ کہاں ٹھہرنا ہے'

Marfat.com

اونٹنی کو پتہ ہے کہ کس کی قسمت میں مہمان نوازی لکھی ہے۔ اونٹنی کو پتہ ہے کہ کہاں جا کے بیٹھنا ہے۔ اونٹ جب اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے تو ہوں ہوں کر کے پھر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنی منزل پر جا کے بیٹھ جاتا ہے۔

اونٹنی کو پتہ ہے کہ کہاں بیٹھنا ہے۔ اونٹنی کو پتہ ہے کہ مدینہ منورہ کی کن کن گلیوں سے گزر کر جانا ہے اور اس مکان کو تلاش کرنا ہے کہ جہاں قیام کرنا ہے۔

اونٹنی جا رہی ہے' اونٹنی کو یہ کیسے پتہ ہے۔ ہم تو اونٹیوں کو روز دیکھتے ہیں۔ اونٹنی کو پتہ نہیں ہوتا کہ رستہ کدھر ہے اور اونٹنی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف سے آ رہی تھی وہ تو حضور کی اپنی خاص اونٹنی تھی۔ وہ تو مکے شریف سے آ رہی تھی اور حضور اس پر سوار تھے۔ اونٹنی کو تو پتہ ہے اور اونٹنی اتنی باخبر ہے تو کس وجہ سے باخبر ہے۔ کوئی وجہ بھی تو ہوگی اونٹنی کو نسبت ہے جن کی اونٹنی اتنی باخبر ہے تو جو اس کے سوار ہیں وہ کتنے باخبر ہوں گے۔

ان کو کیا کیا خبر نہیں ہوگی۔ اگر اونٹنی کو زمین کی خبر ہے تو اونٹنی کے جو سوار ہیں ان کو تو سب کی خبر ہے۔ زمینوں کی خبر ہے۔ آسمانوں کی خبر ہے۔ وہ سب کے باخبر ہیں۔ اونٹنی جو تھی وہ جا کر بیٹھ گئی۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے ۔تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہنچتے ہی سب سے پہلے کیا انتظام کیا۔ سب سے پہلے پہنچتے ہی فرمایا مسجد کا انتظام کرو۔

معلوم یہ ہوا کہ مسلمان روئے زمین پر کہیں بھی ہو۔ کسی جگہ بھی ہو۔ جب اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائے بیٹھ جائے تو اس کے بعد اس کو پہلے مسجد کی فکر کرنی چاہیے۔ نماز کی' مسجد کی' جماعت کے قیام کی نماز کے اہتمام کی اس کی فکر کرنی

Marfat.com

چاہیے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے سامنے آج جہاں مسجد نبوی ہے۔ اسی جگہ — کو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خریدا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیسہ دیا۔ پیسہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ سبحان اللہ۔

کتنا بابرکت پیسہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کہ اس وقت جو زمین خریدی تھی۔ اسی پر مسجد نبوی بنی۔ آج بھی اسی پر مسجد نبوی موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گی۔ بڑھتی رہے گی' بڑھتی رہے گی۔ اصل جگہ وہ موجود ہے جس میں ریاض الجنہ ہے جس میں جنت کی کیاری ہے جس میں منبر رسول ہے جس میں روضہ رسول ہے۔ وہ ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خریدی ہوئی مسجد کی جگہ ہے۔ مسجد بن رہی تھی۔ صحابہ کرام مٹی ڈھو رہے تھے۔ اللہ کے محبوب بھی ان کے ساتھ ساتھ شامل تھے۔ مسجد کا بنانا اس کا قیام یہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور اسی مسجد کے ساتھ ساتھ۔

پہلا مدرسہ:

روئے زمین پر قرآن پاک کی تعلیم کا حدیث کی تعلیم کا تفسیر کی تعلیم کا' علوم نبوت کی تعلیم کا' قرآنی علوم کی تعلیم کا سب سے پہلا مدرسہ مسجد نبوی میں قائم ہوا۔ وہاں ایک چبوترا بنایا گیا۔ مسجد کے اندر ہی ایک چھوٹا سا چبوترا بنا دیا گیا۔ وہ چبوترا آج بھی موجود ہے۔ اس چبوترے پر مدرسہ قائم ہوا اس مدرسے کا نام تھا صفہ۔

مدرسہ صفہ:

روئے زمین پر قرآن مجید فرقان حمید کی تعلیم کا سب سے پہلا مدرسہ'

مدرسہ صفہ کے نام سے مدینہ منورہ میں قائم ہوا۔ اب آج جتنے بھی مدرسے روئے زمین پر قائم ہوتے چلے جائیں گے۔ سب کا رشتہ اور سب کا رخ جو ہے وہ صفے سے ملتا چلا جائے گا۔ یہ ان سب کا رشتہ مل گیا صفے سے۔ ان مدرسوں کا رشتہ مل گیا صفے سے۔ چونکہ پہلا مدرسہ وہ تھا۔ ان کا رخ مل گیا صفے سے اور صفے کا رشتہ ہے دربار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ یہ دینی مدارس' یہ قرآن مجید کی درسگاہیں۔

یہ قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت کے مراکز۔ یہ وہ مرکز ہیں کہ جن سب کا رشتہ بالآخر۔ ساڑھے چودہ سو سال پہلے جا کر دربار محمد رسول اللہ سے مل جاتا ہے کیا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان مدرسوں کو قائم کرتے ہیں۔ ان مدرسوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ ان مدرسوں کے لیے اپنے کمایئے ہوئے حلال کی کمائی سے مدرسوں کے اوپر خرچ کرتے ہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ بچے اور کتنے خوش نصیب ہیں وہ والدین کہ جن کے بچے قرآن مجید فرقان حمید کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ حافظ ہو کر یہاں سے جاتے ہیں۔ علم کی روشنی یہاں سے پھیلتی ہے اور دربار محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے رشتے مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتے ہیں۔ یہ تو تھا اس کا پس منظر۔ چھوٹا سا اِک خاکہ جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا کہ اس کا پس منظر کیا تھا۔ اب غور فرمایئے یہ مدرسہ جو قائم کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بس اس میں یہی ہوتا تھا کہ بچے قرآن شریف پڑھ لیں اور مسجد کی امامت کر لیں۔ غور فرمایئے۔ ذرا توجہ کیجئے اگر یہی مقصد تھا۔ مدرسہ قائم کرنے کا صرف کہ آؤ حافظ جی قرآن شریف پڑھ لو۔ قاری صاحب قرآن شریف کی قرات

سیکھ لو اور اس کے بعد مسجد کی امامت کرلو۔ بس اس کے بعد چھٹی اور کوئی کام نہیں۔

اب ذرا غور کرو۔ اگر صرف یہی کام تھا اور صرف فقط اسی کام پر تمام صحابہ لگے رہتے۔ اس میں ستر سو دو سو تین سو تک صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ بزرگ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جو آج مسلمان ہوئے ان کی عمر چالیس برس تھی۔ مدرسے میں داخل ہو گئے۔ چالیس برس کی عمر ہے لیکن قرآن پڑھ رہے ہیں۔ اس لیے قرآن تو اتر رہا ہے نازل ہو رہا ہے تو اسلام میں لوگ داخل ہو رہے تھے جو داخل ہوتے جاتے تھے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے لیے علم دین حاصل کرنے کے لیے اس میں داخل ہوتے جاتے تھے۔ پھر یہ کرتے کیا تھے بس بیٹھے رہتے تھے۔ ایسا نہیں تو قرآن شریف پڑھنے کے بعد کرتے کیا تھے بس وہی بیٹھے رہتے تھے کسی مندی ونڈی میں بیٹھ جاتے تھے۔ ایسا تو نہیں یہ جتنے بھی قرآن مجید پڑھ پڑھ کر نکلے۔ حدیث پڑھ پڑھ کے نکلے۔ اس مدرسہ کی میں ٹریننگ لے کر نکلے۔ انہوں نے کیا کیا۔ اس مدرسے کا کوئی کردار تھا یا کہ نہیں تھا۔ یا صرف یہ تھا کہ بس بچے پڑھتے تھے اس کے بعد بیٹھ جاتے تھے۔ اللہ اللہ خیر سلا نہیں۔

اسی مدرسہ سے ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی علی المرتضیٰ، خالد ابن ولید، ابوعبیدہ ابن جراح الامین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلال حبشی، یہ جلیل القدر صحابہ پڑھ کر روئے زمین پر مجاہد بن کر پھیلتے رہے۔

اگر وہ پڑھ پڑھ کے وہی مدینہ منورہ میں بیٹھے رہتے۔ بولو! اسلام پھیلتا، نہیں پھیلتا۔

Marfat.com

اگر وہ پڑھ پڑھ کے وہی بیٹھ جاتے اور مسجد میں ہی رہتے اور کہتے باہر دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا۔ ہمیں کوئی باعث اس سے نہیں ہے۔

آج بہت سے آدمیوں سے آپ پوچھیں کہ وہ حضور باہر یہ ہو رہا ہے چھوڑو یہ دنیا کی باتیں ہیں۔

آپ ان سے کہو۔ حجرت (حضرت) جی بوسینا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ ہاں ٹھیک ہے۔

بوسینیا کہاں ہے ہم کو پتہ ہی نہیں ہے۔ ہم تو اخبار بھی نہیں پڑھتے۔ حضرت اخبار کیوں نہیں پڑھتے۔ دنیا کی باتیں ہیں سیاست کی باتیں ہیں۔ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سبحان اللہ! قربان جایئے۔

بس صرف کھانے پینے کے لیے رہ گئے ہیں سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ مسلمانوں پر کیا قیامت گزر رہی ہے۔ چیچنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمارا تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ہم کو پتہ ہی نہیں ہے چیچنیا کہاں ہے۔

کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ سیاسی مسئلہ ہے ہمیں تو کوئی پتہ ہی نہیں کشمیر کہاں ہے اور

بوسینیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم کو پتہ ہی نہیں ہے بوسینیا میں کیا ہو رہا ہے۔ یہ سب سیاسی باتیں ہیں شاہ جی۔

سب سیاسی باتیں ہیں چھوڑو۔ میں پوچھتا ہوں اگر یہ سیاسی باتیں ہیں۔ مسلمانوں پر دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اگر یہ سیاسی باتیں ہیں تو کوئی آدمی اگر اپنی بھائی کی خیریت معلوم کرنا چاہے کیا یہ بھی سیاسی بات ہے۔ یہ تو سیاسی بات

نہیں ہوں گی۔

اگر میں یہ معلوم کرنا چاہوں کہ میرا بھائی امریکہ میں رہتا ہے وہ کس حال میں ہے۔ ارے بھائی اس پر کیا گزری ہے' کیا کر رہا ہے' اگر کوئی آدمی اسے یہ کہے چھوڑو جی۔ ہوگا یہ سب باہر کی باتیں ہیں۔ سیاسی باتیں ہیں مجھ کو اس سے کیا کام کیا ہو رہا ہے کون کیا گزر رہا ہے۔ کون کس پہ قیامت گزر رہی۔ کون کس حال میں مجھے اس کا کیا پتہ۔ مجھے معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر یہی بات ہے تو ہم کو معلوم کرنا چاہیے کہ ہمارا بوسنیا کے مسلمان سے رشتہ کیا ہے۔ یہ کون ہوتے ہیں۔

افریقہ میں مسلمانوں پر اگر قیامت گزر رہی ہے تو یہ ہمارے کون لگتے ہیں۔

کشمیر میں اگر مسلمانوں پر قیامت گزر رہی ہے تو یہ ہمارے کیا لگتے ہیں۔

اگر کچھ نہیں لگتے تو انہیں چھوڑو۔ اگر کچھ لگتے ہیں تو پھر اس پر عمل کرنا پڑے گا۔ کیا لگتے ہیں۔ یہ کشمیر کے مسلمان ہمارے کیا لگتے ہیں۔ یہ فلسطین کے مسلمان ہمارے کیا لگتے ہیں۔ بوسنیا کے مسلمان ہمارے کیا لگتے ہیں۔ چیچنیا کے مسلمان کیا لگتے ہیں۔ افریقہ کے مسلمان ہمارے کیا لگتے ہیں۔ یہ کالے مسلمان ہمارے کیا لگتے ہیں۔ گورے مسلمان کیا لگتے ہیں۔ ٹھرے مسلمان کیا لگتے ہیں۔ لنگڑے مسلمان ہمارے کیا لگتے ہیں۔ فقیر مسلمان کیا لگتے ہیں۔ امیر مسلمان کیا لگتے ہیں۔ غریب مسلمان کیا لگتے ہیں۔ کیا لگتے ہیں کیا نہیں لگتے۔

قرآن شریف سے پوچھو!

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

Marfat.com

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ۔

بھائی ایمان والے روئے زمین پر جتنے یہ غلام مصطفیٰ ہیں یہ سب تمہارے بھائی ہیں۔اب بولو!

بھائی کی خیریت معلوم کرنی چاہیے یا نہیں کرنی چاہیے۔ اب بھائی کی خیریت معلوم کرنی چاہیے۔ بوسینیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

چیچنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

مسجد میں جب تقریر شروع کرو تو بے وقوف لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو جی سیاسی باتیں شروع کر دی۔ ارے بھائی یہ تو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اپنے بھائی کی خیر خیریت تو پوچھو! یہ تو قرآن شریف میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ یہ سیاست تو نہیں اے اور اگر سیاست ہے بھی تو کس جگہ قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ سیاسی کام مت کرو۔

سیاست کس کو کہتے ہیں؟:

سیاست کہتے ہیں انتظام حکومت کو۔ ملک کے انتظام کے چلانے کو۔ تو اگر مسلمانوں کو سیاست سے منع کیا گیا ہے تو انتظام کون کرے گا۔ ہندو کریں، یہودی کریں، عیسائی کریں۔

مسلمانوں کا تو سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمانوں کو تو حکومت کرنی ہی نہیں چاہیے۔ جب مسلمانوں کو حکومت کرنی ہی نہیں چاہیے۔ سیاست کے دھندے کو چھوڑ دینا چاہیے تو پھر اب حکومت کون کرے۔ یہودی کریں، عیسائی کریں، ہندو کریں یا غنڈے اور بدمعاش کریں۔ زانی و بدکردار کریں۔

Marfat.com

جب زانی اور بدکرداروں کے ہاتھ میں حکومت آ جائے تو آپ کہو شاہ جی.....اب کیا کریں۔ جب شاہ جی کہتے ہیں کہ دیکھو! زانی اور بدکاروں سے اسمبلیوں کو پاک کرو۔ تم کہتے ہو شاہ جی تہانوں کی اے جی جناب تسیں سیاسی بات کرتے ہو چھوڑ دو جی۔

اگر کوئی شراب پیتا ہے چھوڑو جی' بدکاری کرتا ہے چھوڑو جی۔ جو کرتا ہے کرنے دو جی۔ آپ اپنا کام کرو جی۔ حجرے میں بیٹھو جی۔ مسجد میں نماز پڑھاؤ! جی۔ مدرسہ میں پڑھاؤ! جی چھٹی کرو۔ چھوڑو جی' جو کچھ کوئی کرتا ہے کرنے دو۔ اب جب چھوڑو جی۔ چھوڑو جی کرتے کرتے وہ زانی غنڈے' بدمعاش' رسہ گیر حکومت بہ قابض ہو گئے۔ چور اور ڈاکو رسہ گیر آ گئے۔ کہتے ہو شاہ جی اب کیا کریں۔ پہلے تو تم شاہ جی سے کہتے تھے کہ سیاست میں حصہ مت لو۔ نماز پڑھاؤ دعا کرو۔

اب جب گڑبڑ ہو رہی ہے۔ رسہ گیر آ گئے چور آ گئے اوپر بیٹھ گئے۔

اسلام آباد: پر قبضہ کر لیا قبضہ گروپ نے اسلام آباد پر چوروں اور ڈاکوؤں اور لٹیروں نے قبضہ کر لیا بے ایمانوں نے قبضہ کر لیا۔ حکومت کے تمام وسائل پر چوروں اور ڈاکوؤں نے قبضہ کر لیا۔ کہتے ہو شاہ جی اب کیا کریں۔

بات اصل میں یہ ہے کہ یہ قوم کو لوگ دھوکہ دے رہے ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ غلط بات کہہ رہے ہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ

دین کا سیاست سے کوئی تعلق:

نہیں وہ غلط بات کہہ رہے ہیں۔ اگر دین کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں

Marfat.com

ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے

حضرت سلیمان علیہ السلام: کو بادشاہ کیوں بنایا یہ تو قرآن شریف سے پوچھنا چاہیے۔ لڑائی لڑوں (بھئی اللہ تعالیٰ سے معاذ اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت کیوں دی۔

اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیاست اور حکومت کو دین سے جدا کر دیا تو

حضرت داؤد علیہ السلام کو بادشاہت کیوں دی اور بھی بہت سے قصے قرآن مجید فرقان حمید میں بیان کیے گئے۔ میں اس کی تفصیل میں زیادہ نہیں جاتا۔

اگر سیاست' حکومت کرنا اسلام میں نہیں تھا تو بولو!

مدینہ منورہ: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی حکومت قائم کی یا نہیں کی۔ کی۔

تو پھر کس منہ سے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

اس کا مطلب یہ کہ ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں۔ تعلق کیوں ہوا۔

اگر سیاست اور حکومت اور سیاست سے ہمارا کوئی تعلق نہیں تو بولو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عنان حکومت کی یا نہیں کی۔ کی۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکومت قائم کر کے نہ جاتے۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حکومت نہ کرتے۔ حضرت عمر بن خطاب حکومت نہ کرتے۔ حضرت عثمان غنی حکومت نہ کرتے۔ حضرت علی المرتضیٰ حکومت نہ کرتے۔ تو بولو!

Marfat.com

اسلام پھیلتا۔ نہ۔ نیکی پھیلتی۔ نہ بدی کی قوتیں ملیا میٹ ہوتی۔ نہیں ہوتی۔ کفر ملیا میٹ ہوتا۔ نہیں ہوتا۔

اگر ابوبکر صدیق کی حکومت۔ عمر فاروق کی حکومت۔ عثمان غنی کی حکومت۔ علی المرتضٰی کی حکومت قائم نہ ہوتی۔ تو تیس برس کے عرصے میں چھتیس ہزار مسجدیں کیسے بنتی۔

چھتیس ہزار مسجدیں بن گئیں۔ ذرا سوچئے آپ۔ اگر اسلام کے پاس حکومت کی قوت اور طاقت نہ ہو۔ تو پھر ترکیب بتاؤ کہ اسلام کیسے پھیلتا۔

حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں جتنا اسلام پھیلا اس کا حساب کرلو اور مدنی زندگی میں جو اسلام پھیلا اس کا حساب کرلو۔ سب سے زیادہ اسلام مدنی زندگی میں پھیلا اور مدنی زندگی مین کیوں پھیلا۔ اس لیے کہ حکومت قائم ہوگئی۔ بدی کی قوتوں کو مٹا دیا۔ خیر کی قوتوں کو خیر پر لگا دیا۔ اسلام پھیل گیا۔

جب خیر کی قوت، نیکی طاقت خود بخود آپ چھوڑ دیں، نہ جی یہ تو اپنے بس میں، نہ جی نہ یہ تو سیاست ہے، تو پھر کون کرے گا۔ آہو جی جانے دو۔

چودھری صاحب چلے جائیں۔ اب چودھری صاحب تو سب سے بڑے رسہ گیر ہیں وہ کیا کریں گے جا کے۔ نہ جی نہ خاں صاحب کو جانے دو۔ خاں صاحب تو سب سے بڑے غنڈے ہیں۔ ہیرون کا کاروبار کرتے ہیں۔ نہ جی نہ اسی وڈیرے کو جانے دو۔ وڈیرا تو سب سے بڑا غنڈہ بدمعاش ہے۔ زانی و بدکار ہے۔ وہ کیا کرے گا۔ لوگوں کی لڑکیوں کو اٹھائے گا۔ زناہ پھیلائے گا۔ بدکاری پھیلائے گا۔ شراب پیئے گا، شراب پلوائے گا، خود ناچے اور نچوائے گا۔

Marfat.com

اب آپ تم کہتے ہو شاہ جی۔

ٹیلیویژن: دیکھا۔ ہاں بولو کیا کہنا چاہتے او۔ بھئی آپ نے ٹیلیویژن نہیں دیکھا۔ ارے بھائی کہوں نہ کیا کہنا چاہتے ہو۔

ٹیلیویژن پر مسلمان لڑکیاں ناچ رہی ہیں۔ ہاں جی سنا تو ہے تو شاہ جی کچھ کرو۔ سبحان اللہ۔

ناچنے والیوں کو ووٹ دے کر آپ بھیجو۔ جب شاہ جی کہیں بھئی ووٹ دو۔ نظام مصطفیٰ کو ووٹ دو۔ تو کہوں جی شاہ جی یہ آپ کا کام نہیں ہے۔ بیٹھوں مسجد میں۔

اور جب ناچنے والی آ گئی۔ ناچنے والے آ گئے۔ گانے والے آ گئے۔ ہیروئن کا کاروبار کرنے والے آ گئے۔ لٹیرے ڈاکو! اسلام آباد میں آ کے بیٹھ گئے تو اب کہتے ہو شاہ جی اب کیا کریں۔ اب روؤ اور پیٹو! اور سر پھوٹو!

قوم کی بہو بیٹیاں' بے حیا اور بے شرم بنا کر حکومت نے کنجر خانہ کھول دیا۔ ٹیلیویژن پر۔

اور تم لوگوں نے نظام مصطفیٰ کو ووٹ نہیں دیا۔ تو بولو۔

اب یہ نچوانے والا کون ہوا۔ خود بھی تو سوال کرو نہ۔

اپنے آپ سے بھی تو میرے بھائی پوچھو۔ اگر برا نہ لگے۔ برا لگے تو معافی چاہتا ہوں۔

کبھی اپنے آپ سے بھی پوچھو۔ جو نمائندے قومی اسمبلی میں یہاں سے گئے ہیں۔ وہ حکومت میں شامل ہیں ان کو تم نے ووٹ دیا۔ تمہارے ووٹ سے وہ وہاں پہنچے اور ان کی طاقت سے اب ٹیلیویژن پر ناچ اور گانے اور قوم کو بے

Marfat.com

حیا بنایا جارہا ہے۔ تانکہ اس قوم کی کوخ سے ناچنے والے پیدا ہوں۔

ناچنے والوں کو امریکہ پسند کرتا ہے۔ گانے والوں کو یورپین اقوام پسند کرتی ہیں۔ ہندو بھی یہی چاہتا ہے کہ مسلمان قوم ناچنے میں اور گانے میں لگی رہے' جشن مناتی رہے' ارے گانے کا جشن منارے ہو کہ کیا کشمیر فتح ہو گیا۔ نہیں۔ کیا لال قلعے پر اسلامی جھنڈا لہرا دیا۔ کیا بیت المقدس فتح ہو گیا۔ جس کے جشن منا رہے ہو۔

لیکن بے شرم اور بے حیا لوگ اور بے غیرت لوگ اسلام آباد میں تم نے بھیج دیئے وہاں بٹھانے کے لیے۔ اب وہ پوری قوم کو بے حیا بنانے کے لیے تلے ہوئے ہیں۔ تانکہ اس قوم کی کوخ سے ناچنے گانے والے پیدا ہوں۔ کوئی محمد بن قاسم پیدا نہ ہو۔ کوئی طارق ابن زیاد پیدا نہ ہو۔ کوئی خالد ابن ولید پیدا نہ ہو۔ کوئی محمود غزنوی پیدا نہ ہو۔

آج وہی صورتحال ہے اور ایک جاہل آدمی جس کو نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ معلوم نہیں وہ کھڑا ہو کے کہہ دیتا ہے۔ سیاسی بات مت کرو۔ مسجد میں سیاسی بات مت کرو۔ جاہل کہتا ہے کہ مسجد میں سیاسی بات مت کرو۔

جاہل کہتا ہے کہ عالم دین سے کہ سیاسی بات مت کرو۔ جاہل پیر کہتا ہے عالم دین سے کہ سیاسی بات مت کرو۔ اور جب سیاست کا وقت آتا ہے۔ عالم دین بھی کہتا ہے کہ جی میرا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ بعض عالم بھی کہتے ہیں میرا کسی سیاست جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

بعض پیر صاحب بھی کہتے ہیں میرا سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن جب الیکشن کا وقت آتا ہے۔ تو پیر صاحب بھی گاؤں کا دورہ کرتے

Marfat.com

ہوئے نظر آتے ہیں۔ مولانا صاحب بھی گاؤں کا دورہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اب سیاست ہوگئی۔ بھئی اب کیسے سیاسی ہوگئے۔ اب راتوں رات۔ جب نظام مصطفیٰ کی جدوجہد کا وقت آیا۔ آپ کہتے تھے جی میرا سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

ان سے پوچھو! یہ جو کہتے ہیں کہ ہم سیاسی نہیں ہین ان سے پوچھو کہ تمہاری گدی۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گدی سے بڑی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گدی پر بیٹھنے والے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یزید شرابی ہے۔ یزید بدکار ہے۔ یزید زانی ہے۔ جیسے آج اسلام آباد شرابیوں کے قبضے میں ہے۔ شرابی وزیر بدکار اور زانی وزیر۔ تم پر حکومت کر رہے ہیں۔ ایسے اس زمانے میں شرابی اور بدکار اور زانی یزید مسلمانوں پر حاکم تھا۔ تو کیا امام حسین نے یہ کہا کہ بھئی میں کیا کروں۔ میرا تو کوئی سیاسی نہیں۔ میرا تو کسی سے سیاسی تعلق نہیں ہے۔ یہ سیاسی باتیں ہیں۔ میرا کیا تعلق ہے بھئی کیا امام حسین نے یہی جواب دیا تھا۔ نہیں۔ اب تم سوچو! یہ جو آج کے پیر۔ جاہل پیر۔ یہ جو آج کے جاہل عالم۔ پڑھے لکھے عالم' پڑھے لکھے جاہل۔ یہ جو کہتے ہیں کہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ڈرتے ہیں۔ یہ بزدل ہیں۔ یہ جیل جانے سے ڈرتے ہیں۔ یہ حکومت وقت کو چیلنج کرنے سے ڈرتے ہیں۔ یہ اپنی عافیت اسی میں سمجھتے ہیں کہ گھر میں بیٹھوں اور حلوہ کھالو! فاتحہ دے دو۔ رسوم کو پورا کرلو اور بعد میں کہہ دو جی میرا سیاست سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ میں کیا جانوں اچھا کہ یہ تمہاری اتنی بڑی گدی ہے بھئی کہ سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

Marfat.com

کیا امام حسین رضی اللہ عنہ سے بھی بڑی گدی ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے جب کہا گیا کہ یزید شرابی ہے بدکار ہے۔ یہ نہیں کہا کہ میرا کیا تعلق۔ میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں مسجد نبوی میں۔ مصلے پر بیٹھا ہوں۔ میرا کیا تعلق ہے وہ سیاسی باتیں ہیں۔ آپ نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ رسول اللہ کی گدی ہے۔ اس کو قربان نہیں کرنے دوں گا۔ اپنی جان قربان کر دوں گا۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرۂ رسالت یارسول اللہ

یزید کو چیلنج کیا۔ بولو یزید کو چیلنج کیا ہے یا نہیں کیا۔ کربلا میں جا کر چیلنج کیا۔ یہ جو آج کے پیر ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑے پیر ہیں۔ معاذ اللہ۔ توبہ۔ توبہ۔ ان کی حیثیت ہے یہ تو چار چار ٹکے کے لوگ ہیں۔ ایسے آدمی تو ٹکے ٹکے ہیں یہ تو کیا یہ تو ٹکے کے بھی نہیں ہیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کی گدی کے مقابلے پر ان کی گدی کے خاک کی خاک کے برابر بھی نہیں ہیں۔

ان کی نعلین شریفین کی خاک کی خاک کے بھی برابر نہیں۔ ذرا سوچو! ٹھنڈے دل سے۔ اگر تم اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے یہ مدرسہ کھول دیا بچے پڑھا دیئے بس یہ کافی ہے۔ نہیں۔

بچوں کو تعلیم دینی ہوگی۔ ان کو دین سے آراستہ کرنا ہوگا اور ان کو مجاہد بنانا ہوگا۔ ان کو مجاہدانہ کردار دینا ہوگا اور ان کو وہ کردار دینا ہوگا جو امام حسین رضی اللہ عنہ نے دیا ہے کہ اگر وقت کا کوئی بھی یزید۔ کوئی بھی مسلمانوں کا حاکم اگر بدکار ہے۔ زانی ہے۔ حرام خور ہے۔ کنجریوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے تو مسلمانوں کھڑے ہو جاؤ اور وہ سنت ادا کرو جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے ادا کی۔ سبق تو یہی ملا ہے میدان کربلا سے ہمیں۔ بولو اس کے علاوہ بھی کوئی سبق ہے۔ میدان کربلا سے تو یہی سبق ملا ہے۔ نواسہ رسول رضی اللہ عنہ یہی سبق دیا ہے۔ ہم نے تو یہی سمجھ لیا کہ بس ختم غوثیہ پڑھ لیا اور ختم خواجگان پڑھ لیا۔ سبحان اللہ۔ دین کا حق ادا کر دیا۔ یہ غفلت ہے۔

ختم غوثیہ بھی پڑھو۔ ختم خواجگان بھی پڑھو۔ ختم درود شریف بھی پڑھو اور بدر و حنین اور احد میں اور کربلا میں تمہارے بزرگوں نے جو کردار ادا کیا ہے وہ بھی ادا کرو۔ وہ بھی سنت ہے یہ بھی صحیح ہے۔

یہ نہیں ہے کہ بس حلوہ ہی کھانا سنت ہے اور جہاد کرنا سنت نہیں۔ یہ نہیں ہے کہ مرغن غزائیں کھانا ہی سنت ہے اور جب وقت آئے تو مصلحت کا شکار ہو کر خاموش ہو جاؤ نہیں نہیں۔ یہ تو سیاسی بات ہے۔ سیاسی باتیں یعنی بہت بڑا کوئی گناہ کر رہے ہیں۔ شاہ احمد نورانی صاحب۔ بڑے اچھے آدمی ہیں۔ پیر سید محفوظ مشہدی صاحب بڑے اچھے آدمی ہیں اور جنرل اظہر صاحب بھی بڑے اچھے آدمی ہیں اور سردار محمد لغاری صاحب بھی بڑے اچھے آدمی ہیں لیکن بس اک بات ہے۔ وہ جی شاہ احمد نورانی صاحب اچھے آدمی ہیں۔ دیکھو! ناں حافظ بھی ہیں۔ قرآن شریف بھی بڑا اچھا پڑھتے ہیں۔ سبحان اللہ صافہ بھی بڑا اچھا باندھتے ہیں۔ لمبا کرتہ پہنتے ہیں یار آدمی اچھے ہیں۔ مگر رر۔ مگر کیا ویسے شاہ جی اچھے آدمی ہیں شاہ احمد نورانی کیا بات ہے۔ صاحب۔ مجھے تو بہت پسند ہیں۔ مگر مگر کیا بھئی۔ کوئی خدانخواستہ کوئی بری بات دیکھی ہے۔ کوئی برائی دیکھی ہے تو بتا دو اب نہیں ویسے تو ٹھیک ہیں اب ماشاء اللہ کافی عمر بھی ان کی ہو گئی ہے۔ اب ستر برس کے لپیٹے میں ہیں۔ اچھے آدمی ہیں مگر رر۔ عالم دین بھی

Marfat.com

ہیں۔تھوڑی بہتی انگریزی بھی بول لیتے ہیں۔ بڑے سمجھدار آدمی ہیں۔ایسے ایسے مگر۔مگر کیا بھئی اے مگر سیاستدان ہیں۔ اللہ اللہ لوجی۔ یعنی جیسے بہت بڑے گناہ کا کام ہو گیا۔ مگر۔ مگر۔ آدمی بہت اچھے ہیں۔ مگر سیاست۔ مگر سیاست۔ارے بھئی بتاؤ یہ کوئی برا کام ہے۔اب جو آدمی جو اپنے آپ کو یہ کہتا ہے کہ میں سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتا ہوں۔ میں قادری سلسلے کا بزرگ ہوں۔ قادریت کے نام پر ہر مہینے گیارہویں شریف بھی کرتا ہوں۔تو۔لو۔ ان کے پیارے کیا کہتے ہیں۔ آؤ۔ دیکھو! میں قادری سلسلے کے بزرگ سے کہتا ہوں۔ آؤ دیکھو آپ کے پیر نے منبر رسول پر بغداد میں بیٹھ کر تقریر کی۔فتوح الغیب دیکھ لو۔

فتوح الغیب۔ سید السادات غوث اعظم۔ پیران پیر پیر دستگیر سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قادریہ سلسلے کے بزرگ اور پیشوا کی مواعظ کا مجموعہ ہے۔ منبر پر بیٹھ کر سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کہا خلیفہ بادشاہ کو خلیفہ کہتے تھے۔

فتوح الغیب میں دیکھ لو حضرت کی تقریر موجود ہے۔اب قادری سلسلے کے ہم مرید تو بنتے ہیں اور قادریہ سلسلے کے گدی پر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور یارہویں شریف کے نام پر حلوہ بھی کھا رہے ہیں۔

مگر سیدنا عبدالقادر جیلانی نے کیا کہا۔ منبر پر بیٹھ کر کیا کہا خلیفہ بادشاہ کو خلیفہ کہتے تھے۔ مستحسن نام لیا آپ نے۔خلیفہ مستحسن باللہ اللہ سے ڈرو۔تم نے ٹیکس بہت لگا دیئے۔لوگوں پر ظلم کر رہے ہو اور لوگوں کا خون چوس رہے ہو۔تم نے مرنا ہے اور خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور جواب دینا ہے۔ظلم بند کرو۔

Marfat.com

کسی مرید نے یہ نہیں کہا کہ حضور پر سیاسی معاملہ ہے آپ کیوں سیاسی باتیں کرز رہے ہیں۔

دیکھو! یہ سیاسی بات ہے یا نہیں۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت کو چیلنج کر دیا۔ تم ظلم کر رہے ہو۔ ظلم کرنے کا کیا مطلب کہ تم ظالم ہو۔ بادشاہ وقت کو منبر رسول پر بیٹھ کر سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ظالم ہو تم نے ٹیکس لگا دیئے تم لوگوں کا خون چوس رہے ہو۔

آج اگر یہی بات ہم منبر رسول سے کہیں تو لوگ کہتے ہیں یہ سیاسی بات ہے۔ یہ مت کہو! یارہویں شریف کا حلوہ کھا لو۔ ختم شریف ختم غوثیہ پڑھ لو۔ سیدی عبدالقادر کی روح کو ثواب پہنچا دو لیکن جو کام وہ کرتے تھے وہ مت کرو۔ اب بولو۔

اک بزرگ ہیں۔ نقشبندی سلسلے کے پیشوا ہیں۔ نقشبندی ہیں مجددی ہیں۔

آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں قادری نہیں ہوں۔ میں الحمدللہ قادری بھی ہوں۔ سال میں دو دفعہ بغداد شریف جاتا ہوں اور الحمدللہ چونکہ صدیقی النسب ہوں تو نقشبندی بھی ہو اور مجددی بھی ہوں اور سلسلہ بھی ہے باقاعدہ صدیقی ہوں تو خاندانی سلسلہ جو ہمارا ہے نقشبندی ہے اور قادری بھی! اور چشتی بھی۔

سیدنا سلطان الہند حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی کے مزار شریف پر بھی حاضر ہوتا رہتا ہوں۔ ہر دو سال تین سال بعد اب تو خیر ویزہ نہیں ملتا۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں حالات کیا ہیں۔ لوگوں نے بدل دیا اپنی خواہشات کے تابع کر لیا ہے۔ طریقت کو۔ مصلحتوں کا تابع کر لیا ہے۔

Marfat.com

روح میں جہاد کا جذبہ نہیں ہے۔ رسم اذاں رہے گی ہے روح بلالی نہیں اے۔

رہے گئی رسم اذاں، روح بلالی نہ رہی

کہتے ہیں بیٹھ جاؤ۔ خانقاہ میں رہو۔ مراقبہ کرلو۔

ختم شریف پڑھ لو۔ بس یہی دین ہے۔ نہیں

جدوجہد کا نام دین ہے۔ اب آپ نے کبھی سوچا ہے۔ چشتی سلسلہ کے بزرگ سلطان الہند۔ عطائے رسول خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ روئے زمین پر تابعین کے بعد ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ میں اتنے آدمی کسی کے ہاتھ پر مسلمان نہیں ہوئے جتنے حضرت سیدنا معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر ہوئے۔ ابھی جو آج ڈھونگ رچاتے پھرتے ہیں بعض لوگ تبلیغ کا تبلیغ کر لی۔ ہم بھی کہتے رہتے ہیں اپنے آپ کو لیکن شرمندہ ہوتے ہیں۔ مبلغ مبلغ کیا مبلغ مبلغ کچھ بھی نہیں۔ سیدنا معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی تبلیغ کے مقابلے میں کوئی تبلیغ نہیں۔ پچاس لاکھ سے زیادہ ہندوؤں کو مسلمان کیا۔ بولو کوئی ہے اس برصغیر میں جس نے پچاس لاکھ ہندوؤں کو مسلمان کیا ہو۔ اب تو لوگ دو چار آدمیوں کو کلمہ پڑھانے کے بعد کہہ دیتے ہیں۔ مبلغ اسلام تین چار آدمیوں کو مسلمان کرلیا مبلغ اسلام۔ سبحان اللہ۔

ایک دفعہ لندن چلے گئے مبلغ اعظم ہو گئے۔ اب تو لوگ اس طرح بننے لگے۔

لیکن اصل میں مبلغ اعظم مبلغ اسلام وہ تھے برصغیر کی تاریخ کے ورق پلٹ کے دیکھ لو۔

حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ اس برصغیر کے عظیم ترین مبلغ نے لاکھ انسانون کے دلوں کا رشتہ دربار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے جوڑ دیا۔

وہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ پچاس لاکھ مسلمان تو کر لیے۔ لیکن بعض میں کام کیا وہ بھی ذرا سن لو۔ وہ لوگ جو چشتیہ سلسلہ میں بڑے جھوم جھوم کر قوالیاں سنتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ بس ہم نے قوالی سن لی اور ہم نے ختم چشتیہ پڑھ لیا۔ بس سبحان اللہ سارا فرض ادا ہو گیا۔ آؤ دیکھو۔

برصغیر میں پچاس لاکھ ہندوؤں کو کلمہ پڑھانے کے بعد آپ نے بادشاہ وقت کو خط لکھا۔ ہندوستان کے بادشاہ کو نہیں۔ ہندوستان کا بادشاہ تو پرتھوی راج تھا۔ ہندو تھا۔

افغانستان کا بادشاہ' ایران کا بادشاہ تھا شہاب الدین غوری۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے شہاب الدین غوری کو خط لکھا کہ میں تبلیغ کا جو کام کرتا تھا اور کر سکتا تھا وہ کر رہا ہوں۔

شہاب الدین اب میں تجھ سے کہتا ہوں کہ ہندوستان کا رخ کرو اور دہلی کو فتح کرو۔

مریدین نے یہ نہیں کہا کہ حضور' شہاب الدین غوری کو آپ کے خط لکھنے کا کیا کام۔ آپ کیا کریں گے کیا نہیں کریں گے۔

یہ سیاسی بات ہے۔ فتح کرو نہ کرو۔ نہیں

اللہ کا ولی مرد درویش۔ عطائے رسول۔ معین الدین چشتی اجمیر شریف میں بیٹھ کر دین کی خدمت بھی کر رہے تھے اور یہ بھی انتظام ساتھ ساتھ سوچ رہے تھے کہ ہندوستان کی حکومت جو ہے مسلمانوں کے ہاتھ میں آنی چاہیے۔ یہ نہیں کہا کہ نہیں یہ میرا کام نہیں ہے یہ سیاسی ہے میں تو مسلمان کر رہا ہوں

Marfat.com

لوگوں کو نمازیں پڑھوا رہا ہوں اللہ ہو کی تسبیح کا ذکر کروا رہا ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ کی ضربیں لگوا رہا ہوں۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے نہیں کام ختم نہیں ہوا۔

تلوار کا بھی کام ہے۔ جہاد کا بھی کام ہے اور زانیوں بدکاروں اور ظالم حاکموں سے مسلمانوں کو نجات دلانے کے لیے جہاد کرنا۔ یہ بھی رسول اللہ کا کام ہے۔ یہ صحابہ کا کام ہے۔ یہ امام حسین کا کام ہے۔ آپ نے دیکھا تو پھر کیا ہوا۔

پھر لکھا۔ پھر لکھا۔ شہاب الدین میں تم سے کہتا ہوں کہ آپ حملہ کر دو۔ دہلی کا تخت تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پرچم میں معین الدین اپنی آنکھوں سے اس سرزمین پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ حملہ کرو۔

اور آپ نے دیکھا۔ معین الدین چشتی ہند کے ولیوں کے سلطان۔ عطائے رسول۔ شہاب الدین غوری نے پیش قدمی کی۔ مسلمانوں کے گھوڑوں کی ٹاپیں۔ زمیں جمع کر لی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ کی رحمت کے فرشتے آسمانوں سے اتر رہے ہیں۔ فرشتے مسلمانوں کے مجاہدین کے گھوڑوں کا انتظار کر رہے ہیں اور دہلی میں شہاب الدین غوری فاتحانہ طور پر داخل ہو رہا تھا۔ ہندوستان کی سرزمین پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پرچم لہرایا۔

یہ وہی مرد درویش معین الدین چشتی تھے۔ ان کے حکم پر یہ ہوا تو دین اور سیاست جدا نہیں ہے۔ مدرسے کا نظام یہی ہے۔

افسوس یہ ہے کہ مدرسہ صفہ سے اٹھنے والی مجاہدین کی اس تحریک کو ہم نے اپنے سیاسی نہیں۔ اپنی مصلحت کوشی۔ آرام طلبی اور دین سے بے نیازی میں دبا دیا اور وہ جدوجہد اور وہ مجاہدانہ کردار جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور

Marfat.com

آپ کے صحابہ نے بدر کے میدان میں۔ احد کے میدان میں اور آپ کے نواسے نے کربلا کے میدان میں اور آپ ہی کے نواسے معین الدین چشتی نے اجمیر کے میدانوں میں اور آپ ہی کے خلیفہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد میں امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے سرہند کی سرزمین پر ان ہی کے دربار میں جہانگیر کو چیلنج کرتے ہوئے دیا اور گوالیار میں قید کی صعوبتیں برداشت کی۔

کیا نقشبندیوں اور چشتیوں اور قادریوں کے پیشوا ان قید و بند سے اب گھبرانے لگے ورنہ پہلے تو نہیں گھبراتے تھے۔ دین اور سیاست سے جدا کرنے کا پروگرام صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو انگریز کے پڑھائے سبق کو جنہوں نے یاد کرلیا۔ انگریز بھی یہی چاہتا تھا کہ مسلمان دین اور سیاست کو الگ کرلیں تانکہ مسلمانوں کے مسجد کا قبضہ حکومت پر نہ رہے۔

جب حکومت مسجد کے قبضے میں نہیں رہے گی تو بدمعاشوں اور عیاشوں اور زانیوں اور شرابیوں کے قبضے میں چلے جائے گی اور اگر حکومت مسجد کے قبضے میں رہے گی تو پھر حکومت سے عدل اور انصاف کے چشمے پھوٹے گیں۔ انصاف لوگوں کے دروازوں پر پہنچے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس ملک میں ہمیں اور آپ کو نظام مصطفیٰ کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان دینی مدارس کی سرپرستی کی سعادت عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

☆☆☆

Marfat.com

کرتے رہے تلاوت، عبادت تمام رات خود مصطفٰے نے ایسے منائی شب برأت

علماء خطباء، مقررین، واعظین، طلباء اور عوام اہلسنت
کے لئے بہترین تحفہ، جامع اور مدلل کتاب

انوار
شب برأت

از مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ماہ شعبان کا فیضان، شعبان کے روزے، شب برأت کی فضیلت، شب برأت کے خوش نصیب اور بدنصیب کون، حضور صلی اللہ علیہ وسلم شب برأت کیسے گذارتے تھے، شب برأت اور استقبال رمضان، شب بیداری اعمال شب برأت، توبہ کا طریقہ، نماز توبہ، توبہ قبول ہونے کی شرطیں، شب برأت میں جاگنے اور دعا مانگنے کی حکمت، گناہگاروں کی عذاب سے رہائی، تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دعا، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا عمل آتشبازی کا موجد کون، شب برأت کا حلوہ، اولیائے کرام کے معمولات، حضرت آدم علیہ السلام کی دعا، حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا، جامع دعا، ادائے قرض کی دعا، عبادت اور ذکر کی رات، میت کو ایصال ثواب کے چند طریقے، زیارت قبور، صلوٰۃ التسبیح اور شب برأت کے نوافل اور دعا۔ صفحات ۲۴۰ ہدیہ ۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ (سابقہ لاجپت روڈ) دکان نمبر ۴
جی ٹی روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۹۵۰

Marfat.com

شہادت کے فضائل اور برکات مومن کی زندگی کا فلسفہ اور نچوڑ

۱

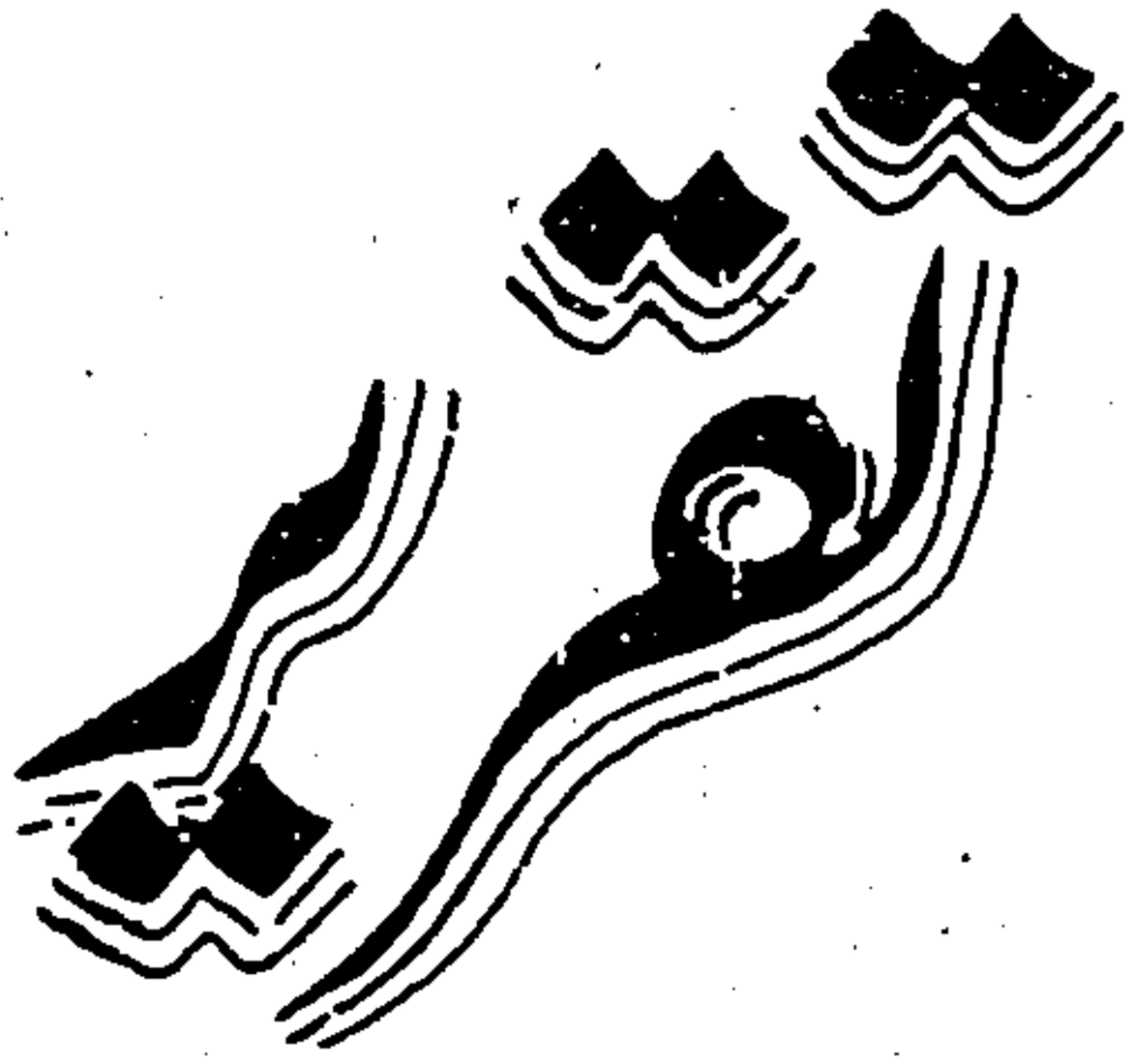

شہادت کانفرنس

بمقام فیصل آباد

زیر اہتمام ورلڈ اسلامک مشن

Marfat.com

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کو ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائیں گے

کشتگانِ گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

گل کھلے گا آج یہ ان کی نسیمِ فیض سے
خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

آج عیدِ عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاکِ افتادو بس ان کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

سوختہ جانوں پہ وہ پُرجوش رحمت آئے ہیں
آبِ کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صرصرِ جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

پائے کوبانِ پل سے گزریں گے تری آواز پر
ربِّ سلّم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطان سیدا کب تک دباتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَلَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَتْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً ۔ تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرِ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

Marfat.com

اَمْ حَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۔
(پ۲۰، ع۱۳)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَ بَلَّغْنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْحَبِيْبُ الْكَرِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

محبت سے درود شریف پڑھئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

صدر محترم۔ گرامی قدر۔ مقتدار مشائخ کرام۔ حضرات علماء کرام۔ میرے محترم بزرگو! میرے محترم بھائیوں۔ عزیز نوجوانوں السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے آج ورلڈ اسلامک مشن عالمی اسلامی مشن جو اہلسنّت و جماعت کا منفرد واحد عالمی تبلیغی ادارہ ہے اس کی جانب سے فیصل آباد میں شہادت کانفرنس کے عنوان پر اس عظیم الشان اجتماع میں مجھے حاضری کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ دور دراز سے قریب و بعید سے انتہائی محبت کے ساتھ خلوص کے ساتھ ہمارے مقتدر مشائخ کرام علماء ذی وقار اور آپ سب بھائی اور مخلص ساتھی شہادت کانفرنس میں شرکت کی۔ تشریف لائے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ ہم سب کی اس حاضری کو قبول فرمائے۔ (آمین)

میں ورلڈ اسلامک مشن ضلع فیصل آباد کے مخلص ساتھیوں کو عہدیداران و اراکین کو ان کی مخلصانہ کوشش اور سعی پر پرخلوص مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو دین و دنیا کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

Marfat.com

مقتدر علماء کرام نے جو کہ آپ سے مخاطب تھے بڑے پر مغز ایمان افروز اور مدلل تقریر کے ذریعے سے آپ کے سامنے فلسفہ شہادت اور اس کا مخلص آپ کے سامنے بیان فرما رہے تھے۔

چند باتیں ابتدائی طور پر عرض کرنے کے لئے میں بھی حاضر ہوا ہوں۔ اور مختصر سے وقت میں جو کچھ آپ کی خدمت میں عرض کرسکتا ہوں وہ عرض کروں گا۔ شہادت کا عنوان بہت پیارا عنوان ہے اور جب شہادت کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ تو مرد مومن کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی شہادت کی موت عطا فرمائے۔ یہ عنوان بڑا پیارا ہے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

شہادت مومن کا مطلوب اور مومن کا مقصود ہے۔ شہادت کے عنوان پر علماء کرام ہمیشہ تقاریر فرماتے ہیں اور آپ کو یہ بتاتے ہیں کہ اس کے فضائل کیا ہیں۔ اس کی برکات کیا ہیں اور شہادت کے ذریعے سے اک مرد مومن کو جو شہید ہوتا ہے اس کو اللہ کے یہاں کیا مقام اور کیا منصب عطا فرمایا جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں قرآن مجید فرقان حمید میں موجود ہیں۔

لیکن جہاں آپ نے شہید کے مرتبے کو سنا اور سمجھا وہاں آپ نے یہ بھی سنا ہوگا۔ اور یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ مسلمان کی حیثیت سے کہ مسلمان اپنی زندگی ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے۔ اسے زندگی سے کوئی محبت نہیں ہوتی۔ مسلمان موت سے محبت کرتا ہے اور بنیادی عقیدہ۔ بنیادی مقصد یہ ایک مسلمان کو زندگی کا عطا کیا گیا ہے۔ اس کی وضاحت قرآن مجید فرقان حمید کی مختصر سی

Marfat.com

آیت طیبہ میں اللہ رب العالمین نے فرمائی ہے۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہیں ہے تو پھر زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ زندگی مسلمان کی نہیں ہے۔ وہ زندگی اسلام کے تابع اور فرمان نہیں ہے۔ وہ زندگی اللہ رب العالمین کی فرمانبردار اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گزار انہیں ہے۔ وہ کیا ہے۔ زندگی کا ایک مقصد اللہ رب العالمین آپ کو دے رہا ہے۔ مجھ کو عطا کر رہا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

قل ۔ یہ قرآن مجید فرقان حمید کی آیت سے اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ قل کہہ کر اللہ رب العالمین اپنے محبوب حضور پُرنور سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہے تو ارشاد ہوتا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلاَتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

(سورۃ الانعام آیت ۱۶۲)

اس آیت کو اس کے ترجمے کو آیت بڑی مختصر ہے۔ اب اس کے ترجمے کو اس کے مفہوم کو اگر آپ سامنے رکھیں تو سیدھا سادھا ترجمہ۔

قل ۔ اے محبوب آپ فرما دیجئے۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ کہ میری نمازیں وَنُسُکِیْ اور میرے تمام اعمال وَمَحْیَایَ اور میری زندگی میرا جینا۔ وَمَمَاتِیْ اور میرا مرنا یہ کس کے لئے۔ نمازیں۔ عبادت کس کے لئے۔ اعمال صالحہ کس کیلئے ہیں۔ پوری زندگی۔ پوری حیات۔ یہ کس کیلئے ہے اور موت کس کے لئے ہے۔ للہ رب العالمین۔ کہہ دیجئے کہ اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

زندگی کا فلسفہ۔ پوری زندگی کا مومن کے نچوڑ۔ پوری زندگی کا خلاصہ۔

اللہ رب العالمین نے ایک آیت میں بیان کر دیا۔

اب معلوم یہ ہوا کہ مسلمان کی زندگی کی شان یہ ہے کہ وہ جیتا اللہ کے لئے ہے وہ مرتا اللہ کے لئے ہے اور زندگی بھر اللہ کیلئے جیتا ہے۔ زندگی کے بعد بھی یہ سمجھتا ہے کہ اللہ کے لئے مر رہا ہوں اور یہ سمجھ کر مرتا ہے کہ

جان دی ہوئی اسی کے ہے۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

زندگی بھر مسلمان اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کیلئے زندہ رہتا ہے اور جب پوری زندگی رضائے الٰہی میں گزر جاتی ہے تو اس ایمان کے ساتھ وہ اس دنیا سے اٹھتا ہے۔ اس کو حسن ظن ہوتا ہے اللہ سے۔

انا عند ظن عبدی بی ۔ (بخاری شریف ص ۱۱۰۱، ج ۲)

بندہ جیسا میرے متعلق گمان کرتا میں ویسے ہی پیش آتا ہوں۔

تو مرد مومن زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق گزارنے والا پوری زندگی اللہ کیلئے گزارتا ہے اور یہ تصور کرتے ہوئے گزارتا ہے کہ جب میں اللہ کے حضور پیش ہوں گا۔ تو یقیناً اللہ یہ فرمائے گا کہ بندے تو ہماری رضا کے مطابق زندگی گزارتا رہا اب ہم تجھ سے کہتے ہیں کہ

بتا تیری رضا کیا ہے

تو مرد مومن کی زندگی کا خلاصہ اللہ رب العالمین نے اس آیت کریمہ میں بیان کیا اور فلسفہ زندگی اور فلسفہ بندگی کو نچوڑ دیا ہے۔ سمیٹ دیا ہے۔

اس لئے قرآن مجید فرقان حمید جو ہے۔ یہ کتاب زندگی بھی ہے اور کتاب بندگی بھی ہے اور مسلمان جب قرآن مجید فرقان حمید کو دیکھتا ہے اور اس تصور کو سامنے رکھتا ہے کہ میں اللہ کے لئے ہوں۔ پوری کائنات اللہ کیلئے ہے تو پھر

Marfat.com

مسلمان کا یہ عقیدہ ہو جاتا ہے کہ روئے زمین پر

آج مسلمانوں کی سب سے بڑی بیماری کیا ہے۔ چودھویں صدی کے مسلمانوں کی بیماری کیا تھی اور ہر صدی میں اور ہر دور میں مسلمانوں کی بیماری کیا تھی۔ وہ بیماری یہ تھی کہ انہوں نے یہ تصور چھوڑ دیا کہ دنیا میں ہم اللہ کے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کیلئے جینا ہے اور اللہ کیلئے مرنا ہے۔ زندگی کا یہ مقصد سامنے سے ہٹ گیا۔ یہ مسلمان کی سب سے بڑی کمزوری رہی۔ مسلمانوں کی بیماری یہی رہی ہے۔ اگرچہ اس درد کا دکھ۔ اس کا مداوا۔ اس بیماری کا علاج قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العالمین نے بیان کیا ہے۔

لیکن یہ مسلسل اسی مرض میں یہ پوری قوم متبع چلی آ رہی ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ اب مسلمان یہ سوچتا پھرتا ہے۔ اپنے آپ کو مرد مومن بھی کہتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے لیکن یہ سوچتا پھرتا ہے اور یہ کہتا پھرتا ہے کہ فلاں ملک فلاں قوم سپر پاور ہے۔ چھیڑ چھاڑ مت کرو۔ وہ سپر پاور ہے۔ فلاں علاقے والے۔ فلاں قوم والے یہ سپر پاور ہیں۔ ان سے چھیڑ چھاڑ مت کرو۔ ڈرتے رہنا اور ہٹ کے رہنا اور بستے رہنا۔

مسلمان پچھلی صدی جو گزری۔ اس پچھلی صدی میں مسلمان یہی سوچتا رہا کہ اگر سپر پاور ہماری پشت پر آ جائے تو ہم کامیاب ہیں۔ سپر پاور نہیں آتی۔ اگر سپر پاور نہیں آتی تو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے چنانچہ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک مرتبہ ۱۹۷۱ء میں لوگ باتیں کیا کرتے تھے۔ ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ بھئی کام ہو گیا۔ کیا ہو گیا۔ بس سب کچھ ٹھیک ہو گیا کہ مشرقی پاکستان میں

Marfat.com

سیون سویٹ آ گیا ہے۔اب سب کام ٹھیک ہو گیا۔سیون سویٹ کیا تھا اس کا ترجمہ کیا ہے۔اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ساتواں بیڑا امریکہ کا اب آ گیا تو اب ہماری کامیابی یقینی ہوگئی ہے یعنی مسلمان یہ سمجھتا تھا کہ سپر پاور میری مدد کر سکتی ہے اور اللہ مدد نہیں کر سکتا۔معاذ اللہ

مسلمان نے یہ سمجھا کہ دنیا میں اگر کسی سپر پاور کی پناہ مل جائے تو پھر اس سپر پاور کی پناہ میں آنے کے بعد پھر ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ مسلمان سمجھتا ہے۔اب ذرا سوچئے۔

آج کل کے لوگ۔آج کل کے مرد مومن کھلم کھلا کہتے ہیں وہ سپر پاور۔ وہ سپر پاور۔

قرآن کیا کہتا ہے۔سپر پاور کون ہے؟

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے اور سبحان اللہ مسلمان کے عقیدے کو درست کیا جا رہا ہے۔

مسلمان کو اپنا عقیدہ درست کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ رب العالمین ذہن کی تربیت فرما رہا ہے۔کس انداز سے سمجھایا جا رہا ہی۔رب العالمین فرماتا ہے کہہ دیجئے اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم! آپ فرما دیجئے۔آپ ہماری خدائی کا اعلان فرما دیجئے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۶)

اے محبوب کہہ دیجئے کہ مالک الملک صرف اللہ سپر پاور کون۔آپ اپنے ذہن سے سوال کیجئے۔

Marfat.com

سپر پاور کون کہ جس کے پاس زیادہ ہتھیار ہوں۔ جس کے پاس زیادہ نفری ہو جس کے پاس بہترین قسم کے ہتھیار ہوں وہ سپر پاور ہے۔ یہ لوگو کا خیال ہے۔ یہ سلام کے دشمنوں نے مسلمانوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے کیلئے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اور ایمان باللہ جو عقیدہ مسلمانوں کا تھا۔ اس کو متزلل کرنے کیلئے یہ بات کہی ہے لیکن آپ کا رب کیا فرماتا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۔ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (سورۃ آلِ عمران آیت ۲۶)

یوں عرض کر اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

اللہ مالک الملک ہے۔ کوئی سپر پاور نہیں۔ سپر پاور صرف اللہ رب العالمین ہے اور جب مسلمان یہ سمجھ لیتا ہے کہ سپر پاور صرف اللہ ہے تو وہ دنیا کی ہر حکومت سے ٹکرا جاتا ہے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

امام حسین رضی اللہ عنہ تنہا تھے۔

عورتیں اور بچے اور تھوڑے سے آدمی اعزا و اقارب رشتے دار کل بہتر تہتر

Marfat.com

آدمی تھے۔

کوئی بڑی فوج نہیں تھی لیکن وہ یہ سمجھتے تھے کہ سپر پاور اللہ رب العالمین ہے۔ یزید کی قوتوں سے ٹکرا جاؤ۔ کوئی پرواہ نہیں۔

مسلمان جب میرے آقا حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ مدینہ منورہ میں تو اس وقت دو بڑی طاقتیں تھی۔ ان کو بھی یہ خیال تھا کہ ہم سپر پاور ہیں۔ ایک تھی رومن ایم پائر جس کو قیصر روم کی حکومت ہیں اور دوسری تھی ایرانین پاور ایرانیوں کی حکومت تھی۔ آتش پرست

اس زمانے میں ایرانی آتش پرست تھے اور قیصر روم عیسائی بادشاہ تھا۔ تو عیسائیوں کی حکومت اور ایرانیوں کی حکومت اور باقی سب چھوٹے چھوٹے۔ یہی دو اس زمانے میں سپر پاور شمار ہوتے تھے لیکن آپ نے دیکھا کہ مدینے کی چھوٹی سی اسلامی ریاست میں جس کے پاس ابتدائی طور پر صرف تین سو تیرہ مجاہدین تھے۔ اس نے اندرونی قوتوں کو بھی چیلنج کیا اور تبوک میدان میں رومن ایمپاور کو چیلنج کیا اور اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد میں۔ دنیا کی جو بڑی سپر پاور تھی۔ ایرانین پاور۔ ایران کی بادشاہت۔ اس کو بھی چیلنج کیا اور ہر بڑی طاقت سے ٹکراتے رہے۔ اس لئے کہ وہ سمجھتے تھے کہ سپر پاور صرف اللہ رب العالمین ہے۔ مالک الملک اللہ رب العالمین ہے۔ جس کو چاہے عزت عطا فرما دے جس کو چاہے ذلت عطا کر دے۔

بِيَدِهِ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

Marfat.com

وہ اللہ رب العالمین ہر چیز پر قادر ہے

مسلمان آج بھی اسی چکر میں ہے کہ وہ سپر پاور ہے اور وہ سپر پاور ہے۔ اور جب مسلمان یہ سمجھتا تھا کہ اللہ سپر پاور ہے اور میرے آقا حضور پُرنور مصطفیٰ سپر مین ہیں۔

سپر مین آج اس دور میں ٹیلیویژن پر اک پروگرام دکھایا جاتا ہے اور اس پروگرام کو میں نے امریکہ میں دیکھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ پاکستان میں دیکھنے کا موقع نہیں ملا لیکن میں پچھلے دنوں امریکہ میں تھا تو وہاں میں نے اس کو خاص طور سے دیکھا اور خاص طور سے دیکھنے کی وجہ کیا تھی کہ جرس سٹی امریکہ میں مدرسہ ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید کی وہاں تعلیم دی جاتی ہے اور ورلڈ اسلامک مشن تھوڑا بہت کام اپنے وسائل کے مطابق وہاں کر رہا ہے۔ نیویارک میں۔ جرس سٹی میں۔ کیلیفورنیا میں جب میں مدرسے میں گیا۔ طالبعلموں سے بچوں سے باتیں کر رہا تھا۔ ایک امریکن بچے سے جو قرآن شریف پڑھتا ہے وہ امریکن مسلمان کا بچہ قرآن شریف پڑھتا تھا۔ بڑے اچھے اور بڑے پیارے تلفظ سے قرآن شریف پڑھتا تھا جب اس نے مجھ کو دیکھا۔ میں نے اس سے دو چار باتیں پوچھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ سپر مین کا ایک پروگرام آتا ہے آپ نے وہ دیکھا ہے چونکہ وہ پروگرام میں نے دیکھا نہیں تھا تو ظاہر ہے کہ مجھے کہنا پڑا کہ میں نے تو نہیں دیکھا۔ سپر مین کا پروگرام اس نے کہا یہ امریکہ کا بڑا مشہور پروگرام ہے۔ بڑا دلچسپ پروگرام ہے۔ سپر مین ایک آدمی ہے جس کا بدن جو ہے بالکل الیکٹرونک ہے۔ بجلی جیسا ہے جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے۔ جب چاہتا ہے اڑ جاتا ہے اور جب چاہتا ہے کسی چیز کو پکڑ لیتا ہے اور تباہ کر دیتا

Marfat.com

ہے۔ یہ سپر مین ہوتا ہے۔ اچھا میں نے کہا کہ میں ٹیلیویژن کے سپر مین کو نہیں مانتا اس لئے کہ وہ سپر مین ٹیلیویژن کا محتاج ہے اور وہ سپر مین بجلی کا محتاج ہے۔

میں ایسے سپر مین کو مانتا ہوں کہ بجلی جس کی محتاج ہے۔ وہ سپر مین ہے۔ وہ شب معراج میں تشریف لے گئے تو وہ براق پر سوار تھے۔ برق بجلی بجلی قدم مصطفیٰ میں تھی۔ مصطفیٰ کے قدموں کے نیچے بجلی تھی۔ وہ اس پر سوار تھے تو میں نے کہا کہ میں ایسے سپر مین کو مانتا ہوں۔

وہ بچہ کہنے لگا؟؟؟؟ یہ تو بڑی پیاری بات ہے۔ پھر میں نے دوستوں سے پوچھا کیا واقعی ایسا کوئی پروگرام ہوتا ہے۔ کہنے لگے یہاں ہوتا ہے۔ اور ایک پاکستانی صاحب نے بتایا کہ مولانا یہ تو پاکستان میں بھی سپر مین کا پروگرام دکھایا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ افسوس ہے کہ ہمیں حضور پُرنور سید العالمین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سپر مین کا پروگرام دکھانا چاہیے تھا۔ اس کے بجائے امریکہ کے سپر مینوں کا پروگرام وہ دکھاتے ہیں۔ خیر مگر تو میں عرض کر رہا تھا کہ سپر پاور اللہ رب العالمین کی ذات ہے اور سپر مین حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کو ان سے نسبت ہو جائے اس کا مقام بلند ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کو ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نسبت ہو جائے تو سمجھ لیجئے مقام بلند ہو گیا۔ نسبت کی بات ہے چنانچہ دیکھئے۔ بدوی کو بکریوں کے ایک چرواہے کو۔ اونٹ کے چرواہے کو جس کا کوئی مقام سوسائٹی کے اندر نہیں ہوا کرتا۔ جب وہ دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا۔ دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چرواہا وابستہ ہو گیا تو اس کا مقام کیا ہے۔ جیسے ہی اس نے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ایمان کا اعلان کیا۔ اللہ رب العالمین نے فورا فرمایا۔ تجھے

نسبت مصطفیٰ حاصل ہوگئی۔ اب تیرا مقام کیا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (سورہ آل عمران آیت ۱۱۰)

تم بہترین امت ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئی بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

چرواہے اب تم بہترین امت ہو۔ بکریوں کے ریوڑ والے۔ اب تم بہترین امت ہو۔ گائے کا دودھ دھونے والے تم بہترین امت ہو۔

اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کرنے والے تمہارے ہاتھ میں اب دامن مصطفیٰ ہے تم بہترین امت ہو اس لئے کہ تمہارے ہاتھ میں بہترین رسول کا دامن ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم نسبت مصطفیٰ ہوگئی اور جس کو نسبت ہو جائے۔ حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا کی اک گمنام عورت اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو جائے۔ نسبت کیا ہو جائے۔ نسبت زوجیت ہو جائے۔ زوجیت کا شرف اک گمنام عورت کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بننے کا شرف مل جائے۔ تو اس شرف پر سبحان اللہ قربان جایئے۔ اللہ رب العالمین اس نسبت کی گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ عورت جس کو رسول اللہ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوگیا کیا مقام ہے اس کا۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔

اے نبی کی بیویوں تمہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہوگئی اور تم کو

Marfat.com

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف حاصل ہوگیا تو تم روئے زمین کی عورتوں سے بے مثل ہوگئی تو ذرا سوچو! کہ بے مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کتنا بلند ہوگا تو جس کے دامن سے وابستہ ہونے کے بعد عورت کو یہ شرف مل جائے کہ وہ بے مثل خاتون ہو جائے تو خود بے مثل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کتنا بلند ہوگا۔

حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی بات ہے اور آج ایک بات اور کہی جاتی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات۔ حضور کی بیویاں۔

جب کسی سے پوچھو! کہ بھئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کون تھے۔ تو بڑے مزے سے لوگ بیان کر دیتے ہیں کہ حضور کے گھر والوں میں حضرت سیدنا امام حسن ہیں۔ حضور کے گھر والوں میں امام حسین ہیں۔ حضور کے گھر والوں میں حضرت علی ہیں اور حضور کے گھر والوں میں حضرت بی بی فاطمہ ہیں۔ اللہ اکبر۔

ذرا غور تو فرمایئے۔ یہ دنیا میں کہیں ایسا ہوسکتا ہے کہ آپ جب کسی سے پوچھیں کہ آپ کے گھر والے سب خیریت سے ہیں تو کہنے والے کا مطلب یہ ہو کہ بھئی گھر والوں سے میرا مطلب یہ ہے کہ تمہارے بچے، تمہاری بیٹی اور تمہارے نواسے یہی تمہارے گھر والے ہیں۔ بیوی جو ہے وہ باہر ہے۔ کبھی آپ نے سنا کہ بیوی گھر سے باہر ہوتی ہے۔

ارے بھئی حضرت علی جب گھر والے ہیں۔ چلئے ہم مانتے ہیں۔ حضرت امام حسن گھر والے ہیں اور حضرت امام حسین گھر والے ہیں تو حضرت بی بی

خدیجہ گھر والی کیوں نہیں ہوگی اور اگر حضرت علی گھر والے ہیں۔ امام حسن گھر والے ہیں۔ امام حسین گھر والے ہیں تو حضرت بی بی سیدہ عائشہ صدیقہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ گھر والی کیوں نہیں ہوں گی۔

دنیا میں کہیں ایسا ہوتا ہے کہ بیٹی تو گھر والی ہو اور اس کی ماں گھر والی نہ ہو۔ یہ تو بڑی الٹی بات ہو جائے۔ آج اسلام کے دشمن یہی کہتے ہیں لیکن ہم اہلسنّت قرآن پر ہمارا ایمان ہے۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ قرآن گھر والی کس کو کہتا ہے۔

قرآن رسول اللہ کی نسبت سے ذات مصطفیٰ کے دامن سے وابستگی کے سبب قرآن ان کے مرتبے کو کتنا بلند فرماتا ہے تو دیکھئے قرآن پاک میں۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ کیا ارشاد فرماتا ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۔ (پ۲۲' ع ۱ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں اور قریب ہیں۔

جتنی جان آپ کی آپ سے قریب ہے۔ اس سے زیادہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے قریب ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو یہ نسبت ہے۔ جب شہادت کو امام حسین سے نسبت ہو جائے تو شہادت کا مرتبہ بھی بلند ہو جاتا ہے اور امام حسین کا مرتبہ بھی بلند ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وارضاہ بھی شہید تھے۔ ہجرت کی رات غار ثور میں سانپ نے کاٹا تھا اور اس کا زہر آخر میں وہ ظاہر ہو کر رہا اور اللہ رب العالمین نے ان کو یہ مرتبہ دینا تھا۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید ہیں اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہیں۔ یہ تینوں جلیل القدر صحابہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی۔ قرآن مجید و فرقان حمید میں کہ مرتب کرنے میں ان کا حصہ ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں اس کی ابتدا ہوئی تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں کچھ اس پر کام ہوا۔ پھر مکمل طریقے سے اس کام کو مکمل کرنے کے بعد قرآن شریف کی کاپیاں تیار کرنے کے بعد تمام جتنے بھی بلا دو امصار ہیں۔ تمام جتنے بھی بڑے بڑے شہر ہیں وہ مختلف مقامات ہیں۔ قرآن شریف کی کاپیاں تقسیم کی گئی۔ بنا بنا کر اور ایک جگہ ان کو جمع کیا یہ سیدنا عثمان ذوالنورنین رضی اللہ عنہ کا کام ہے۔

یہ تین عظیم المرتبت خلفائے راشدین ان تینوں کا حصہ قرآن کی خدمت بھی ہے اور انہوں نے قرآن کی خدمت کی ہے۔ اللہ نے قرآن کی خدمت کا صلہ یہ دیا کہ تینوں کے تینوں جلیل القدر خلیفہ مدینہ منورہ میں اللہ کے محبوب حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آرام فرما ہیں اور جوان

تینوں کا دشمن ہے۔ ان تینوں خلفاء کا جو دشمن ہے یہ خلفاء جنہوں نے قرآن کے سلسلے میں خدمت کی ہے۔ اللہ کی طرف سے یہ پھٹکار ہے کہ ان کا جو بھی دشمن بن جاتا ہے۔ اللہ اس کے سینے کو قرآن سے خالی کر دیتا ہے۔ یہ کتنی ظاہر اور باہر حقیقت ہے کہ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا دل چاہے دیکھ لے۔ یہ کھلی ہوئی بات ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو نسبت ہے میرے آقا حضور پُرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کا مقام بڑا بلند ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا پیغام کیا تھا۔ وہ مختصر سا میں نے سنا دیا۔

پیغام حسین رضی اللہ عنہ:

کہ لوگوں کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ تم قربانیاں دے رہے ہو رسول اللہ کے دین کیلئے۔ تم خون کی قربانی دے رہے ہو۔ مال کی قربانی دے رہو۔

صحابہ کرام میں صف اول کی جو قیادت تھی جس نے کی حضرت ابوبکر صدیق سے لے کر اس کے بعد تک یہ سب قربانیوں کا پیکر تھے۔ قربانیوں کا مجسمہ تھے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سب قربانی دیتے آئے اب دیکھو کہ تم بھی قربانی دیتے رہے اور یہ بھی دیکھو کہ ہم کس شان سے قربانی دیتے ہیں۔ دین اسلام کی بقا اور تحفظ میں اگر تمہارا خون شامل ہے تو امت یہ نہ کہے کہ صرف امت کا خون شامل ہے بلکہ رسول اللہ کے گھر والوں کا خون بھی اس میں شامل ہے۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ بے مثل شخصیت تھے۔ بے شمار حج کئے۔ بڑے صاحب تقویٰ تھے۔

جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی خواہش ہوتی تھی تو لوگ یہ کہتے تھے کہ آؤ رسول اللہ کو اگر دیکھنا ہے تو حسن اور حسین کو چلتا پھرتا دیکھ لو۔ رسول اللہ کا نقشہ نظر آتا ہے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہ حضور کا سراپا۔ مختلف قسم کی ادائیں۔ دونوں نواسوں میں مختلف انداز میں نظر آتی تھی۔ کربلا کے میدان میں امام حسین تشریف لائے۔ تفصیل سے آپ نے واقعات سنے۔ میں مختصر سا ایک واقعہ ذکر کرتا ہوں۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کو میدان کربلا میں شہید کرنے کیلئے لایا گیا۔ وہ شہید ہونے کیلئے آئے اور جب وہ زخموں سے چور ہو گئے اور زمین پر تشریف لائے اور اب ان کو یقین ہو گیا کہ اب میرا وقت آخر ہے اور اب مجھے اس دنیا فانی سے رخصت ہونا ہے۔ ظاہر اسباب یہی ہیں۔ آپ نے اپنے قاتلوں سے کیا بات کہی۔ یہ وہ بات ہے کہ جو مستند انداز میں متعدد علماء و اہلسنّت نے تواتر کے ساتھ اس کی تصدیق کی ہے۔ اس لئے میں انتہائی مستند روایت بیان کر رہا ہوں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا میدان کربلا میں جسم زخموں سے چور رہے۔ قاتلوں سے ہر مقتول کچھ نہ کچھ فریاد کرتا ہے تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے کیا کہا۔

میرے بچوں کا انتظام کر دینا۔ نہیں۔ میرے لیے فلاں فلاں چیز کی خواہش ہے میں وصیت کرتا ہوں فلاں کو یہ پیغام دے دینا تا کہ وہ میرا کام کر دے۔ نہیں

اپنے قاتلوں سے امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میرا وقت آخر

Marfat.com

ہے اور اللہ کے حضور میں پیش ہونے سے پہلے میں اللہ کے حضور میں سجدہ کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دو۔ کیا بات کہی ہے بڑی پیاری بات ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں۔ شاعر مشرق کہتے ہیں۔

اللہ ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ بڑی پیاری بات کہی۔

(علامہ اقبال اس کی منظر کشی کرتے ہیں کہ امام حسین میدان کربلا میں اللہ اکبر کہہ کر اللہ کے حضور میں سر سجود ہونے کیلئے جا رہے ہیں۔ جسم زخموں سے چور ہے۔ اپنے جسم کی پرواہ نہیں ہے۔ خون کی پرواہ نہیں ہے۔ زخموں کی پرواہ نہیں ہے۔ اگر فکر ہے تو اللہ کے حضور مین سجدہ کرنے کی فکر ہے۔)

تازہ از زخم اش لرزہ نو

امام حسین رضی اللہ عنہ کے زخموں کا ذکر سن کر آج بھی جسم لرز جاتا ہے۔ اسکا تصور کرو۔

از زخم اش لرزہ نو

کپکپی طاری ہو جاتی ہے لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ اب تک لرزہ ہے اور اس کے تصور میں۔ لیکن

تازہ از تقدیر او ایمان ہنوز

اور جس طرح سے اس وقت آخر میں امام نے اللہ اکبر کہی۔ اس اللہ اکبر سے آج تک ایمان والوں کے ایمان کو تازگی مل رہی ہے۔

میرے محترم بھائی۔ یہ بات پوری صفائی کے ساتھ کہہ دینی چاہیے۔ کسی کو برا لگتا ہے لگے۔ لیکن یہ انہی کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔

بعض لوگ سیدانیوں کا نام بڑی بے ادبی سے لیتے ہیں۔ کیا آپ کبھی

اس بات کو گوارا کرتے ہیں کہ آپ اپنے گھر کی بیٹیوں کا' بہوؤں کا' ماؤں کے نام کو سر بازار لیتے پھریں اور لوگوں کو سامنے بیان کرتے پھریں۔ کوئی گوارا نہیں کرتا تو سیدنا امام حسنین رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ کا جب ذکر ہوتا ہے۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ معظّمہ کا جب ذکر ہوتا ہے تو سیدانیاں وہ بزرگ خواتین رسول اللہ کی گھر والیاں۔ رسول اللہ کے گھرانے کے لوگ۔ وہ سیدانیاں امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے ساتھ جب کوفے کے بازار سے گزر رہی تھی اور ابن زیاد کے گورنر ہاؤس میں جا رہی تھی۔

یہ ان کی کتابوں میں بھی لکھا ہے اور ہماری کتابوں میں بھی لکھا ہے یعنی یہ متفق علیہ روایت ہے۔ عبداللہ ابن سبا یہودی کی جو اولاد ہیں ان کی کتابوں میں بھی یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں اور اہم اہلسنّت کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ یہ روایت ہے ایسی ہے جس کو متفق علیہ کہا جا سکتا ہے۔

سیدانیوں نے جب دیکھا کہ کچھ لوگ منہ پیٹ رہے ہیں۔ سینہ پیٹ رہے ہیں۔ پوچھا کیا سبب ہے۔ کوفے والو! تم کیوں رو رہے ہو۔ کہا کہ ہمیں افسوس ہے کہ امام حسین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم نے ہی تو بلوایا تھا اور تم نے ہی قتل کروا دیا اور اب ہمیں دکھانے کیلئے منہ پیٹ رہے ہو۔ ہمیں دکھانے کیلئے سینہ پیٹ رہے ہو۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اے اللہ جس طرح سے انہوں نے ہمارے ساتھ بے وفائی کی اور انہوں نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے غداری کا اور جس طرح سے یہ دھوکہ دینے کیلئے پھر اب منہ پیٹ رہے ہیں۔ ہمارے سامنے سینہ پیٹ رہے ہیں تو اے اللہ

Marfat.com

قیامت تک ان کو اور اُن کی اولاد یہی سزا دیتا رہے۔

اب آپ سوچ لیجئے کہ

حضرت شہزادی محترمہ سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ محترمہ اور سیدانیوں کی بددعا قبول ہوئی یا نہیں ہوئی۔ قبول ہوئی۔ قیامت قبول تک ہوتی رہے گی اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کو قیامت تک یہی سزا ملتی رہے گی اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے محبت والے قیامت تک ان پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

ان پر درود پڑھتے رہیں گے۔ ان کو رضی اللہ عنہ وعلیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے رہیں گے اور پڑھتے رہیں گے۔

امام حسین کی زندگی نے میدان کربلا میں یہ سبق دیا ہے کہ سر کٹ سکتا ہے لیکن جھک نہیں سکتا۔ باطل کے مقابلے پر کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔

یزید کا درباری بننے کی کوئی خواہش امام حسین رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں رہی۔ کوئی خواہش نہیں رہی۔

یزید سے سارا مسئلہ یہی تھا یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ یزید جو ہے وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ نہیں۔ جھوٹ بولتا تھا۔ بولتا تھا۔ یہ بھی تھی اور یہ بھی تھی۔ کہ امام حسین اپنے حق کیلئے نہیں لڑ رہے تھے۔ امام حسین تو پوری مسلم امت کے حق کیلئے لڑ رہے تھے کہ مسلمانوں کو حق نہیں دیتا۔ اپنے سارے حقوق لے لیتا ہے۔ مسئلہ سارا یہ بھی تھا۔ یزید نے زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ یعنی بالکل ایسے ہی جیسے آپ کا ایک مکان ہو اور آپ اپنے اس مکان کو یہ سوچ کر کہ چور تو آتے

Marfat.com

ہی ہیں۔ ڈاکو اور لٹیرے آتے ہی ہیں۔ ہندوستان سے بھی آتے رہتے ہیں اور ادھر ادھر سے بھی آتے رہتے ہیں۔ چلو چوکیدار رکھنا چاہئے۔ مضبوط قسم کا جوان مرد۔ ذرا دیکھ لینا بھئی چوکیدار ذرا اچھا ہو وفادار قسم کا ہو۔ جی بہت اچھا۔ دوستوں آپ نے کہا تلاش کر کے آدمی لاتے رہے۔ الیکشن ہوتا رہا اور اس کے بعد آپ نے چوکیدار رکھ لیا۔ رکھنے کے بعد آپ نے کہا آ جاؤ جی کام شروع کر دو۔ اب سب گھر والے جتنے بھی بھائی تھے بہنیں تھی سب مل کر محبت سے رہتے تھے۔ گڑبڑ تو ہو ہی جاتی ہے۔ اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ ہو جاتی ہے۔ سب نے مل کر مشترکہ طور پر آپس میں حصہ بانٹ لیا اور کہا کہ بھئی چوکیدار کی تنخواہ اتنی دینی ہے اس کو ذرا اچھی طرح رکھنا۔ ذرا خوب اچھی چمک والی وردی بھی پہنانی ہے اس کو۔ بوٹ پالش بھی ذرا اچھی ہو اسکی۔ اس کے منہ کی بھی پالش اچھی ہو۔ اس کے جوتوں کی بھی پالش اچھی ہو۔ سب چیزیں اچھی ہوں اور آپ اس کو اچھی سے اچھی تنخواہ دیتے رہیں اور اس کے بعد آپ یہ سوچیں بھئی اب۔ خطرہ زیادہ بن بھی جاتا ہے اس چوکیدار کو بندوق بھی دے دینی چاہئے کہ بندوق بھی دیدی پیٹ کاٹ کے بندوق بھی خرید دیں اس کو۔ اچھے سے اچھا ہتھیار ہو تا نکہ چوروں سے ڈاکوؤں سے مقابلہ کر سکے۔ وہ جناب خدا کرنا ایسا ہوا بدقسمتی تھی مکان والوں کی۔ اچانک جب صبح کو جب اٹھے تو معلوم ہوا کہ چوکیدار نے مکاں پر قبضہ کر لیا۔ اب لوگ جمع بھائی خدا کے واسطے یہ کیا تم نے غضب کیا بڑی بری ہوگئی کہ جناب بات یہ ہے۔

کہ ٹھیک ہے کہ آپ سب لوگ کہتے ہیں کہ نوے دن میں خالی کر دوں گا تو کوئی ایسی بات نہیں اے فکر نہ کرو۔ خالی کر دوں گا۔ اکتوبر میں نومبر میں خالی

Marfat.com

کر دوں گا اب وہ خالی ہی نہیں کرتے۔ اکتوبر بھی گزر گیا۔ نومبر بھی گزر گیا۔ لیکن یاد رکھئے وہ بھی گزر جائیں گے۔ (یہ جرنل ضیاء الحق کی طرف اشارہ تھا) قوم انشاء اللہ اور پاکستان باقی رہے گا۔ انشاء اللہ

مسئلہ سارا یہی تھا۔ یزید تخت خلافت پر قابض ہو گیا۔ قوم اس کے ساتھ نہیں تھی۔ کرائے کے لوگ اس کے ساتھ تھے اور کبھی عالموں کے بیچ میں بیٹھتا تھا۔ وہ کہتے سبحان اللہ کی بات ہے ماشاء اللہ علماء کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور کبھی مشائخ کے ساتھ بیٹھتا تھا اور ابھی مشائخ اور علماء کی صحبت ختم نہیں ہوئی۔ اس کا اثر ابھی زائل نہیں ہوا تھا کہ معلوم ہوا کہ عورتوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں یعنی خواتین کا بھی کنونشن اور خواتین کنونشن میں معلوم ہوتا ہے راجہ اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب اس کا جواب تو ہمارے علماء اور مشائخ دیں گے اس کا فتویٰ، اس کا فیصلہ اور کیا وجہ تھی کہ علماء سے فارغ ہو کر اور مشائخ سے فارغ ہو کر اب وہ خواتین میں پہنچ گئے۔ یہ جواب تو وہی دیں گے۔ میں اس کی تفصیل میں زیادہ نہیں جاتا میں تو صرف ایک بات کہہ رہا تھا کہ یزید صاحب کا بھی قصہ یہی تھا۔ خواتین کی آمد رفت بھی تھی۔ با مسلمان اللہ اور بابر ہمن رام رام

جناب شیخ کا نقش قدم بھی یہی ہے وہاں پہ بھی ہے اور یہاں بھی تو یزیدیت کو اور یزید وقت کو امام حسین رضی اللہ عنہ نے چیلنج کر دیا۔ ہر برائی جو یزیدیت سے جنم لیتی ہے اس کو مٹانا ہمارا اولین فریضہ ہے۔

بیان شہادت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کہ ان کارناموں پر پردہ ڈال دیا جائے اور آپ کو بے سروپا روایتیں سنا دی جائیں۔ ریڈیو۔ ٹیلیویژن پر شام غریباں میں میں نے خود اپنے کانوں سے یہ بات سنی

اور یہ ریڈیو اور ٹی وی جس کا مقصد اسلام کو ملک کو رسوا کرنا ہے ہیں وہ ہمیں اور آپ کو معلوم ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ریڈیو ٹی وی اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ساری تبلیغ تو اسی سے ہو رہی ہے۔ ماشاءاللہ

یعنی جو کنجن مائی' فلاں مائی' فلاں بائی یہ جو کچھ کر رہی ہیں یہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ ماشاءاللہ۔ فلمی ایوارڈ جو تقسیم ہو رہے ہیں یہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ یہ سب تبلیغ ہو رہی ہے۔

تو اسلام یہ ہے کہ چودھویں اور پندرہویں صدی کا وہ اسلام جو ملک میں لانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ اسلام وہ کہ جس میں لوگوں کی خواہشات کی گڈ مڈ ہو جائے کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ بھی صحیح ہے جو کچھ اس نے کہا وہ بھی صحیح ہے۔ ادھر ادھر کو سن کر اک معجون مرکب تیار کر لو۔ وہ معجون مرکب ایسی ہو جو سب کیلئے قابل قبول ہو۔ تو ایسا اسلام اس ملک میں نہیں چلے گا۔ یزید بھی یہی کہتا تھا کہ اسلام میں بنا سپتی بھی چلے گی اور مکس ایلڈ بھی چلے گا۔ یہ سب چل جائے گا تو اسلام کے چہرے پر یزیدیت کے غازے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کے چہرے پر خون شہادت کی ضرورت ہے۔ اسلام کی چہرے کیلئے اسلام کی عظمت کیلئے اسوۂ حسینی کی ضرورت ہے۔ میں نے یہ روایت سنی یہ جو ریڈیو اور ٹیلیویژن گمراہی پھیلا رہے ہیں اور عقیدہ اہلسنّت و جماعت جو نوے فیصد اہلسنّت اس ملک میں رہتے ہیں۔ ان کا جو عقیدہ ہے اس کے خلاف تسلسل سے ریڈیو اور ٹیلیویژن جو گمراہی پھیلا رہے ہیں۔ خود میں نے سنی ہے کہ اس نے کہا جب امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو شہادت کے بعد کربلا کے میدان میں لوگوں نے دیکھا کہ ایک عورت بال بکھرے ہوئے' میلے کچیلے

Marfat.com

کپڑے جن پر ریت اور گرد و غبار تھا وہ ماری ماری پھر رہی تھی۔ لاشوں کو دیکھ رہی تھی۔ کسی نے پوچھا کہ میدان کربلا میں تن تنہا یہ عورت کون پھر رہی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت بی بی فاطمہ ہیں معاذ اللہ۔ توبہ توبہ استغفر اللہ۔

کیا کوئی مسلمان اس روایت پر یقین کر سکتا ہے کہ حضرت بی بی فاطمہ میدان کربلا میں ماری ماری کا لفظ ریڈیو سے میں نے خود سنا کہ ماری ماری پھر رہی تھی۔ حضرت بی بی فاطمہ ماری ماری پھر رہی ہوں گی اور لوگ ان کو دیکھ رہے ہوں گے۔ معاذ اللہ

وہ حضرت سیدہ خاتون جنت کے فرشتے بھی جن کے گھر میں بغیر اجازت کے قدم نہیں رکھ پاتے۔ وہ کربلا کے میدان میں ماری ماری پھر رہی ہوں گی اور لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔ حشر کے میدان میں جن کی سواری بڑے اہتمام سے آئے گی اور کہا جائے گا کہ خاتون جنت کی سواری آ رہی ہے۔

کیا وہ کربلا کے میدان میں ماری ماری پھر رہی ہوں گی۔ یہ غلط روایتیں۔ ہی جھوٹی روایتیں یہ اہانت آمیز روایتیں جن کا پرچار ہو رہا ہے۔ ہم ان کو نہیں مانتے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے اصل مقام شہادت کو ہم مانتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ کملی والے آقا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے۔ ہم اس روایت پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ محبوب نواسے تھے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سونگھتے تھے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حسن اور حسین رسول اللہ کی گود میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سونگھ رہے ہیں۔ تو اس

Marfat.com

صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کہ حضور ہم تو اپنے بچوں کو چومتے ہیں۔ فرمایا: یہ صحیح کہتے ہو کہ تم اپنے بچوں کو چومتے ہو میں بھی مانتا ہوں اور جانتا ہوں لیکن یہ بتاؤ کہ پھول سونگھا جاتا ہے یا چوما جاتا ہے۔ کہا یہ جنت کے پھول ہیں ہمار یحانٰ۔ ریحان کا لفظ استعمال فرمایا۔ یہ جنت کی خوشبو ہیں۔ جنت کے پھول ہیں اور پھول سونگھا ہی جاتا ہے۔ چوما نہیں جاتا۔ ہمیں معلوم ہے ان کا مقام بلند ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے۔ ہمیں صرف ان کے نقش قدم پر چلنا ہے اور اپنے جسم اور جان کو اپنی زندگی کو اور اس پورے ملک کے نظام کو کملی والے آقا کے نظام کا گہوارہ بنانا ہے۔ یہی سبق ہے شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کا۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

☆☆☆☆

Marfat.com

عمر ساری کی ہے اک طرف بندگی
لیلۃ القدر کی اک طرف رات ہے
نور ہی نور ہے ہر جگہ رونقیں
اور عنایات کی آج برسات ہے

علماء خطباء، مقررین، واعظین، طلباء اور عوام اہلسنت
کے لئے بہترین تحفہ، جامع اور مدلل کتاب

انوارِ لیلۃ القدر

از مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ماہ رمضان اور لیلۃ القدر، فضائل لیلۃ القدر اور قرآن مجید، لیلۃ القدر کا مفہوم لیلۃ القدر کا تعین، لیلۃ القدر تمام راتوں کی سردار، لیلۃ القدر اور امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ لیلۃ القدر ملنے کا سبب، شب میلاد اور لیلۃ القدر، شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر اور ختم قرآن پر روشنی لیلۃ القدر کی خاص علامت، نوافل، صلوٰۃ التسبیح، اور لیلۃ القدر کی دعا، دعا کی اہمیت اور دعا

ہدیہ ۹۰ روپے

ملنے کا پتہ
مکتبہ غوثیہ رضویہ دوکان نمبر ۴ محمود شہید روڈ اسابقہ
لاجپت روڈ جی ٹی روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور پوسٹ کوڈ ۵۴۹۵۰

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
جہاد کی اہمیت

تقریر

بمقام کچھی میمن مسجد
صدر کراچی
۱۷ رمضان المبارک ۱۹۹۶ء

Marfat.com

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطّے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

چل اُٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
درِ جود ہے میرے سستانے والے

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگی ان سے خلوت کی ملاقاتیں

ہر آن تسلّی ہے، ہر لحظہ تشفی ہے
ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم ہیں مدارتیں

کوثر کے تقاضے ہیں تسنیم کے دعوے ہیں
ہر روز یہاں چرچے ہر رات یہی باتیں!

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے سوغاتیں

از جناب مولانا محمد علی جوہر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ نَبِیَّنَا وَ حَبِیْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَرِیْمًا ۔ ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَتْ لِدَعْوَۃِ لَاشْجَارُ سَاجِدَۃً ۔ تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ یَا رَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرَ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِیْنِ الْاَظْھَرِ ۔ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

Marfat.com

محبت سے درود شریف پڑھیے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے انتہائی خوشی اور مسرت ہے آج آپ کے پاس اس بابرکت مہینہ میں بابرکت اجتماع میں حاضر ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی اور میری ہم سب کی حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین۔

قرآن مجید فرقانِ حمید میں اللہ رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ نے جہاں حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ کی امت پر بے شمار احسانات کا ذکر فرمایا اور جس انداز سے حضور پُرنور ﷺ کی اس امت مرحومہ کو ''خیر امت'' یعنی بہترین امت کے لقب سے سرفراز فرمایا' وہاں اس کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک جیسا مہینہ بھی عطا فرمایا۔ اس سے پہلے کسی امت کو یہ مہینہ عطا نہیں ہوا تھا۔ اللہ رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ نے اس مہینہ کو نزول قرآن پاک کا مہینہ قرار دیا ہے۔ اسی ماہ میں روزوں کی فرضیت کا حکم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے)

اور فرمایا شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ (رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا) اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بزرگی بیان ہو رہی ہے کہ اس ماہ میں شب قدر بھی ہے' جس میں قرآن مجید کو اتارگیا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ

فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۔ اور شب قدر ہزار راتوں سے بہتر ہے۔ شب قدر کی فضیلت بیان ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی امت کو وہ مہینہ عطا فرمایا جو روزوں کا مہینہ ہے' نزول قرآن اور شب قدر کا مہینہ ہے جس میں ہزار راتوں کی عبادت سے زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ جہاں اس امت پر اس ماہ مبارک میں اتنے احسانات ہیں وہیں اسلام اور کفر کا سب سے بڑا اور فیصلہ کن معرکہ ''غزوہ بدر'' بھی اسی ماہ مبارک میں ہوا۔ اگر چہ اس زمانہ میں روزے فرض نہیں ہوئے تھے جیسا کہ روایت میں آتا ہے لیکن بہر حال رمضان کا مقدس مہینہ تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رسول اللہ ﷺ کے ساتھی' حضور پُرنور ﷺ کے محبّ اور جان نثار صحابہ کرام علیہم الرضوان جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منور تشریف لے آئے تھے اور انصار صحابہ کرام' یہ تمام کے تمام صحابہ اسلام کے اس ابتدائی زمانے میں کہ جب ان کے پاس کھانے پینے کے سامان کی بڑی قلت تھی' مسلمان تہی دست تھے' مسلمانوں کی مفلسی کا یہ عالم یہ تھا کہ ۸۰ فیصد مسلمان ایسے تھے جن کو دو وقت کا کھانا بھی میسر نہیں تھا۔ اور وہ غریب مسلمان جن کے پاس ہتھیاروں کا ذخیرہ نہیں تھا تلواریں نہیں تھیں' نیزے بھی نہیں تھے' اور اس زمانے کے روائتی ہتھیار بھی نہیں تھے' ہتھیار نہ ہونے کے باوجود' فقر و فاقہ ہونے کے باوجود (فقر و فاقہ کا اندازہ آپ اس سے لگائیے کہ بہت سے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ بیان ہے کہ جنگ بدر میں جب ہم نے شرکت کی تو کھجوروں کی گھٹلیاں چبا چبا کر چوس چوس کر گزارہ کرتے تھے) اور غربت کے باوجود سبحان اللہ! مسلمان حضور پُرنور ﷺ کے دامن سے وابستہ

تھے اور ان کی سب سے بڑی مسرت یہی تھی کہ دین و دنیا کی سب سے بڑی نعمت' ذات پاک محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان موجود ہیں۔ وہ اپنی غربت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے' وہ فاقہ مستی میں بھی ایمان کی نعمت و دولت سے سرفراز تھے اور اس میں مگن تھے کہ ہمیں حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کا' محبت کا' زیارت کا شرف حاصل ہے۔ ایمان ان کے در سے مل رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور نعمت کیا ہوگی۔ وہ دنیا کی کسی نعمت کھانے پینے کے سامان یا دنیا کی کسی تعیش کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

(جس کو ظلماً قتل کر دیا گیا ہو' جس کا خون مظلوم کی حیثیت سے بہہ رہا ہو' جس کا خون اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے جہاد میں بہہ رہا ہو' جس کا خون کسی ظالم کے ہاتھوں سے نکل رہا ہو وہ شہید ہے۔ شہداء اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک محبوب بندے کی طرح سے پیش ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایک خاص مرتبہ ان کو قیامت کے دن عطا فرمائے گا۔ شہید جب میدان محشر سے گزر رہے ہوں گے ان کا اپنا ایک جلوس بڑی شان و شوکت کے ساتھ میدان محشر سے نکل رہا ہوگا' اللہ تبارک و تعالیٰ کے انعام کے وہ مستحق ہونگے۔

شہادت کا مرتبہ اسلام میں بڑا اہم مرتبہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے شہید کی عزت شہید کے درجے کو' شہید کی بزرگی کو قرآن کریم و فرقان حمید میں ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ' بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ -

(اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ

Marfat.com

ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں)

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیے جاتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں وہ زندگی پا جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک خاص انعام ان پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اتنی نعمتیں ان کو عطا ہوتی ہیں کہ جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

مومن کو جو عزت شہادت کے ذریعے سے ملی ہے وہ بہت ہی ارفع و اعلیٰ ہے بہت بلند ہے بظاہر ہم یہ دیکھتے کہ وہ مر گیا لیکن اللہ رب العلمین ارشاد فرماتا ہے۔

بَلْ اَحْیَآءٌ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں وَلٰـکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ تم کو ان کی زندگی کا احساس نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ کہ اس کا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ ان کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت وانوار کی بارشیں اور خیر و برکت کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ اور ان کے درجے بلند ہوتے رہتے ہیں یہ ہے شہید کی موت۔

احادیث مبارکہ میں حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب خود شہادت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ آپ نے سیرت صحابہ کا مطالعہ کیا ہوگا اور اس میں غور فرمایا ہوگا۔ کہ صحابہ کرام بھی شہادت کی آرزو کرتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس جو سواری ہوتی تھی اور اس زمانے کے ہتھیار تلوار، نیزہ، خنجر وغیرہ جو کچھ بھی ہوتا تھا اس کو ہر وقت تیار رکھتے تھے تا کہ کسی بھی وقت جب اللہ کے محبوب کا حکم اور جہاد کا اعلان ہو تو کہیں وہ پیچھے نہ رہ جائیں اور شہادت کی سعادت سے وہ محروم نہ رہ جائیں۔

Marfat.com

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین حضور پُرنور سید العٰلمین محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے زیر سایہ اور آپ کی تربیت میں رہ کر آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے اس طرح سے اپنی زندگیوں کو ہاتھ میں لے کر پھرتے تھے کہ وقت آئے تو وہ اسلام کی راہ میں، دین کی راہ میں اپنی جان کو قربان کر دیں۔ کسی صحابی نے جان دینے کے سلسلے میں کبھی کوئی ہچکچاہٹ نہیں کی وہ اپنی جان کو ہتھیلی پر لئے پھرتے تھے۔ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے دست پر جہاد کی بیعت کی۔ نحن الذین بایعوا محمدا ۔ علی الجهاد ما یقینا ابداً (ہم نے محمد ﷺ سے تاحیات جہاد پر بیعت کی ہے)

(ایک جہاد کہ میدان جہاد میں نکل کر کافروں اور دشمنانِ دین کے خلاف لڑنا پڑتا ہے۔ یہ وہ جہاد ہے کہ جس میں جان کی قربانی دینی پڑتی ہے اور ایک وہ جہاد کہ ایک آدمی کے پاس مال ہے وہ خرچ کرنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ مجاہدین کی مدد کرتا ہے، اپنے مال اور ہتھیار سے مجاہدین کی مدد کرتا ہے، کشمیر کے مجاہدین کی جو لوگ ہتھیاروں سے مدد کر رہے ہیں، پیسہ دے رہے ہیں، اور مجاہدین ہندوؤں کی فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں اور فلسطین کے مجاہدین جو یہودیوں سے برسر پیکار ہیں اور بیت المقدس کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں، ان لوگوں کا مرتبہ بہت بلند ہے۔)

رب العٰلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ

(وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی

Marfat.com

راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے)

حضور سید العٰلمین محمد مصطفیٰ ﷺ سب سے بڑے مجاہد تھے اور مجاہدین کے سردار تھے حضور سید العٰلمین محمد مصطفیٰ ﷺ ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ کی تلوار ہر وقت تیار رہتی تھی آپ کا اسلحہ ہر وقت تیار رہتا تھا۔ آپ مجاہدین سے محبت فرماتے تھے' جہاد پر حضور ﷺ بیعت لیتے تھے۔ جولوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں' لوگوں کو یہ نظر آتا ہے کہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں' لیکن اللہ رب العٰلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ جولوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں بات دراصل یہ ہے کہ وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں آپ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے۔ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ اللہ کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا' اللہ کا کوئی جسم نہیں ہے' اللہ جسم اور جسمانیت سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ کے جسم اور جسمانیت کا کوئی تصور ہمارے یہاں نہیں ہے۔ اللہ رب العٰلمین وحدہ لاشریک ہے اس کا کوئی مثل نہیں ہے اس کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ بتانا تھا کہ جو قربانی دینے کے لئے میرے محبوب سے بیعت کرتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ میں نے اللہ کے محبوب کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا لیکن اس کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت اس پر رکھا ہوا ہے۔

تو جن لوگوں نے بیعت جہاد کی یہ وہ لوگ ہیں جن کے مرتبے بلند ہوئے بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اس وعدے کو پورا کیا۔ ہر مسلمان مجاہد ہے' ہر

Marfat.com

مسلمان کو زندگی میں جہاد کرنا پڑتا ہے۔ برائی کے خلاف سینہ سپر ہو جانا یہ جہاد ہے۔ کہیں اگر برائی ہے بدکاری ہے' حرام کاری ہے' دھوکہ بازی فریب ہے' اسلام کو بدنام کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں وہاں ان کے خلاف سینہ سپر ہو جانا بھی جہاد ہے۔ اور اس میں جس مسلمان کی جان چلی جائے وہ شہید ہے۔ اسی لئے اللہ رب العلمین جل جلالہ قرآن مجید و فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے کہ کچھ لوگ ہیں' صحابہ کی ایک مقدس جماعت ہے ان میں لوگ ہیں ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۔ (پ ع)

(مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا ہے جو عہد اللہ سے کیا تھا)

صحابہ کی ایک مقدس جماعت ہے اس میں بہت صحابہ وہ ہیں۔ جنہوں نے جو وعدہ رسول اللہ ﷺ سے کیا یعنی جہاد کا' انہوں نے اس وعدہ کو پورا کر دیا صحابہ کی تعریف ہو رہی ہے کہ انہوں نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا' اور کچھ وہ ہیں جو اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے انتظار میں ہیں کہ وقت آئے اور کب موقع ملے کہ ہم اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں۔ جان اللہ کی دی ہوئی ہے کہا جاتا ہے اس کی جان' میری جان' تیری جان لیکن جب آدمی مر جاتا ہے تو وہ نہ اس کی ہے نہ میری ہے نہ تیری ہے۔ پتہ چلا کہ وہ اللہ ہی کی ہے اور وہ اس کی راہ میں قربان ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا حق ادا کیا۔

تو جان اللہ کی دی ہوئی ہے اور جب کوئی شخص اس تصور اور اس عقیدے کے ساتھ جان دیتا ہے کہ جان دی ہوئی اللہ کی ہے تو بحان للہ! اللہ جل جلالہ اس کو اس کی جان کے بدلے میں ایسی جان دیتا ہے کہ اب وہ قیامت

Marfat.com

تک زندہ ہوگیا۔ یہ ہے وہ مرتبہ جو شہید کو ملتا ہے۔ یہ ہے وہ مرتبہ جو اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کا ہوا کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ۔ اللہ کی راہ میں مجاہد بنے رہو' اللہ کی راہ میں مسلسل جدوجہد کرتے رہو' اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرتے رہو یہی کام آئے گا۔

اسی طرح جو وقت اللہ کی راہ میں ہم دیتے ہیں وہ ہی کام آئے گا قبر میں اور وہ ہی کام آئے گا حشر میں۔ تو جو شخص اللہ کے دین قائم کرنے' اللہ کے دین کو پھیلانے اور اس کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بلند کرنے کی زندگی بھر کوشش کرتا رہے کہ اللہ کا اور اس کے نبی کا کلمہ بلند ہو تو وہ مجاہد ہے۔ اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو کر اللہ کے ہاں پہنچتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ تم زندگی بھر میری رضا کے لئے کام کرتے رہے مجھ کو راضی کرنے کے لئے' میرا کلمہ بلند کرنے کے لئے تم اپنا وقت دیتے رہے' میرے دین کو بلند کرنے کے لئے تم اپنے مال اور اپنی جان کی قربانی دیتے رہے۔ اب تم میرے پاس آئے ہو تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ تم کس میں خوش ہوتے ہو۔

خدا بندے سے خود پوچھے گا کہ بتا تیری رضا کیا ہے

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ اس مجاہد کو جس کی زندگی مسلسل جدوجہد میں لگی ہوئی تھی قیامت کے دن انعام عطا فرماتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور انعام کیا ہوگا کہ اللہ اس سے پوچھے کہ بتا تو کس میں خوش ہے۔ یہ بہت بڑا مقام ہے۔ اور یہ

Marfat.com

انعام ان کے لئے ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف کر دیا ہے۔

غزوۂ بدر تاریخ اسلام کی پہلی عظیم اور فیصلہ کن جنگ ہے۔ اسی جنگ میں مسلمانوں کے حق میں فیصلہ ہو گیا' اگر جنگ میں فیصلہ مسلمانوں کے حق میں نہ ہوتا تو مسلمان ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے۔ اس لئے کہ مکہ معظّمہ سے جو مسلمان ہجرت کر کے آ گئے تھے (حضور پُرنور سید العٰلمین محمد رسول اللہ کے ساتھ یا حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے) یا جو چند گھرانے مدینہ شریف کے' مسلمان ہوئے تھے بس یہی تھوڑے سے مسلمان تھے۔ مکہ معظّمہ سے آنے کے بعد مدینہ منور میں ایک سال ابھی پورا نہیں کر پائے تھے' ابھی منظّم نہیں ہوئے تھے' مکمل طور پر ان کی جڑیں مدینہ منورہ میں مضبوط نہیں ہوئی تھیں غربت کا عالم تھا' کاروبار سارے ختم ہو گئے تھے مکہ معظّمہ میں بڑے بڑے کاروبار تھے وہ بھی ختم ہو گئے تھے۔ ظاہر بڑا برا حال تھا۔ تو ایسے میں حضور پُرنور محمد رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی میں جب یہ فرمایا کہ ابوجہل' عتبہ اور شیبہ' مکہ کے بڑے بڑے سردار و زمیندار' بڑے بڑے قبائلی سردار ان سب نے جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ مدینہ منور میں بھی مسلمانوں کو پنپنے نہیں دیں گے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ ہجرت کر کے مسلمان مدینہ منور میں آ گئے ہیں اگر تھوڑا عرصہ یہ مدینہ شریف میں رہ گئے اور اسی طرح اسلام مدینہ منورہ میں پھیلتا رہا اور اسلامی حکومت اور ریاست مدینہ منور میں اگر قائم ہو گئی تو ایک دن مکہ معظّمہ بھی فتح ہو جائے گا۔ تو مسلمانوں کی جڑ پکڑنے سے پہلے ان کو ختم کر دو' ان کا صفایا کر دو۔ تو ارشاد فرمایا کہ بدر کے مقام پر وہ جمع ہوں گے (بدر ایک مقام ہے'

Marfat.com

وادی بدر کے چاروں طرف پہاڑیاں ہیں مکہ معظّمہ سے جب مدینہ منور کو جاتے ہیں تو درمیان میں آتا ہے مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے) ملک شام اور مدینہ منور کے درمیان چلنے والے قافلوں کا گزر بدر سے ہوتا تھا بڑا اہم مقام تھا' تو فرمایا وہاں آنے والے ہیں اور لڑیں گے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا کریں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ابھی تو ایک سال بھی پورا نہیں ہوا' ہجرت بھی ختم نہیں ہوئی' بہت سے لوگوں کا کاروبار بھی ابھی جما نہیں' بیروزگاری ہے' جنگ کے اخراجات کے لئے پیسہ نہیں ہے' تلواریں نہیں ہیں' نیزے نہیں ہیں' بھالے بھی نہیں ہیں' روائتی ہتھیار بھی نہیں ہیں' جب کہ خبر یہ ہے کہ کفار کا ایک ہزار کا ہتھیار بند لشکر آ رہا ہے۔ کافروں سے مقابلہ کرنا بڑا مشکل ہے۔ اور کسی صحابی نے یہ بھی نہیں کہا کہ یہ تو بڑا مشکل ہو جائے گا کہ مکہ مکرمہ سے ہم تو آ گئے ہیں لیکن ہمارے بہن اور بھائی تو سب مکہ مکرمہ والے ہیں۔ ادھر ہمارے بھی ننگے ہمارے چچا بھی ہونگے' ادھر ہمارے عزیز و اقارب بھی ہونگے تو ہم اپنے عزیز و اقارب سے کیسے لڑیں گے؟ ان پر تلوار کیسے اٹھے گی؟

جب حضور ﷺ نے فرمایا بولو کیا مشورہ ہے؟ قربان جایئے ان صحابہ کرام پر کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حکم فرمایئے ہم آپ کے دائیں' آپ کے بائیں' آپ کے آگے' آپ کے پیچھے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں حکم فرمائیں ہم سمندر میں کود جائیں گے' آپ حکم فرمائیں ہم اپنے بیوی اور بچوں کو قربان کر دیں گے۔

رشتہ داری' قرابت داری وخون کا رشتہ آڑے نہیں آیا۔ ظاہر ہے مکہ مکرمہ

میں سب کے رشتہ دار تھے بلکہ خود حضور ﷺ کے رشتہ دار تھے اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہوں یا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوں سب کے رشتہ دار وہاں موجود تھے جو مسلمان تھے وہ مدینہ شریف آ گئے تھے لیکن رشتہ داری پر ان کے خون نے جوش نہیں مارا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تیاری کرو،

اللہ رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔

(اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے)

لیکن جان قربان کرنے کا جذبہ تھا، کہ جب بھی اللہ کے محبوب حکم کریں جان قربان کر دیں گے۔ دین کو بچائیں گے، حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں جان قربان کرنے کا کیسا جذبہ تھا اس کی ایک مختصر سی روایت ملاحظہ فرمایئے۔

حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صحابیہ تشریف لائیں اور میرے بیٹے کی شادی طے ہو چکی ہے، اجازت ہو تو شادی کر دوں، حضور ﷺ نے فرمایا ہاں کر دو اجازت ہے، تو عرض کی، حضور ﷺ خطرات بڑھ رہے ہیں سنا ہے مدینہ منورہ پر کافر حملہ کرنے والے ہیں، فرمایا تم شادی کر دو، ان کا اکلوتا بیٹا (حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھا۔ نوجوان صحابی کی شادی ہو گئی، ظاہر ہے نوجوانوں کے لئے انسانی زندگی میں انتہائی اہم اور پرمسرت موقع شادی کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی ہوگئی' پہلی رات تھی گھر میں تھے آرام کر رہے تھے' کہ کمرے میں مدینہ منورہ کی گلیوں سے آواز آئی' کہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا گیا' شہید کر دیا گیا' اب یہ جو آواز ابھی اپنے کمرے میں ہیں مکان میں اپنی بیوی کے پاس ہیں آپ فوراً باہر آئے کہ کیسی آواز آئی' یہ کیسی خبر آئی' جلدی سے نیچے اتر کر آئے اور لوگوں سے معلوم کیا اور اسی حال میں احد پہاڑ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جذبہ دیکھئے آپ جب وہاں پہنچے رات کا وقت تھا معرکہ کارزار گرم تھا مکہ کے کافروں نے میدان اُحد میں مسلمانوں پر شب خون مارا ہوا تھا۔ یہ نوجوان صحابی حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی کی' ماں کی' گھر کی' شب زفاف کی' شب عروسی کی پرواہ کئے بغیر میدان کارزار میں کود پڑے' آنے کے ساتھ ہی لڑائی شروع کر دی۔ بعض صحابہ نے دیکھا کہ ایک نوجوان اچانک میدان میں داخل ہوا اور ایک دم لڑائی شروع کر دی' صحابہ کرام پہچان گئے۔ صبح ہوئی لڑائی ختم ہوئی دشمن بھی بھاگ گئے اور مسلمان لاشوں کو شمار کرنے لگے' اللہ کے محبوب ﷺ تشریف لائے تو صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ رات اندھیرے میں حنظلہ آ گئے تھے مصروف جہاد تھے اب ان کی لاش نہیں مل رہی ہے' اللہ اللہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضور پُرنور ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا حنظلہ کو غسل دیا جا رہا ہے۔ آپ کا لقب غسیل الملائکہ ہے۔

حنظلہ وہ صحابی تھے جن کو فرشتے غسل دے رہے تھے' اس لئے کہ گھر سے نکل کر جب وہ میدان جنگ کی طرف آ گئے تھے تو غسل کئے بغیر چلے آ گئے تھے' اب شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو گئے تو فرشتے غسل دے رہے تھے۔ سبحان

Marfat.com

اللہ! کیسے با برکت لوگ ہیں بیوی کی پرواہ نہیں، گھر کی کوئی پرواہ نہیں، شب عروسی کی کوئی پرواہ نہیں اپنی جوانی کی کوئی پرواہ نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنی زندگی ہتھیلی پر لئے پھرتے تھے کہ جب موقع ملے، اللہ کے محبوب کا حکم ہو تو جان کا نذرانہ پیش کر دیں، صحابہ کی اس سے بڑھ کر دین کے لئے خدمت اور کیا ہو گی۔ یہی جذبہ تھا نوجوانوں میں یہی جذبہ تھا بوڑھوں میں یہی جذبہ تھا ہر اس شخص میں جس نے اپنے آپ کو دامنِ مصطفیٰ سے وابستہ کر دیا تھا۔

جنگ بدر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کفر اور اسلام کا پہلا معرکہ ہے پہلی جنگ ہے۔ کافر یہ طے کر کے آئے تھے کہ مسلمانوں پر اس طرح حملہ کرنا ہے کہ تہس نہس ہو جائیں، مسلمان مکہ مکرمہ سے نکل کر تو چلے گئے اب اگر مدینہ منورہ میں یہ پلٹ گئے اور چند سال کا عرصہ اگر ان کو مل گیا اور اگر ان کو چیلنج نہیں کیا تو یہ ہم کو چیلنج کریں گے۔ اس لئے ابھی سے ان کا سر کچل دو۔ معاذ اللہ

لیکن سبحان اللہ! اللہ کے محبوب ﷺ کی معیت میں جب صحابہ کرام کا لشکر وہاں پہنچا تو سامنے مکہ کے کافر بدر کے میدان میں جمع تھے ادھر مسلمان تھے، مسلمانوں میں اور مکہ والوں کے لشکر میں ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے، خون کا رشتہ تھا، ایک بھائی ادھر تھا دوسرا بھائی ادھر ہے، ایک ابوجہل کے ساتھ ہے تو ایک حضور ﷺ کا فدائی ہے، حضرت ابوبکر صدیق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ابوبکر کے بڑے بیٹے عبد الرحمٰن ابوجہل کے ساتھ تھے۔ جنگ بدر کفر اور اسلام کا معرکہ تھا، باپ اگر کافر تھا مقابلہ پر آیا مار دیا کوئی پرواہ نہیں کی، اس لیے کہ خون کے رشتہ کی کوئی حیثیت نہیں اصل رشتہ جس کی اہمیت ہے وہ ہے غلامی

مصطفیٰ ﷺ کا۔ اب معلوم یہ ہوا کہ قوم خون سے نہیں بنتی کوئی آدمی یہ کہے ہم مہاجر ایک قوم ہیں ایک نسل ہیں بالکل غلط ہے' اسلام میں اس کا کوئی مرتبہ نہیں' کوئی حیثیت نہیں۔ کوئی آدمی یہ کہے کہ چونکہ ہم پنجابی بولتے ہیں لہٰذا پنجابی ایک قوم ہے اس کا بھی اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔ سندھی' پٹھان کوئی قوم نہیں ہے' اسلام میں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ حضور پُرنور ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ ''آج میں ان تمام جھوٹوں دعووں کو جن کی بنیاد رنگ ونسل اور خون پر رکھی گئی تھی' اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں'' یہ جاہلیت کی نشانی تھی کہ لوگ اپنے قبیلے پر فخر کرتے تھے' لوگ اپنے مکے والے ہونے پر فخر کرتے تھے۔ وہ اپنی شرافتِ نسبی پر فخر کر رہے ہیں اور اپنی زبان پر فخر کر رہے ہیں کہ ہم عربی ہیں باقی عجمی یعنی گونگے ہیں۔

تو کسی کو قوم پر فخر تھا' کسی کو اپنی زبان پر فخر تھا کسی کو اپنی نسل پر فخر تھا اور مسلمانوں کو غلامی مصطفیٰ ﷺ کے رشتہ پر فخر تھا۔ جو مصطفیٰ ﷺ کا ہے وہ ہمارا ہے' جو مصطفیٰ ﷺ کا غلام ہے وہ ہمارا امام ہے' جو حضور ﷺ کے دامن سے وابستہ ہے ہم اس کے ہیں' سب رشتوں کو توڑ کر رکھ دیا صرف رشتہ غلامی مصطفیٰ استوار کر دیا۔

''خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی''

رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کی امت امتِ واحدہ ہے۔ جو بھی مسلمان حضور کا غلام ہے وہ امت ہے۔ بدر کے میدان میں جب حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے رات ہوئی تو عریش (جھونپڑی) بنا دی گئی اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا آرام کرو' تیاری کرو صبح انشاء اللہ معرکہ ہوگا اور صحابہ کے سامنے ارشاد فرمایا

کل یہاں معرکہ گرم ہوگا' دیکھو اس سرزمین پر کفر اور اسلام کا پہلا معرکہ گرم ہو گا' بخاری شریف میں آتا ہے حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ تھے اور نقشہ بتا رہے تھے اور بتا رہے ہیں کہ ابوجہل کی لاش یہاں گرے گی' اپنے دست مبارک سے' انگلی مبارک سے اشارہ فرما رہے تھے کہ ابوجہل کی لاش یہاں گرے گی فلاں سردار کی لاش یہاں گرے گی۔

وہ سردار جن کو اپنی سرداری ختم ہوتی ہوئی نظر آ رہی تھی وہ سب رسول اللہ ﷺ کے خلاف متحد تھے' اسلام میں سرداری نظام نہیں ہے' اسلام تو دینِ مساوات ہے۔ چنانچہ حضور سید العٰلمین محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ مکہ مکرمہ کا بڑا سردار یہاں مارا جائے گا۔ اور فلاں وہ یہاں مارا جائے گا۔

رات ہوئی تو حضور پُرنور سید العٰلمین ﷺ عریش میں جو جھونپڑی نما بنائی گئی تھی اس میں قیام فرمایا' ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات بھر وہیں دروازے پر بیٹھے رہے۔ فرماتے ہیں کبھی بیٹھ جاتا تھا کبھی کھڑا ہو جاتا تھا' رات بھر میں جاگتا رہا اور اندر سے رونے کی آواز آ رہی تھی بدر کی رات میں حضور ﷺ رات بھر اللہ کے حضور سربسجود رہے اور دعا فرماتے رہے: اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِهِ الْعَصَابَةَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تَعْبُدُوْ فِی الْاَرْضِ ۔ (اے اللہ اہل اسلام کی یہ جماعت اگر ہلاک ہو گئی تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی) کہا حضور ﷺ دعا فرماتے تھے اے اللہ! فتح و نصرت عطا فرما۔ اور حضور اس طرح رو رہے تھے جیسے بچہ بلک بلک کر روتا ہے۔ رات بھر میں حضور ﷺ کی سسکیوں کی اور دعاؤں کی آواز سنتا رہا۔

صبح ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا نماز پڑھو اور نماز پڑھتے ہی حکم

Marfat.com

فرمایا صف بستہ ہو جاؤ' کفر کے مقابلے پر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔ میدان جنگ میں صحابہ کود پڑے جب میدان میں صحابہ کود پڑے تو ایک صحابی نے کہا یارسول ﷺ بڑا عجیب وغریب منظر میں دیکھ رہا ہوں' میں دشمن کو مارنے کے لئے آگے بڑھا میرے تلوار مارنے سے پہلے اس کا سر کٹ گیا' عرض کیا یہ کیسے ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا جبرئیل کی قیادت میں تین ہزار فرشتے اتر رہے ہیں۔ یہ معرکہ بدر ہے' مسلمان اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے میدان میں اترے تو فرشتے بھی اتر آئے ہیں۔

(تم بہت تھوڑے تھے اور کافر تم کو بڑا حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے تم کو فتح عطا فرمائی)

۳۱۳ کو ۱۰۰۰ کے مقابلے پر فتح ہوگئی۔

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۔

(تین ہزار فرشتے اتر رہے تھے اور فرشتوں کی مدد آ رہی تھی اور فرشتوں کی قیادت جبرئیل کر رہے تھے)

اس زمانے کے مسلمانوں نے حضور ﷺ سے یہ نہیں کہا کہ لڑنا بھڑنا ہمارا کام نہیں' حکومت چلانا' حکومت لینا' کافروں کو مارنا یہ ہم سے نہیں ہوتا' بس دعا کریں گے اور یہ ختم ہو جائیں گے۔

لیکن نہیں! کافروں کے خلاف دعا بھی کرو کافروں کے ختم کرنے کے لئے ختم شریف بھی پڑھو' لیکن ساتھ ساتھ میدان جہاد کی عملی زندگی میں بھی قدم رکھو' ہاتھ میں تلوار بھی اٹھاؤ' ہر برائی کے خلاف مسلمان کو سینہ سپر ہونا چاہیے۔

Marfat.com

ڈرنا نہیں چاہیئے' مسلمان تو صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔ جو سال دو سال کے لئے حکمران بن کر آ جاتے ہیں ان سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے' یہ تو خود اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے اس کے غم میں گھلے رہتے ہیں۔

اللہ رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ نے بڑی عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ ابوبکر صدیق اور صحابہ علیہم الرضوان جنگ بدر کے کیسے حیرت انگیز واقعات بیان کرتے ہیں۔ آج بھی بدر کے میدان میں جہاں جنگ بدر کے شہداء دفن ہیں اہل مدینہ میں سے کسی سے آپ پوچھ لیں کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور اہل مدینہ اس کی تصدیق کرتے ہیں آج بھی رات کے وقت بدر کے اس میدان میں جہاں شہداء کا قبرستان بنا ہے' رات کا وقت ہوتا ہے اور جب نصف شب گذرتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طبل جنگ بج رہا ہے اور دیکھنے والی آنکھیں کہتی ہیں آج بھی شہداء بدر' اسلام کے پہلے شہداء جنہوں نے اسلام کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ان کی قبروں پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے' رحمت کی بارشیں ہوتی ہیں' یہ وہ بدر کے مجاہدین تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں رسول اللہ ﷺ کے اشارے پر اسلام کی سربلندی کے لئے قربان کر دیں۔

واقعہ بدر سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ کافر اور مسلم دو قومیں ہیں' تیسری کوئی قوم نہیں قرآن نے یہی فرمایا ہے: هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ

(وہی اللہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم میں کوئی کافر اور کوئی مسلمان)

اب تم میں دو گروہ ہیں' ایک تو کافروں کا ہے اور دوسرا ایمان والوں کا ہے یعنی ایمان والے ایک قوم ہیں اور کافر ایک قوم ہے' اللہ نے فیصلہ کن معرکہ

Marfat.com

میں مسلمانوں کو فتح ونصرت عطا فرمائی۔ آج اسلام کو خطرات درپیش ہیں کفر اور اسلام کا معرکہ کشمیر میں بھی ہے۔ کفر اور اسلام کا معرکہ چیچنیا میں میں بھی ہے کفر اور اسلام کا معرکہ فلسطین میں بھی ہے کفر اور اسلام کا معرکہ عراق میں بھی ہے۔ افغانستان میں بھی ہے۔ اور مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنا چاہیے۔ موجودہ صدی اسلام کے لئے بڑی صبر آزما صدی ہے۔ لیکن مایوس ہونے کی بات نہیں ہے۔ اسی جذبہ کے ساتھ، مسلمان قوم کے تصور پر جدوجہد کرنے کا وقت ہے۔

اے اللہ! ہمیں بھی اس ملک میں اور دنیا کے ہر حصے میں صحابہ کرام کے صدقے میں وہی جرأت و ہمت عطا فرما کہ رسول اللہ ﷺ کے دین کو ہم چلا سکیں۔ دین کو غالب کر سکیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

فضائل
درود وسلام

مصنّف

مولانا الحاج قاری محمد جعفر ضیاؔ القادری
ناظم اعلیٰ
جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن محمود شہید روڈ علی پور ۵
خادم کانونی شاہدرہ لاہور ۳۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

بہترین نعتوں اور عظمتِ صحابہ کرام میں پُرکیف
سُرور آور اور محبّت بھرے مناقب اور دو ہڑوں کا مجموعہ

شانِ صحابہؓ

رضی اللہ عنہم

مرتّب

مولانا الحاج محمّد جعفر ضیاء القادری

محمود شہید روڈ گلی ۵ خادم کالونی شاہدرہ لاہور

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

جہاد کا مقصد۔ جہاد کا مفہوم
جہاد کی فضیلت۔ مجاہد کی شان

مقریر

بمقام کراچی

Marfat.com

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
اَسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اُٹھا دیئے ہیں
دُولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری رو کو مشکل میں ہیں براتی پُرخار با دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

کرم یا محمد صلی اللہ علیک وسلم

کرم ہو کرم ہو کرم یا محمدؐ ہو تم شاہِ عالی ہمم یا محمدؐ
کرم ہو کرم ہو کرم یا محمدؐ تمہی شاہِ عرب و عجم یا محمدؐ
کرم ہو کرم ہو کرم یا محمدؐ ہو تم بحرِ لطف و کرم یا محمدؐ
کرم ہو کرم ہو کرم یا محمدؐ نہ دیکھیں کبھی روئے غم یا محمدؐ
مسلمان ہوں آپس میں یکجان و یکدل کرم ہو طفیلِ ادھم یا محمدؐ
نہ چھوڑوں گا در میں تمہارا کبھی بھی تمہارے ہی در کی قسم یا محمدؐ
ہے لاریب وہ در تمہارا جہاں میں کہ سر ہیں سلاطیں کے خم یا محمدؐ
بنی سجدہ گاہ جہاں وہ جگہ ہے جہاں تم نے رکھا قدم یا محمدؐ

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَلَّذِىْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَ تْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً ۔ تَمْشِىْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِىْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرْ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

Marfat.com

محبت سے درود شریف پڑھیے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حضرات محترم! اور مقتدر علماء کرام۔ میرے محترم بزرگو! محترم بھائیو! عزیز نوجوانو اور پیارے بچو۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے انتہائی خوشی اور مسرت ہے آج آپ کے پاس اس بابرکت مہینہ میں بابرکت اجتماع میں حاضر ہوں۔

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کا فضل وکرم اور احسان ہے کہ ہم اور آپ اللہ تعالیٰ کے حضور میں سر بسجود ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے گھر میں حاضر ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ گناہگار وسیاہکار کی، آپ کی ہم سب کی اس حاضری کو قبول فرمائے اور جو کچھ بیان کیا جائے اس کو شرف قبولیت عطا فرما کر مجھ گناہگار و سیاہ کار کے لئے کفارۂ سیأت بنائے۔ آمین

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور پُرنور سیّد العٰلمین محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر قرآن مجید کو تقریباً ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل فرما کر رہتی دنیا کے لئے ایک نظام زندگی و نظام بندگی عطا کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور پُرنور سید العٰلمین محمد رسول اللہ ﷺ عرشیوں کے آقا اور فرشیوں کے داتا، صاحب معراج ﷺ کو قرآن مجید فرقان حمید عطا فرمایا جو قیامت تک کے انسانوں کے لئے راہنما اور ان کی دنیا کو سدھارنے اور آخرت وعاقبت کے سنوارنے کو ایک نسخہ کیمیا ہے۔

Marfat.com

مبارک ہیں وہ لوگ جو قرآن مجید فرقان حمید کو اپنا ضابطہ زندگی بناتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس کو ضابطہ بندگی بھی سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے عبادت کا جو نظام دیا ہے اس پر ساڑھے چودہ سو سال گذر چکے ہیں کہ حضور پُرنور سیّد العٰلمین محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام ان کے دیوانے ان کے مستانے اس نظام بندگی پر عمل کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔

مبارک ہیں وہ لوگ جن کی زندگی کے اوقات نماز کے زیور سے آراستہ ہیں اور وہ لوگ جو رمضان المبارک میں روزہ رکھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کا فریضہ بجالاتے ہیں اور وہ لوگ جن کو حج کی استطاعت ہوتی ہے تو اللہ کے حضور میں سراپا شوق بن کر لبیک پڑھتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کے مطابق مستحق اور غریب مسلمانوں کو اس کے دیئے ہوئے مال سے زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ وہ نظام ہے جس کو ترتیب سے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا اور امت اسلامیہ مساجد میں آ کر اللہ کے حضور میں سر بسجود ہو کر اپنے ایمان کی تصدیق اور اس کی حفاظت اور اس کو تازہ کرتی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاں ایک طرف مسلمانوں کو نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کا حکم دیا وہاں اس کے ساتھ ساتھ جہاد کا بھی حکم فرمایا ہے۔ حضور پُرنور سیّد العٰلمین محمد رسول اللہ ﷺ کو جو دین عطا ہوا جس کے ہم پابند ہیں اس میں فرائض کے بعد جہاد کا حکم بھی ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں جہاد کی فضلیت کو بیان فرمایا۔

جہاد جد و جہد سے ہے جس کا معنی ہے مسلسل کوشش کرنا۔ مبالغہ اور

Marfat.com

وسعت کے ساتھ طاقت کا مظاہرہ کرنا۔ حضور پُرنور سید العٰلمین محمد رسول ﷺ جو دین لائے ہیں اسے دنیا میں غالب کرنا تا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اس کا نام بلند ہو اور اللہ کی دی ہوئی جان کو اس کے نام پر قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ یہ جہاد کا مقصد ہے جس کو قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: کَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا (التوبہ) تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کا کلمہ بلند ہو۔ جہاد کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام اس کا کلمہ اور اس کا دین جو اس نے ہمارے لئے چن کر اور اختیار کر کے عطا فرمایا' اس کی بلندی کے لئے جو جدوجہد کی جائے وہ جہاد ہے۔ جہاد کی مزید تشریح آیات قرآنیہ میں موجود ہے اور جہاد کی فضیلت' مجاہد کا مرتبہ' اور جو راہ خدا میں لڑتا رہتا ہے اور اس کی راہ میں مارا جاتا ہے اس کے شہید ہونے کا بیان قرآن مجید فرقان حمید میں واضح طور پر موجود ہے۔

جہاد کی فضیلت قرآن حمید کی متعدد آیات طیبہ میں بیان کی گئی ہے اور فلسفہ جہاد کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختصر الفاظ میں اور نہایت جامع انداز میں بیان فرمایا۔ اس لئے کہ جہاد میں آدمی کو اپنی جان اور اپنی زندگی اللہ کی راہ میں قربان کرنی پڑتی ہے' گردن کو اللہ کی راہ میں کٹانا پڑتا ہے ہے۔ خون کو اللہ کی راہ میں بہانا پڑتا ہے اور اس کی ابتدا عید الاضحیٰ سے یوں ہوتی ہے کہ جب جانور کا خون بہایا جائے اور اس کی قربانی کی جائے تو ذہن میں یہ مفہوم ہر وقت موجود رہے کہ آج اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے جانور خرید کر راہ خدا میں قربان کیا ہے اگر کل موقع لگا تو اللہ کی راہ میں جان بھی قربان کریں گے۔ مال کو قربان کرنے کے لئے زکوٰۃ کا اور جگہ جگہ صدقات کا حکم دیا ''وَاَنْفِقُوْا فِیْ

Marfat.com

سَبِیْلِ اللّٰہِ" (البقرۃ/۱۹۵) اللہ کی راہ میں اس کے دئے ہوئے مال سے خرچ کرتے رہو۔ صدقات بھی دیتے رہو کیونکہ صدقات ان بلاؤں کو لوٹا دیتا ہے جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان سے نازل فرماتا ہے اور سال کے سال جو پیسہ جمع ہوگیا ہو تو صاحب نصاب ہونے کی صورت میں ہر ۱۰۰ (سو) پر ڈھائی فیصد اللہ کے نام پر خرچ کرتے رہو اور جہاد فی سبیل اللہ میں جو مال' روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہو خواہ اسلحہ کی مد میں کہ یہ جہاد کا سامان ہے یہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ ہے تو جس طرح جہاد کا ثواب ہے اسی طرح اس میں خرچ کرنے کا بھی ثواب ہے۔ جو خرچ کرے گا اس کو ثواب ملتا رہے گا۔ چنانچہ قرآن حمید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فلسفہ جہاد کو اس طرح بیان فرمایا۔

رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (سورۃ التوبہ رقم الایۃ/۱۱۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو خرید لیا اس بدلے میں کہ ان کے لئے جنت ہے۔

اللہ رب العلمین ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی اللہ نے خرید لیا ہے

یعنی اب باقاعدہ سودا ہو رہا ہے کہ ہم نے خرید لیا کیا خرید لیا۔ اللہ تعالیٰ کو خریدنے کی کیا ضرورت ہے سب کچھ تو اسی کا ہے تو خریدنے کی کیا ضرورت تھی لیکن سبحان اللہ!

اللہ تبارک وتعالیٰ فرما رہا ہے کہ یہ میرا کرم ہے کہ میں تم سے خرید رہا ہوں

حالانکہ سب چیزیں اسی کی دی ہوئی ہیں۔ جان خرید رہا ہے وہ بھی اسی کی دی ہوئی ہے' مال خرید رہا ہے وہ بھی اسی کا دیا ہوا ہے سب کچھ اسی کا ہے پھر بھی خرید رہا ہے۔ سبحان اللہ!

جان تو اسی کی ہے اب قیمت لگا رہا ہے۔ کیا کرم ہے۔ ایمان والوں سے جان کو خرید کر بتانا یہ چاہتا ہے کہ تم نے ایمان قبول کر لیا' تم اس قابل ہو گئے کہ ہم تمھاری جانوں کو خرید سکتے ہیں۔ یہ ایک قیمتی جان ہے کیونکہ یہ ایمان والے کی جان ہے۔ اب ایمان والی جان کا خریدار روئے زمین پر کوئی نہیں ہو سکتا ہے اور اگر کوئی خرید سکتا ہے اور بدلہ دے سکتا ہے میں ہی ہوں مجھ سے بہتر کوئی اور اس کا بدلہ نہیں دے سکتا۔

اللہ رب العلمین جل جلالہ ونوالہ نے ایمان والوں سے ان کی جان اور ان کے مال کو خرید لیا ہے۔ ایمان والون کا سودا ہو رہا ہے اور سودا بھی کہاں ہو رہا ہے بازار مصطفیٰ میں ہو رہا ہے اس لئے کہ ایمان والوں کو ایمان کی دولت دربار مصطفیٰ ﷺ سے ملی تو اب سودا بھی وہیں ہو رہا ہے۔ تم ایمان لے آؤ اب تمہارا اور ہمارا سودا ہو گا۔ تمہاری جان و مال کی قیمت ہم سے اچھی اور بہتر کوئی اور نہیں دے سکتا ہم اس کے خریدار ہیں آؤ بیچو۔ اس کا بدلہ کیا ہو گا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ گویا وہ جان جو ہم نے خریدی ہے اور وہ مال جو ہم نے خریدا ہے بازار مصطفیٰ میں ہم اس کے بدلے جنت عطا فرمائیں گے۔

معلوم ہوا کہ مسلمان کی جان بک چکی ہے اس کا سودا ہو چکا ہے اب وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہے جب چاہے لے لے۔ جب دربار مصطفیٰ ﷺ میں

Marfat.com

ایمان لایا اور اس نے کہا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد رسول اللہ محمد اللہ کے رسول ہیں ﷺ تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب وہ مومن ہو گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس ایمان والے کا اپنے آپ کو خریدار بتا کر سودا کر لیا۔ میں تمہارا خریدار ہوں اور اس کا بدلہ جنت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مومنوں کو جان و مال کے بدلے اتنی قیمتی چیز یعنی جنت جس کو اس نے پیدا کیا عطا فرمائے گا۔

ایمان والا جب اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے تو یہ سمجھ کر نکلے میری جان کا تو سودا ہو چکا ہے اب یہ جان اسی کی ہے تو جب اسی کی ہے تو اس کی راہ قربان ہو جائے اور اگر یہ اللہ کی راہ میں قربان نہیں ہوتی تو حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا اور اگر اس کی راہ میں قربان ہو جاتی ہے تو پھر اس کا حق ادا ہو جاتا ہے۔

نماز روزے کی فضلیت اپنی جگہ، زکوٰۃ کی فضلیت اپنی جگہ، حج کی اپنی جگہ اور ان کی فضلیت میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ بھی نہیں کہ نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور شب قدر میں قیام کا بہت بڑا ثواب ہے لیکن ایک ثواب کی بات اور سنئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ

(التوبۃ رقم الایۃ/۲۰)

وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا بڑا درجہ اور وہی لوگ مراد کو پہنچے۔

Marfat.com

جولوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یعنی اپنی جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔ تا کہ اللہ کا کلمہ اور اس کا نام بلند ہو جائے۔ اسلام کا جھنڈا بلند ہو جائے۔ مسلمانوں اور اسلام کا غلبہ ہو جائے ان لوگوں کا مقام و مرتبہ بہت بڑا ہے تو جولوگ اللہ کی راہ میں اپنی جان قربانی کر رہے ہیں' جہاد فی سبیل اللہ کر رہے ہیں' مال بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں' جہاد میں اسلحہ کے انبار لگا رہے ہیں تا کہ کافروں پر رعب اور دبدبہ رہے اور وہ لوگ جو جہاد فنڈ دیتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مجاہدین پر خرچ کرتے ہیں یا پھر کسی مجاہد کو سامان جہاد خرید کر دیتے ہیں۔ بندوق' توپ' راکٹ لانچر وغیرہ خرید کر دیتے ہیں اور جانوں کی قربانی بھی دیتے ہیں اور وہ لوگ جو صبح وشام اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کی سربلندی کے لئے' اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے' غلبہ اسلام کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ بندوقوں' توپوں کے سائے میں اللہ کے نام کو اس کے دین کو بلند کر رہے ہیں ان کا مرتبہ اللہ تبارک وتعالیٰ بیان فرماتا ہے: ''اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ'' اللہ کے ہاں سب سے بڑا مرتبہ انہیں لوگوں کا ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان کی بازی لگا دیتے ہیں' جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان جہاد میں اتر جاتے ہیں۔ ''اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ'' وہی لوگ کامیاب وکامران ہیں۔ جہاد کرنے والا مجاہد کامیاب ہے اور اس کی دلیل دیکھئے کہ

رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ (التوبۃ رقم الایۃ/۲۱)

ان کا رب انہیں خوشخبری سناتا ہے اور اپنی رحمت اور رضوان کی اور ان باغوں کی جن میں ان کے لئے دائمی نعمت ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کو بشارت دیتا ہے کہ جب وہ مرد مجاہد مرد غازی میدان جہاد میں کود کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو رحمت کے فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں "یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٌ" اور اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو جنت کی بشارت دیتا ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نعمتیں دی جائیں گی کوئی بھی نعمت کم نہیں ہوگی چاروں طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہی نعمت ہوگی۔ "خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ" وہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لئے اجر عظیم ہے۔

اب آپ ملاحظہ کیجئے کہ نماز اور غازی میں کیا فرق ہے روزے دار اور غازی میں کیا فرق ہے حاجی اور غازی میں کیا فرق ہے۔ یہ قرآن مجید کا تسلسل دیکھیں ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے پنجوقتہ نماز پڑھی وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا مقبول بندہ ہے فرض کو ادا کر رہا ہے اس کا اجر وثواب ہے جنتی ہے۔ جس نے رمضان شریف کے روزے رکھے اس میں کوئی شک نہیں فرض ادا کر رہا ہے جنتی ہے اس کو جنت کی بشارت ہے لقاء رب۔ اللہ سے ملاقت کی بشارت ہے۔ اللہ کی رحمت و رضوان کی بشارت ہے۔ اور بھی بہت سے فضائل روزے دار کے آپ سماعت کرتے رہتے ہیں جس نے حج کیا اس کو مغفرت کی بشارت ہے کہ میدان حج سے واپسی پر فرشتوں کے سامنے اعلان ہو جاتا ہے کہ تم گواہ رہنا کہ یہ جتنے بھی حاجی حج کر جا رہے ہیں ہم نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا یہ

Marfat.com

ایسے صاف و پاکیزہ ہو گئے ہیں کہ جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جس نے زکوٰۃ ادا کر دی اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرض ادا کر دیا اس کا بے پناہ اجر وثواب ہے ایک ایک روپیہ پیسے پر اللہ تبارک وتعالیٰ اجر وثواب کے خزانے کھول دیتا ہے زکوٰۃ دینے والوں کے لئے' حاجیوں کے لئے' نمازیوں کے لئے بڑا اجر وثواب ہے لیکن شہید کے لئے الگ بشارت ہے مجاہد کا ایک الگ مرتبہ ہے یہ بالکل نمایاں اور بڑا ممتاز مقام ہے۔ جو معرکہ جہاد میں شامل ہو اور اللہ کی راہ میں اس کا خون بہا راہ خدا میں وہ شہید ہوا تم اس کو کیا مردہ سمجھتے ہو کہ مر گیا ختم ہو گیا' نہیں بلکہ مرتبہ جہاد اور مرتبہ شہادت کا بڑا اونچا مقام ہے۔

رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔(البقرۃ رقم الایۃ/۱۵۴)

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

تم ایسے لوگوں کو جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جائیں خبردار مردہ مت کہنا کیا ادب ہے۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کا کیا مقام ہے فرمایا مردہ مت کہنا۔ نمازی کو آپ کہہ سکتے ہیں انتقال ہو گیا جنازہ پڑھ لیا' روزہ دار کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ انتقال ہو گیا' حج وزکوٰۃ ادا کرنے والے کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ وصال فرما گئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے' دار فانی سے چلے گئے۔ لیکن جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا اپنا خون بہا رہا

ہے رب العلمین فرماتا ہے اسے یہ مت کہو کہ وہ مر گیا بلکہ وہ تو زندہ ہو گیا۔ "بل احیاء" وہ زندہ ہے۔ اب وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اس کو مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ خاص مرتبہ شہید کو مرحمت فرمایا نمازی کا مرتبہ اپنی جگہ، حج کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے کا مقام و مرتبہ اپنی جگہ لیکن رب تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں اس مجاہد کی جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے جو فضلیت بیان کی ہے اور جو مرتبہ اس کو عطا فرمایا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ مجاہد بظاہر تمہارے سامنے گر گیا اس کی گردن کٹ گئی اور دنیا سے اس کا تعلق ختم ہو گیا لیکن اللہ سے اس کا تعلق اتنا مضبوط ہو گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے شہیدوں اور غازیوں کو اللہ رب العلمین نے بڑا جلیل القدر مرتبہ عطا فرمایا ہے چنانچہ حضور پُرنور ﷺ جو سید الانبیاء خاتم المرسلین ہیں آپ کا مقام اس قدر بلند ہے کہ میرے اور آپ کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا ہے۔ کہ میرے اور آپ کے تصور کی دنیا محدود ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ کا مقام اس قدر بلند ہے کہ وہاں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی رسائی نہیں یعنی مطلب یہ ہے کہ جہاں تمام انبیاء کا مجموعی علم اور کمال و جمال ختم ہوتا ہے وہاں سے مصطفیٰ ﷺ کا مقام شروع ہوتا ہے۔ اتنا بڑا مقام کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ کر جبرائیل علیہ السلام یہ کہہ دیں کہ اب اگر میں اس سے ذرّہ برابر بھی آگے بڑھوں تو میرے پر جل جائیں۔ مقام مصطفیٰ وہ ہے جہاں فرشتوں کا بھی گزر نہیں مقام مصطفیٰ وہ ہے جہاں انبیاء و مرسلین کا بھی گزر نہیں۔ یہی سب سے اعلیٰ مقام و مرتبہ والے اللہ

تعالیٰ کے حبیب ﷺ خود صحابہ کرام کو بتا رہے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ رب العلمین نے ارشاد فرمایا "جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ" (الحج رقم الایۃ ۷۸) اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب اللہ کی راہ میں جہاد شروع کرو تو پیٹھ مت پھیرو' بھاگو نہیں' ڈرو نہیں۔ جب تم اللہ کا نام لے کر اس کی راہ میں کھڑے ہو جاؤ گے تو اللہ دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب و دبدبہ ڈال دیگا۔ "سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ" (آل عمران/) کافروں میں تمہاری ہیبت بیٹھ جائے گی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں کفار کی برتری کے باوجود ان کے دلوں میں ایمان والوں کی ہیبت بیٹھ گئی چونڈہ اور سیالکوٹ کے میدانوں میں اہل اسلام' اہل ایمان' افواج پاکستان کی ہیبت اور رعب و دبدبہ کفار کے دلوں میں بیٹھ گیا۔ ۶۵ء کی جنگ کے ایسے بے شمار واقعات و حالات میرے ذہن میں ہیں جن سے پاکستان کی افواج کا رعب و دبدبہ اہل کفر کے دلوں میں بیٹھنا ظاہر ہے۔ اہل ایمان جب میدان جنگ میں اترتے ہیں' یہودیوں اور عیسائیوں کی افواج زائد ہیں۔ وعدۂ الٰہی ہے کہ خالصتا جہاد کی نیت سے میدان جنگ میں اترنے والے غلبہ پاتے ہیں۔

رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔

(البقرۃ رقم الایۃ/۲۴۹)

بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے۔

تم تھوڑے ہوں' کم ہوں' اور تمہارا دشمن' مدمقابل کثیر تعداد میں بھی ہو تو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تم کو ان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ جس کا مشاہدہ ہوا۔ اخبار میں اطلاعات آئیں کہ بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ ۴۰۰ پاکستانی گھس بیٹھی' آ گئے' مداخلت کار آ گئے۔ ہندی میں مداخلت کار چھپ کر آنے والے کو گھس بیٹھی کہتے ہیں پھر کہا ۶۰۰ آ گئے اور چار پانچ روز کے اندر نکال باہر دینگے' اور ان کا صفایا کر دینگے' ایک ہفتہ گذر گیا کیا ہوا ابھی کام ہو رہا ہے ابھی وقت لگے گا۔ چار سو نہیں بلکہ چھ سو ہیں۔ پہلے دشمن کو چار سو نظر آئے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے رعب و دبدبہ ڈالا تو ۶۰۰ سو نظر آئے پھر انہوں نے کہا کہ ان کو نکالنا ہے۔ ۶/مئی سے سلسلہ شروع ہوا ہے۔ ۸' ۱۰ دن میں نکال دینگے کام پورا ہو جائے گا آپریشن پورا ہو جائیگا۔ مئی گذر گیا کوئی نہیں نکلا اور کوئی نہیں بھاگا دیکھو وعدۂ الٰہی پورا ہو رہا ہے۔

رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ۔ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۔

اے غیب کی خبر بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب ہوں گے۔ (الانفال رقم الایۃ ۶۵)

اے نبی محترم مومنوں کو جہاد کے لئے جوش دلائیں' جہاد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "الجنة تحت ظلال السیوف" (مسلم شریف) جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ جس کو جنت کی آرزو ہے تلواروں کے سائے تلے اس کو تلاش کرے۔ "الجهاد ما دون الی یوم القیامة" جہاد

قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ امت جب جہاد کو بند کر دیگی ذلیل ورسوا ہوگی اب بھی جہاں جہاں مسلمانوں نے جہاد کو ترک کیا ہوا ہے وہ ذلیل ورسوا ہیں اور جہاں جہاں جاری وساری ہے ان کے لئے وعدۂ الٰہی ہے۔ افغانستان میں جہاد جاری ہوا تو سودیت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ دنیا کی سپر پاور روس تھی مجاہدین اسلام نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ کشمیر میں جہاد جاری ہے اور انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ بھارت بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا یہ وعدۂ الٰہی ہے۔

اب مسلمانوں کے جاہل اور بدبخت حکمران امریکہ کے حاشیہ بردار حکمران اگر آیت مبارکہ کو نہ سمجھیں اور نہ ہی قرآن مجید فرقان حمید کو پڑھیں تو اس کا علاج نہ میرے پاس ہے اور نہ ہی تمہارے پاس۔ قرآن مجید تو سب کے لئے ہے پڑھ لیں اور سمجھ لیں۔

رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ فرماتا ہے: ''یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ'' اللہ اللہ! عجیب وعدہ الٰہی ہے اور اللہ کا کلام اور اس کا فرمان سچا ہے وہ اصدق الصٰدقین ہے اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا ہے سبحان اللہ! وہ

خالق کائنات فرماتا ہے۔ ''اَنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ'' کہ اگر تم بیس مسلمان ہو اور صبر کے ساتھ اللہ کے بھروسے پر میدان جنگ میں ڈٹے رہو تو اللہ بیس مجاہدین کو دوسو پر فتح ونصرت عطا کرے گا۔ اور فرمایا ''وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ'' اور اگر تم ایک ہزار ہو تو بیس سو پر غالب آ جاؤ گے۔ یعنی دس مسلمان سو کفار پر بھاری ہیں۔ سبحان اللہ! اللہ کا

Marfat.com

وعدہ ہے ''لَایُخْلِفُ الْمِیْعَادُ'' کہ وہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔

چنانچہ یہی ہوا کہ بدر کے مجاہدین کی تعداد ۳۱۳ تھی اور ان مجاہدین کے سپہ سالار کمانڈر رحمتہ العلمین محمد رسول اللہ ﷺ خود تھے۔ حضور ﷺ صفوں کو درست فرما رہے تھے اور کمانڈ فرما رہے تھے۔ سیدھے کھڑے ہو جاؤ صف بندی کرو۔ رسول اللہ ﷺ صف بندی فرما رہے ہیں جہاد میں بھی صف بندی کا حکم ہے کیونکہ اللہ رب العلمین قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ''یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ'' (الصّف/۴) ایسی مضبوط صف ہوتی ہے جیسے کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار۔ مسلمان مجاہد کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔ ڈٹ جاتا ہے دیوار بن جاتا ہے۔ دشمن کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جاؤ ایک دوسرے سے اس طرح جڑ جاؤ جیسے بنیان مرصوص ہے۔ کیونکہ مسلمان مجاہد جب میدان جہاد میں اترتا ہے تو اس کے ساتھ رحمت خداوندی اترتی ہے اور جب اللہ کی راہ میں قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھتا ہے تو اس کے قدم بقدم فرشتے قطار اندر قطار اس کی نصرت کو اترتے چلے آتے ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ لیکن کوئی اگر خود ہی میدان چھوڑ کر بھاگ جائے تو اس کا علاج اللہ رب العلمین نے تجویز فرمایا ہے خدا کا قہر و غضب اس پر نازل ہوگا جو میدانِ جہاد سے منہ موڑتا ہے کافروں کے مقابلے پر پیٹھ پھیر لیتا ہے یا ان سے ڈر جاتا ہے۔

اسلام کا پہلا معرکہ جس میں ۳۱۳ مجاہدین تھے حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ ان تمام کے ساتھ ساتھ بدر کے مقام پر اترتے مجاہدین ۳۱۳ تھے اور کفار ایک ہزار تھے۔ جنگ بدر کا مکمل نقشہ اللہ رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ نے قرآن مجید فرقان حمید میں کھینچا اور آپ حضرات رمضان المبارک میں یوم

Marfat.com

بدر کے موقع پر سنتے رہتے ہیں مختصر بات یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ''وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُم اَذِلَّةٍ'' (آل عمران/۱۲۳) اللہ تعالیٰ نے تم کو بدر کے مقام پر نصرت دی' تین سو تیرہ مجاہدین کو ایک ہزار پر فتح عطا فرمائی۔ جب مجاہدین اسلام' اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر دین کے غلبہ اور اسلام کی سربلندی کے لئے بدر کے مقام پر اترے تو ادھر فرشتوں کے سردار رئیس الملائکہ جبرائیل علیہ السلام مجاہدین کی امداد کے لئے تین ہزار فرشتوں کو لے کر اترے پھر پانچ ہزار کو۔ اللہ رب العلمین نے مختلف مناظر قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں۔

(اصل بات یہ کہ حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ خود بنفس نفیس میدان جہاد میں مسلمانوں کی کمانڈ اور قیادت فرما رہے ہیں اور ہم نے رسول اللہ کا صرف یہ نقشہ یاد رکھا کہ حضور ﷺ تہجد گذار تھے' بہت صحیح بات ہے کہ ہم نے یہ یاد رکھا کہ حضور پنج وقتہ نماز کی امامت فرماتے تھے بالکل صحیح نقشہ ہے' ہم نے یہ منظر کشی کی کہ حضور رمضان المبارک کے روزے رکھتے تھے اور عشرہ اخیر میں اعتکاف بھی فرماتے تھے بس ہم نے صرف یہ ہی یاد رکھا۔ اور یہ بھول گئے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے نمازی تھے تو دن کے غازی بھی تھے اور صحابہ کرام بھی رات کے نمازی اور دن کے غازی تھے لیکن یہ سبق ہم بھول گئے۔ پھر ہم نے اپنے آپ کو تسبیح اور ختم شریف میں مشغول کر لیا اور ہم گیارہویں شریف اور بارہویں شریف میں پلاؤ بریانی اور نذرانوں میں لگ گئے اور جہاد کے تمام سبق ہم نے بھلا دیئے بلکہ بعض صوفیا کہنے لگے کہ یہ کام ہمارا نہیں یہ سیاسی بات ہے۔ اس بے وقوف' جاہل صوفی سے اس جاہل پیر صاحب سے کوئی

Marfat.com

پوچھے کہ رسول اللہ جہاد کی گفتگو فرماتے تھے' صفوں کو ترتیب دیتے تھے اور خود تلوار لے کر بدر کے میدان میں' احد کے میدان میں' حنین کے میدان میں' کہاں کہاں کی پوچھتے ہو حرم کی زمین سے پوچھو وہاں کے ذرے ذرے سے پوچھو رسول اللہ ﷺ میدان جہاد میں خود کھڑے ہوتے تھے رات کو اللہ کے حضور میں اور دن کو دشمن کے مقابلے پر ہوتے تھے کیا یہ سب سیاست ہے؟

بزدل صوفیوں' جاہل پیروں اور بزدل مولویوں نے اسلام کو نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج میں محدود کر دیا اور جہاد کو بھلا دیا۔ جب کہ رسول اللہ خود میدان جہاد میں تشریف لاتے اور مجاہدین کی صفوں کو درست کرتے اور فرماتے کہ اپنی صفوں کو بالکل سیدھا رکھو تا کہ دشمن پر تمہاری ہیبت بیٹھ جائے اور مسلمان سینے سے سینہ ملائے شانے سے شانہ ملائے کفر کے مقابلے پر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہوں تا کہ رعب و دبدبہ بیٹھ جائے اور صف بندی اللہ کو بھی پسند ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صف بندی فرما رہے تھے ایک صحابی کو فرمایا پیچھے ہٹو ان کو لکڑی لگ گئی انہوں نے عرض کی "یا رسول اللّٰہ اوجعتنی" یا رسول اللہ مجھ کو چھڑی سے تکلیف پہنچی ہے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ تم کو تکلیف پہنچی ہے تو بدلہ لے لو۔ اللہ اللہ! اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بدلہ لے لو۔ محدثین نے روایت کیا "استو یا سواد" اے سواد سیدھے ہو جاؤ اور جب چھڑی لگی تو عرض کی "یا رسول اللّٰہ اوجعتنی" تو رسول نے فرمایا جس جگہ تکلیف پہنچی ہے اس جگہ سے بدلہ لے لو۔ تو عرض کی یا رسول اللہ! قمیض مبارک اٹھایئے کیونکہ میرے جسم پر بھی قمیض نہیں تھی۔ جیسے ہی اللہ کے رسول

Marfat.com

نے قمیض مبارک اٹھائی تو وہ صحابی جسم اطہر سے لپٹ گئے۔ اور کہا کہ میں تو میدان جنگ میں ہوں اب شہادت میرے سامنے ہے جی چاہتا تھا کہ دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے آپ کے جسم مبارک کا بوسہ لے لوں اور اس کے بعد تلوار لے کر میدان جہاد میں کود پڑوں۔

(حضور پُرنور سید العٰلمین محمد مصطفیٰ ﷺ خود مجاہدین کو تیار فرماتے تھے جہاد کا حکم دیتے تھے خود بدر کے میدان میں اُحد کے میدان میں خندق میں، طائف کے میدان میں فتح مکہ میں ہر جگہ اپنی فوج کی قیادت فرمائی اگر یہ سیاست تھی تو رسول اللہ ﷺ یہ سیاست کرتے رہے اور اگر ہم اس پر عمل نہیں کرتے تو یہ رسول اللہ کی سیرت مبارکہ میں سے بعض پر عمل نہ کرنے کے مترادف ہوگا۔

اس کا مطلب یہی ہے کہ میٹھا میٹھا کھا لو اور جس میں جان کی بازی لگانی پڑے، تکلیف ہو، حکومت کے خلاف تقریر کرنی پڑے، جیل جانے یا نظر بندی کا خطرہ ہو تو اسے سیاسی بات کہہ کے جان چھڑا لو۔

ذرا تصور کیجئے کہ اس قدر شدید گرمی ہے گویا کہ آفتاب سوا نیزے پر ہے (عرب کی سرزمین پر ۱۲۰-۱۲۵ فارن ہائٹ گرمی ہوتی ہے) بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام پسینے سے شرابور ہیں لیکن سورج کی گرمی ایمان کی گرمی پر غالب نہ آسکی ایمان کی گرمی غالب رہی غرض یہ کہ گرمی اور سردی کی پراہ کئے بغیر صحابہ کرام اللہ کے محبوب ﷺ کے قدم مبارک کے پیچھے پیچھے اپنی جانوں کا نذرانہ لئے پھرتے ہیں کہ کب وقت آئے گا اور یہ جان جس کا سودا اللہ سے ہو گیا ہے دربار مصطفیٰ میں قربان ہو جائے۔

ایک صحابی رسول حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے رہنے

Marfat.com

والے بڑے جلیل القدر صحابی تھے ان کو غزوۂ خندق میں تیر لگا زخمی ہو گئے' حضور پُرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو جلدی سے مدینہ منورہ لے چلو (اس لئے کہ خندق مدینہ منور کے ذرا باہر کھودی گئی تھی تا کہ کافروں کا راستہ روکا جائے اور وہ اچانک مدینہ منور پر حملہ آور نہ ہو سکیں) اور فلانہ خاتون جو علاج معالجہ کرتی ہے اس کو بلا کر لاؤ۔ ایک بڑی بی تھی جو بڑی مشہور جراحہ تھی ان کو بلوایا گیا اور علاج شروع کروایا۔ مختصر تیر لگا تھا خون بہہ رہا تھا' رُک نہیں رہا تھا۔ تقریباً بیس پچیس روز تک یہی صورت حال رہی کہ کبھی خون بند ہوتا پھر بہنے لگتا پھر بند ہوتا پھر بہنے لگتا۔ اسی میں ایک روز حضرت سعد بن معاذ کا وصال ہو گیا۔ اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا: ہم ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ کیا خوش نصیب صحابی تھے کہ رسول اللہ مجاہد' غازی اور شہید کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں۔ صحابہ کرام کے متعلق روایت آتی ہے کہ جب جنازہ اٹھ رہا تھا بھیڑ کی وجہ سے صحابہ کرام پنجوں کے بل چل رہے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا

کہ آدمی زیادہ ہیں۔ پھر قبر میں اتارا گیا۔ اللہ کے محبوب نے قبر اور دفن کا انتظام فرمایا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکوایا گیا اور اس دنیا سے رخصت کیا تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضرت سعد بن معاذ بہت خوش نصیب ہیں کہ آپ نے اس راہ حق میں شہید ہونے والے کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو آپ نے دست اقدس سے قبر شریف میں اتارا تو حضور ﷺ نے فرمایا فرشتے بھی آسمان سے اتر رہے تھے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کتنے فرشتے ہو نگے تو فرمایا شہید حضرت سعد بن معاذ کے جناہ پر ستر ہزار فرشتے اترے تھے اور یہ وہ فرشتے تھے جو اس سے پہلے دنیا میں کبھی نہیں آئے۔ اور وہ سعد کے

Marfat.com

جنازہ میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ ''اھتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ'' ان کی وفات سے عرش الٰہی خوشی سے جھوم رہا تھا کہ سعد بن معاذ کی سعید روح اوپر آ رہی تھی۔ عرش الٰہی سے فرشتے استقبال کر رہے تھے یہ مرتبہ ہے شہداء کا مگر ان شہداء کا جنہوں نے میدان جہاد و میدان کارزار میں رہ کر منہ نہیں موڑا۔ مسلمانوں میں بڑے بڑے مرد مجاہد گذرے ہیں جن کے سامنے بدر و حنین کی اور احد کی لڑائیوں کا نقشہ تھا جن میں خود رسول اللہ ﷺ مجاہدین کی صف بندی اور کمانڈ کرتے تھے اور ان کو میدان جہاد بھیجتے تھے اگر اس سنت کو ترک کرتے ہوئے مسلمان جہاد نہ کرتے تو مسلمانوں میں صلاح الدین ایوبی اور محمود غزنوی جیسے غیور مسلمان پیدا نہ ہوتے۔

صلاح الدین ایوبی مسلمانوں کا وہ حاکم ہے جس کے لگائے ہوئے زخم چھ سو سال گذرنے کے بعد آج بھی عیسائی چاٹ رہے ہیں، بیت المقدس میں عیسائیوں نے مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر قتل عام کیا اور بیت المقدس پر قبضہ بھی کر لیا اور اسلامی مردِ مجاہد صلاح الدین ایوبی عیسائیوں کے مقابلے پر ایک طوفان بن کر اٹھا۔ عیسائیوں کا کتنا بڑا لشکر تھا مؤرخین نے لکھا کہ عیسائیوں کا لشکر پانچ لاکھ کا تھا اور اس لشکر کی قیادت انگریزی بادشاہ رچرڈ کر رہا تھا۔ انگلستان کی تاریخ میں لکھا ہوا ہے کہ انگریز اس کو Richaard is lion heart (شیر دل) کہتے تھے آج بھی انگلستان کی پارلیمنٹ ہاؤس پر گھوڑے پر سوار ایک شخص کا مجسمہ بنا ہوا ہے وہ اسی بادشاہ رچرڈ کا بنا ہوا ہے اور اس مجسمہ کے نیچے لکھا ہے ''انگلستان کا بادشاہ رچرڈ شیر دل ہے'' یہ بادشاہ بیت المقدس فتح کرنے کے لئے پہنچا اس نے بیت المقدس پہنچنے کے بعد مسلمان

Marfat.com

حکمرانوں کو خرید لیا اور وہ عیسائیوں کے ساتھ مل گئے مسلمان بادشاہ جو چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے حاکم تھے آج بھی چھوٹی چھوٹی ریاستیں مسلمانوں کی بنا دی گئی ہیں تا کہ یہ سر اٹھا نہ سکیں اور ہم ان کو جوتے بھی مارتے رہیں کہ یہ بھی خوش ہو جائیں کہ مائی باپ انگریز' امریکہ بہادر ہم سے خوش ہے اور ہماری حفاظت بھی کر رہا ہے۔ یہ امیر کویت وغیرہ خبیث سب عیاش' بدکردار' ظالم جابر حکمران ہیں یہ یو۔اے۔ای' بحرین اور سعودی عرب کے بادشاہ سب کے سب انگریزوں اور امریکہ کے ایجنٹ اور دلال ہیں جنہوں نے کعبۃ اللہ شریف کی حفاظت کے لئے مسلمان فوجوں کو نہیں بلوایا بلکہ یہودی اور عیسائی فوج کو بلا رکھا ہوا ہے یہ کبھی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تو ارشاد فرمایا "اخرجو ا الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب" کہ جزیرۃ العرب سے یہود و نصاری کو نکال دو لیکن ان سعودیوں نے ان کو لا کر بٹھا رکھا ہے۔ یہ سنت کے مخالف ہیں یا سنت کے خیر خواہ؟ چودہ سو سال قبل ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) نے مکمل آپریشن کر کے ان کو نکال دیا تھا اب سعودی بادشاہ نے چودہ سو سال کے بعد سب کو لا کر بٹھا دیا۔ اب یہودی اور عیسائی حرمین شرفین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حفاظت کر رہے ہیں اس سے بڑی بد قسمتی مسلمانوں کی اور کیا ہوگی۔ اور پھر اپنے آپ کو خادم الحرمین کہتے ہیں ایسے خادم الحرمین تو خائن الحرمین ہیں۔ بہر حال رچرڈ بادشاہ نے مسلمانوں کو پیسہ دے دے کر ایسی چھوٹی چھوٹی ریاستیں صلاح الدین ایوبی کے دور میں بنوا دیں۔ اور اس کے بعد بیت المقدس پر حملہ کر کے مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ تین دن میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ صلاح

Marfat.com

الدین ایوبی غیرتِ اسلامی کی آندھی اور طوفان بن کر شام سے اُٹھا اور بیت المقدس کی ہسٹری اور تاریخ ہے آپ پڑھ لیں جس کو انگلستان کا شیر دل بادشاہ کہہ کر بھیجا تھا اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوگی تھی اور صلاح الدین ایوبی کے سامنے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا۔ صلاح الدین ایوبی مسلمانوں کا غیرت مند حاکم تھا اور ایک پاکستانی حاکم ہین کہ وہ امریکہ' انگریزی حکومت کو حاضریاں دے دے کے نہیں تھکتے اور ایک وہ مسلمان تھے جو اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتے نہیں تھکتے تھے اور جنہیں دیکھ کر فرشتے فخر کرتے تھے۔

ایک مرتبہ محمود غزنوی کو دھوکے میں مارا گیا۔ محمود غزنوی جب شکست کھا کر واپس ہوا تو اسے کہا ہم ہندو مشرک کے سامنے ذلیل ورسوا ہوئے۔ غیر تمند مسلمان بدلہ لیتا ہے۔ ابھی سن ۱۹۷۱ء کا بدلہ بھارت پر باقی ہے۔ محمود غزنوی ایک سال کی تیاری کے بعد دوبار آندھی اور طوفان لے کر اٹھا اس طوفان میں اللہ اکبر کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اس طوفان سے یا رسول اللہ! کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! ولی کامل عارف باللہ سلطان الاولیاء خواجہ ابوالحسن خرقانی بڑے جلیل القدر اور عظیم المرتبت بزرگ تھے۔ افغانستان کے پہاڑوں میں رہتے تھے' محمود نے ان کا نام سنا تھا حاضر ہوا اور کہا زندگی میں اب وہ سرور نہیں رہا جب سے ہندوں سے شکست ہوئی ہے میں ان سے اپنی شکست کا بدلہ ایک مرتبہ ضرور لوں گا۔ اے اللہ کے ولی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں' تو انہوں نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: محمود! تم میں غیرت اسلامی ہے تم باعزت ہو تم اس جملے کے تقدس کو برقرار رکھو گے اور پیٹھ نہیں دیکھاؤ گے۔ میں تم کو اپنا یہ جبہ دے رہا ہوں۔ جاؤ اب اللہ پر بھروسہ کر کے حملہ کر دو۔

ہندوؤں کی فوج کی تعداد ڈھائی لاکھ ہے اور سارے ہندو سومنات کو بچانے کے لئے جمع ہو گئے ہیں جب کہ تمہارے پاس صرف اور صرف ساٹھ ہزار فوج ہے' لیکن پیٹھ مت دکھانا' مسلمان کافر کے مقابلے پر پیٹھ نہیں دکھاتا۔ مسلمان ذلت ورسوائی کے دستاویزات پر دستخط نہیں کرتا۔ بلکہ مسلمان اللہ کے حکم کی تعمیل میں میدان جنگ میں اترتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق شہید یا غازی بن کر آتا ہے واپسی کا کوئی اور راستہ نہیں۔ جاؤ یہ ساٹھ ہزار ان شاء اللہ ڈھائی لاکھ پر غالب رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اس پر یقین رکھو۔ رب العلمین فرماتا ہے "كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ" بہت تھوڑی جماعت حکم الٰہی سے بڑے بڑے کافروں کے گروہ پر غالب آ جاتی ہے۔ کارگل کے محاذ پر دو ماہ تک بہادر مجاہد لڑتے رہے اور جواب بھی لڑ رہے ہیں' اللہ ان کی عمروں میں برکتیں عطا فرمائے۔ کشمیر لڑنے والے مجاہدین کو اللہ ہماری عمریں لگا دے۔ اور جہاد میں کامیاب و کامران ہوں اور جس طرح محمود غزنوی نے بھارتی ہندوؤں پر پے در پے سترہ حملے کر کے شکست دی (اللہ ایسا ہی غیرت مند مسلمان حکمران جو محمود غزنوی اور شہاب الدین جیسا محبوب اور مقبول ہو مسلمانوں کو عطا فرمائے۔ جس میں علی المرتضٰی کی شجاعت اور خالد بن ولید کی ضرب اور محمود غزنوی کی غیرت اور شہاب الدین کی حمایت ہو) بالخصوص پاکستان کو عطا فرمائے۔ بزدلوں اور امریکہ سے ڈرنے والوں سے نجات دلائے' جو اللہ سے ڈرتے نہیں اور بھارت سے ڈرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کو جہاد کی توفیق مرحمت فرمائے اور بھارت کے ٹکڑے ہونے تک کشمیر میں جہاد جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

فلسطین کے مظلوم مجاہدین کو جو یہودیوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں اللہ ان بھائیوں کو فتح نصیب فرمائے۔ اور سارے عالم میں اے اللہ! جہاں جہاں تیرے محبوب ﷺ کے غلام مجاہدین یہودیوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور امریکہ اور روس سے لڑ رہے ہیں ان کو فتح و نصرت عطا فرما آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سیدی مرشدی یا نبی یا شیؐ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

محفل میلاد

مرتب

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

بانی و مہتمم

جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن

خادم کانوینر محمود شہید روڈ
گلی نمبر ۵ شاہدرہ لاہور

Marfat.com

جذبہ جہاد- جذبہ شہادت

جذبہ قربانی اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

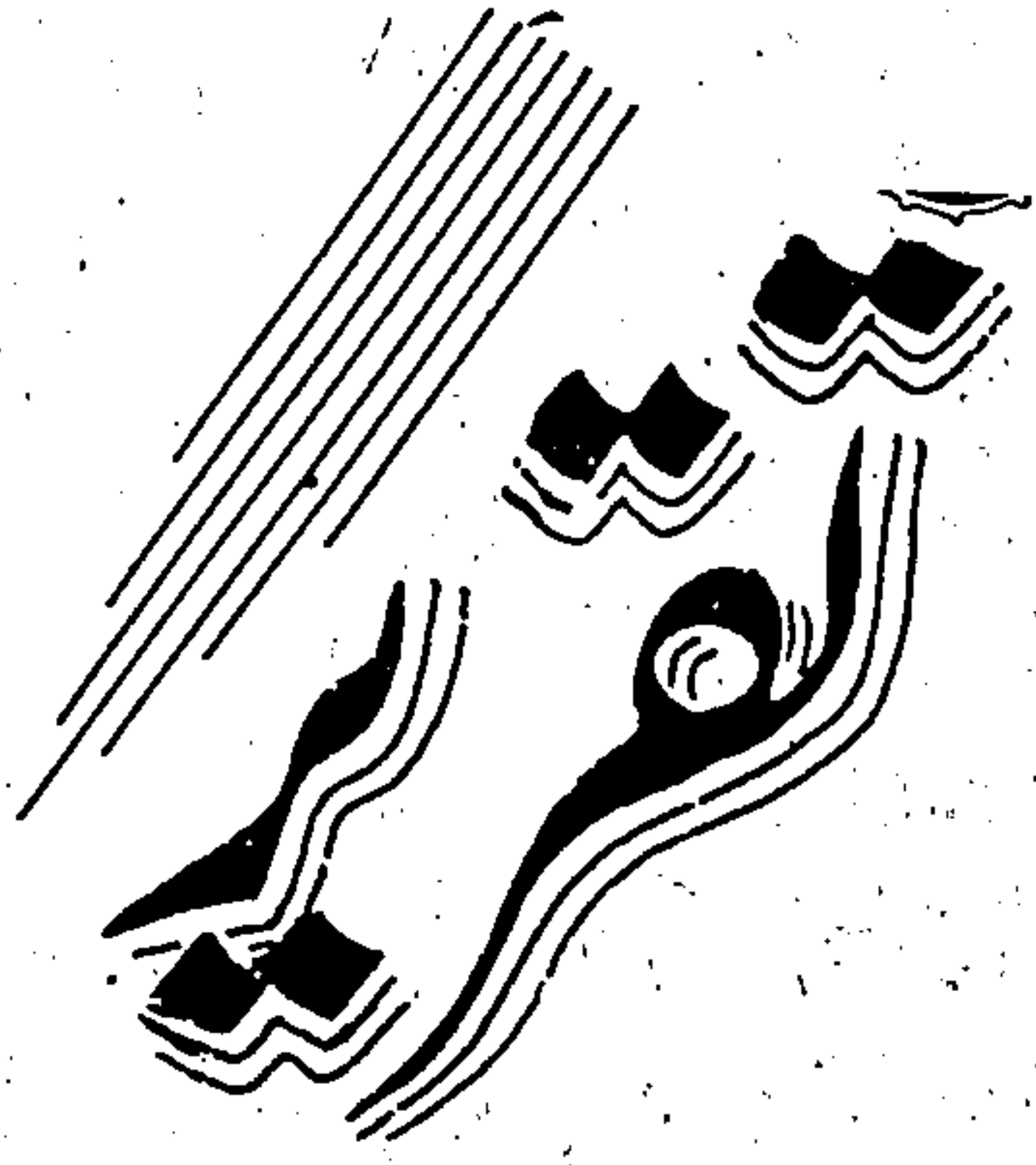

بمقام گوجر خان

Marfat.com

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف
ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں
کون ان جرموں پر سزا نہ کرے

سب طبیبوں نے دیا ہے جواب
آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے
ارے تیرا برا خدا نہ کرے

عذر امید عفو اگر نہ سنیں
روسیاہ اور کیا بہانہ کرے

دل میں روشن ہے شمع عشق حضور
کاش جوش ہوس ہوا نہ کرے

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج ان سے التجا نہ کرے

ضعف مانا مگر یہ ظالم دل
ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

جب تری خو ہے سب کا جی رکھنا
وہی اچھا جو دل برا نہ کرے

دل سے اک ذوقِ مے کا طالب ہوں
کون کہتا ہے اتقا نہ کرے

لے رضا سب چلے مدینے کو
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَلَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَتْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً ۔ تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرْ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

محبت سے درود شریف پڑھئے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فضل وکرم اور اس کا احسان ہے کہ الحمد للہ ہم اور آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں سربسجود ہونے کیلئے اللہ کے گھر میں حاضر ہیں۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ گنہگار وسیاہ کار کی آپ کی ہماری سب کی اس حاضری کو قبول فرمائے۔ (آمین)

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے حضور پرنور خاتم الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین بالمومنین رؤف الرحیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن مجید فرقان حمید مقدس کتاب عطا فرمائی اور وہ مقدس کتاب ہماری رہنمائی کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی حفاظت کا اور اس کی بقا کا' اس کی تعلیم اور تعلم کا اس کی تدریس کا کام مکمل فرمایا اور آج روئے زمین پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ کتاب مقدس کتاب الٰہی کی شکل میں انوار الٰہی کی شکل میں۔ اور سیرت محمدی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت بحفاظت اس قرآن مجید فرقانِ حمید میں اس کی حفاظت کا اہتمام فرمایا گیا۔ اس لیے حضور پر نور ﷺ نے حجتہ الوداع کا آخری خطبہ آخری حج کا وہ آخری خطبہ تھا۔ اس کے بعد ربیع الاول شریف میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات ظاہری سے پردہ فرمایا۔ اس آخری حجتہ الوداع کے خطبہ میں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے ارشاد فرمایا میں تمہارے لیے قرآن مجید فرقان حمید اللہ کی کتاب اور اپنی سنت اور اپنا طریقہ چھوڑ کر جارہا ہوں۔ ایک اور حدیث مبارک

میں ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ تَارِكٌ فِیْكُمْ میں چھوڑ کر جارہا تمہارے لیے کِتَابُ اللّٰہِ ۔ اللہ کی کتاب وَسُنَّتِیْ اور میری سنت تم دونوں کو اگر تھامے رہے۔ لَنْ تُضِلُّوْا بَعْدَهَا اَبَدًا اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ان دونوں کو اگر تھامے رہے تو اس کے بعد کسی صورت میں تم کو گمراہ نہیں کیا جا سکے گا۔ اور بھی اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ ہیں۔ جس میں کتاب وسنت قرآن مجید فرقان حمید اور حضور پر سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت آپ کے ارشادات آپ کے اقوال۔ آپ کا کردار اور آپ کی گفتار ان کو مضبوطی سے تھامنے کا۔ مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا گیا۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ کو اگر مضبوطی سے تم نے تھامے رکھا تو یہ تمہیں گمراہی سے بچائے گی۔ اس لیے کہ اس میں ہر وہ ہدایت موجود ہے کہ جس پر عمل کرنے کے بعد آدمی گمراہی سے بچ جاتا ہے۔ شیطان کے نرغے میں آنے سے بچ جاتا ہے۔ یہ ایک مکمل دین ہے۔ اور اسی طرح میری سنت یعنی میرے طریقے کی حفاظت کرو۔ اسی طریقے میں فلاح و بہبود ہے۔

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ ۔ تم پر لازم ہے میری سنت سُنَّتُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ۔ میرے بعد میرے خلفاء ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کا جو طریقہ ہے۔ ان کا طریقہ بھی وہ ہی ہوگا جو میرا طریقہ ہے۔ ان کے بتائے ہوئے طریقہ کو بھی اس طرح سے مضبوطی سے تھام لو۔ عَضُّوْا اِلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ عَضُّوْا اِلَيْهَا ۔ جس طرح دانت سے کسی چیز کو پکڑ لیتے ہیں۔ تانکہ چھٹنے نہ پائے۔ اس طرح سے کتاب اللہ اور

Marfat.com

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم کو مضبوطی سے تھام لو۔ جیسے کسی چیز کو دانتوں میں دبا کر مضبوطی سے تھام لیتے ہیں تا نکہ چھٹنے نہ پائے۔ عَضُّوْا اِلَیْھَا بِالنَّوَاجِذْ عَضُّوْا اِلَیْھَا اَوْ کَمَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک طریقے کو اپنایا۔ محبت رسول اور اتباع رسول یہ حضور کی پیروی اور محبت' ظاہر ہے محبت ہوگی۔ پیروی کا جذبہ خود بخود پیدا ہوگا۔ محبت پہلی شرط ہے' اس راہ میں حضور کی محبت جو ہے وہ پہلی شرط ہے۔ اس سے آدمی اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اللہ کے محبوب سے محبت کرنے سے اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جذبہ فدا کاری قربان ہونے کا جذبہ اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ اسلم کے ارشادات پر بے چون و چرا اگر مگر کے بغیر اس پر عمل کرنا یہ صحابہ کا ان کی زندگی کا طرہ امتیاز تھا۔ اس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول و فعل میں اور عمل میں وہ یہ نہیں سوچتے تھے کہ ایسا کیوں ہوا ایسا کیوں کہا۔ ایسا کیوں ارشاد فرمایا' یوں کیوں فرما دیا۔ اگر مگر کی کوئی بات نہیں تھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا بات ختم ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا' بات ختم ہوگئی۔ کسی مصلحت سے دیا۔ کیوں دیا کیسے دیا۔ اس پر گفتگو! کوئی نہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین' جیسے ہم مثال کے طور پر کہتے ہیں کہ آنکھ بند کر کے اس طرح صحابہ رضوان علیہم اجمعین نے محبت عشق رسول میں اس سانچے میں ایسے ڈھل گئے تھے کہ بے چون و چرا اس پر عمل کرتے تھے اب

اس میں بہت سی چیزوں کی قربانی دینی پڑتی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک ہے۔ ارشاد فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَابِعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ اَوْ کَمَا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ هَوَاهُ ۔ اس کی خواہش، کوئی شخص ایمان والا کامل ایمان اس کو حاصل نہیں ہوگا۔ حَتّٰی یَکُوْنُ هَوَاهُ تَابِعًا (مسلم شریف)

اس وقت تک وہ مومن کامل ہو نہیں سکتا جب تک اس کی خواہشات اس کی پابند ہو جائیں جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ تَابِعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ ہوں وہ اپنی خواہشات کو جو کچھ میں لایا ہوں اس پر وہ قربان کر دے۔

یعنی مثلاً یہ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ شراب مت پیو۔ حکم آ گیا، اب اس میں چوں و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں ابھی تو تیار کی ہوئی ہے۔ ابھی تو رکھی ہے۔ اور ابھی تو بہت سارا سامان ہے اور ابھی تو بیچنا ہے اور ابھی تو دس لاکھ روپے کی شراب تیار کی ہوئی ہے اور دکان سجی ہوئی ہے۔ اور اب اس کو کیسے کروں اور کیسے نہ کروں، یہ کوئی بات نہیں تھی۔ خواہش نفسانی یہ تھی۔ زناہ کرو اور بدکاری کرو، اور اب جب حکم آ گیا تو اب اس میں چوں و چراں کی گنجائش نہیں رہی۔ کیوں ایسا آیا۔ کیسے ہوگا اور کیونکر ہوگا۔ مجھے تو فلاں سے محبت ہے فلاں سے یوں ہے اور چنیں ہے اور چناں ہے، وغیرہ وغیرہ۔

حکم آ گیا جو اَحرام ہے۔ تو اب اس میں یہ مسئلہ نہیں ہے کہ اب مجھے تھوڑا سا اگر میں اور کھیل لوں تو شاید جیتنے کی توقع ہے۔ کچھ اور پیسے مل جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ نہیں۔

حکم آیا اس وقت حکم نازل ہوا

Marfat.com

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ ع ۲ سورہ المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

یہ شیطانی کام ہے یہ شراب ہے جوا ہے۔ اور یہ پاسے پھینکنا۔ پاسے پھینکنے سے فال نکالا کرتے تھے۔ پاسے پھینکا کرتے تھے تو اس سے فال نکالا کرتے تھے۔ تو رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ۔ یہ گندگی ہے' رجس' غلاظت ہے۔ یہ عمل شیطان ہے' فَاجْتَنِبُوْا اس سے بچو۔ اب اس میں چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ صحابہ نے یہ سنتے ہی آیت اتر گئی۔ حکم آ گیا۔ مسجد نبوی سے باہر نکلے۔ گھروں کو گئے۔ دکانوں پر گئے جاں شراب بکتی تھی۔ بیچتے تھے۔ لین دین ہوتا تھا۔ کاروبار ہوتا تھا اس لیے کہ شراب اس سوسائٹی کا جز تھا۔

اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سن کر آیت مبارکہ کو سن کر اللہ کا حکم سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر' دکانوں پر پہنچے تمام جتنا بھی سامان تھا۔ بیچنے کا خرید و فروخت شراب کا سب توڑ پھوڑ کے پھینک دیا۔ دکان خالی کر دی۔ گھروں پہ گئے گھروں میں جو خاطر و مدارت کیلئے خود کے پینے کیلئے۔ دوستوں کے انٹرچینج میچ کیلئے خاطر و تواضع کیلئے رشتے داروں کیلئے جو شرابیں بنا کے رکھی ہوئی تھی۔ کھجور سے انگور سے خود بنا لیتے تھے۔ وہ سب اٹھا کے مٹکے توڑ توڑ کے بازاروں میں ڈال دیئے۔ مدینے کی گلیوں میں

Marfat.com

شراب بہے رہی تھی۔آپ نے غور فرمایا کہ حکم کی تعمیل تھی یعنی کسی نے چوں و چرا نہیں کی۔بس اب ٹھیک ہے حکم آ گیا۔چھوڑو باقی بات کچھ نہیں سب فضول ہے۔سب شیطانی بات ہے۔ادھر ادھر کی' اگر مگر کی یہ سب شیطانی دھوکہ ہے فریب ہے۔وسوسہ ہے۔توڑ پھوڑ کے برابر کر دو۔

اسی طرح سے بہت سے احکامات۔اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے۔اور دل و جان سے اس پر عمل کیا۔لوگ اپنی جان دیتے تھے قبیلے کیلئے۔قبیلے کی عزت کیلئے۔خاندان کی عزت کیلئے جان دیتے تھے۔

لوگ جان دیتے تھے اپنی برادری کی ناک اونچی' اونچا کرنے کیلئے کسی کی محبت میں جان دے دیتے تھے۔اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔جان دی ہوئی اللہ کی ہے۔ابھی جان کو اللہ کیلئے قربان کرنا ہے اب یہ مذاق نہیں ہے۔یعنی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔گردن کا کٹوا دینا معمولی بات نہیں ہے۔گردن کو قربانی کیلئے پیش کر دینا معمولی بات نہیں ہے۔بڑی اہم بات تھی۔حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور ارشاد فرمایا کہ دیکھو جان اللہ کی دی ہوئی ہے اور تم ایمان لے آئے اب جب تم ایمان لے آئے یہ جان اللہ کو بڑی پسند آ گئی ہے تم مومن ہو گئے۔تم میرے دامن سے وابستہ ہو گئے اس میں تمہاری قیمت بڑھ گئی۔اتنی قیمت بڑھ گئی کہ اب ایمان والے کی جان کا بدلہ اس کی قیمت روئے زمین پر کوئی شخص دے ہی نہیں سکتا۔اس کی قیمت اگر لگ سکتی ہے تو اللہ رب العالمین لگا سکتا ہے۔اللہ کی راہ میں اپنی جان کو قربان کرو۔یہ بہت بڑی بات ہے۔اب اس آیت پر غور فرمایئے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ

(۱۱پ ع ۳ سورۃ التوبہ)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں۔

اللہ نے خرید لیا کیا خرید لیا ایمان والوں کی جانوں کو خرید لیا۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ○

ایمان والوں سے ان کی جانوں کا سودا کر لیا۔ یعنی بازار مصطفٰے میں یہ سودا ہوگیا' کہ جان کی قیمت ہم دیں گے تم کو یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے ایمان والون سے ان کی جانوں کا سودا کر لیا' خرید لیا' اس کے بدلے میں جنت ہے۔ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ وہ جنت جو پرہیز گاروں کیلئے سجائی گئی ہے۔ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ○ اس میں حوریں ہیں۔ وَحُوْرٌ عِیْنٌ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ○

(۲۷پ ع ۱۴)

ترجمہ: اور بڑی آنکھ والی حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی۔

حورعین ہیں۔ جیسے موتی چمکتے ہیں۔ ایسے چمکتے ہوئے آفتاب کی طرح سے روشن چہرے والی بیویاں ان کو جنت میں دی جائینگی۔

اَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔ بیشک ان کیلئے جنت ہے۔

نیک عمل کرنے والوں کو برائی سے بچنے والوں کو اللہ کی راہ میں جان

Marfat.com

دینے والوں کو تقویٰ اور پرہیز گاڑی اختیار کرنے والوں کو' روزہ داروں کو' نمازیوں کو غازیوں کو۔ اللہ رب العالمین جنت عطا فرمائے گا یہ اس کا وعدہ ہے۔ قرآن میں اور ظاہر ہے اللہ کا وعدہ ہے۔ دنیا والے اپنے وعدوں سے پھر جاتے ہیں۔ مکر جاتے ہیں۔ اللہ کا وعدہ سچا۔ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلَ لَدَیَّ ۔ میں اپنے قول سے نہیں پھرتا۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی سچائی پر تو ہم سب کا ایمان ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ جان کو اللہ کی راہ میں قربان کرو۔ اور مال کو اللہ کی راہ میں قربان کرو' اس لیے مال کی قربانی' اور جان کی قربانی دونوں کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔

ارشاد ہوتا ہے: قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں کہ جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں' نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں' اس کا ایک تو مطلب یہ ہے کہ ان کے پیسے کو اللہ نے پسند فرما لیا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جس آدمی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو بھی دیا وہ اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کی راہ میں فقیروں کو مسکینوں کو غریبوں کو دیتا رہتا ہے۔ مسجدوں کے بنانے میں حصہ لیتا ہے' مدرسہ کے بنانے میں حصہ لیتا ہے' دین کے پھیلانے میں' دین کے کام کرنے میں' نیکی میں تقوے میں' پرہیز گاری میں حصہ لیتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ ○

جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ ۔ چھپ کر' چپکے سے بھی ظاہری طور پر بھی چھپ کے بھی۔ چھپ کے کا مطلب یہ ہے' چپکے سے ایک ہاتھ سے دیا دوسرے ہاتھ کو خبر بھی نہیں۔ کیا دیا' کیا نہیں دیا' اس طرح سے خرچ کرتے ہیں۔

Marfat.com

بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ۔ احسان بھی نہیں جتاتے۔

کہ کسی کو طعنہ دیں۔ ارے میاں وہ وقت یاد نہیں ہے کہ ہم نے تم کو زکوٰۃ دی تھی۔ سو روپے دیئے تھے۔ یہ طعنہ دینا۔ تو ثواب ضائع ہو گیا۔ برباد ہو گیا۔ تو جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں طعنہ بھی نہیں دیتے۔ احسان بھی نہیں جتاتے' چپکے سے جو بھی ہو سکتا ہے۔ یتیموں کی بیواؤں کی مسکینوں کی غریبوں کی مدد کرتے رہتے ہیں' ظاہرا بھی کرتے رہتے ہیں کہ' کھل کر بھی کرتے رہتے ہیں' چھپ کر بھی کرتے رہتے ہیں۔ دن بھی کرتے ہیں۔ رات کو بھی کرتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ اور جو لوگ اپنی جان کا نذرانہ اللہ کے حضور میں پیش کرتے رہتے ہیں۔

یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ۔ قتل بھی ہو جاتے ہیں اور قتل کرتے بھی۔ یعنی بڑی بہادری کے ساتھ بڑی بے جگری کے ساتھ۔ جب اللہ کی راہ میں جان دینے کا وقت آئے تو قربانی دیتے ہیں۔ جب اللہ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کا وقت آئے تو صبر کرتے ہیں۔ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ یہ بلند ہمتی کا کام ہے' صبر کرنا' اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ جان کی قربانی دیتے ہیں۔ مال کی بھی قربانی دیتے ہیں۔ اس دین کیلئے۔ ایسے لوگوں کو اللہ رب العالمین جنت تو انعام میں عطا فرمائے یقیناً لیکن ان کی زندگی اللہ رب العالمین ایسی زندگی بنا دیتا ہے کہ جس میں موت نہیں۔ وہ شہادت کی موت جو ہے وہ حیات ہے۔ اس میں زندگی ہے اور اس میں لذت ہے۔ دنیا میں جنتی کو جنت میں دکھلایا جائے گا کہ وہ دیکھو دیکھا جنت کیسی ہے' جی بہت اچھی' سبحان

Marfat.com

اللہ۔

مالاعین رائت ۔جنت میں کیا چیز ہوگی۔

بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے۔مـــالا عیـن رأتـــه ولا اذن ســـمـــع ۔ آنکھوں نے جونہیں دیکھا۔کبھی بھی وہ جنت میں نظر آئے گا۔جو کانوں نے کبھی بھی نہیں سنا وہ چیزیں وہاں دیکھنے میں آئے گی جو لذت دنیا میں میسر نہیں ہوئی وہ لذتیں مسرتیں اور خوشیاں جنت میں میسر ہوں گی۔اس سے کہا جائے گا تمہاری تمنا کیا ہے یہاں حوریں بھی ہیں۔ یہاں کھانا بھی ہے یہاں پینا بھی ہے۔یعنی نور کی غذائیں۔غذائیں نور ہوں گی وہاں۔اس میں رفع حاجت وغیرہ کوئی نہیں ہوگی۔ پیشاب کی اور ایسی دوسری ضروریات کوئی نہیں ہوں گی۔ جنت کی غذا غذائے نور ہے۔ جنت کی ساری نعمتیں تمہارے سامنے موجود ہیں۔اب بتاؤ بھئی۔دنیا میں جانا پسند کرتے ہو کیا بالکل نہیں۔ مگر چاہتا ہوں کیوں کیا چاہتے ہو۔فرشتے پوچھتے ہیں بتاؤ کیا چاہتے ہو۔اس نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح سے دنیا میں شہادت کے مرتبے پر میں فائز ہو کر یہاں پہنچا ہوں۔دل چاہتا ہے کہ پھر دنیا میں جاؤں۔دنیا میں میرا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دنیا میں جاؤں پھر جہاد کروں۔ پھر اللہ کی راہ میں اپنی گردن کی قربانی دوں۔ پھر یہی آؤں پھر جاؤں پھر شہید ہوں' پھر آؤں' دس مرتبہ پھر اگر میرے ساتھ یہ ہوتا رہے تو میرے لیے کم ہے۔دل چاہتا ہے جو لذت شہادت کی موت میں ہے وہ لذت پھر کسی نعمت میں نہیں میسر ہوتی۔ جو شہادت کی موت کی لذت ہے۔اسی وقت اس کو بشارت مل جاتی ہے۔وہ اپنا مقام دیکھتا ہے۔

Marfat.com

ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے تو وہ کھجور کھا رہے تھے۔ لڑتے لڑتے تھک گئے بھوک لگ رہی تھی۔ اس نے کہا ذرا دم لے لوں۔ بدر کا میدان رک گئے۔ تھیلے سے کھجور نکالی' کھائی' ابھی آدھی کھجور توڑی تھی۔ تو فوراً ہی آواز آئی مجاہدو جہاد جاری ہے۔ دشمن حملہ آور ہو گیا۔ دشمن کی فوجیں ذرا پیچھے ہٹ گئی تھی۔ انہوں نے بھی سوچا ذرا سستا لوں دشمن کی فوجیں پھر حملہ آور ہوئی تو جو آدھی کھجور تھی۔ آدھی پھینک دی۔ ایک صحابی دیکھ رہا تھا اس نے کہا آدمی کھجور پھینک کیوں دی اس کو اٹھا کر کھا لو۔ تو جواب دیا جنت نظر آ رہی ہے اب یہ کھجور کچھ نہیں ہے بیکار ہے۔ جنت نظر آ رہی ہے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

آنکھوں کے سامنے جنت شہید کے آجاتی ہے۔ دکھائی جاتی ہے۔ اللہ کی نعمتیں دکھائی جاتی ہیں وقت شہادت اور اللہ کے نیک بندے جس وقت اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔ ان کا مقام بتا دیا جاتا ہے۔

یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً

(پ۳۰ ع۱۴)

جب فرشتے روح قبض کرنے کیلئے آتے ہیں تو قرآن شریف کی آیت اس کے ترجمے میں اور اس کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا۔ آیت مبارکہ ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے اطمینان والی جان اے نفس مطمئنہ۔

Marfat.com

نفس مطمئنہ کا ترجمہ عربی میں آمنہ' نفس آمنہ اس کو امن دیا گیا۔ اس کو سکون دیا گیا۔ نفس مطمئنہ جیسے ہم اردو زبان میں بھی کہتے ہیں مطمئنہ۔ بھئی میں مطمئن ہوں۔ یعنی مکمل طور پر مطمئن ہوں۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے نفس مطمئنہ وہ نفس جو مطمئن ہے اپنے رب کی مہربانیوں پر مطمئن ہے۔ آمنہ مفسرین نے مطمئنہ کی عربی میں جو وضاحت کی ہے اس میں آمنہ لکھا۔

اے نفس آمنہ امن والی 'مطمئن' اطمینان والی اخرجی اب چلو' فرشتے روح سے مخاطب ہوتے ہیں چلو اس رب کی طرف جس کو تم راضی کرتی رہی۔ اے روح اے نفس مطمئنہ اس رب کی طرف اب میں تم کو لے کر جا رہا ہوں جس کو تم راضی کرتی رہی۔ تو فرشتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ اس نیک روح کی طرف اب وہ روح کو لے کر اللہ کی طرف چلے جاتے ہیں۔

چلو اس رب کی طرف جس کو تم راضی کرتی رہی۔ راضیۃً مرضیۃً اس حال میں چلو کہ تم رب سے راضی ہو گی' اور رب تم سے راضی ہو گا۔ چلو اللہ کی طرف اور نفس خبیثہ وہ روح جو شیطانی کاموں میں ملوث رہی۔ نفس مطمئنہ جو نیک کاموں میں مصروف رہی۔ زندگی میں اللہ کی رضا چاہتی رہی۔ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشادات کی پیروی کرتی رہی وہ نفس مطمئنہ ہے۔ رحمت کے فرشتے اس روح کو لے جا رہے ہیں اور وہ یہ کہتی ہے۔ مجھ کو جلدی لے چلو' جلدی لے چلو۔ اور جو نفس خبیثہ ہے۔ تو عذاب کے فرشتے آتے ہیں۔ اُخْرُجِی' نکلو روح کو نکالتے ہیں۔ ایھا الروح خبیثۃ ۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ روح خبیثہ کو نکالتے ہیں۔ عذاب کے فرشتے ساتھ ہوتے ہیں اور وہ چلاتی ہے۔ وہ فریاد کرتی ہے۔

Marfat.com

مجھے چھوڑ دو کہاں لے جا رہے ہو۔ اور نفس مطمئنہ خوش ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی رحمتوں کی طرف جا رہی ہے۔ اور نفس خبیثہ چیختی ہے چلاتی ہے۔ اگر تم مردوں کی آواز سن لو۔ اگر تم قبر میں جو عذاب دیا جا رہا ہے اس کو سن لو تو کیا ہوگا۔ لو سمعت ثقلین ۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے جس طرح عذاب دیتے ہیں۔ اور قبر میں جو چیخ و پکار ہوتی ہے اور قبر جس طرح سے مردوں کو دباتی ہے زمین سمٹ کر دباتی ہے' پسلیوں کو ہڈیوں کو توڑ دیتی ہے اور ایسے میں منکر ونکیر آتے ہیں اور سوال و جواب ہوتے ہیں تو وہ روح جو ہے روح خبیثہ گھبراتی ہے۔ کہ کہاں لے چلے' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم لو سمعت ثقلین ۔ اگر یہ جہاں والوں کے لوگ جہانوں کے لوگ اس دنیا کے اور دوسری دنیا کے لوگ۔ اگر دنیا کے لوگ میت کی آہ و پکار اور اس کے عذاب کو جو اس کو دیا جا رہا ہے۔ اس کی ایک ہلکی سی چیخ بھی سن لیں درد اور کرب کی یہ چیخ بھی سن لیں تو کانوں کے پردے پھٹ جائیں۔ اور وہ کسی قابل نہ رہیں۔ دنیا میں رہنے کے قابل نہ رہیں۔ اتنا خوف ناک عذاب ہوتا ہے اور جو لذتیں قبر میں جانے کے بعد جنت کی کھڑکی جب کھلتی ہے۔ اس لذت کا اگر تمہیں پتہ چل جائے تو دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دو۔ اور پھر اسی کے ہو کر رہ جاؤ۔ دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دوں اور دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو کر گوشہ نشیں ہو کر بیٹھ جاؤ۔ تو اللہ کے محبوب حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیت مبارکہ اہل ایمان کو سنائی اس میں ارشاد فرمایا: کہ جان دی ہوئی اللہ کی ہے اور اللہ کی راہ میں آپنے آپ کو تیار رکھو!۔ جان دینے کیلئے

تیار رہو۔ مال کی قربانی دینے کیلئے تیار رہو۔ اس لیے کہ یہ چھوڑ کر تو جانا ہے۔ تمہارے جانے کے بعد کوئی خیرات وارات نہیں کرتا۔ سب بھول جاتے ہیں۔ دنیا کے کاموں میں دھندوں میں لگ گئے۔ باپ کی چھوڑی ہوئی جائیداد جب ان کے تصرف میں آجاتی ہے تو وہ اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں۔ جیسا ان کا دل چاہتا ہے۔ اس لئے ارشاد فرمایا: وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ ۔ موت آنے سے پہلے اپنے ہاتھ سے جو کام کر سکتے ہو وہ کر لو۔ باقی بعد میں کون کیا کرتا ہے۔ کون نہیں کرتا اس کا کوئی بھروسہ مت کرو۔ سب اپنے اپنے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ جائیدادوں کے بٹوارے میں لگ جاتے ہیں۔ مال کی تقسیم میں لگ جاتے ہیں۔ مال کی تقسیم میں لگ جاتے ہیں۔ کھانے پینے میں لگ جاتے ہیں۔ ہنسیوں اور خوشیوں میں لگ جاتے ہیں۔ ٹیلیویژن میں اور اس میں گھر جاتے ہیں۔ تو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جان دینا اور اللہ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا۔

جان دینا جو ہے وہ جہاد ہے۔ اللہ کی راہ میں جان دینا پہلے لوگ جان دیتے تھے۔ قبیلے کی خاطر میرے قبیلے کی عزت بڑھ جائے گی۔ میرے قبیلے کی ناک کٹ گئی ہے۔ اس کی عزت کیلئے میں لڑ رہا ہوں۔ یہ حرام موت ہے۔ میں مہاجروں کیلئے لڑ رہا ہوں۔ مر گیا حرام موت ہے۔ میں پنجاب کیلئے لڑ رہا ہوں' مر گیا حرام موت ہے۔

اور اگر وہ یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کے لیے لڑ رہا ہوں۔ تا نکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو یہ موت جو ہے یہ شہادت کی موت ہے۔ اور اس پر وعدہ جنت کا ہے۔ عصبیت جاہلیہ' جاہلیت کی عصبیت زبان کے مسئلے پر قوم کے مسئلے پر قبیلے کے

Marfat.com

مسئلے پر قبیلے کی عزت کے مسئلے پر۔ جان جو قربان کی جاتی ہے وہ موت ہے۔ اس موت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَاءِ ۔

تا نکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ اور وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اللہ کیلئے عزت ہے۔ یعنی اللہ کے نام کی بلندی کیلئے اللہ اکبر۔ اللہ کی بڑائی اور اس کی بزرگی اور عظمت کیلئے لڑ رہا ہو۔ عزت رسول کیلئے لڑ رہا ہو۔ اور ایمان والوں کی کافروں کے مقابلے پر عزت قائم ہو۔ یہ جہاد ہے۔ اب کوئی آدمی اگر اللہ کے کلمہ کی بلندی کیلئے رسول اللہ کے عزت و ناموس کے تحفظ کیلئے اور اسلام اور مسلمانوں کی اور دین کی سربلندی کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر رہا ہے۔ مجاہد ہے۔ اس راہ پر شہید ہوا مجاہد ہے۔ کشمیر میں شہید ہوا مجاہد ہے۔ تا نکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ بہت پرستوں اور مشرکوں کا مشن برباد ہو اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُـوْلُ اللهِ کا بول بالا ہو۔ یہ ہے مجاہد اور اگر اس مجاہد کی گولی سے مسلمان مرتا ہے تو وہ مجاہد نہیں ہے۔ وہ جہاد نہیں ہے۔ وہ فساد ہے تو جہاد میں اور فساد میں فرق ہے۔ فساد یہ ہے کہ مسلمان کی گولی نے مسلمان کو مار دیا یہ فساد ہے۔ تو یہ بالکل واضح ہے یہ مسئلہ اور اس میں عقل اور سمجھ پر بوجھ ڈالنے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے۔

اللہ رب العالمین نے قرآن مجید فرقان حمید میں اس کو بالکل واضح کر دیا۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (پ ع)

اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں تا نکہ اللہ کے دین کا کلمہ بلند ہو۔ کافر اور مشرک اور یہودی فلسطین میں کشمیر میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ذلیل اور رسوا کر رہے ہیں۔ کلمے والوں کو ذلیل اور رسوا کر رہے ہیں۔ تو کلمے کی بلندی کیلئے' سربلندی کیلئے' اسلام اور مسلمانوں کی عزت کیلئے' جان کی قربانی دینا یہ شہادت ہے۔ اور اس راہ میں لڑنا جہاد ہے۔ اور جو لوگ اپنی انا کی خاطر۔ فلاں آدمی ناپسند ہے' اس کو مار دو' فلاں جو ہے مہاجر ہے اس کو مار دو۔ فلاں مہاجر نہیں ہے اس کو مار دو۔ فلاں سندھی ہے اس کو قتل کر دو۔ اور فلاں جو ہے اس کو ہم ناپسند کرتے ہیں' ہمارا مخالف ہے۔ قائد کا غدار ہے۔ موت کا حقدار ہے۔ مار دو یہ فساد ہے۔ قتل کرنے والا جہنمی ہے۔ قاتل جہنمی ہے۔ مجاہد جنتی ہے۔ اور فساد پیدا کنے والا جہنمی ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ کا حکم اس سلسلے میں بالکل واضح ہے۔

قَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃُ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔

ان سے جنت کا وعدہ ہے جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ برادری کی راہ میں نہیں لڑتے' زبان کی راہ میں نہیں لڑتے۔ زمین پر فساد پھیلانے کیلئے نہیں لڑتے۔

اللہ کی راہ میں اللہ کے دین کا کلمہ بلند کرنے کیلئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ

Marfat.com

رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا بول بالا کرنے کے لئے زمین پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے جھنڈے کو ہمیشہ سنبھالنے کیلئے اور اس کے عزت و ناموس کیلئے اپنی جانوں کو قربان کر دیتے ہیں۔ یہ مجاہد اگر اس کے برخلاف ہے تو وہ فسادی ہے۔ وہ جہنمی ہے جس مسلمان کی گولی سے کافر مارا جاتا ہے وہ مسلمان مجاہد ہے۔ اور جس مسلمان کی گولی سے مسلمان مارا جاتا ہے وہ فسادی ہے اور جہنمی ہے۔ یہ مسئلہ بالکل واضح ہے۔ قرآن اور حدیث میں اس میں کسی قسم کے شک اور شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بڑے مرتبے بلند فرمائے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ان کے ایمان میں ذرا سی بھی لچک نہیں تھی۔ پورے یقین کے ساتھ۔ پورے عزم کے ساتھ پوری جدت کے ساتھ انہوں نے ایمان کو قبول کیا۔ اور پورے عزم کے ساتھ انہوں نے ایمان کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہے۔ اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔ رسول اللہ حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم میدان اُحد یہ اُحد مدینہ منورہ کی بڑی مشہور پہاڑی ہے۔ مدینہ منورہ شہر مبارک میں جب آپ کھڑے ہو تو اونچی بلڈگیں بہت بن گئی ہیں: ماشاء اللہ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس شہر مبارک کو ہمیشہ آباد رکھے۔ اس کے عزت و ناموس کو سلامت رکھے۔ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً مدینہ منورہ اس کے شرف اور عزت خوب بلند ہو رہی ہے۔ اور بلند ہوتی رہے گی۔ قیامت تک رہے گی۔ اس میں ستر ہزار فرشتے صبح اتر رہے ہیں۔ ستر ہزار فرشتے شام کو اتر رہے ہیں۔ درووں کے گجرے اور سلامتوں کی ڈالیاں لے کر رسول اللہ پر نچھاور کر رہے ہیں۔ اس

کی عزت برابر بڑھ رہی ہے۔ وہ قیامت تک اسی طرح روشن رہے گا۔ روئے زمین پر اسی لیے اللہ نے سارے چراغ بجھا دیئے۔ کسی نبی کا روضہ' روئے زمیں پر باقی نہیں ہے۔ یعنی روضے سے میری مراد یہ ہے کہ جس شان وشوکت سے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبریں موجود ہیں۔ کسی میں ابراہیم خلیل اللہ' اسحاق نبی اللہ' یوسف نبی اللہ یعقوب نبی اللہ جو قبریں برابر برابر الخلیل بیت المقدس سے تقریباً 35 میل کے فاصلے پر موجود ہیں۔ یہ سب یہودیوں کے قبضے میں ہیں۔ میں بہت عرصہ ہوا جب بیت المقدس یہودیوں کے قبضے نہیں تھا۔ اور مسلمانوں کے تصرف میں تھا۔ اس وقت وہاں حاضر ہوا تھا۔ روضہ مبارک موجود ہے وہاں جا کے لوگ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ اس طرح سے حضرت داؤد علیہ السلام کا روضہ مبارک وہ بھی یہودیوں کے قبضے میں ہے اور اس طرح حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک جس طرح کہتے ادھر بھی ادھر بھی ہے۔ یعنی مشکوک جگہ پہ ہے بہر حال ہے۔ لیکن مدینہ منورہ شہر محبوب اور اپنے محبوب کا روضہ اور ان کی مسجد جس طرح سے آج روئے زمین پر موجود ہے ایسا کسی نبی کا روضہ موجود نہیں ہے۔ جہاں فرش زمیں پر رہنے والوں کا ہجوم اپنی جگہ پر ہے کہ فرش زمیں پر ایمان والے اپنے ایمان کی بیٹری چارج کرانے کیلئے مدینہ منورہ لاکھوں کی تعداد میں حاضر ہوتے رہتے ہیں' یہ الگ ہے۔ اس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ دل کی آنکھیں عطا فرمائے تو آپ دیکھیں کہ عرش الٰہی سے لیکر فرش زمیں تک فرشتوں کی قطار اندر قطار رسول اللہ کے روضے پر حاضر ہو رہی ہے' یہ مرتبہ ہے ذات پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

عظیم المرتبت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا مجدد نور اللہ مرقدہٗ بڑی پیاری بات فرمائی۔

؎ کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

وہ چمک رہا ہے ستارا قیامت تک روشن رہے گا۔ تو

حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑ سے بھی محبت تھی۔ حالانکہ یہ بڑی عجیب وغریب بات ہے۔ لیکن سبحان اللہ اس کا ایمان سے تعلق ہے اور صحیح حدیث ہے بخاری شریف میں اس میں کسی کو اختلاف بھی نہیں۔ احد پہاڑ مدینہ منورہ سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے کسی زمانے میں شہر مبارک میں جیسی مسجد نبوی میں سے احد پہاڑ نظر آتا تھا۔ بہت اونچا پہاڑ ہے نظر آتا ہے۔ اور ایک ہے جبل سلحہ وہ مدینہ منورہ شہر مبارک جو ہے پرانا ریلوے اسٹیشن اس کی طرف جب جاتے ہیں وہ جبل سلحہ کہلاتا ہے۔ وہ بھی پہاڑ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر بخاری شریف کی جو حدیث ہے اس میں خاص طور پر احد کا ذکر فرمایا اور اسی احد کی گھاٹی میں مشہور جنگ بھی ہوئی تھی۔ جنگ اُحد جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا۔ چہرہ مبارک پر پیشانی مبارک سے جسم اطہر سے مسلسل خون بہتا رہا۔ تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی' اور صحابہ اپنے جسم پر تیر لے رہے تھے' ایک ایک صحابی' بعض صحابہ ایسے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آ کے کھڑے ہو گئے تھے اور ایک ایک جسم پر ستر ستر تیر لگے ہوئے تھے۔ لگتے جاتے تھے نکال کے پھینکتے جاتے تھے۔ اور پھر تیر برساتے تھے۔ ایسے ایسے بہادر صحابہ کرام

تھے۔ سبحان اللہ کیسی ان کی پاکیزہ زندگی تھی، جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم احد پہاڑ سے محبت کرتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب وغریب بات ہے۔ میں بھی طالب علمی کے زمانے میں جب پڑھتا تھا میرٹھ میں استاد محترم سے سوال کرتا تھا، بہت بڑے عالم تھے محدث تھے۔ درس حدیث دیتے تھے اور میرٹھ کی مشہور علمی درس گاہ تھی۔ میں جب پوچھتا تھا کہ صاحب یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ حضور ﷺ پہاڑ سے محبت فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت فرماتے تھے، اس میں کیا سبب ہے، اس میں غور کرو۔

حدیث مبارکہ کا جملہ یہ ہے احد یُحِبُّنَا یہ احد پہاڑ، اے صحابہ ہم سے محبت کرتا ہے، کب۔ فرمایا: بھئی اس کے اندر اس کا جواب ہے۔

تم جو پوچھ رہے ہو، تو عزیز من اسی میں جواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم یہ فرمارہے ہیں۔ کہ میں اس پہاڑ سے محبت کرتا ہوں تو پہاڑ سے محبت عجیب سا لگتا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ میں فلاح صحابی سے محبت کرتا ہوں۔ بہت اچھا ہے، جیسے بہت سے صحابہ فرمایا کرتے، میں تم محبت کرتا ہوں۔ تم نے فلاں کام کیا، بہت اچھا کیا۔ تمہارے اس عمل سے مجھے محبت ہے۔ اظہار محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم امتی سے فرماتے تھے۔ میں اپنی اُمت سے محبت کرتا ہوں۔ یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اُمَّتِیْ میں اپنی امت سے محبت کرتا ہوں۔ میں قیامت کے دن اپنی امت کو تلاش کر کے لاؤں گا۔

یہ بکھری ہوئی ہوگی۔ حشر کے میدان میں' میں تلاش کر کے لاؤں گا۔ آؤ میرے امتی۔ آؤ میرے امتی۔ وہ اپنے غلاموں کو پہنچانیں گے۔ لائیں گے تو یہ بڑی عجیب وغریب سی بات ہے۔ کہ یہ حدیث مبارک۔ اور ظاہر ہے اس سے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ یہ حدیث بخاری شریف میں احد نُحِبُّہٗ ۔ ہم اس سے محبت کرتے ہیں اس کا سبب کیا ہے؟ بتانا یہ ہے کہ میں احد پہاڑ سے محبت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے تو بتانا یہ تھا کہ اگر امتی انسان مجھ سے محبت کرتا ہے تو پھر میں کیوں نہیں محبت کروں گا۔ اگر میں مٹی سے پہاڑ سے پتھر سے محبت کر سکتا ہوں تو اپنے امتی سے کیوں نہیں محبت کروں گا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

درود شریف پڑھیئے محبت سے:

اللھم صل علٰی حبیبك سیدنا و مولانا محمد و علٰی آلہ و صحبہ و بارك وسلم صلٰوۃ و سلاماً علیك سید یاحبیبی یا رسول اللہ ۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت بھی دی۔ اور ظاہر ہے جس سے حضور محبت کریں اس کا مقام کیا ہوگا۔

تو ارشاد فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ احد من جبال الجنتہ ۔ اب جنت کے پہاڑوں میں سے یہ پہاڑ ہو گیا۔ جنت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ امتی کو خوشخبری ہے' امتی کیلئے نوید ہے اور خوشخبری ہے کہ اگر تم ہم سے محبت کرو گے تو ہم تم سے محبت کریں گے۔ اور جس

Marfat.com

سے ہم محبت کرتے ہیں اس کو جنت میں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
نعرۂ غوثیہ	یاغوث اعظم
حق وصداقت کی نشانی	مولانا شاہ احمد نورانی

حضور پرنور سید العالمین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں احد پہاڑ پر لڑائی ہوئی' زبردست لڑائی تھی۔ مسلمانوں کو اس لڑائی میں پیچھے ہٹنا پڑا۔ کافروں نے پیچھے کی پہاڑی کی طرف سے حملہ کر دیا۔ مسلمان فوجیں منتشر ہوگئیں۔ اس کے بعد پھر فوجیں اکٹھی ہوگئیں۔ بہرحال وہ تفصیلی واقعات ہیں' جنگ ختم ہوگئی۔ حدیث شریف میں آتا ہے' جنگ ختم ہونے کے بعد صحابہ واپس آرہے تھے۔ تین میل ساڑھے میل کا فاصلہ تھا۔ کوئی زخمیوں کو لا رہے تھے۔ بے شمار مسلمان زخمی بھی ہوئے اور زخمیوں کے کراہنے کی تکلیف کی آوازیں آرہی تھیں۔

مدینہ منورہ شہر میں جب زخمی صحابہ پہنچے' لاشیں وغیرہ جتنی بھی تھیں۔ سید الشہداء سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کی تو وہ تو وہیں احد کے میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن فرما دیں۔ باقی جو زخمی تھے وہ گھروں کو واپس مدینہ شہر میں' شہر مبارک میں واپس ہوئے۔ مدینہ شریف میں۔ ایک خاتون بڑی بی کھڑی ہوئی تھی۔ اک صحابی جو زخمی تھے۔ بڑی بی نے ان سے پوچھا بہت زخم آئے ہیں' طبیعت کیسی ہے۔ کہا کچھ نہ پوچھیئے۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ کے شوہر جو تھے وہ شہید ہوگئے ہیں۔

Marfat.com

حدیث میں آتا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کے شوہر لڑتے ہوئے میدان جہاد میں احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے۔ مجھے بڑا افسوس ہے۔ ہم سے تعزیت قبول کر لیجئے اور مجھے بڑا افسوس ہے۔ وہ آپ کا بیٹا بھی شہید ہو گیا ہے۔ تعزیت قبول کیجئے۔ پھر ایک دوسرے صحابی پیچھے سے آرہے تھے۔ انہوں نے کہا مجھے بڑا افسوس ہے آپ کے جو بھائی تھے وہ بھی شہید ہو گئے ہے تعزیت قبول کیجئے۔ تو انہوں نے بڑے کرب کے ساتھ کہا کیا تم شوہر کی اور بیٹے کی اور بھائی کی بات کرتے ہو یہ بتاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں۔ حضور پرنور سید العالمین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں یہ بتاؤ۔ اس سے کہ پہلے کافروں نے خبر مشہور کر دی تھی کہ حضور کو شہید کر دیا گیا۔ رات میں یہ خبر مشہور ہو گئی۔ اب جب دن میں صحابہ کی واپسی ہوئی تو عورتیں اور خواتین اور بچے دروازوں پر باہر نکل کے مجاہدین کی خیریت معلوم کر رہے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جب سواری مبارک جب آئی اس خاتون نے دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک سے لپٹ گئی۔ اور حدیث شریف میں آتا ہے۔ و کل مصیبة بعدك جل۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب آپ کو دیکھ لیا۔ اب کوئی مصیبت مصیبت نہیں رہی، اب آپ کو دیکھ لیا۔ دامن رحمت کو تھام کر یا رسول اللہ و کل مصیبة بعدك جل۔ اور آپ کے بعد کوئی مصیبت مصیبت نہیں۔ آپ کو دیکھ لیا دنیا بھی روشن ہو گئی اور آخرت بھی روشن ہو گئی۔ آپ کو دیکھ لیا آنکھوں کو

قرار آ گیا۔ دل کو سکون مل گیا۔ اے اللہ کے محبوب آپ سلامت ہیں تو ہم سلامت ہیں صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ جذبہ شہادت۔ یہ جذبہ قربانی' یہ جذبہ محبت رسول' جذبہ جہاد۔ کہ اللہ کی راہ میں بھائی بھی' بیٹے بھی' اور شوہر بھی اگر اللہ کی راہ میں قربان ہو جاتے ہیں تو سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور ان سے قرب کا یہ بہت بہترین ذریعہ ہے۔ اس لیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یاد رکھو الجنة تحت ظلال السیوف ۔ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ گنہگار' سیاہ کار کو بھی آپ کو ہمیں سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

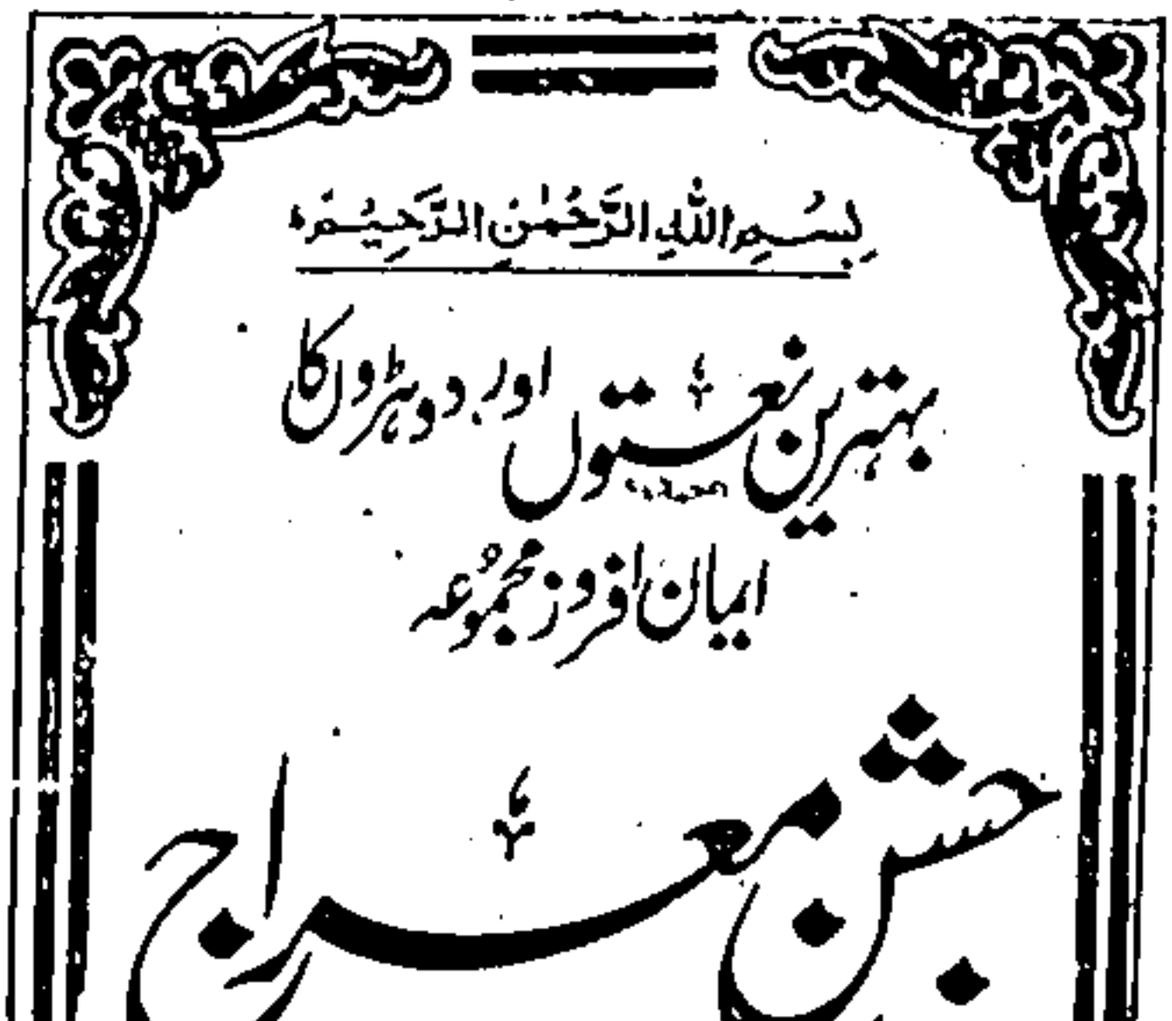

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معیاری نعتوں کا مجموعہ

یادِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مع

ذکرِ کلمہ شریف

فرض

مرتّب

مولانا الحاج محمّد جعفر ضیاءُ القادری

عرس

عالم باعمل۔خوش بیاں واعظ عاشق رسول

حضرت مولانا فیض رسول صاحب

نوراللہ مرقدہٗ رحمۃ اللہ علیہ

موت کا منظر

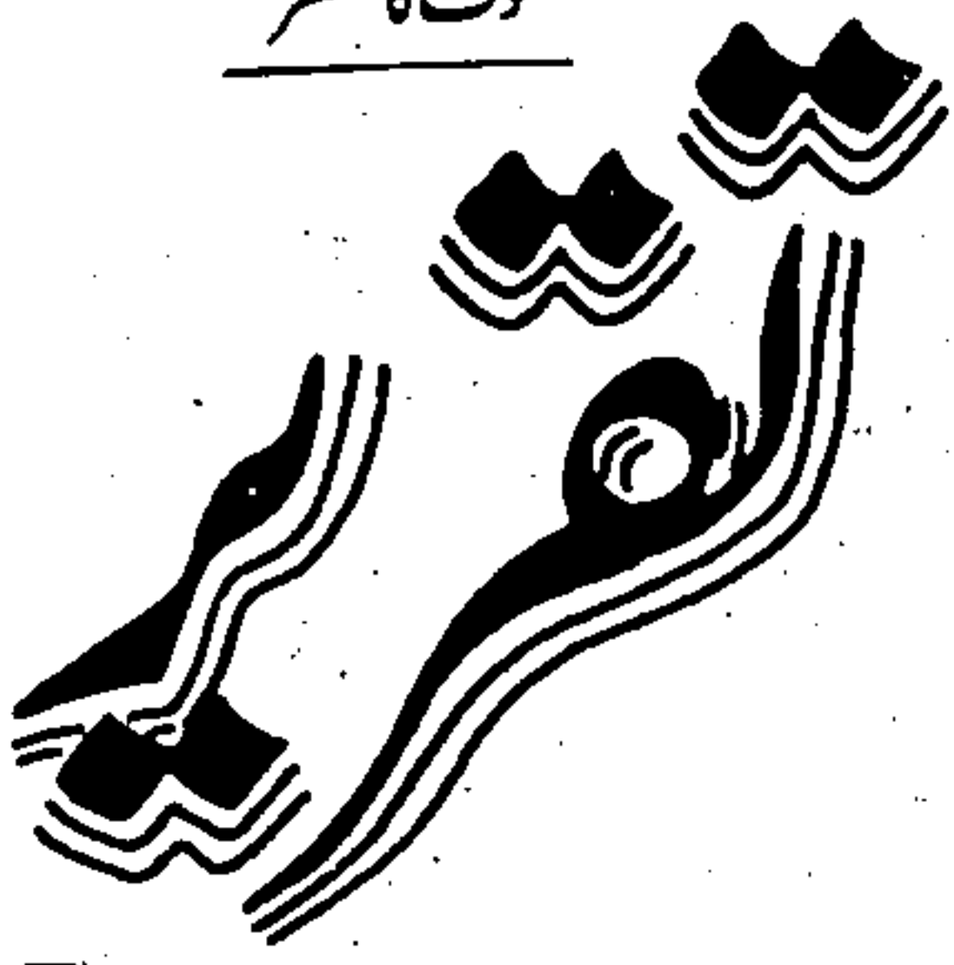

بمقام ملتان شریف

۳۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء

Marfat.com

پُل سے اتار و راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبرئیل پَر بچھائیں تو پَر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غمِ روزگار کا
یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریادِ اُمتی کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی
یوں جایئے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں یہ دولوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضےٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گما دے ان کی وِلا میں خُدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

اوّل حرم کو روکنے والوں سے چھُپ کے آج
یُوں اُٹھ چلیں کہ پہلوِ بر کو خبر نہ ہو

طیرِ حرم ہیں یہ کہیں رِشتہ بپا نہ ہُوں
یوں دیکھئے کہ تارِ نظر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوق دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رِضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَلَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَتْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً ۔ تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرْ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

Marfat.com

محبت سے درود شریف پڑھئے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

میرے محترم، صدر گرامی قدر، مقتدر علماء کرام۔ میرے محترم بھائیو! بزرگو! محترم بہنوں، عظیم نوجوانو! پیارے پیارے بچو السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ۔

مجھے انتہائی خوشی اور مسرت ہے۔ حضرت مولانا فیض رسول صاحب نوراللہ مرقد ورحمتہ اللہ علیہ کہ عرس شریف کی بابرکت محفل میں میں بھی حاضر ہوں اور آپ بھی حاضر ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ مجھ گنہگار وسیاہ کار کی اور آپ کی سب کی اس با برکت اجتماع میں حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین

اور جو کچھ بیان کیا گیا اور بیان کیا جائے۔ اس کو شرف قبولیت عطا فرما کر مجھ گنہگار وسیار کار کیلئے بھی اور آپ سب کیلئے کفارہ سیئات بنائے۔ آمین

عرس شریف کی اس بابرکت تقریب میں اس بابرکت اجتماع میں اللہ کے ایک نیک اور صالح بندے۔ اک عالم دین، خوش بیان واعظ، عالم باعمل، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی ان کی یاد کی اور بقول حضرت علامہ مولانا خدا بخش اظہر صاحب دامت برکاتہم اس دولہا کے ہم سب براتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ مولانا کے صاحبزادگان قابل قدر ہیں کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کی تقریب کو منعقد کر کے ان کی فاتحہ اور ایصال ثواب کا اہتمام کر کے مولانا رحمتہ اللہ علیہ کے جو ملنے والے احباب اور دوست ہیں۔ ان سب کو مدعو کرنے کی وہ کوشش ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

صاحبزادگان قابل مبارک باد ہیں کہ وہ اپنے والد صاحب کے صحیح جانشین ہیں اور قابل مبارک باد ہے وہ باپ جو یہی آرام فرما ہیں کہ جنہوں نے نیک اور صالح اولاد کو چھوڑا۔ جو ان کیلئے دعائے خیر کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مولانا رحمتہ اللہ علیہ شعلہ نوا خطیب تھے اور بے شمار علاقے ایسے ہیں کہ جہاں میں بھی جاتا رہتا ہوں اکثر لوگ مولانا صاحب کو یاد کرتے ہیں۔ بلوچستان کے دور و دراز علاقوں میں ڈیرہ غازخاں اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے دور دراز علاقوں میں۔ پہاڑی علاقوں میں۔ میں بھی اکثر و بیشتر اپنی جمعیۃ العلماء پاکستان کے جلسوں کے سلسلے میں جاتا رہتا ہوں تنظیمی دورے پر۔ اکثر احباب لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں مولانا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر خیر اکثر ہوتا رہتا ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ قرآن مجید فرقان حمید میں اس بات کے بار بار اعلان کو ضروری قرار دیا کہ قرآن پاک میں بار بار اس کا اعلان ہو۔ بار بار آیات طیبہ کی خصوصی تلاوت ہو یعنی موت بہرحال آنی ہے۔ یہ سب کیلئے برحق ہے اس میں ولی کامل ہو۔ عارف باللہ ہو۔ نبی محترم ہو۔ رسل کرام ہوں۔ موت آنی ہے۔ یہ اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے ایک ضابطہ خصوصاً مقرر فرما دیا ہے۔ موت ضرور آ کر رہے گی اور اس سے کسی کو مفر نہیں۔ کوئی ڈاکٹر یہ چاہے کہ میں نہ مروں کوئی لاکھ دوائیں اس کے پاس ہوں لیکن وہ مر کر ضرور رہتا ہے۔ بے شمار لوگ ہیں جن کو علماء کرام اور مشائخ عظام تعویذ دیتے ہیں شقہ کے۔ شقہ کی پلیٹ لکھی جاتی ہے زعفران سے۔ شقہ کے تعویذ لکھے جاتے ہیں۔ پینے کے لئے زعفران سے لیکن موت اگر اس کا وقت آ گیا ہے تو پھر وہ تعویذ بھی کام

Marfat.com

نہیں کرتے۔ ڈاکٹر صاحب کی دوا بھی کام نہیں کرے گی اور کسی پیر صاحب کی پھوک بھی کام نہیں کرتی اس لئے کہ ایک ضابطہ مقرر ہے مگر اس کا ایک طریقہ ہے' ضابطہ مقرر ہے۔ اب ضابطہ کیا ہیں اور ہر ایک کیلئے طریقہ کار ہے۔ وہ ضابطہ ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَايَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ

(پ۸ ع۱۱)

ترجمہ: تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہو نہ آگے۔

اگر موت کا وقت آ گیا ہے۔ اگر موت کا وقت کسی کو آ گیا ہے۔ چاہے وہ ڈاکٹر صاحب ہو' شاہ صاحب ہو' پیر صاحب ہو' شاہ احمد نورانی ہو' کوئی صاحب بھی ہو۔ اگر آ گیا ہے تو اب اک سیکنڈ ادھر نہیں ہوگی گھڑی اور نہ اک سیکنڈ ادھر ہو گی۔ وقت مقررہ پر ملک الموت اپنے فرض کو پورا کرتے ہوئے روح قبض کر کے لے جاتے ہیں اور جن کو رونا ہے وہ روتے رہیں۔ جن کا عرس کرنا ہے وہ عرس کرتے رہیں۔ روح بہر حال وقت مقررہ پر نکل کے رہے گی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ موت آتی ہے اور کبھی ایسی بھی موت آتی ہے کہ وہ پوچھ کر آتی ہے شاہ احمد نورانی جا رہے تھے ان کا وہاں دورہ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اسلام آباد میں ہیں اور معلوم ہوا کہ کراچی میں اور اس وقت ملک الموت کو حکم ہوا کہ چلئے صاحب۔ وہ پوچھے گے نہیں کہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب آپ نے مرنا ہے کہ نہیں مرنا۔ یہ کب پوچھتے ہیں۔ پیر صاحب آپ نے انتقال فرمانا ہے کہ نہیں فرمانا۔ ڈاکٹر صاحب آپ مرنا چاہتے ہیں کہ نہیں مرنا

Marfat.com

چاہتے اور یہ کب پوچھتے ہیں کہ صدر صاحب آپ نے مرنا ہے کہ نہیں مرنا کہ وزیراعظم صاحب آپ کی روح قبض کروں کہ نہ کروں اور آپ نے دیکھا ہوگا پولیس والوں کے وہاں بڑے پہرے ہوتے ہیں۔ فوجیوں کے یہاں بڑے پہرے ہوتے ہیں۔ کمانڈر انچیف کی کوٹھی پر بڑا پہرہ ہوتا ہے۔ آئی جی کوٹھی پر بڑا پہرہ ہوتا ہے۔ ڈی آئی جی کی کوٹھی بڑا پہرا ہوتا ہے۔ پرندہ پر نہیں مار سکتا۔ لیکن کیا مجال ہے کہ ملک الموت کا رستہ کوئی روک کر تو دیکھے۔ روح ہمیں قبض کرنی ہے تو صدر کی بھی' وزیراعظم کی بھی' شاہ احمد نورانی کی بھی اور جب وقت آ گیا تو چلی جائے گی لیکن اک موت اس طرح کی ہوتی ہے کہ فرشتہ آیا اور اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ یہ نہیں ہے کہ صدر نے کہا کہ اچھا ملک الموت آ رہا ہے بس پر فائرنگ شروع کر دو۔ نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ ملک الموت کے آنے کی اطلاع ملی اور آئی۔ جی صاحب نے کہا کہ گرفتار کر لو۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔

لیکن ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ آیا تو اللہ کے نبی نے کہا کہ ٹھہر جاؤ کہا کہ روح قبض کرنے کیلئے آیا تو آپ نے جو طمانچہ مارا تو آنکھ ملک الموت کی باہر نکل آئی۔ یہ تھے اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام۔ یہ بزرگ پیغمبر کا پورا واقعہ مسلم شریف میں اور علماء و محدثین نے مختلف روایت نکل کی ہیں اور مسلم شریف میں حدیث موجود ہے اور یہ الگ بات ہے کہ کوئی آدمی اعتراض کرے کہ جب حضرت موسیٰ سے پوچھا کیا آپ مرنا نہیں چاہتے تھے۔ نہیں یہ بات نہیں ہے معاذ اللہ۔

ایسا نہیں اس لئے کہ نبی مرنے کی آرزو کرتا ہے اور ولی بھی مرنے کی

آرزو کرتا ہے مرنے کی آرزو کی۔ یہ وجہ کہ وہ مرنے کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔

ایک اور فرق ہوگیا دونوں میں کیسے موت کی تمنا کرنا اور ہے اور موت کیلئے دعا بدعا کرنا اور ہے۔ دونوں میں فرق ہے کہ کوئی آدمی یہ کہے کہ اے اللہ! تو مجھے موت دے دے۔ اس کی ممانعت ہے۔ اس کیلئے یہی حکم ہے کہ دعا مانگو۔ اللھم احینی ان کانت الحیات خیرا لی۔ توفنی ان کانت الوفات خیر الی ۔ اے اللہ مجھ کو زندہ رکھ۔ اگر میری زندگی میں خیر ہے تو زندہ رکھئے۔

اور اے اللہ! تو مجھے موت دیدے اگر میری موت میں کوئی بہتری ہے۔ صرف موت کیلئے بددعا نہیں کرنی چاہیے کہ اے اللہ! مجھے موت دیدے۔ اے اللہ مجھے موت دیدے۔ ایسی دعا نہیں کرنی چاہئے۔ ممانعت ہے۔ لیکن یہ دعا کرنا کہ میں اللہ سے ملاقات چاہتا ہوں۔ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں کہ میں موت کو پسند کرتا ہوں۔ کسی نے پوچھا موت کو کیوں پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا اس لئے کہ موت ایک پل ہے۔ اَلْمَوْتُ جَسْرٌ۔ موت تو ایک پل ہے۔ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ۔ یہ تو ایک پل ہے۔ اگر اس پل کو کراس کرلیا تو حبیب اپنے محبوب کے پاس پہنچ گیا تو موت کی تمنا اس لئے ہے کہ جسر ہے یوصل الحبیب الی الحبیب ۔ موت کی تمنا کس لئے کرتا ہوں کہ اب تک دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم ہوں اور جب مروں گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار یقیناً ہوگا۔ ما کنت تقول فی حق ھذالرجل ۔ جب وہ پوچھیں گے کہ کون ہیں یہ ان کے متعلق کیا کہتا تھا۔ کہا کہ مر کے پہنچا یہاں اس دلربا کے واسطے (صلی اللہ علیہ وسلم) تو

Marfat.com

موت کی تمنا اور آرزو اس لئے ہے کہ دنیا کے کاموں سے دنیا کی چیزوں سے گھبرا کر موت کی آرزو کرنا اس کی ممانعت ہے۔ بہرحال۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملک الموت نے کہا کہ حضور میں حاضر ہو گیا ہوں اور روح قبض کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں اور غصہ میں آ کے طمانچہ مار دیا۔ آنکھ باہر نکل آئی۔ وہ آنکھ پکڑے ہوئے اسی طرح سے اللہ کے حضور میں حاضر ہو گئے۔ کیا ہوا۔ اللہ رب العالمین تو باخبر ہے۔ یہ پوچھنا چاہتے تھے کیا ہوا۔ ہمارے برگزیدہ نبی کو اور محبوب پیغمبر کو کہا حضور غصہ آ گیا' طمانچہ مار دیا' آنکھ باہر آ گئی۔ کہا: حضور' آنکھ ٹھیک ہو گئی۔ بولو کیا ہوا۔ کہا کہ حضور ناراض ہو گئے۔ بڑا غصہ آیا بڑے جلالی پیغمبر ہیں۔ اب کیا کہتا کہا اچھا جاؤ۔ ہمارے پیغمبر بزرگِ محترم ہیں۔ پیغمبروں کی اللہ تبارک وتعالیٰ ناز برداری فرماتا ہے۔ اپنے محبوبوں کی ناز برداری فرماتا ہے۔ ان کا ایک مقام ہوتا ہے۔ یہ ایرے غیرے نتھو خیرے والا مقام نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کے برگزیدہ ہوتے ہیں۔ اللہ نے ان کو مقام دیا ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ ربّ العالمین فرماتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام کیا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا (پ۲۲' ع۶) اللہ ربّ العالمین فرماتا ہے: کہہ دو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے یہاں عزت والے وجاہت والے' بڑے پیغمبر ہیں۔ اللہ کے یہاں ان کی وجاہت ہے۔ اللہ کے یہاں ان کی عزت ہے۔ معلوم ہوا کہ پیغمبر بے عزت نہیں ہوتا۔ عزت والا ہوتا ہے اور جو بے عزت ہوتا ہے وہ ان کی عزت کیا کر سکتا ہے۔ اور جو خود بھی بے عزت ہوتا ہے'

Marfat.com

کیا بے عزت ہوتا ہے۔ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ (پ۳ ع۱۳)

آخرت میں بھی نبی عزت والا ہوگا۔ آخرت کی بھی ضمانت ہوگئی۔

کسی نے کہا کہ پتہ نہیں کہ مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ کا کیا ہوگا۔ حضرت موسیٰ کا کیا ہوگا اور حضور علیہ السلام کا کیا ہوگا۔ کہ بات دراصل یہ ہے کہ پتہ نہیں کہ حضرت موسیٰ کا کیا ہوگا' فلاں کا کیا ہوگا اور فلاں کا کیا ہوگا اور ہمارے پیغمبر کا بھی دیکھ لئے جیئے پتہ نہیں کیا ہوگا کیا نہیں ہوگا۔ معاذ اللہ توبہ توبہ۔

اللہ رب العالمین ضمانت دیتا ہے قرآن میں۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ دنیا میں بھی ان کی عزت ہے اور آخرت میں بھی عزت ہے۔ اللہ۔ اللہ۔

اگر حضرت موسیٰ پیغمبر کی دنیا میں عزت ہے اور آخرت میں عزت ہے اور حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی دنیا میں عزت ہے اور آخرت میں عزت ہے۔ ارے انبیاء کی آخرت میں عزت۔ نبیوں کی آخرت میں عزت۔ رسولوں کی آخرت میں عزت۔ تو ذرا غور کروں کہ رسولوں کے سردار کی کتنی بڑی عزت ہوگی۔ ان کی عزت یہ ہوگی کہ سب براتی انبیاء ہوں گے اور دولہا رسول اللہ ہوں گے۔ یہ ان کی عزت ہوگی۔ محشر میں یہ سب انبیاء براتی ہوں گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دولہا ہوں گے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت موسیٰ علی نبیاء علیہ السلام سے کہا گیا اور ادب سے پوچھا گیا کہ حضور آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو یہ بیل ہے۔ بیل

حاضر کروان کی خدمت میں۔ ایک بیل لے کے جاؤ ان کی خدمت میں اور کہیں کہ حضور اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو یہ بیل حاضر ہے۔ اس کے اوپر ہاتھ رکھ دیجئے اور ہاتھ کے نیچے جتنے بال آ جائیں گے ہر بال کے عوض ایک سال کی عمر بڑھ جائے گی

ارے پیغمبر کے اختیار میں ہے کہ عمر بھی بڑھوالو۔ ایک طرف یہ بیان کیا کہ اگر وقت آ جائے۔ توجہ کیجئے۔ اک طرف بیان کیا قرآن نے۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُم ۫ اگر وقت آ گیا لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً ایک گھڑی ادھر نہیں۔ ایک گھڑی ادھر نہیں۔ اللہ کے وقت کے مطابق جو دے دیا گیا ہے عزرائیل کو۔ انہوں نے دیکھا وقت آ گیا فوراً روح قبض کر لی۔ اب کوئی رو رہا ہے روتا رہے سینہ پیٹتا ہے سینہ پیٹتے رہو۔ چلاتا ہے چلاتے رہو۔ ملک الموت اپنا کام کر کے چلا گیا۔ اک طرف تو یہ فرمایا قرآن نے اور دوسری طرف یہ فرمایا کہ پیغمبر کی ناز برداری ہو رہی ہے کہ جا کے پوچھوں کتنے سال زندہ رہنا چاہتے ہیں اور اپنا ہاتھ رکھ دیں اتنے ہی سال بڑھتے چلے جائیں گے اور اگر گننا شروع کیجئے۔ ہاتھ اگر رکھ دیں آپ کسی بیل پر تو کتنے سو بال ہوں گے۔ ایسا حساب نہیں یہ تو ہزار کا حساب ہو گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اِنِّیْ اُحِبُّ لِقَاءِ اللّٰهِ

یہ تو حدیث مبارک میں بھی ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ ۔ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ

جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنِّیْ اُحِبُّ لِقَاءَ اللّٰهِ ۔

Marfat.com

میں اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں۔

لیکن یہاں اکیلا مرنا نہیں چاہتا۔ یہ جنگل میں، ننگل میں لے چلو۔ جنگل میں نہیں ننگل میں لے چلو۔ جنگل میں دنگل میں لے چلو۔ جہاں سب اکٹھے ہو۔ پیغمبروں کی جہاں قبریں ہو۔ اللہ کے نیک بندوں کی جہاں قبریں ہو۔ جنگل میں مار دو گے، یہی دفن کر دو گے۔ نہیں۔ بیت المقدس کے اطراف میں لے چلو۔ یہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قبر ہے۔ یوسف نبی اللہ کی قبر ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یعنی مجمع کے ساتھ یعنی قبرستان کے اندر دفن کر دو جس قبرستان پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ حضرت موسیٰ دیکھ رہے تھے کہ انبیاء کی قبروں پر کس طرح اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ جینے کی آرزو نہیں ہے۔ مجھے ہاتھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جہاں داؤد نبی اللہ کی قبر ہے۔ اتنی لمبی عمر کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ وقت آ گیا ہے میں حاضر ہوں۔ اُحِبُّ لِقَاءَ اللّٰہِ ۔ لقاء دوست کو پسند کرتا ہوں۔ لقائے دوست کی آرزو رکھتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض ہوگئی اور عالم یہ ہے کہ وہ اپنی قبر میں ہیں اور نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جب معراج کیلئے جا رہا تھا۔ رَاَیْتُ مُوْسٰی ۔ میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا رایتہً دیکھا حضرت موسیٰ کو قائم یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ کہ وہ اپنی قبر شریف میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ نبی کی قبر میں رفتار کا عالم کیا ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ جب میں شب معراج میں براق پر سوار ہو کر گزرتا ہوا جا رہا تھا تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ

Marfat.com

نماز پڑھ رہے ہیں اور میں جب معراج شریف کے سلسلے میں بیت المقدس میں پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں میرے استقبال کیلئے موجود ہیں۔ کیا رفتار کا عالم تھا۔ کیا حیات النبی ہیں۔ جب ان کے مرنے کے بعد ان کی یہ حیات ہے تو سبحان اللہ۔ سید الانبیاء کی حیات کا عالم کیا ہوگا۔ جس امت کے نبی زندہ ہوں وہ امت کیوں نہ زندہ ہو۔ زندوں کے ساتھ زندہ ہو جاتی ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ موت اور موت کا فرق ہے۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اور ان کے صدقے میں اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ مقام عطا فرمایا ہے۔ ذرا دیکھئے مثلاً ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن مجید فرقان حمید میں یہ حق بیان کیا سچ بیان کیا کہ اولیاء اللہ شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ شہداء زندہ ہیں۔ شہید امتی ہوتا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ

جو اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے جائیں انہیں مُردہ مت کہو۔ وہ مردہ نہیں ہیں۔ پھر کس طرح ہیں بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں ان کی زندگی کا احساس اور شعور نہیں۔

شہید زندہ ہیں۔ شہید تو امتی ہوتا ہے۔ شہید امتی ہے تو زندہ ہے۔ ارے جو امتی ہو کر زندہ ہے اس کا نبی زندہ نہیں ہوتا۔ یہ عجیب و غریب بات ہے۔ شہید کو رتبہ ملا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں۔ انبیاء کے بعد صدیقین ہیں۔ صدیقین کے بعد شہداء ہیں۔ شہداء کے بعد صالحین ہیں۔ انبیاء بھی زندہ ہیں۔ صدیقین بھی زندہ ہیں۔ شہداء بھی زندہ ہیں اور صالحین بھی زندہ

ہیں۔ یہ پوری چینج ہے۔ یہ پوری ٹرین ہے۔ یہ جڑی ہوئی ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ڈبہ جوڑا ہوا ہے۔ صالحین کا ڈبہ جوڑا ہوا ہے۔ صالحین کے ڈبے کے ساتھ کس کا ڈبہ جڑا ہوا ہے جو ان کے ساتھی ہیں۔ گنہگار و سیاہ کار ہم جیسے خدام۔ صالحین کے خدام۔ احب الصالحین ولست منہم۔ ایک بزرگ نے بڑی پیاری بات فرمائی۔ فرمانے لگے بھائی میں تو اللہ کے دوستوں سے اللہ کے ولیوں سے محبت کرتا ہوں۔ کیا بات ہے۔ احب الصالحین ولست منهم لعل الله يرزقني صلاحاً

شاید اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی محبت کی برکت سے مجھ میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ وہی خوبیاں پیدا فرمادے۔ وہی صلاحیت پیدا فرمادے۔ جیسے ڈبہ ڈبے سے جوڑتا ہے تو کڑی کڑی سے مل جاتی ہے۔ ڈبہ ڈبے سے جڑ جاتا ہے۔ اگر وہ فسٹ کلاس کا ڈبہ ہے تو وہ سکین کلاس سے جڑ گیا۔ کراچی پہنچا کہ نہیں پہنچا۔ پہنچ گیا۔ اچھا۔ وہ مال گاڑی کے ڈبے کا کیا ہوا۔ اس میں تو کچرا بھرا ہوا تھا۔ وہ ادھر تھا۔ کہا وہ لگ گیا تھا ساتھ ٹرین میں وہ بھی تیز گام کے ڈبے کے ساتھ لگ گیا تھا۔ ایرکنڈیشن ڈبے کے ساتھ کونے کا ڈبہ بھی لگ گیا۔ اچھا اس کا کیا ہوا۔ وہ بھی کراچی گیا۔ ارے کچرا بھی چلا گیا وہ بھی پہنچ گیا۔ واہ بھئی کمال ہو گیا۔ جب ڈبے سے ڈبہ جڑ گیا۔ ہم جڑ گئے صالحین سے۔ صالحین جڑ گئے شہداء سے۔ شہداء جڑ گئے صدیقین سے۔ صدیقین جڑ گئے انبیاء و مرسلین سے اور انبیاء و مرسلین جڑ گئے سید المرسلین سے وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۔ سبحان الله

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ ان بزرگوں کی محبت عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

سب کھڑے ہو جائے صلوٰۃ والسلام کا نذرانہ پیش کیجئے۔ پڑھے۔

یـا نبـی سـلام عـلیك　　یـا رسول سلام علیك
یـا حبیـب سلام علیك　　صـلوٰ ة الـلّـــه علیك
طـلـع البـدر عـلیـنـا　　مـــن ثـنیـات الـوداع
وجـب الشـكـر علینا　　مـــــا داع للہ داع
یـا نبـی سـلام عـلیك　　یـا رسول سلام علیك
یـا حبیـب سلام علیك　　صـلوٰة الـلّـــه علیك
انت شمس، انت تبارز　　اَنْـتَ نـور فـوق نـور
انـت اکسیـر ومـألی　　انت مصباح صدوری
یـا نبـی سـلام عـلیك　　یـارسول سلام علیك
یـا حبیـب سلام علیك　　صـلوٰ ة الـلّـــه علیك
ایهـا الـمبـعوث فینـا　　جـئـــت بـالامـر ؟؟؟؟
جئت شاء رفت المدینه　　مـرحبـا یـا خیر داع
یـا نبـی سـلام عـلیك　　یـارسول سلام علیك
یـا حبیـب سلام علیك　　صـلوٰ ة الـلّـــه علیك

حبیبی سیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے آقا۔ آپ سلطان مدینہ، محبط وحی وسکینہ،
نور سے معمور سینہ اور مشک سے بہتر پسینہ

یـا نبـی سـلام عـلیك　　یـا رسول سلام علیك
یـا حبیـب سلام علیك　　صـلوٰة الـلّـــه علیك

بہترین اُردو پنجابی نعتوں کے گلدستے

مرتب

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

کتابِ عشق ۔ شانِ اہلبیت ۔ شانِ صحابہ

شانِ اولیاء ۔ جشنِ میلاد ۔ محفلِ میلاد

فیضانِ مدینہ ۔ یادِ مدینہ ۔ کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم یا رسول اللہ ۔ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک یا حبیب اللہ ۔ یادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ محبوب علیہ السلام ۔ شانِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ ۔ انوار کی بارش

درود و سلام ۔ جشنِ معراج ۔ شانِ والدین

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ دکان نمبر ۴ شاہدرہ اسٹیشن لاہور

عرس

حضرت مفتی اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت

علامہ مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا نوری

رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہٗ

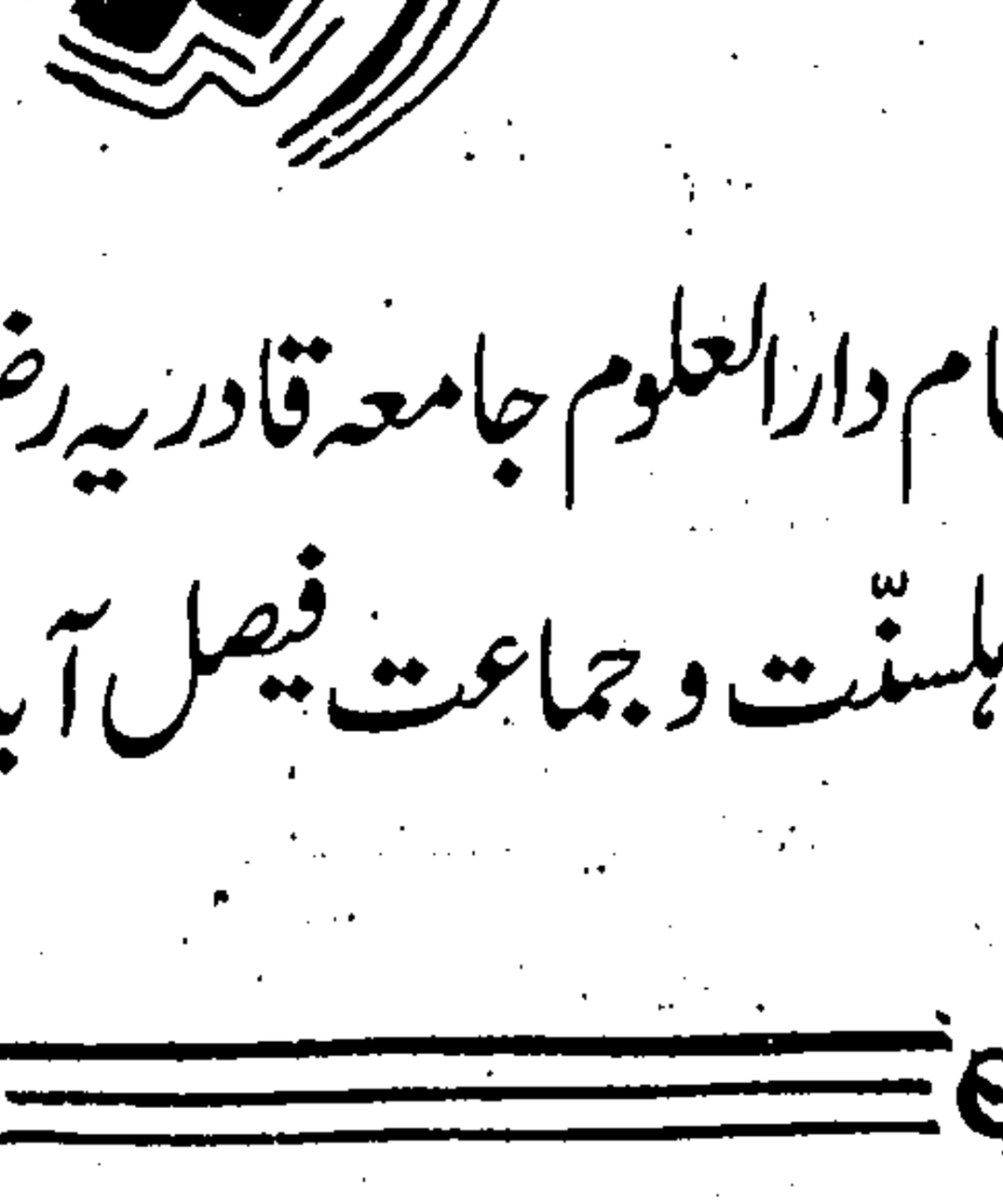

بمقام دار العلوم جامعہ قادریہ رضویہ

اہلسنّت و جماعت فیصل آباد

Marfat.com

غم ہو گئے بے شمار آقا — بندہ تیرے نثار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا — آقا آقا سنوار آقا
منجدھار پہ آ کے ناؤ ڈوبی — دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری — لِلّٰہ یہ بوجھ اُتار آقا
ہلکا ہے اگر ہمارا پلّہ — بھاری ہے ترا وقار آقا
مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے — تم کو تو ہے اختیار آقا
میں دور ہوں تم تو ہو مرے پاس — سُن لو میری پکار آقا
مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہوگا — تم سا نہیں غمگسار آقا
گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی — ڈوبا، ڈوبا اُتار آقا
تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے — میں وہ کہ بدی کو عار آقا
پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا — دے دے ایسی بہار آقا
جس کی مرضی خدا نہ ٹالے — میرا ہے وہ نامدار آقا
ہے مُلکِ خدا پہ جس کا قبضہ — میرا ہے وہ کامگار آقا
سویا کئے نابکار بندے — رویا کئے زار زار آقا
کیا بھول ہے انکے ہوتے کہلائیں — دنیا کے یہ تاجدار آقا
ان کے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں — ایسے ایسے ہزار آقا
بے ابرِ کرم کے میرے ڈھبے — لَا تَغْسِلْهَا الْبِحَارُ[1] آقا
اتنی رحمت رضا پہ کر لو — لَا يَقْرَبُهَا الْبَوَارُ[2] آقا

---

[1] ترجمہ: انہیں سمندر نہ دھوئیں
[2] ترجمہ: ہلاکت اس کے پاس نہ آئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ط وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ نَبِیَّنَا وَ حَبِیْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔اَلَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَبِیْرًا ۔ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَ تْ لِدَعْوَۃِ لَاشْجَارُ سَاجِدَۃً ۔تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ یَا رَبِّ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرَ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَآئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِیْنِ الْاَظْھَرِ ۔صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

Marfat.com

محبت سے درود شریف پڑھیے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حضرات علماء کرامؒ میرے محترم بزرگو! میرے محترم بھائیو! محترم بہنو! عظیم نوجوانوں پیارے بچو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے انتہائی خوشی اور مسرت ہے کہ آج کافی عرصے کے بعد کہ پھر دارالعلوم قادریہ رضویہ فیصل آباد میں آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہوں۔

دارالعلوم جامعہ قادریہ رضویہ اہلسنّت وجماعت کا علمی اور روحانی مرکز ہے۔ آج اس میں حضرت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت فخر طریقت حضرت علامہ مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ کی تقریب عرس شریف کے سلسلے میں آج ہم اور آپ سب حاضر ہیں۔ اللہ کے ولی کا ذکر خیر سننے اور سنانے کے لئے ہم اور آپ حاضر ہیں۔ دور دراز سے قرب وجوار سے بہت سے دوست اور احباب اس بابرکت تقریب میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔ میں بھی کراچی سے حاضر ہوا۔ اللہ رب العالمین جل جلالہٗ وعم نوالہ میری اور آپ کی سب کی حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین۔

جو کچھ کہ بیان کیا گیا ہے اور بیان کیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو شرف قبولیت عطا فرما کر مجھ فقیر بے نوا کو اور آپ کو سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ اللہ کے ولی زندہ ولی تھے اور ولی ہمیشہ زندہ ہی رہتا ہے۔ موت جو ہے

Marfat.com

ان کے لئے۔

کبھی اس در پہ جا بیٹھے اور کبھی اس گھر میں جا بیٹھے۔

کوئی فرق نہیں پڑتا۔ زندہ بھی تھے ولی تھے۔ اب بھی ہیں ولی ہیں۔

اللہ کے ایک ولی کی بابرکت محفل ہے۔ حضرت مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا نَوَّرَ اللّٰہ مَرْقَدَہٗ کی خدمت میں ان کی کفش برداری کا مجھے بھی تھوڑا بہت شرف الحمد للہ حاصل ہوا ہے۔ ۱۹۴۸ء میں میری دستار بندی ہوئی۔ ہمارے شہر میرٹھ میں بڑا عظیم الشان دستار بندی کا جلسہ تھا۔ دارالعلوم جو ہمارا تھا اس کی طرف سے اور اسی سال ۱۹۴۸ء میں پاکستان کے بننے کے تقریباً سات آٹھ مہینے کے بعد میں فارغ التحصیل ہوگیا تھا۔ حضرت کے دست مبارک نے مجھ گنہگار و سیاہ کار کے سر پر پگڑی باندھی۔ میرٹھ کے اس عظیم الشان جلسے میں اور حضرت کا قیام بھی غریب خانے پر تھا۔ ویسے بھی جب میرٹھ کبھی حضرت کا گزر ہوتا تھا۔ تو غریب خانے پر رونق افروز ہوتے تھے۔ اس کے بعد خود میں بھی بریلی شریف میں متعدد بار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت عظیم المرتبت فاضل بریلوی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ ک کے عرس شریف میں حاضر ہوتا رہا۔ وہاں بھی زیارت کا شریف حاصل ہوا اور اس کے بعد بھی ہندوستان جب حاضر ہوا۔ اجمیر شریف میں حاضر ہوا۔ حضرت کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور الحمد للہ کہ ان کی کفش برداری کا شرف حاصل رہا اور آج ان کے وصال مبارک کے بعد آپ کی خدمت میں چند باتیں عرض کرنے کیلئے اللہ کے ولی کی اس بابرکت محفل میں حاضر ہوں۔

عرس شریف کی تقریب ہے اچھا ہے اس بہانے فیصل آباد تقریباً اڑھائی

Marfat.com

سال کی پابندی کے بعد جانا ہو رہا ہے۔ میں نے کہا چلو دوستوں سے ملاقات ہو جائے گی۔ تجدید محبت ہو جائے گی اور اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ پیغام پہنچ جائے گا۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں اور آپ کو دین حق پر اور مذہب حق اہلسنّت وجماعت پر ثابت قدمی بھی عطا فرمائی اور اس دین سے وابستہ رہنے کی کہ جس دین میں اللہ سے بھی تعلق ہے اور وہ دین کہ جس میں اللہ سے تعلق ہے مگر جن کے واسطے سے تعلق ہے وہ بڑا مضبوط واسطہ ہے۔ سبحان اللہ۔

یعنی ایسے دین میں اللہ نے ہم کو پیدا کیا کہ جس دین کا رستہ مدینے سے ہو کر جاتا ہے یہ کتنا کرم ہے اور جس دین میں مدینہ منورہ کا رستہ بغداد سے ہو کر داتا دربار سے ہو کر اجمیر شریف سے ہو کر پاکپتن شریف سے ہو کر۔ ملتان شریف سے ہو کر جاتا ہے۔ کیا اس کا کرم ہے دیکھئے اپنی قسمت پر بھی ذرا ناز کیجئے وہ کم ہے او یہی مذہب مہذب اہلسنّت وجماعت کے حق کی دلیل ہے کہ الحمد للہ کتنے مضبوط رستے ہیں واسطے ہیں۔ کتنی مضبوط زنجیریں ہیں۔ نہ ٹوٹنے والے رشتے ہیں۔ پوری تاریخ ہے جو کڑی ملتی جا رہی ہے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جن سے آپ پوچھیں اچھا آپ کا تعلق چودھویں صدی کے مفکر اسلام سے ہے۔ ماشاء اللہ اور چودھویں صدی کے مفکر اسلام کا تعلق معلوم ہوا نہ آگے ہے نہ پیچھے ہے اور سبحان اللہ۔ اِدھر آیئے تو سلسلہ ملتا چلا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ سیڑھیاں ایسی چل رہی ہیں کہ چڑھتے جایئے اور منزل پر پہنچتے جایئے۔ معلوم ہوا کہ اس رفتار سے گاڑی جا رہی ہے اس تسلسل سے جا رہی ہے

Marfat.com

کہ چڑھتے جایئے اور مدینہ منورہ پہنچتے چلے جایئے۔ اور بے شمار لوگ ہیں جن کے رستے بیچ میں ٹوٹ جاتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ کسی کا رشتہ ادھر بند ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ رشتہ یہاں تھا یہاں تک گیا اور یہاں سے بند ہوگیا۔ بند ہوگیا آگے کچھ نہیں اور سبحان اللہ یہ وہ رشتہ ہے کہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں میں اللہ کے ولیوں کے سائے سے گزر رہیے۔ محسوس ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ کو جا رہے ہیں۔ مدینے والے رستے اس طرف سنے جاتے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

اس لئے اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ

جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ پھر غور کیجئے یہ تو ہم سب کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ یہ تو ہر ایک دعویدار کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ میرا رب ہے۔ سب کہتے ہیں اللہ میرا رب ہے لیکن اللہ میرے رب کے ساتھ ساتھ دروازے دنیاداروں کے ڈھونڈتے ہیں۔ دروازے بادشاہوں کے ڈھونڈتے ہیں۔ بادشاہوں سے انعام کے طلب گار رہتے ہیں۔ کہتے ہیں اللہ ہمارا رب ہے لیکن ایوارڈ بادشاہوں سے لیتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں اللہ ہمارا رب ہے۔ بادشاہوں کی ایڈ پر گزر بسر کرتے ہیں اور بادشاہوں کے درباری ہوتے ہیں۔ اس درباری مذہب کے پرچار ہوتے ہیں۔ درباری مذہب کے درباری ملا ہوتے ہیں بادشاہوں کے درباری ملا۔ یہ اصل میں یہ جو تحریک ہے۔ نجدیت

Marfat.com

اور وہابیت کی۔ یہ ایک درباری مذہب ہے۔ موجودہ صدی کا جو بادشاہ ہے اس بادشاہ کا ایک درباری مذہب ہے جیسے اکبر بادشاہ کا درباری مذہب تھا۔ اس موجودہ صدی کا جو بادشاہ ہے ان کا درباری مذہب ہے۔ تم درباری ہو اور سبحان اللہ ہمارا مذہب دربار مصطفیٰ کا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں ہے اسی لئے ہم بڑے بڑے بادشاہوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔

کوئی بادشاہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے فلاں سے ایوارڈ لیا ہے۔ سبحان اللہ لیکن ایسے بے شمار لوگ ہیں کہ جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ جن کو زمانہ گواہی دیتا ہے کہ ان کو دربار مصطفیٰ سے ایوارڈ ملا ہوا ہے۔ ایسے لوگ موجود ہیں۔ سبحان اللہ۔ کون ومکاں کے سردار۔ خدا کی خدائی کے مختار حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہربار سے ان کو ایوارڈ ملا ہوا ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا۔

اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ

ترجمہ: جنہوں نے کہا اللہ کہ ہمارا رب ہے۔

اور اس کے بعد ایک تو یہ ہے کہہ دینا۔ اللہ ہمارا رب ہے اور اس کے بعد پھر استقامت۔ یہ بالکل ایسی بات ہے یہ جو آدمی کسی سے کہے اسلام۔ اسلام۔ صبح سے شام تک اسلام ہی اسلام کا وظیفہ ہے۔ ماشاء اللہ اسلام لائیں گے۔ (یہ جنرل ضیاء الحق کی طرف اشارہ ہے) ماشاء اللہ۔ اسلام۔ سبحان اللہ۔ جیسے لوگو! نے شاید اسلام کا نام ہی نہیں سنا بیچاروں نے۔ اسلام۔ بہت اچھے۔ اور جب وقت آیا تو معلوم ہوا اسلام غیب اسلام آبادرہ

Marfat.com

گیا۔

اب آپ ڈھونڈتے رہیے۔ چراغ رخ زیبا لے کر ڈھونڈ رہے ہیں۔ آپ کہاں گیا وہ۔ ایک ہوتا ہے زبانی دعویٰ۔ زبان سے کہتے رہتے ہیں۔ اسلام آیا۔ آرہا ہے۔ کہاں ہے۔ معلوم ہوا کہ عرب شریف سے چلا ہے۔ اچھا۔ تو چودہ سو سال ہوگئے۔ ابھی تک نہیں آیا۔ کیا مذاق ہے۔ اسلام آرہا ہے۔ کہیں سے آرہا ہے۔ کون سی سواری ہے۔ اب یہ تو ہوائی جہاز کا زمانہ ہے۔ کیا ابھی تک اونٹ پر آرہا ہے۔ کہیں سے یہ آرہا ہے۔ آرہا ہے۔ اسلام۔ اسلام۔ ماشاءاللہ چشم بددور۔ اسلام اللہ نظر بد سے بچائے۔

لوگ زبانی کہتے ہیں۔ رَبُّنَا اللّٰہُ۔ اللہ ہمارا رب ہے لیکن عمل کیا ہوگا اور اگر وہ عمل ہو جیسے کہتا ہے۔ آدمی۔ اگر عمل اسی کے مطابق ہو تو سبحان اللہ اللہ رب العالمین کا انعام دیکھیے۔ اگر آدمی عمل کی تعبیر بن جائے۔ اگر آدمی خود پریکٹیکل ہو جائے۔ اس کو پریکٹیکل صحت دیدے۔ تھیوری ہے اور پریکٹیکل ہے ایک تو ہے نظریہ۔ سوچ۔ تخیل۔ عقیدہ لیکن اس کو عملی شکل دیدے۔ یہی بات اللہ رب العالمین فرماتا ہے۔ کہ لوگوں کہتے ہو کہ اللہ تمہارا رب ہے۔ مگر یہ کہنے کے بعد کہ اللہ تمہارا رب ہے۔ پھر کیا کرنا چاہیے۔ اور اگر وہ کروں گے تو نتیجہ کیا ملے گا۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ۔جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور اس کے بعد ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ (پ ع)۔

Marfat.com

پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

جن لوگوں نے یہ کہا اللہ ہمارا رب ہے اور اس کے بعد پھر استقامت۔ اس پہ جم جائے۔ اس پر استقامت ہو۔ اس پر ثابت قدمی ہو۔ اس پر جس طرح سے پہاڑ اپنی جگہ پہ جم جاتا ہے اور آپ نے دیکھا آندھی آتی ہے۔ طوفان آتا ہے۔ مہیبہ آتا ہے۔ برسات آتی ہے لیکن پہاڑ کا کچھ نہیں بگڑتا۔ وہ اپنی جگہ پر رہتا ہے۔ اس کو کوئی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا۔ پہاڑ ہے۔ جما ہوا ہے۔ ڈٹا ہوا ہے۔

وہ آدمی جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے۔ وہ اتنا ثابت قدم ہوتا ہے کہ پہاڑ شاید ہل جائے لیکن وہ ایمان والا اپنی جگہ سے نہیں ہل پاتا۔

وہ اکیلا بھی اگر ہوتا ہے۔ تو وہ چراغ اپنا جلائے رکھتا ہے۔ وہ مرد درویش تنہا ڈٹا رہتا ہے اور وہ تنہا اگر ہوتا ہے تو ایمان کی اس روشنی کو بجھنے نہیں دیتا۔ وہ تنہا اگر ہوتا ہے۔ تو آندھیاں اور طوفان اس کا رخ نہیں بدل سکتے۔ وہ تنہا اگر ہوتا ہے۔ تو مینہہ اور برسات اس کا رخ تبدیل نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی جگہ پر رہتا ہے۔ یہ منظر کبھی دیکھا آپ نے۔ آیئے میں دکھاتا ہوں۔ یہ منظر۔ کہ تنہا ایک شخص ہے تنہا' چند ساتھی ہیں ساتھ۔ اور سامنے لشکر ہے ہزاروں آدمی۔ وہ بڑا لشکر اپنی جگہ سے اس کو ہٹا نہیں سکا۔ اِس جگہ کا نام تھا کربلا۔

اور سامنے والا کا نام تھا حسین۔ شہید کربلا۔ دافع کرب وبلا۔ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ علیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔ امام عالیمقام ان کی سیرت ان کا کردار سامنے دیکھئے۔ کیا تفسیر ہے۔ عملی تفسیر ہے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ۔ اللہ

Marfat.com

میرارب ہے۔ عملی تفسیر ہے۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ پھر استقامت ہے۔ یزیدی لشکر۔ چالیس ہزار یا پچاس ہزار حسینی قافلے کو منزل سے بھٹکا نہیں سکا۔ یزیدی لشکر حسینی قافلے کو لالچ نہیں دے سکا۔

اب تو لوگ لالچ میں آجاتے ہیں۔ ہائے کیا وقت آیا ہے جہاں دیکھیں ظرح طرح۔ گئی کمائی ساری۔

کوئی فٹ بال بن جاتا ہے کہ جس نے چاہا لات مار دی۔ اور کوئی درخواستیں لئے پھر رہا ہے۔ کہ ممبری چاہئے۔ اور کوئی پیر کا موزہ بنا پھر رہا ہے۔ کہ ہر پیر میں فٹ ہوجائے۔ وہ بڑا اچھا موزہ ہوتا ہے۔ وہ لیلون کا ہوتا ہے۔ ہر پیر میں فٹ ہوتا ہے۔ ہر اقتدار کے ہر پیر میں فٹ ہوجاتا ہے۔ ہر حاکم کے پیر میں فٹ ہوجاتا ہے۔ کوئی کچھ کیے پھر رہا ہے۔ کوئی کچھ کیے پھر رہا ہے اور کوئی مشورہ دیتا ہے۔

آپ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے۔ کیا بات ہے یہ۔ ہم تو ٹھیک ہیں بالکل کچھ نہیں ہوگیا۔ وہ ہوا ہے تو کچھ نہیں ہوا۔ یہ ضرور بات ہے کیا ہوگیا۔ یہ کبھی ہوتا رہتا ہے۔ کبھی بخار ہوگیا۔ نزلہ ہوگیا اور تو کچھ نہیں ہوا۔ اس نے کہا نہیں کیا ہو گیا ہے۔ شاہ صاحب ہیں کیا ہوگیا ہے۔ مولوی صاحب ہیں کیا ہوگیا ہے۔ کیا ہوگیا اے۔ یہی ہوگیا۔ بھئی کیا ہوگیا اے۔ کہ یہ کیا آپ کو ہوگیا اے یہ۔ آپ کیوں اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہو۔ بیٹھوں مسجد میں تسبیح لو اللہ اللہ کرو۔ قرآن پڑھو! قرآن پڑھاؤ۔ اور شاہ صاحب۔ مولوی صاحب۔ مولانا صاحب۔ پیر صاحب۔ یہ آپ لوگوں کا کام نہیں ہے۔ اچھا۔ یہی مشورہ یزید کے زمانے میں یزید کی شورہ کے لوگ۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔ یزید کی بھی

Marfat.com

مجلس شوریٰ تھی اور یزید کی مجلس شوریٰ کے زمانے میں زکوٰۃ کا نظام بھی نافذ تھا۔ اور عشر بھی تھا۔ سب تھا یعنی کوئی قصر یزید پلید نے چھوڑی نہیں تھی۔ کیا بات ہے بڑا شاندار نظام تھا۔ اس کے بل بوتے پر دیکھا آپ نے کتنا زبردست کام تھا۔ یزید کی شوریٰ کے لوگ جو ہیں۔ چپ کے چپ کے لوگوں کے پاس جایا کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۔ خَنَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس ۔ کیا ہوگیا ہے۔ بھئی کیا ہوگیا ہے۔ کیا اے شاہ جی نوکری کرو شاہ جی۔ لیلون کا موزہ بن جاؤ شاہ جی۔ آپ کا کام نہیں ہے شاہ جی۔ مولوی صاحب آپ کا کام نہیں ہے۔ نماز پڑھاؤ وہاں بیٹھ کے۔ نماز پڑھانے کیلئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کیلئے مسجد نبوی سے کوئی بہتر مصلیٰ تھا۔ نہیں تھا اور مسجد نبوی سے بہتر کوئی حجرہ تھا۔ نہیں تھا لیکن سبحان اللہ۔ استقامت دیکھئے کہ ہم نے کہا ہے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی بادشاہی نہیں۔ ہم نے اقرار کیا ہے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ وہی پالنہار ہے۔ کوئی اور ہمارا رزق دینے والا نہیں ہے۔ ہم نے اقرار کیا ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ وہی احکم الحاکمین ہے کوئی اور اوپر ہمارے حکم دینے والا نہیں ہے۔ ہم نے اقرار کیا ہے۔ اس اقرار کا اعلان مدینے میں بھی ہوگا کیونکہ سلاطان تھے۔ میں نے چونکہ ولیوں کے سلطان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ولیوں کے خدام کا کام ہے۔ امام حسین ولیوں کے سلطان تھے۔ اس لئے کسی کہنے والے نے بڑی پیاری بات کہی۔ کہ

اے دل بگیر است۔ اے دل تھام لیں۔

اے دل بگیر است۔ وامن سلطان اولیاء

Marfat.com

یعنی حسین ابن علی جان اولیاء

حسین ابن علی اولیاء کی جان۔ کیا کردار ہے۔ اللہ کے ولیوں کے سلطان حسین ابن علی کا کردار دیکھئے۔ یزید کی شوریٰ کے لوگ کہتے تھے۔ امام حسین آپ کو کیا ہوگیا۔ مدینے میں رہیے۔ کملی والے آقا کے دیوانے۔ آپ کے نانا جان کے مستانے آتے رہیں گے۔ نذرانہ بھی پیش کرتے رہیں گے۔ آپ یہی بیٹھے رہیے گدی پہ۔ اس سے بڑی گدی کوئی ہے۔ اللہ اکبر۔

ہر گدی اس گدی پر قربان۔ قیامت تک ہر گدی اس گدی پہ صدقے ہوتی رہے گی۔ امام عالی مقام نے اپنے عمل سے یہ بتایا پوچھنے والا ان سے پوچھتا ہے۔ اور کہنے والا ان کے عمل کی تفسیر کرتا ہے۔ بتاتا ہے۔

بتا اے شیخ کیوں ابن علی آیا تھا میدان میں۔

بتاؤ اگر حجرے میں ہوسکتی تھی روشن شمع ایمان۔ ایمان کی شمع اگر حجرے میں روشن ہوسکتی تھی تو امام عالیمقام کو پھر کربلا میں آنے کی ضرورت کیا تھی۔ کوئی ضرورت نہیں۔ ایمان کی شمع اگر روشن ہوسکتی تو مدینے شریف میں ہی رہتے۔ کیا ضرورت تھی آنے کی لیکن سبحان اللہ امام عالی مقام نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ کہ جب یہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے تو اس کا نتیجہ کیا ہونا چاہئے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

لُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَآئِكَةُ

جس کو استقامت ہوتی ہے کوہ استقامت ہوتا ہے اور جو عقیدہ ہے۔ جو نظریہ ہے اس کا تحفظ کرتا ہے۔ اور ڈٹ جاتا ہے۔ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ لشکر کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ دھمکی کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ پھر اس بات کی کوئی

پرواہ نہیں کرتا کہ کون ہے۔ کتنی بڑی قوت ہے کہ کتنی نہیں ہے۔ وہ اپنی مختصر سی جو بھی طاقت اور بساط ہے اس کے مقابلے پر ڈٹا رہتا ہے۔

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا کردار دیکھئے۔ اور اس کے بعد سبحان اللہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے۔

تمام جتنی تحریک ہیں آپ دیکھنا شروع کریں۔ ان میں امام احمد بن حنبل۔ ان میں امام اعظم ابوحنیفہ۔ ان میں غوث اعظم شاہ جیلان شاہ بغداد رضی اللہ عنہ۔ ان میں یہ تمام سلسلہ ہے۔ یہ ہمارے بزرگوں کا سلسلہ ہے۔ بڑا قابل فخر سلسلہ ہے۔ اس میں غوث اعظم بھی ہیں۔ اس میں امام اعظم بھی ہیں۔ اس میں شہید اعظم بھی ہیں۔ اس میں رسول اعظم بھی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) سلسلہ مل رہا ہے۔ کڑی مل رہی ہے۔ بڑا قابل فخر سلسلہ ہے اور وہی سلسلہ جو ہے الحمد للہ جاری ہے۔ یہ مٹا نہیں ہے یہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اسی سلسلہ کی کڑی ہے یہ۔

حضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کی سرزمین پر کفر گڑھ کفر کے بیچ میں اس وقت جب لٹے ہوئے قافلے جا رہے تھے۔ ہندوستان کو چھوڑ کر جا رہے تھے۔ حضرت مفی اعظم ہند اسلام کی شمع کو روشن رکھے ہوئے وہاں تنہا بیٹھے ہوئے تھے۔

تبلیغ دین کا جو فریضہ انجام ادا کیا ہے اس پورے عرصہ میں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ ہندوستان کی سرزمین پر۔ کیا تشدد تھا۔ کیا جبر تھا۔ آج تو ہندوستان کا نام ہی سن کر ہی ڈر جاتے ہیں۔ وہ چونکہ دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ اس کے بعد یہ ڈرتے رہتے ہیں۔ اس لئے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان بڑا

Marfat.com

طاقتور ملک ہے۔کبھی روس سے ڈرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بڑا طاقتور ملک ہے۔سپر پاور ہے۔اور کبھی امریکہ سے ڈرتے ہیں کہ سپر پاور ہے۔سب سے ڈرتے ہیں اور اپنوں کو آنکھ دکھاتے ہیں۔یہ بھی عجیب وغریب بات ہے۔اللہ رب العالمین قرآن میں ایمان والوں کی علامت بیان فرمائی۔رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایمان والے۔ان کی علامت ان کی پہچان۔سبحان اللہ۔

رب العالمین جل جلہ وعم نوالہ ارشاد فرمافرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (پ۲۶،ع۱۲)

کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مسلمان کافروں پر سخت ہوتا ہے۔ اوراپنوں پر بہت نرم۔رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔آپس میں بڑے رحم دل۔رحم کرنے والے۔یہ ایمان والوں کی پہچان ہے۔ابوبکر صدیق یہی تھے۔عمر فاروق یہی تھے۔عثمان غنی یہی تھے۔علی المرتضی یہی تھے۔رضی اللہ عنہم چاروں صحابہ کی اس میں تعریف آتی ہے۔میں نے جمع کر دیا سب کو۔یہ اس کا نمونہ تھے۔

مسلمان کافر پر سخت ہوتا ہے۔آج کا مسلمان کافر کے سامنے ہتھیار چھوڑ کے بھاگ جاتا ہے اور مسلمان کو بندوق دکھاتا ہے۔مسلمانوں کو ذرا رعب دکھاتا ہے۔مسلمان کو رعب دکھاتا۔جب کافر سے مقابلہ آتا ہے معلوم ہوا کہ بھاگ گیا ہے۔ایمان والا کبھی میدان نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں ڈرتا۔ایمان والا کسی سے نہیں ڈرتا وہ سمجھتا ہے کہ کوئی سپر پاور نہیں۔دنیا میں امریکہ سپر پاور نہیں ہے۔ایمان والا سمجھتا ہے کہ دنیا میں روس سپر پاور نہیں ہے۔ایمان والا سمجھتا ہے کہ دنیا میں چین بھی سپر پاور نہیں ہے برصغیر میں۔

Marfat.com

ایمان والا یہ سمجھتا ہے کہ سپر پاور اگر ہے تو صرف اللہ رب العالمین ہے۔ ایمان والا سمجھتا ہے کہ اللہ مالک الملک ہے۔ وہی سپریٹ ہے۔ پاور اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سپر وہی ہے سب سے برتر۔ سب سے اعلیٰ۔ سب سے بالا۔ سب کا شاہوں کا شاہ اور مالک الملک اللہ رب العالمین ہے۔ اس لئے ارشاد فرمایا مسلمانوں سے کہا گیا کہ خبردار کبھی خیال بھی نہ کرنا کہ دنیا میں کوئی سپر پاور ہے۔ کوئی نہیں۔ جب بزدل بن جاؤ گے۔ جب دنیا والوں سے اور دنیا کی طاقتوں سے ڈرنے لگوں گے تو پھر سب تم کو ڈرائیں گے اور سب سر پہ سوار ہو جائیں گے اور جب تم صرف اللہ سے ڈرو گے۔ جب صرف اللہ سے ڈروں گے تو خدائی تم سے ڈرے گی۔ اور اگر تم خدا سے ڈرو گے تو خدائی تم سے ڈرنے گی۔ اگر تم خدائی سے ڈرنے لگو گے تو اللہ پھر سب سے تم کو ڈروائے گا۔ پھر کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا اور اگر یہ سمجھو گے کہ اللہ مالک الملک ہے سپر پاور اللہ ہے۔ پھر کیا ہوگا۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی سپر طاقتیں تمہارے آگے ماری ماری پھر رہی ہوں گی۔ اور یہ نقشہ دیکھا ہے آپ نے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ۔ اے میرے محبوب اس امت کو یہ فرما دیجئے۔ اس امت کو یہ عقیدہ دے دیجئے۔ امت کے پاس۔ بے ایمان۔ منافق بدکردار حکمران جو اللہ کی ذات پر یقین نہیں رکھتے۔ امریکہ اور روس اور دنیا کی بہت سی طاقتوں کو سپر طاقت سمجھ کر اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اللہ رب العالمین فرماتا ہے کہ مسلمان وہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کیا سمجھتا ہے۔

رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ۔ (پ۳ ع۱۲)

ترجمہ: یوں عرض کر اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

اللہ رب العالمین سپریم ہے۔ سپر پاور اللہ رب العالمین کی ذات مقدس ہے جس کو چاہے بادشاہ بنا دے جس سے چاہے بادشاہت لے لے۔ جس کو چاہے بادشاہت عطا کر دے۔

عرب کے وہ چرواہے وہ ساربان جو کھجوریں کھاتے تھے اونٹوں کو چراتے تھے۔ بکریوں کے ریوڑ ہٹاتے تھے۔ جب وہ عرب کے ساربان۔ کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو اللہ رب العالمین نے ان کو وہ قوت۔ وہ طاقت وہ عظمت عطا فرمائی کہ ایران کو فتح کر لیا۔ جو دنیا کی بڑی سپر پاور سمجھی جاتی ہے۔ دنیا والے اس کو کہتے تھے یہ بھی سپر پاور ہے۔ اس وقت ایران کی بادشاہت دنیا کی نمبر اوّل بادشاہتوں سے بادشاہت تھی۔ اس وقت تھہیم ایم پاور رومن ایم پاور دنیا کی سپر پاور سمجھی جاتی تھی۔ یہ دو طاقتیں تھیں۔ جس طرح آج روس اور امریکہ دو بڑے چور ڈاکو۔ مسلمانوں کے دشمن۔ اس وقت دو دنیا کی بڑی طاقتیں۔ یہی دو طاقتیں روس اور امریکہ۔ یہ اپنے جیسے بڑے شیطان چھوٹے شیطان کو پالتا ہے۔ ایسے ہی دو بڑے شیطان۔ امریکہ

Marfat.com

اور روس یہودیوں کو ہندوؤں کو پال رہے ہیں۔ یہ دونوں مسلمانوں کے دشمن۔ امریکہ بھی مسلمانوں کا دشمن۔ روس بھی مسلمانون کا دشمن۔ یہودی بھی مسلمانوں کا دشمن۔ ہندو بھی مسلمانوں کا دشمن۔ یہ سب طاقتیں مل کر اکٹھی ہوگئی۔ الکفر ملة واحدة۔ یہ سب کافر اکٹھے اور ایک ہیں۔ ہمارے مقابلے پر مسلمانوں کو ختم کردیں اسی طرح اس زمانے میں کافر سب اکٹھے ہوگئے۔ لیکن مسلمانوں کے پاس اگرچہ ہتھیار نہیں تھے۔ کھجور کھاتے تھے۔ ستوں کھاتے تھے اور لڑنے کیلئے پہنچ جاتے تھے۔ بادشاہوں کی سلطنتوں کا ایران کی بادشاہت کا تختہ لرزتا تھا۔

میرے آقا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قربان جایئے۔

غزوۂ خیبر

غزوہ خیبر کے موقع پر زمین کھودی جارہی ہے اور پھوڑ الگ رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر کھودتے کھودتے کیا حضور ارشاد فرمارہے ہیں۔ فرمایا چمک دیکھ رہا ہوں۔ پتھر کھود رہا ہوں۔ چمک دیکھ رہا ہوں۔ مدینہ منورہ کا محاصرہ ہورہا تھا۔ مدینہ منورہ کے محاسبے کے اندیشے کی وجہ سے خندق کھودی جارہی ہے تاکہ مدینہ منورہ کا دشمن اگر محاصرہ کرلے تو اندر نہ آنے پائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اور دوسرے جلیل القدر صحابہ نے مشورہ دیا۔ اس کے بعد کھدائی شروع ہوگئی تاکہ مدینہ کے گرد خندق کھودی جائے۔ اب جو پتھر نکل نہیں رہے تھے تو حضور کے صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہیں ٹوٹتا۔ تو خود کدال لے کر اللہ کے محبوب نے مارا تو کہا سبحان اللہ۔

Marfat.com

عرض کی حضور آپ نے کیا دیکھا۔ فرمایا پتھر چمک رہا ہے۔ اس چمک میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ میری امت پر ایران کے خزانے کھول دیئے گئے ہیں۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ سبحان اللہ

پندرہ برس پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔ چودہ برس پہلے۔ شام فتح ہو رہا ہے۔ ایران فتح ہو رہا ہے۔ کملی والے آقا مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیلئے زمین کے خزانے کھولے جا رہے ہیں۔ اس لئے کہ یہ امت اللہ کی ہوگئی تھی تو خدائی اس کی ہوگی۔ توں خدا کا ہے تو خدائی تری۔ من کان للہ وکان اللہ لہ فمن له المولی فکه انکل ۔ جو اللہ کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے اور جس کا خدا ہو جائے خدائی اس کی ہوتی ہے۔ زمین کے خزانے اللہ نے کھول دیئے۔ دیکھو! یہ وہ لوگ تھے کہ دو وقت کی روٹی کو ترستے تھے۔ عرب کے بدوں اسلام لانے سے پہلے دو وقت کی روٹی کو ترستے تھے۔ ستوں۔ کھجور پر گزر کرتے تھے۔ یہ اکثریت کا عالم تھا۔ فقر و فاقہ سے رہتے تھے۔ بے کسی اور بے بسی کی تصویر تھے۔ لڑتے تھے جھگڑتے تھے۔ کوئی اتحاد نہیں تھا۔ بس ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ زنا تھا بدکرداری تھی۔ بے حیاتی تھی اور بے شرمی تھی۔ لیکن سبحان اللہ۔ اک نسخہ کیمائے تھا اور کیا نہیں تھی۔ کہ دلوں کو بدلتی ہوئی چلی گئی۔ حضور پرنور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انقلاب لائے کہ دل کی دنیا بدلتی گئی۔ ایران فتح ہو گیا۔ خزانوں کے ڈھیر لگ رہے تھے۔ مسجد نبوی میں سونے کے ڈھیر لگ رہے تھے۔ مسجد نبوی میں ہیرے اور جواہرات کے ڈھیر لگ رہے تھے۔ تو ابن خلدون نے لکھا کہ جب صحابہ ان کو دیکھتے تھے تو یوں آنکھیں چندھیاتی تھیں۔ جب قیصر و قصریٰ کے خزانے

Marfat.com

جب ایران کی ہزار سالہ بادشاہت کے خزانے جب مسلمانوں کے قدموں میں مدینے میں مسجد نبوی میں پڑے ہوئے تھے۔ تو یوں آنکھیں چندھیاں رہی تھیں۔ ایک نے کہا تم کیا دیکھ رہے ہو۔ دوسرے نے کہا اے میرے آقا! تمہارے گنبد پر تمہارے اس روضے پر قربان جاؤں۔ اے آقا ابھی چند سال پہلے اسی مسجد نبوی میں بیٹھ کر آپ ہم کو خوشخبری سنا رہے تھے۔ جو آپ نے فرمایا تھا آج میں بھی اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

اے آقا آپ نے یہ فرمایا تھا کہ یہ سراقہ ابن مالک کنگن پہنے گا۔ آج میں اس کو اپنی آنکھوں سے پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ قربان جاؤں یا رسول اللہ! جو بات آپ نے کہی تھی۔ وہی ہو رہی ہے۔ یہ بے سروں سامان لوگ جن کو کھجوریں بھی میسر نہیں ہوتی تھی۔ آج اشرفیوں میں کھیل رہے ہیں۔ مسلمانوں جب ایران کی لٹی ہوئی دولت۔ ایران کا شاہی خزانہ جب مدینہ منورہ میں تھا تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ کسی نے کہا اے عمر رو کیوں رہے ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے عمر رضی اللہ عنہ رو کیوں رہے ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا اے سد ابن ابی وقاص اسلام کے عظیم المرتبت سپہ سالار جنہوں نے ایران فتح کیا تھا۔ سبحان اللہ! اس زمانے کے جرنل دیکھو فتح کرتے تھے۔ ایران فتح کر رہے ہیں۔ مدینہ فتح نہیں کرتے تھے۔ نہیں سمجھے۔ اس زمانے کے جرنل معلوم ہوا۔ ایران فتح کر رہے ہیں۔ اس زمانے کے جرنل معلوم ہوا بیت المقدس فتح کر رہے ہیں۔ ابو عبیدہ بن جراح معلوم ہوا بیت المقدس فتح کر رہے ہیں۔ خالد بن ولید شام فتح کر رہے ہیں۔ عمر ابن العاص رضی اللہ عنہ مصر فتح کر رہے ہیں۔ کبھی کسی کو مدینہ فتح کرنے کا

Marfat.com

خیال نہیں آیا۔ یہ سمجھ گئے ناں ماشاء اللہ بڑے سمجھ دار لوگ ہیں۔ آپ خوب سمجھتے (یعنی جیسے ہمارے جرنل اسلام آباد فتح کرتے ہیں) اگر اس فوج کو کبھی مدینہ فتح کرنے کا خیال آجاتا تو پھر ایران فتح نہ ہوتا۔ اگر اس وقت مسلمانوں کی فوج کو مدینہ فتح کرنے کا خیال آجاتا تو پھر وہ روم فتح نہیں کرسکتی تھی۔ پھر تو بار بار یہی ہوتا رہتا کہ ہر پانچ سال بعد مدینہ ہی فتح ہورہا ہے بس اور کچھ نہیں ہورہا بس مدینہ ہی فتح ہورہا ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
نعرہ رسالت	یارسول اللہ
حق وصداقت کی نشانی	مولانا شاہ احمد نورانی

کیا بات ہے۔ بڑے فاتح جرنیل تھے۔ کیا بات ہے۔ اسلام کے وہ عظیم المرتبت فاتح جرنل۔ سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایران فتح کرلیا۔

مدینہ منورہ خالی ہوگیا۔ آپ کو معلوم ہے مدینہ منورہ خالی ہوگیا۔ کیا ہوا قیامت آگئی۔ کیا ہوگیا خلیفہ المسلمین شہید ہوگئے۔ اللہ اکبر کہرام مچ گیا۔ مدینے میں کیا ہوگیا کہ حضرت عمر شہید ہوگئے۔ وائس پریذنڈ کوئی نہیں۔ خلیفۃ المسلمین چلے گئے جگہ خالی ہوگئی۔ ایران کو فتح کرنے والے جرنل کو خیال نہیں آیا کہ بھئی موقع بڑا اچھا ہے۔ گھس پڑوں مدینے میں۔ نہیں۔ کہا کہ نہیں یہ تخریب کاری نہیں ہوگی۔ قیامت آگئی مدینے میں۔ کیا ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے۔ قیامت آگئی گھر گھر کہرام مچا ہوا ہے۔ لوگ بلک بلک کر رورہے ہیں۔ ہائے ہائے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

شہادت ہوئی تھی چند سال پہلے اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں رونے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ صحابی رسول اللہ رضی اللہ عنہ ذوالنورین شہید ہو گئے۔ عمرو ابن عاص فاتح مصر کو۔ سعد بن ابی وقاص فاتح ایران کو۔ کسی بڑے فاتح جرنل کو خیال نہیں آیا کہ معاملہ بالکل ٹھیک ہے۔ میدان خالی ہے۔ یارو دوڑ پڑو۔ کہا کہ نہیں۔ نہیں۔ ہمارا کام فتوحات کرنا ہے۔ ہمارا کام کافروں کا سر نیچا کرنا ہے۔ مسلمان بھائیوں کا سر نیچا نہیں کرنا ہے۔

ایمان والوں کی پہچان۔ ربّ العالمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۔ کافروں پر سخت صحابہ رسول اللہ کی خوبی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خوبی۔ سبحان اللہ۔ کافروں پر سخت اور مسلمانوں کے ساتھ بڑے رحم دل۔ یہ نہیں کے ڈنڈے کی زبان میں بات کر رہے ہوں۔

ڈنڈا چلے گا۔ گھی نکال دوں گا۔ مکھن نکال دوں گا۔ ہم کو کیا پتہ کہ مکھن نکالنا آتا ہے۔ ہم تو یہی سمجھتے کہ بھئی گولی چلانی آتی ہے۔ اب پتہ چلا کہ مکھن بھی نکالنا آتا ہے۔ سرکاری بیکری بھی آتی ہے اور گھی نکالنا بھی آتا ہے۔ یہ بھی اس کو پتہ تھا۔

کافروں پر سخت۔ آپس میں رحم دل۔ یہ مسلمانوں کی تعریف ہے۔ سبحان اللہ۔

اور مسلمان بد دیانت نہیں ہوتا۔ بے ایمان نہیں ہوتا۔ زبان کا بڑا سچا اور پکا ہوتا ہے مسلمان۔ اور اگر کوئی آدمی یہ دیکھنا چاہے کہ اس آدمی کی نماز قبول

ہوئی ہے یا نہیں ہوئی تو دیکھ لو۔ اگر کوئی آدمی نمازی بھی ہے اور سچ بھی بولتا ہے۔ تو سمجھ لینا کہ اس کی نماز قبول ہو رہی ہے اور نماز بھی پڑھتا ہے اور جھوٹ بھی بولتا ہے تو سمجھ لینا کہ نماز کی پھٹکار پڑ رہی ہے۔ اللہ کی سادگی یہ حاجی چار سو بیس کر رہا ہے۔ وہاں بھی نوے دن کا حساب کر رہا ہے۔ اللہ کے ساتھ بھی۔ یہ تو سمجھنے کی بات ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تو جانتا ہے۔ وَمَكَرُوْ مَكَرَاللّٰهِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۔ اللہ کے ساتھ کون کر سکتا ہے۔ بہر حال انسان تو ہے مجہول جہول ہے۔ گڑ بڑ کرتا ہے۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ نے ایسے دیانت دار جرنل سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب مسلمانوں کے لشکر نے رستم کو شکست دے دی۔

رستم آگ کا پوجنے والا تھا۔

بری رسم

مسلمانوں میں یہ بڑی بری رسم ہوگئی کہ مسلمانوں نے اپنے بچوں کا نام رستم رکھنے لگے۔ رستم تو کافر کا نام تھا جو کفر پر مرا۔ یہ نام تو بڑا خراب ہے۔ مسلمان اپنے بچوں کا نام فیروز۔ فیروز تو کافر کا نام تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام تھا۔ کیا ضرورت ہے ایسے نام رکھنے کی۔ کیوں رکھیں۔ صحابہ کرام کے نام رکھو! صحابہ کے قاتلوں کے کیوں نام رکھتے ہو اور جو کفر پر مر گئے رستم ہوئے۔ سہراب ہوئے کیوں نام رکھتے ہو۔ کیا ضرورت ہے۔ مسلمانوں میں تو اس سے بڑے بڑے بہادر اور سورما پیدا ہوئے ہیں۔ خالد ابن ولید۔ صلاح الدین ایوبی۔ اورنگ زیب عالمگیر۔ محمود غزنوی۔ یہ تھے تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب ایران فتح ہوگیا تو حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

مسلمانوں کے عظیم المرتبت سپہ سالار نے۔ مسلمان فوج سے کہا کہ اب ایران فتح ہوگیا ہے دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کرلو۔

رستم کو جب شکست ہوگئی تو دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کرنے کے بعد۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب مسلمانوں ذرا آرام کرلو۔ وہ بھاگ گئے۔ ایرانیوں کا لشکر بھاگ رہا ہے۔ تم تھکے ہوئے بہت ہو۔ رستم کو شکست دے دی اب آرام کرو۔

ابن خلدون نے اس واقعہ کو لکھا ہے کہ مسلمان لشکر نے دریا کے اس پار آرام کیا جب دریا کے پار آرام کرنے کے بعد اٹھے تو سعد ابن ابی وقاص نے فرمایا کہ مسلمانوں اٹھو! اب دریا پار کرو تو لوگوں نے کہا کہ حضور آپ تو حکم دے رہے دریا پار کرنے کا۔ وہ تو کافروں نے جاتے جاتے پل توڑ دیا۔ پل تو کشتیوں کا انہوں نے توڑ دیا۔ اب دریا کیسے پار کریں۔ آپ نے فرمایا بھئی دریا تو پار کرنا پڑے گا۔ سامنے یہ دارالسلطنت ہے ان کا۔ جس میدان میں ان کو شکست دے دی ہے فتح کیا یہ دارالسلطنت ہے ان کا۔ اس پہ قبضہ کرنا ہے تو وہاں بھی تھوڑے بہت جمع ہوں گے۔ ان کو ہٹا کے بس دارالسلطنت پہ قبضہ کرو۔ دریا کے سامنے ہی مدائن تھا۔ مدائن جو ان کا دارالسلطنت ہے۔ انہوں نے کہا حضور پل نہیں ہے۔ کہا پل ہے نہیں ہے۔ تم اس کی کیا پرواہ کرتے ہو۔ گھوڑے پر سوار ہو پیچھے پیچھے آؤ۔

یہ مشہور واقعہ ہے مشہور مؤرخ اسلام۔ فلسفی اسلام ابن خلدون نے اس واقعہ کو لکھا ہے اور ان کتابوں میں موجود ہے۔ اس کا منظر اگر آپ کو دیکھنا ہو کہ من کان للہ و کان اللہ لہ۔ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدائی اس کی ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

مسلمانوں کے اشاروں سے دریا رکتے تھے۔ دریا چلتے تھے۔ دریاؤں کے رخ ان کے اشاروں پر بدلتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانو! گھوڑے دریا میں ڈال دو۔ میں آگے چل رہا ہوں۔ گھوڑے چھوڑ دو۔ پیدل چلتے ہوئے آؤ۔ مسلمان پیدل جا رہے تھے۔ دریا کو عبور کر رہے تھے۔ سب گھوڑے جا رہے تھے۔ دریا کو عبور کر رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دریا سکڑ رہا ہے۔ صحابہ رسول اللہ کے قدموں کے بوسے لے رہا ہے دریا کی روانی رُکی ہوئی ہے۔ صحابہ دریا کو عبور کر رہے ہیں اور سامنے کسریٰ کے محل تھے۔ جب دریا پار کر لیا تو آپ نے فرمایا کسی کی اگر کوئی چیز گر گئی ہو تو بتاؤ۔ ایک صحابی نے کہا کہ ایک بٹوا تھا وہ گر گیا تو دریا میں بہتا ہوا خود بٹوا ان کے سامنے آ گیا۔ کسریٰ کے محل میں پہنچ کر پھر دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کی کہ ایران فتح ہو گیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جا رہا ہے۔ مسلمان فوجوں کو حکم دیا کہ آرام کرو۔ اگلے دن سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ سب سامان سب مالِ غنیمت کسریٰ کا خزانہ۔ یہ ہزار سالہ بادشاہت کا خزانہ لا کے جمع کرو۔ پھر وہ سونا۔ سونے کی اینٹیں۔ جواہرات۔ سونے کا تخت۔ سونے کا تاج۔ کسریٰ کا تاج۔ یہ سب چیزیں جب سامنے آئی تو آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ فرمایا فہرست مرتب کرو۔ فہرست مرتب ہو گئی کہ حتیٰ الابراء اس میں سوئی بھی موجود تھی۔ مسلمان لشکر جب اِدھر اُدھر سے کافروں کا چھوڑا ہوا مال خزانے کا جمع کیا ہوا مال کسریٰ کا ہزار سالہ بادشاہت کا جمع کیا ہوا مال۔ یہ وہ لوگ کہ جن کو کھجوریں وقت پر میسر نہیں ہوتی تھی۔ جب یہ لوگ مال جمع کر کے لا رہے تھے کہ اپنی دیانت داری کا ثبوت دیا [illegible] اس کی مثال پیش کرنے

سے قاصر ہے۔ اگر کسی مجاہد کو بیش قیمت جواہر ملا۔ حتیٰ الابرایا سوئی ملی۔ اس کو بھی بلا تامل امیر کے پاس جمع کرادیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں کسی نے کہا حضور یہ تو خوشی کا موقع ہے۔ آپ رو رہے ہیں۔ فرمایا کہ میں خوش ہو رہا ہوں۔ رو رہا ہوں کہ اے اللہ! تیرا شکر کیسے ادا کروں کہ مسلمانوں نے مالِ غنیمت کے جمع کرنے میں کتنی دیانت کا ثبوت دیا ہے کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے اور اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کو فتح عطا فرمادی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی مرشدی یا نبی یا بنی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

محفل میلاد

مرتب

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

بانی و مہتمم

جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن

خادم کانونٹ محمود شہید روڈ

گلی نمبر ۵ شاہدرہ لاہور

معرکۃ

الاراء شاہکار فتاویٰ رضویہ

تقریر

بمقام مدنی مسجد گلشن اقبال کراچی

Marfat.com

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا سا جد نجدیا پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اُٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو
نام پاک ان کا جپا پھر تجھ کو کیا

بے خودی میں سجدۂ در، یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

ان کو تملیک ملیک الملک سے
مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا

ان کے نامِ پاک پر دل جان مال
نجدیا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا

یٰعِبَادِیَ کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

لَا یَعُوْدُوْنَ آگے ہو گا بھی نہیں
تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

دشتِ گرد و پیش طیبہ کا ادب
مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبدالمصطفےٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ط وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَ حَبِيْبَنَا وَمَوْلَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَلَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَرِيْمًا ۔ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ جَاءَتْ لِدَعْوَةِ لَاشْجَارُ سَاجِدَةً ۔ تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ يَا رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَظْهَرِ ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

Marfat.com

محبت سے درود شریف پڑھئے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے انتہائی خوشی اور مسرت ہے آج آپ کے پاس اس بابرکت مہینہ میں بابرکت اجتماع میں حاضر ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی اور میری ہم سب کی حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فضل وکرم اور اس کا احسان ہے کہ کافی عرصے کے بعد مدنی مسجد گلشن اقبال میں صلوٰۃ الجمعہ کے اجتماع میں اس با برکت موقع پر حاضر ہوا۔ میں حضرت استاذ العلماء مولانا محمد حسن حقانی زید مجدہم کا قلبی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھ فقیر کو جمعتہ المبارک کے اس با برکت اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ میں کچھ معروضات آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ گناہ گار و سیاہ کار کی اور آپ کی ہم سب کی اس حاضری کو قبول فرمائے آمین۔

قرآن مجید فرقان حمید اللہ رب العلمین کی وہ مقدس کتاب ہے جو حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے پوری طرح عمل کر کے واضح فرمادی۔ صحابہ کرام کی ایک مقدس جماعت تھی۔ جنہوں نے حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو کچھ لیا اور جو کچھ انہیں فیضان نبوت سے عطا ہوا۔ اس کو اپنے دلوں میں سمولیا اور اپنے قلوب وابدان کو پوری طرح اس میں ڈھال لیا اور اس کے بعد ظاہر ہے تابعین

Marfat.com

کے ایک مقدس جماعت پھر تبع تابعین کی مقدس جماعت تیار ہوتی چلی گئی یوں اللہ رب العلمین جل جلالہ نے اس دین کی حفاظت کا بہترین انتظام فرمایا۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید کی حفاظت کے ذمہ خود اللہ رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ نے لیا لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس طرح سے حضور پُرنور سید العلمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین کو اخذ کیا اور عظیم جدوجہد (ایسی عظیم جدوجہد کہ جس کی مثال ماضی کی امتوں میں نہیں ملتی) ساتھ ان روشن تعلیمات کو اسلام کے اسلوب کو لیا (کہ خود سراپا نور بن گئے) لیکن ظاہر ہے کہ خود سراپا نور بن جانے سے کام نہیں چلتا اس لئے ان کی ذمہ داری تھی کہ اس ظلمت کدے میں اس نور محمدی کو پھیلانا بھی ہے) انہوں نے اس ظلمت کدے میں انوار محمدیہ تجلیات محمدیہ تعلیمات نبویہ (علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام) کو پھیلانے کے لئے جان کی مال کی وقت کی جو بھی قربانی دی جاسکتی تھی اس سے دریغ نہیں کیا۔

حضور پُرنور سید العلمین محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا کردہ دین کی حفاظت اور اس کے غلبہ اور اس کی سربلندی اور اسے چارسو پھیلانے کے لئے اللہ رب العلمین نے ہر دور میں ایک جماعت مقدسہ کو منتخب فرمایا یہ اس کا فضل ہے کہ ایک جماعت مستقل طور پر علم دین اور اس کا تفقہ حاصل کرتی رہے گی اسلام کی شمع سے اپنے قلوب کو روشن اور منور کرتی رہے گی اور پھر اس روشنی کو آگے تک پھیلائے گی۔

حدیث مبارک میں حضور پُرنور سید العلمین محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

Marfat.com

ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابوداؤد)

یعنی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو عظیم ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے کچھ افراد اس امت میں آتے رہیں گے یہ اصل میں عملی تفسیر ہے اس آیت مبارکہ کی جس میں اللہ رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت سے مخاطب ہے کیونکہ اولین تو صحابہ کی جماعت ہے اور بعد میں امت محمد یہ اس بات کی مخاطب رہے گی۔

رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے!

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہے۔

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

تم امر بالمعروف اور برائیوں سے روکنے کا کام کرتے ہو تم بہترین امت ہو یہ تمہاری ذمہ داری ہے اس امت پر ایک عظیم ذمہ داری لازم ہوتی ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے تم میں ہمیشہ ایک گروہ اور جماعت موجود رہے۔

یقول الحبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق یعنی میری امت میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے لیکن بنی اسرائیل میں یہ نہیں ہوا چنانچہ اللہ رب العلمین جل جلالہ وعم نوالہ ان کے بارے میں فرماتا ہے!

کَانُوْا لَا یَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ○

بنی اسرائیل میں یہ خرابی پیدا ہوگئی تھی کہ قوم میں جب برائیاں ہوتیں تو اس سے اغماص برت لیتے اور صرف نظر کر لیتے تھے اور برائیاں اپنی جگہ پھیلتی رہتیں۔ امراء شرفاء طبقات اشرافیہ کو روکنے اور ٹوکنے والا کوئی نہیں تھا اور نچلے طبقوں کا بھی یہی حال تھا۔

لیکن حضور پُرنور سید العٰلمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایسے افراد رہیں گے لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَى الْحَقِّ میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ ایسا رہے گا جو برائیوں کو چیلنج کرتا اور نیکیوں کے پھیلانے کا کام کرتا رہے گا یہ اللہ رب العٰلمین جل جلالہ وعم نوالہ کا اس امت پر فضل وکرم ہے اور اس امت پر یوں بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں خیر امت سے بنایا خیر امت کا لقب بڑا خصوصی لقب ہے کہ تم بہترین امت ہو اور تم بہترین امت اس لئے ہو کہ تم بہترین رسول کی امت ہو۔

حضرت امام بوصیری (ناظم قصیدہ بردہ شریف) رحمۃ اللہ علیہ نے خیر امت کی تشریح قصیدہ بردہ میں یوں کی ہے!

لما دعی اللہ داعینا لطاعتہ باکرم الرسل کنا اکرم لامم

عزت والے شرافت والے معزز ترین رسول کے دامن سے وابستہ ہونے کے سبب ہم بھی بہترین امت میں شمار کر لئے گئے۔ یہ شرف ہمیں غلامی رسول کی وجہ سے حاصل ہے تو اللہ تعالیٰ ہر سو سال پر ایسے افراد مبعوث فرماتا رہے گا جو دین میں تجدید یعنی تجدیدی کارنامے انجام دیں گے دین کے غلبہ کو تیز تر کر دینگے اور دین کے وہ امور جن پر سو سال کے عرصہ میں گرد وغبار آ گیا ہے اس غبار کو چھانٹ دیں گے من یجدد دینھا یعنی تجدیدی کارناموں کے

لئے اللہ تعالیٰ علماء حق کو پیدا فرماتا رہے گا جو تجدیدی کارنامے انجام دیں گے۔

میں اس کی ایک چھوٹی سی مثال آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں الحمد للہ مجھے دنیا کی بہت سی لائبریریاں دیکھنے کا اتفاق بھی ہوا۔ ماسکو کی عظیم الشان یونیورسٹی کی لائبریری' بیجن کی لائبریری' آسٹریلیا کی لائبریری وغیرہ وغیرہ' جاپان گیا تو ہوں لیکن لائبریری دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ المختصر میں جہاں جہاں جاتا ہوں کوشش کرتا ہوں کہ اس ملک کی لائبریری دیکھوں اور یہ بھی جاننے کو کوشش کرتا ہوں کہ ریسرچ کا انتظام اور طریقہ ریسرچ کیا ہے؟ کہاں کہاں تھنک ٹینک (یہ ایک نئی اصطلاح چلی ہے وہ حضرات جو لوگوں کے بارے میں سوچتے ہیں اور قوم کی بہتری کا سامان مہیا کرتے ہیں) موجود ہیں۔

چنانچہ دنیا کی عظیم ترین لائبریری (میری ناچیز راء کے مطابق) واشنگٹن D.C کی ہے جس میں دنیا بھر کی وہ کتب جو چھپتی ہیں وہاں موجود ہیں یہاں اسی مہینے میں جو کتاب چھپی وہ آپ کو وہاں امریکن نیشنل کانگریس واشنگٹن D.C میں مل جائیں گی۔ یہ امریکہ کا دار السلطنت ہے جس میں یہ لائبریری ہے مجھے متعدد بار وہاں جانے کا اتفاق ہوا کہ سیرت طیبہ اور اسلام کے متعلق مختلف زبانوں میں کتب کی تلاش و جستجو کا شوق رہتا ہے تو اس لائبریری میں اسلامی کتب کا ایک الگ سیکشن موجود ہے اسلام پر مبنی جتنی کتب چھپ کر آتی ہیں چھوٹی ہوں یا بڑی سب وہاں موجود ہوتی ہیں بڑی عظیم لائبریری ہے۔

میں نے اس لائبریری کے انتظام و انصرام سنبھالنے والے حضرات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھ کو بتایا کہ پانچ سو (۵۰۰) سے زائد افراد وہ ہیں جو صرف اس لائبریری کا نظم و نسق چلا رہے ہیں اور اس کی دیکھ بھال کرتے

Marfat.com

ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا اپنا ایک ریسرچ ورک' ریسرچ بورڈ ہے وہ بھی کام کرتا ہے امریکہ میں تقریباً تمام یونیورسٹیوں میں ان کا اپنا ریسرچ ورک ہے اس میں وہاں کے اسکالر تحقیقی کام کرتے رہتے ہیں اسی طرح دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں یہ کام موجود ہے فرانس کے سار بونا یونیورسٹی جو قدیم ترین ہے اس کی لائبریری بھی عظیم الشان ہے اور اس میں تقریباً دنیا بھر کی کتب موجود ہیں ریسرچ و تحقیق کے لئے باقاعدہ اسکالر اور پروفیسر حضرات تشریف رکھتے ہیں سو آدمی بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تحقیق ہو رہی ہے پیپر لکھے جا رہے ہیں تجزیئے اور تبصرے ہو رہے ہیں مقالے لکھے جا رہے ہیں اور ان اسکالر حضرات کو دنیا بھر کی تمام جدید سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں جو عصر حاضر میں ملنی چاہئیں۔

وہ تمام سہولتیں ان کے دروازے پر موجود ہیں اعلیٰ ترین تنخواہ اور وظائف اور وہاں کوئی گریڈ مقرر نہیں جس طرح ہمارے یہاں ہوتا ہے۔ A گریڈ B گریڈ' ۲۱' ۲۲ گریڈ وغیرہ ایسا کوئی تصور وہاں نہیں ہے وہاں پر اعلیٰ سے اعلیٰ وظائف مقرر ہیں کام ہو رہا ہے تحقیق اور تدقیق کا کام جاری و ساری ہے تصانیف ارتالیفات ہو رہی ہیں سائنس' فزکس' کیمسٹری' نفسیات' لوجک' فلاسفی وغیرہ الغرض دنیا بھر میں مروجہ علوم وفنون پر ریسرچ ورک ہو رہا ہے سو سو دو سو افراد بیٹھے کام کر رہے ہیں ہوتے ہیں ایک ریسرچ سینٹر کو دیکھنے کا اتفاق ہوا اور وہ حضرات جو ریسرچ ورک کرتے ہیں ان سے اپارٹمنٹ کے بعد ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سے ملاقات ہوئی اسی طرح ہالینڈ کی عظیم لائبریری کا وہاں بھی چند مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا وہاں بھی بڑے بڑے ریسرچ اسکالر موجود تھے۔

Marfat.com

ان میں جو ڈچ تھے انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ ڈچ زبان میں ٹرانسلیشن کیا اسی طرح آکسفورڈ، کیمبرج اور دنیا بھر میں ریسرچ کا کام ہوتا ہے ہمارے یہاں بھی ریسرچ انتظام ہوتا تھا۔

چنانچہ سلطان اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے ملک کے تمام اعلیٰ ترین فقہاء علماء اور صلحاء کرام کو جمع کیا جن کی تعداد بعض کتب میں تقریباً ۵۰۰ بتائی جاتی ہے جو صالین کی ایک مقدس جماعت تھی انہوں نے بیٹھ کر فقہ پر ریسرچ کا کام شروع کیا جو ہمارے سامنے فتاویٰ عالمگیری کے نام سے موجود ہے جس کو آپ فقہ حنفی کے قانونی ضوابطہ کہہ لیجئے یا جو چاہیں کہہ لیجئے۔ بہر حال یہ ایک ریسرچ ورک ہے اس کے لئے پانچ سو علماء کرام کی ایک جماعت مقرر تھی جن کو حکومت وقت کی جانب سے تمام سہولتیں اور مراعات دی گئی تھیں اور وہ بیٹھ کر اپنا کام کر رہے تھے اور یہ ایسے ہوا کہ ان کے لئے طبقات اشرافیہ اور بڑے بڑے حضرات نے وظائف مقرر کئے تھے اور جاگیریں بھی مقرر کی تھیں کہ وہ بڑی بے فکری سے دین کا کام کریں اور آج یورپ میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کو مرتب کرنے کے لئے ۵۰۰ علماء کی ایک مقدس جماعت تھی (اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو نور و رحمت سے معمور فرمائے) جنہوں نے ایک بہت بڑا تحقیقی اور ریسرچ کا کام کیا جو فقہ حنفی کا بہت بڑا کام تھا ان کی خدمت کے لئے نوکر چاکر مقرر تھے جو دروازے پر ہمہ وقت حکم کے منتظر رہتے اور جب وہ علماء کام میں مصروف رہتے یہ نوکر بھی وہاں ان کی خدمت میں لگے رہتے اس طرح بڑے بے فکری سے یہ سارا کام ہوا جس سے فقہ حنفی کی ایک معرکۃ آرا کتاب فتاویٰ عالمگیری معرض وجود میں آئی

Marfat.com

اسی طرح دیگر بڑے بڑے کام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جس سے تجدیدی کام لینا چاہتا ہے تو ایک فرد واحد سے وہ کام لے لیتا ہے جو پانچ سو (۵۰۰) علماء کرام بھی نہیں کر پاتے چنانچہ آپ دیکھیں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت محدث بریلوی مولانا شاہ امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ کو کوئی شاہی سہولت میسر نہیں تھی آپ تن تنہا تھے۔ ہم نے واشنگٹن کی لائبریری میں پانچ سو سے قریب صرف کتب کی دیکھ بھال کرنے کا عملہ دیکھا اور باقی انتظامات اور ان کا عملہ الگ ہے۔

لیکن یہاں ایک لائبریری میں ایک شخص تن تنہا بیٹھا ہوا بعض اوقات ایک یا دو معاونین طلباء کی شکل میں ہوتے تھے کہ فلاں اور فلاں کتاب لاؤ باقاعدہ کوئی خاص عملہ نہیں تھا اور کوئی انتظامی سربراہ بھی نہیں ہے کہ فلاں کتاب فلاں جگہ رکھی ہوئی نکال کر لے آؤ۔ پانچ سو علماء نے جو مل کر ایک کتاب فتاویٰ عالمگیری مرتب کی۔ اس سے بڑھ کر بریلی کے ایک عالم مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ نے فتاویٰ رضویہ کی شکل میں کر دکھایا۔ یہ بڑا عظیم تجدیدی کارنامہ ہے۔ ریسرچ اور تحقیق کا وہ اعلیٰ ترین معیار ہے جس کی نظیر صدیوں میں نہیں ملے گی۔ فتاویٰ رضویہ ایسا عظیم الشان کام ہے جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ کہ فرد واحد امام احمد رضا نے بلا معاونین اتنا عظیم تحریری کام انجام دیا۔ شاگرد تو بہر حال موجود ہوتے تھے۔ لیکن شاگرد استفادہ کے لئے ہوتے ہیں تاکہ ان کی علمی استعداد میں مزید اضافہ ہو۔ لیکن عظیم الشان عملہ کوئی نہیں تھا۔ تحقیق اور ریسرچ کے لئے جو مواد فراہم کیا جانا چاہئے تھا وہ بھی نہیں تھا اور لائبریری کا وہ انتظام بھی نہیں تھا کہ دنیا میں جو کتاب چھپی ہو وہ وہاں

Marfat.com

موجود ہو اس کے باوجود اتنا عظیم کارنامہ انجام دیا۔ یہی نہیں بلکہ حدیث، منطق، فلسفہ، علم ریاضی، تمام علوم پر کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ آپ میں سے بہت سے حضرات ریاضی کے بارے میں وہ واقعہ جانتے ہوں گے جو حضرت مولانا سید سلیمان اشرف رحمۃ اللہ علیہ اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم، وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی کے ساتھ پیش آیا۔

وہ مسائل جن کے متعلق اس دور کے سائنس دان، ریاضی دان حیران و پریشان ہوتے تھے، اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اور چند ساعتوں کے بعد مسئلہ کا حل موجود ہوتا۔ یہ اعلیٰ حضرت کا کمال تھا فتاویٰ رضویہ کے علاوہ بھی حدیث وفقہ پر اور مختلف علوم تقریباً ۵۵ علوم ایسے تھے جن پر اعلیٰ حضرت کی اپنی تحقیق وتصنیف موجود ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تھا اور آپ کا تجدیدی کارنامہ تھا۔

فتاویٰ رضویہ آپ نے ۱۲ جلدوں میں لکھی لیکن وہ اس وقت کی ۱۲ جلدیں تھیں اب اس پر مزید تحقیق ہو رہی ہے حوالہ جات لکھے جا رہے ہیں ان کے ریفرنس دیئے جا رہے ہیں ابھی حال ہی میں ہندوستان کے ایک عالم سے ملاقات ہوئی تو وہ فرما رہے تھے کہ ہمارے خیال کے مطابق فتاویٰ رضوی جو پہلے ۱۲ جلدوں میں تھی اب جب ہم نے مزید تحقیق اور عبارات کے تراجم اور ان کے حوالہ جات لکھنے شروع کئے ہیں تو وہ ۲۶ جلدوں تک پہنچ چکی ہے اور اس رفتار سے جس طرح ہم چل رہے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تیس (۳۰) جلدوں میں جا کر مکمل ہوگی۔ اللہ اللہ کتنا بڑا علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے۔

Marfat.com

نیز آپ کے علم میں ہے کہ ہندوستان کی سرزمین پر برصغیر پر انگریزوں کے قبضہ کے بعد انگریز نے عملی طور پر مسلمانوں کا شکنجہ کسنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے کہ انگریز نے اقتدار ہندوؤں سے نہیں لیا تھا نہ اسے ہندوؤں سے کوئی خطرہ تھا اس نے تو مسلمانوں سے اقتدار لیا تھا اور تاجدار مغلیہ بہادر شاہ ظفر وغیرہ اور اس طرح کے بہت سے مسلمانوں ہی نے سب سے زیادہ مزاحمت کی تھی۔ دکن میں سلطان حیدر علی اور ان کے بیٹے ٹیپو سلطان شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزاحمت کی اور بنگال میں بھی مسلمانوں نے مزاحمت کی اس طرح دہلی میں مسلمانوں نے مزاحمت کی اور سب سے پہل عظیم المرتبت مجاہد امام فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اس دور کے انگریز کا سلوک اتنا گھٹیا تھا کہ مسلمانوں کی کھالیں اتار کر خنزیر کی کھال پہنائی جاتی تھی' جامع مسجد دہلی پر قبضہ کر کے انگریزوں نے گھوڑے باندھ دیئے۔ دوسری طرف سے عیسائیوں کی یلغار شروع ہو چکی تھی۔ ایسے میں مسلمانوں کا باقی رہنا بڑا مشکل تھا۔ لیکن سبحان اللہ علماء حق نے مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ امام فضل حق خیر آبادی نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا' مولانا کفایت کافی رحمۃ اللہ علیہ مولانا عنایت اللہ کاکوروی اور تمام جلیل القدر علماء اہل سنت انگریز کے خلاف جہاد میں عملی طور پر پیش پیش تھے۔ انگریز نے اپنے غلبہ و اقتدار کے بعد مسلمانوں کو عملی طور پر نیچا بنا کر رکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ ہندو مسلم دو الگ الگ قومیں ہیں۔ اسلام میں قوم' وطن سے نہیں بنتی' اسلام میں قوم دین سے بنتی ہے' اسلام میں قوم غلامانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بنتی ہے۔

Marfat.com

اپنی ملت پہ قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ

یعنی حضور پُرنور سید العلمین محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبت سے ہم ایک قوم ہیں، ہم ایک امت ہیں، ہم جذب نہیں ہو سکتے دوسروں کو جذب کر سکتے ہیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اس مسئلے کو بڑی شدو مد سے اٹھایا اور یہ سلسلہ چلتا رہا آپ کے خلفاء الحمدللہ اس میں پیش پیش رہے اور تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت، خلفاء اعلیٰ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری، مشائخ اہل سنت حضرت صدر لافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، فخر المحدثین محدث اعظم ہند مولانا سید محدث کچھوچھوی، میرے والد ماجد مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی، صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی (نور اللہ مرقدہم اجمعین) نے اپنے اس دوقومی نظریئے کی بنیاد پر تسلسل سے ہندوستان میں اس تحریک کو جاری و ساری رکھا۔ اور الحمدللہ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ دوقومی نظریہ کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا۔

الحمدللہ علماء اہل سنت کا کردار اور خاص طور فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا کردار بالکل واضح ہے ایک طرف ان کا علمی مقام ہے کہ جب ان کی طرف اور ان کی فقہی بصیرت کی طرف دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں دوسرا امام ابوحنیفہ پیدا ہو گیا ہے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور دوسری جانب روحانی مقام کو دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی سرزمین پر سیدنا غوث اعظم قطب ربانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نائب ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اشعار بھی بڑے مقبول ہیں اور ان کا نعتیہ کلام بھی

Marfat.com

بڑا مشہور ہے اوان کا سلام بھی بڑا مشہور ہے اور اس کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں۔

ایک مرتبہ جب میرا قیام مدینہ میں تھا تو میں اپنے بچوں کے ساتھ سسرال سے رات کو دیر سے اپنے گھر قبا شریف جا رہا تھا تو میں گھر سے نکل کر ٹیکسی کی تلاش و انتظار میں قریب ہی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑا ہو گیا۔ قطب مدینہ میرے دادا سسر مولانا ضیاء الدین مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مکان بالکل روضہ پاک کے سامنے تھا اور میں قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ جب مسجد نبوی کے تمام دروازے بند ہو گئے تو میں نے دیکھا پاکستانی حضرات ماشاء اللہ وہاں بھی روضہ پاک کے ساتھ لگ کر بڑے عالم سرور اور وجد میں مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام کا نذرانہ پیش کر رہے تھے کیا مقبولیت ہے سبحان اللہ کہ عالم وجد میں حضور کے یہ شیدائی اور مستانے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ رات گئے تک پیش کر رہے تھے۔

میرے ابا جی والد ماجد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہو گئے جب بیمار ہوئے تو بیماری کے عالم میں روضہ پاک دیکھتے جاتے اور پڑھتے جاتے۔

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

بڑا پیارا شعر ہے یعنی اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان آپ کے در سے ملا اور اس میں کوئی شک نہیں اور تو نے اسلام دیا اور تو نے جماعت میں لیا تو ظاہر ہے کہ جب کریم کوئی چیز دیتا ہے تو واپس نہیں لیتا دے دیا سو دے دیا۔ اے کریم اب کہاں پھرتا ہے عطیہ تیرا یعنی ہم کو ایمان اور اسلام ملا اور ہم حضور

Marfat.com

کی جماعت میں شامل ہیں اہل سنت و جماعت پر حضور کا کرم ہے کہ ہم جماعت مصطفیٰ ﷺ میں شامل ہوگئے اب یہ آپ کا عطیہ پھر کہاں پھرتا ہے زندگی بھر آپ کا رہا قبر میں آپ کا ہوں اور حشر میں بھی آپ کا رہوں گا۔

اعلیٰ حضرت بلاشک وشبہ اپنے مقام پر علم کا ایک کوہ گراں تھے۔ وقت کے عظیم مجدد تھے' آپ کا بہت بڑا تجدیدی کارنامہ ہے کہ جو گرد وغبار اس دور میں فتنہ عیسائیت' فتنہ قادیانیت ونجدیت کی وجہ چھا رہا تھا اور یہ تمام فتنے بیک وقت سر اٹھا رہے تھے' الحمد للہ ان تمام کا مدافعانہ رو نہیں کیا کیونکہ ایک ہوتا ہے مدافعانہ اور معذرت خواہانہ مقابلہ جب کہ آپ کا رویہ مدافعانہ نہیں بلکہ جارحانہ رد اور مقابلہ تھا وہ تمام ملحدین اور بے دین جو انگریز کی سرپرستی میں ہندوستان میں انتشار پیدا کر رہے تھے اور ہندوستان میں فرقے بنا رہے تھے آپ علیہ الرحمۃ نے تنہا ان کا مقابلہ فرمایا۔ یہ بہت بڑا تجدیدی کارنامہ ہے۔

اور بلاشک وشبہ وہ وقت کے عظیم فقیہ' متبحر عالم اور جلیل القدر محدث تھے۔ ان تمام اوصاف کے باوجود ان میں بڑی کسر نفسی تھی۔

اعلیٰ حضرت نے جو کتابیں تصنیف فرمائیں وہ یقیناً صدقہ جاریہ ہے کیونکہ ایسا علم جو مایـنتفع به (نفع بخش) ہے آپ کے علم سے عوام وخواص سب ہی استفادہ کرتے ہیں اس کے باوجود نہایت منکسر المزاج اور متواضع الطبع عالم باعمل تھے۔

میں ایک شعر پڑھتا ہوں وہ شعر کیا ہے جذب ہے عشق ہے اور مستی ہے عشق ومحبت میں ڈوب کر انہوں نے لکھا ایسا معلوم ہوتا ہے کوثر وتسنیم میں دھلی ہوئی زبان ہے۔

Marfat.com

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

کیا ہی عاجزی ہے' حالانکہ اعلیٰ حضرت کا مقام اس سے بہت بلند تر تھا۔ یہ تو مجھ جیسے گناہ گار وسیاہ کار کہہ سکتے ہیں کہ میں مجرم ہوں سیاہ کار ہوں میرا منہ اس قابل نہیں کہ اس کو دکھایا جائے لیکن سبحان اللہ ایک ولی کامل عارف باللہ علم کا کوہ گراں' وارث علوم نبوت اور وقت کا عظیم المرتبت مجدد یہ کہہ رہا ہے! مجرم کو نہ شرماؤ.....

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ مجھ گناہ گار وسیاہ کار کی اور ہم سب کی عاقبت بخیر فرمائے ایمان' اسلام اور عقیدہ اہل سنت پر خاتمہ بالخیر فرمائے آمین۔

(وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)

عظیم مبلغ اسلام

از۔ حضرت علامہ پیر خادم حسین قادری نقشبندی شرقپوری

عالمی مبلغ اسلام، قائد ملتِ اسلامیہ الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو ربّ العزت نے بہت خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ اپنی ذات میں انجمن تھے۔ انہوں نے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کی وجہ سے وہ نہ صرف اپنے مکتبِ فکر بلکہ پاکستان کے تمام مکاتب فکر نے انہیں اپنا قائد تسلیم کرتے ہوئے قائدِ ملتِ اسلامیہ کے لقب سے یاد کیا۔ مولانا نورانی علیہ الرحمۃ کا خانوادہ برصغیر کا بلند علمی مرتبہ و مقام والا تھا اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اُن کا تعلق کتنا پختہ تھا اس سے اندازہ فرما سکتے ہیں کہ ان کے تایا، چچا اور والد گرامی تینوں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔ ان کے دادا سسر قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ بھی اعلیٰ حضرت کے خلیفہ تھے۔ برصغیر کے نامور عالم دین مولانا غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے استادِ گرامی تھے۔ اپنے والد گرامی حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی کی قیادت میں کئی ممالک کے تبلیغی دورے کئے، بعد میں علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری کے ہمراہ دورے فرماتے ہوئے زندگی کے آخری لمحات تک وہ مختلف ممالک میں جاتے اور دین متین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ وہ خوش الحان قاری اور حافظِ قرآن تھے۔ انہوں نے موت کی دہلیز پر قدم رکھنے سے قبل بیماری کے عالم میں بھی تراویح میں قرآن کریم سنایا،

ان کا شمار علماء کرام کی اُس فہرست میں شامل ہے جنہوں نے عزیمت کے

Marfat.com

راستے کو اپناتے ہوئے سختیاں برداشت کیں۔ کلمہ حق بلند کر کے ظالم حکمرانوں کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔

مولانا شاہ احمد نورانی میدانِ سیاست کے شاہ سوار تھے۔ یہ ایسا میدان ہے کہ مخالف خامیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے مخالف کو گرانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں مگر علامہ نورانی کا دامن صاف رہا۔ انہوں نے حکمرانوں اور ان کے دریوزہ گروں کو آڑے ہاتھوں لیا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پھریرے کو لہراتے رہے۔ اللہ پر ان کا توکل تھا۔

دامانِ توکل کی یہ خوبی ہے کہ اس میں پیوند تو ہو سکتے ہیں دھبے نہیں ہوتے۔ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تو اُس وقت کا حاکم یحییٰ خان تھا۔ وہ شراب کا رسیا تھا۔ ملاقات کے لئے اُس نے بلایا تو میز پر پڑی شراب دیکھ کر اللہ کا شیر بپھر گیا اور فرمایا جب تک شراب میز سے اٹھائی نہیں جائے گی میں یہاں نہیں بیٹھوں گا۔ اس آواز میں وہ گرج تھی کہ حاکم وقت کو اپنی میز سے شراب ہٹانا پڑی۔ اسمبلی میں گئے تو مسلمان کی تعریف تمام مکاتب فکر کی متفقہ پیش کرنے کے حکومتی چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اگلے ہی روز متفقہ طور پر مسلمان کی تعریف پیش کر دی۔ ختم نبوت کے مسئلہ پر تحریک پیش کی۔ خان عبدالولی خان نے مولانا کی اس تحریک پر دستخط کرتے ہوئے کہا تھا: مولانا نورانی جس تحریر پر دستخط کرنے کا ارشاد فرمائیں اُسے پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ حق کی آواز ہیں۔

مولانا نورانی علیہ الرحمۃ نے ختم نبوت کی قرارداد منظور کرا کے مرزائیت کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل کر دیا۔ چونکہ اُن کی رگوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خون تھا یہ مسئلہ حل کرا کے ہمیشہ کے لئے دشمنانِ دین مصطفیٰ کا منہ بند کر دیا۔ ناموسِ رسالت کے قانون میں تبدیلی کی کوشش کی گئی تو حکومت کے خلاف شمشیر براں بن کر کھڑے ہو گئے۔ پاک سرزمین پر پیٹرو ڈالر نے شیعہ سنی کے نام پر لڑائی شروع کرائی جس سے نہ صرف ملک بلکہ عالمی سطح پر اسلام کی تضحیک مغربی میڈیا کے ذریعہ

Marfat.com

کی جانے لگی تو علامہ نورانیؒ نے فریقین کو ایک میز پر جمع کر کے مسلح لڑائی سے رکنے کے لئے کہا اور ملی یکجہتی کونسل کے نام سے جماعت بنائی۔ اُمتِ مسلمہ پر جب بھی کوئی افتاد پڑی اُس پر جو آواز سب سے پہلے استعماری قوتوں کی سازشوں کو بے نقاب کرتی وہ نورانی میاں کی آواز ہی تھی۔ وہ اصول کے آدمی تھے اور کبھی اصولوں پر سمجھوتہ نہ کیا اُن کے اپنے قریبی ساتھی نذر سلطان ہوئے مگر مولانا نورانی کو نہ کوئی خرید سکا نہ جھکا سکا۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

متحدہ مجلس عمل کے نام سے دینی قوتوں کو جمع کر کے ایک پلیٹ فارم پر ایک منشور اور ایک جھنڈے کے تحت انتخاب میں حصہ لیا۔ صیہونی قوتوں کے اس پراپیگنڈہ کو زائل کر دیا کہ علماء جمع نہیں ہو سکتے۔ آسمانِ سیاست کی بلندی کو چھوتا ہوا یہ ستارہ غروب ہو گیا۔ ان کے جنازہ کے شرکاء موت العالم موت العالم پکار رہے تھے۔ زیرِ نظر کتاب میں حضرت مولانا محمد جعفر صاحب قادری ضیائی نے ان کی تقریروں اور اس رجل عظیم کی خوبیوں کو جمع اذکروا موتکم بالخیر کی حدیث مبارکہ پر عمل کیا ہے۔ خدا اہل سنت کو پھر ایسی قیادت عطا فرمائے جس میں نورانی جھلک ہو اور نورانی کردار ہو۔ مولانا محمد جعفر ضیاء القادری المعروف ضیائی قادری کی اس کتاب کو مقبولیت عام عطا ہو تا کہ لوگ اسے پڑھ کر اپنے اسلاف کے کارناموں سے آگاہ ہوں اور اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

از۔ احقر الشیخ خادم حسین قادری نقشبندی شرقپوری البغدادی
ناظم اعلیٰ جامعہ سعیدیہ البتول و مرکزی جامع مسجد نور شاہدہ ٹاؤن لاہور

Marfat.com

قائدِ اہلسنت کی نورانی زندگی کے حالات

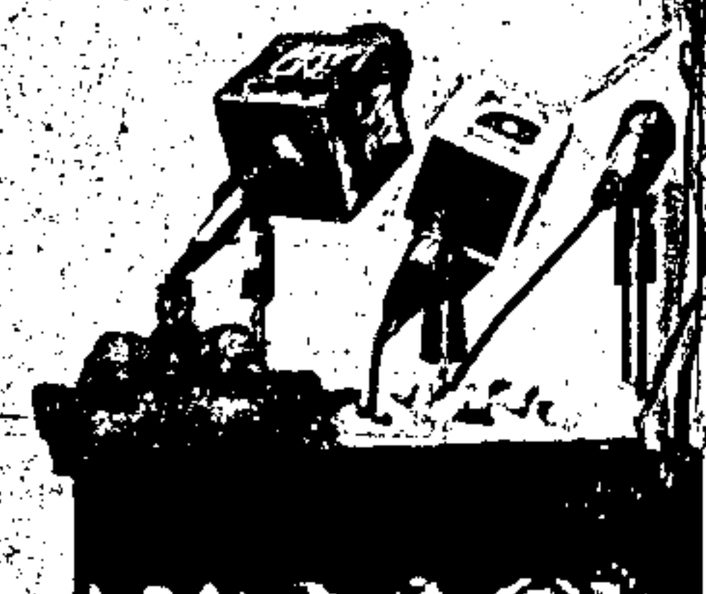

مرتب

مولانا الحاج محمد جعفر ضیائی قادری

Marfat.com